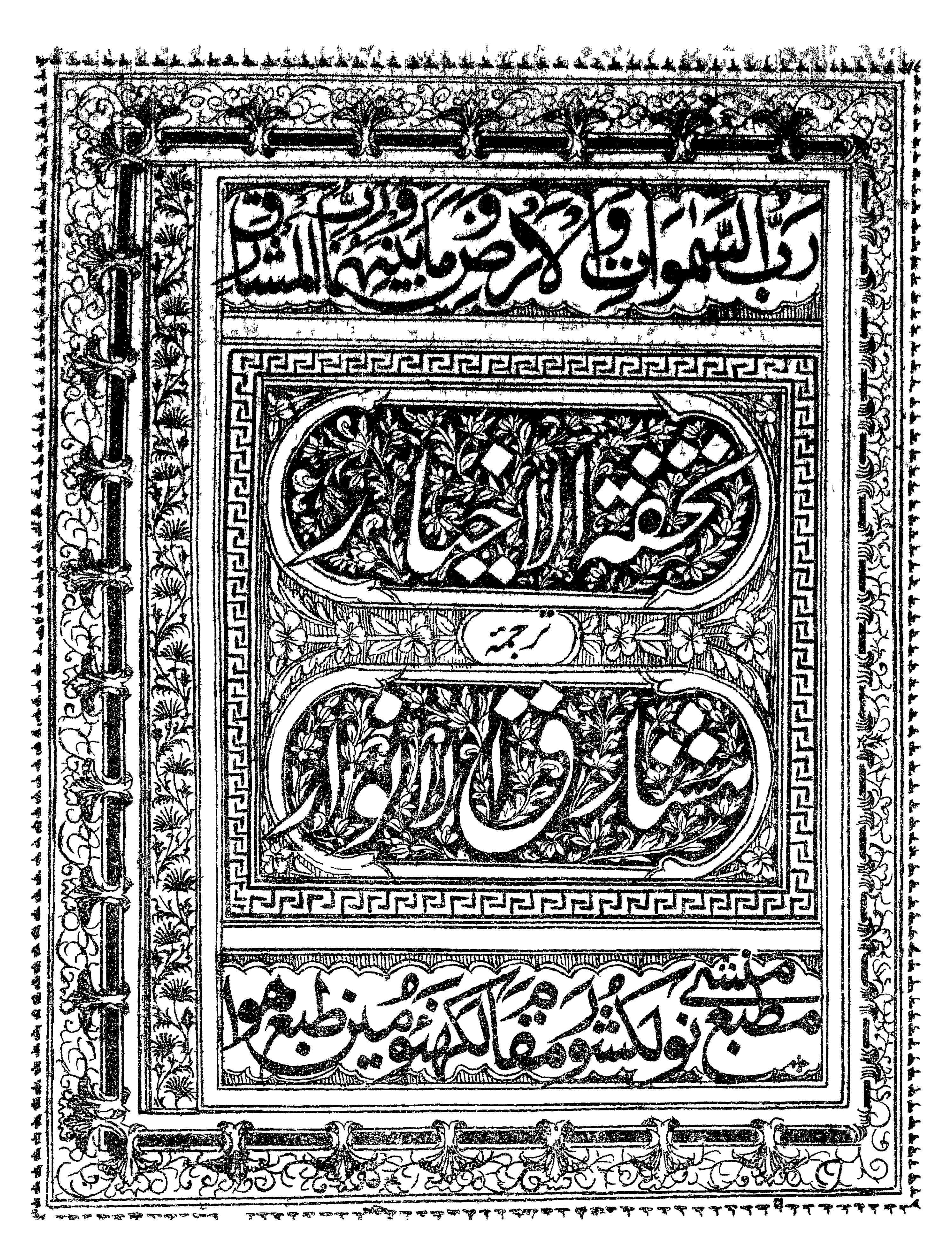


رب السموات والارض وما بینهما ورب المشارق
تحفة الاخیار
ترجمہ
مشارق الانوار
منشی
مطبع نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست ابواب و فصول تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فهرست بعضی فوائد و مطالب تحفة الاخیار ترجمهٔ مشارق الانوار

تمت


رب السموات والارض وما بينهما ورب المشارق
تحفة الاخيار
ترجمه
مشارق الانوار
مطبع منشی نولکشور واقع لکهنو میں طبع هوا



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

حمد اور نعت کی بعد عبارت کیا جاتا ہی کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک
ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکی محتاج ہیں علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہیں اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور
علم تاریخ بدون اوسکے کچھ نہیں لیکن باوجود اسکے ہندوستان میں اس علم شریف کا چرچا نہیں عوام کا تو کیا ذکر ہے
اکثر علما کو شوق نہیں ہو اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان میں کیجیے سو سب کتابوں سے
مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہی اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اسکی ایسی
حدیث نہیں جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اوسمیں ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو اکیاسی ہجری میں
حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول
عوام اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین مقدمہ اسمیں چند اصطلاحات حدیث کا اور
فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفوں کو بصیرت حاصل ہو
جائے سو فصل اصطلاحات حدیث میں حدیث اوسکو کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے
فرمایا ہو یا کیا ہو یا حضرت کی سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی
کہتے ہیں اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہیں اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہیں اہل اسلام میں

مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکہتے تہی پہر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع
نے تصنیف شروع کی پہر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکہہ حدیثین پائین
فائدہ حدیث دو قسم پر ہے متواتر اور آحاد متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اسقدر کثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اونکے
جہوٹہ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہے کہ جسکی روایت مین اتنی کثرت نہوا احاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور جسکو
ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو دو لوگون نے کم سے کم روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی
روایت کسی زمانہ مین ایک ہی راوی نے کی ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بہی عوام کو بہی اور احاد سے [illegible]
علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بہی حاصل ہوجاتا ہی ہوا احاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی
او سپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہوا اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو فائدہ
مقبول احاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکہنے والے لوگون نے ہر زمانے مین روایت
کیا ہو اور اوسمین کوئی چہپا عیب نہو اور معتبر لوگون کے مخالف نہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری او
صحیح مسلم دونوں مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو تیسرے وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو
چوتہے وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چہٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو
ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی
طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہیں ہرچند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن
صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہے حسن صحیح سے رتبے مین کم ہے فائدہ مردود قسم احاد کی جو لائق حجت کے نہین
سو ضعیف ہی ضعیف حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا
مطعون ہو سو اگر ابتدای سند سے راوی ساقط ہوا اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنے صحابی مذکور نہو تو اوسکو
مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہوگئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہیں تو منقطع اور طعن راوی کا یہ کہ وہ جہوٹا ہو
تو اسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین اور اگر [illegible] کی تہمت ہو [illegible] تو اسکو متروک کہتے ہین اور اگر راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل
یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی [illegible] مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین فائدہ علم حدیث [illegible]

بہت کتابیں ہیں لیکن چھ کتابیں نہایت مشہور ہیں جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اول صحیح بخاری دوسرے صحیح مسلم تیسرے ابو داؤد
چوتھے ترمذی پانچویں نسائی چھٹے ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابوں میں ہر قسم کی حدیث ہے صحیح بھی اور حسن بھی اور
ضعیف بھی چنانچہ اسکے مصنفوں نے بیان کر دیا ہے صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہیں خدا نے
محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہیں جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے
ہیں یہ فن اونکے سوا ہر شخص نہیں جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت سے ہے لیکن عوام کی فہم
میں نہیں آسکتی اسواسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی یہ ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے **فضل صحیح بخاری**
اور صحیح مسلم کے ذکر میں ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے علم حدیث کی سب کتابوں سے صحیحین منتخب ہیں انکی صحت پر اتفاق ہے
امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہے ان دونوں کتابوں میں سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث
بھی نہیں ضعیف کا تو کیا ذکر ہے امام بخاری اور مسلم استاد کامل ہوئے علم حدیث میں کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہیں فی الحقیقت ایسے
یہ دونوں بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہیں اور حقتعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور انکی کتابوں کو
ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہیں لیکن کچھ مجمل اونکا حال برکت کیواسطے مذکور ہوتا ہے تا ناواقفوں کو آگاہی حاصل ہو
فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہے ایکسو چورانوے [۱۹۴] ہجری میں پیدا ہوئے طفلی
میں اندھے ہوگئے تھے اونکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ خوش ہو کہ حقتعالی نے
تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھوں میں روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے
بخارا میں حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے
پھر حج کے واسطے گئے اور عرب میں علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین میں تصنیف
شروع کی آخر اوسی سن مجموعی کی مدینے میں حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے
روایت ہے کہ میں اور بخاری ہمارے ساتھ ہی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز میں نے بخاری سے کہا کہ تمہارے
پاس دوات و قلم نہیں تم احادیث کو نہیں لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے
بعد بخاری نے کہا کہ تم نے جسقدر لکھا ہے لاؤ اپنی تحریر کو میری یاد داشت سے مقابلہ کرو اور میں اس وقت تک پندرہ

ہزار حدیث لکھ چکا تھا ان سب حدیثوں کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ جیسے اپنی حدیثوں کو اون سے صحیح
کر لیا پھر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہے اوسی روز میں جان چکا تھا کہ یہ شخص بے بدل ہے
اسکے برابر کوئی ہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہے کہ ایکروز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس میں ذکر ہوا
کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثوں کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اسپر عمل کریں بخاری کے
دل میں یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثیں اونکے پاس تھیں اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کامل
مرتبے میں ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے
غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس [۱۶]
کی محنت سے مدینے میں حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیاں صحیح بخاری تمام ہوئی صرف
صحیح حدیثوں کو ایک کتاب میں جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثیں صحیح بخاری کی سات ہزار
دو سو پچھتر ہیں اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہیں اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات
میں ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اون سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہے کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہے کہ قیامت
میں مجھسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں کی اسی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا
چاہیے جب بخاری بخارا میں آئے تو وہاں کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان میں آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث
کا علم ہے اسکو میں ذلیل نہیں کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان میں بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہیں وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے
کہا تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ رہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہیں گے کسی کو نہ آنے دینگے
ہم نہیں چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہے سب تمام امت
محمدی شریک ہے اسمیں کسیکی خصوصیت نہیں ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے دنیادار خوشامدی عالموں نے بخاری پر طعن تشنیع
شروع کرکے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہوکر نکلے اول نیشاپور میں گئے وہاں کے حاکم سے
بھی ناموافقت ہوئی پھر وہاں سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہو گئی مجکو زندگی سے نجات
دے پھر دو سو چھپن ہجری [۲۵۶] میں وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ہر احوال بخاری ضبط کردم ارتحال صدق تاریخ
۱۹۴

ہو لند ہو ریخ وفات عبد الواحد طوسی اوس زمانے میں بڑے ولی کامل تھے اونھوں نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع چند اصحاب کے راہ میں منتظر کھڑے ہیں عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار میں ہیں فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل کا میں منتظر ہوں پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت
بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی سے ثابت ہے کہ
پاس خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیوں نہیں
پڑھتا میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمٰعیل یعنی صحیح بخاری اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے شدت
اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب میں صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین میں اب تک معمول ہے کہ
جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ پیش ہوتی ہے وہاں کے علما بخاری شروع کرتے ہیں حق تعالی فتح نصیب کرتا ہے **فائدہ**
امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری میں پیدا ہوے اور دو سو اکسٹھ ہجری میں انتقال ہوا
تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کے قائل ہیں اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہیں جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی
علم حدیث میں بہت کتابیں انسے تصنیف ہیں خصوصا صحیح مسلم میں عجائب نگارنگ علم حدیث کے درج ہیں کہ اہل حدیث
اونکو جانتے ہیں تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اوس میں کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث
اس کتاب کی بارہ ہزار ہیں امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہیں کی اور کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب میں
دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے
جہاں چاہتا ہوں وہاں رہتا ہوں ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مرگئے تو کسی نے انکو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے
تمھاری کس سبب سے نجات کی اونھوں نے کہا کہ ان جزوں کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب
مشارق الانوار اور اونکے مصنف کے ذکر میں اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغانیان ماوراء النہر
کی ولایت میں ایک شہر کا نام ہے وہاں پیدا ہوے بغداد اور مکے میں علم تحصیل کیا ہے وفات یعنی سات سو ہجری میں تمام علوم
دینی خصوصا علم حدیث اور لغت میں اوستاد بے نظیر تھے تصنیفات انکی بہت ہیں از انجملہ کتاب مصباح الدجی من
صحاح احادیث المصطفی اور کتاب شمس المنیرہ من الصحاح المأثور اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار
المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب

قراص اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت دین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اونکا اصلاح کی اور جو لغات
کہ اوسمین نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت میں کہ نہایت کمال کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی
انکے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دال ہی فائدہ مشارق الانوار میں مصنف نے بہت سے اور
عرب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اول یہ کہ صحاح کی احادیث سے صرف قولی حدیثوں پر اکتفا کی اور حدیث
فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہیں لایا اور دونوں کتابوں مین طرح طرح حصر اور تلاش کی ہی کہ اونکا اصول حدیث
کو لایا سوا اسکے اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہیں کہ بے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی
کو چھوڑا اسکی دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہیں اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب
میں کہا ہی کہ یہ کتاب صحیح اور ثابت میں میرے اور خدا کے درمیان حجت ہی یہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے
اسمیں اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہیں دریافت کرسکتا اسکو علما جانتے ہیں اور علما سے بھی وہی
عالم جانتے ہیں جنکو علم حدیث میں بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب
کیا ہی لیکن بابوں اور فصلوں میں بطور اور کتابوں کے اتحاد مضمون کی رعایت نہیں کی کہ مثلا صلوۃ کی احادیث یکجا
ہوں اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلا جن حدیثوں کے شروع پر من ہی اول باب میں لایا اور ان کی
حدیثوں کو دوسرے باب میں اور جن پر لا ہی اونکو تیسرے باب میں اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی
کتابوں میں ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اصل ترتیب معنوی نہیں ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور استادی کی ہی کہ احادیث کو رنگا رنگ
ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب میں یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثیں
کو چاہا اونکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب میں بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف
اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح گونا گون رنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہوکر کمال انبساط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ
ہی جس کے ہر تحریر تو بیکرنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اسی ترتیب کے موافق چند مقام
لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ معنی میں خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا ہی چوتھے یہ کہ بقول شارح کازرونی کے سب احادیث
مشارق الانوار میں دو ہزار دو سو چھیالیس ۲۲۴۶ ہیں فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے میں چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نے جتنا

کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویوں کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہے مذکور کیا اس
طرح کہ ہر حدیث میں اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے میں کہدیا ہے کہ حضرت نے یوں فرمایا اور کتاب
کا نام ہر حدیث میں لکھ دیا ہے تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہیں کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ
ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہیں بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہے مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی
بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہے کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہاں تک کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم
رہیں اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہیں لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہیں کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نہیں تھا
خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور کم علم باہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہیں عالم اور پیشوا
مشہور ہوئے تو جمع اس کتاب مشارق الانوار میں اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم الملیتی اور
کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمیں ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب میں یکجا ہوں صحیح بخاری کی علامت
خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونوں میں متفق ہو اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب میں صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جا بجا
الملیتی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہاں اطلاع بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہیں پانچویں یہ کہ مصنف نے
کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہیں بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی نہیں معلوم
ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدے میں اوسکا پورا قصہ لکھ دیا اور جہاں مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کر دیا اور
جاروں اماموں کے مذہب جابجا اس مقاموں میں بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملاً دفع کیے غرض کہ
بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجب تحفہ ہے اکثر مطالب دینی کو شامل ہے جسکے دریافت سے جاہل عالم سے اور عالم تازہ لطف
اٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہیں بیدار کے حق میں
یے دونوں کتابیں گویا دو آنکھیں ہیں جس سے دو جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہیں جس سے عرش تک اڑسکے غلط ہے

کہا تجھے کہوں حدیث کیا ہے ۔ در دانہ درج مصطفےٰ ہے
صدق عالم حکم دینی ۔ کرتے رہے اسکی جوہر چینی
لانے یہاں سے کون لانا ۔ جسے پایا یہیں سے پایا
یہ شاہرہ محمدی ہے ۔ گنجینۂ راز احمدی ہے

مشغل اور ورد اہل سنت	برہم زن بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار	مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہے	یا بیخ ہم و خطا کا دخل کیا ہے	اب زیادہ تو مجھ سے کر نہ کل کل	خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلاں تھا مرد کامل	اوسے تھا کیا کہاں سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث تھا امام مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہیں تو نے دیکھے	ملفوظ محمدی کو لے لے	ناحق سمجھے اور کچھ ہوس ہے	قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے
حق ہو گا حدیث جس سے حرم	اور شاد رسول محرم عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
چاہا کہ رہیں نہ یہ بھی محروم	ہو ترجمہ اس سبب سے مرقوم	مقبول ہو یہ کتاب یارب	مشتاق ہوں جس کے اہل دین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر یہ ہے اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ صَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم و فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اسکا بہشت میں لیجانا خواہ لیا وطن اوسنے خدا کی راہ میں جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اسی زمین میں ٹھہر رہا ہو جس میں پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری میں یوں ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگوں کو خوشخبری سنا دیویں کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں سو بلند درجے ہیں کہ خدا نے غازیوں کے واسطے مقرر کیے ہیں ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس بہشتوں کے درمیان میں ہے اور سب سے اونچی اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اوسی سے بہشت کی سب نہریں نکلی ہیں یعنی ہر چند جہاد پر بہت موقوف نہیں اعلیٰ درجات کے واسطے [illegible] کی نیت کرتا ہے لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت [illegible] ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ [illegible] بہشت میں فرشتوں اور خدا کی کتابوں کا اور تقدیر کا اور قیامت کا ایمان لانا [illegible] فرمایا [illegible] واسطے [illegible] کا ایمان لانا [illegible] پھر وہ ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث [illegible] اور [illegible] کو [illegible] عرض [illegible] محض [illegible] بیان فرمانا مقصود ہے جو مسلمانوں کو شامل ہو

ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین م

۴ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو مشہور کرے **ف** بھولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے لیے گھر مین ادھر رکھنا درست نہیں اکثر مشارق کی کتابون میں اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون میں یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح کازرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری میں نہیں اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے وہیں اس مضمون کی حدیث نہیں پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی

۳ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو بیچے نہیں جب تک اسکو پورا اپنے قبضے میں نہ لاوے **ف** چارون اماموں کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہیں اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور رباع بدون قبضہ بیچنا درست نہیں اور امام اعظم کے مذہب میں زمین اور رباع اور گھر میں قبضہ ہونا شرط نہیں باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہ سے دوسرے جگہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور رباع

۴ **ق** ابْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو **ف** کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب میں جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہیں بکتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہی اکثر نسخوں میں اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

۵ **ق** عَائِشَةُ مَنِ

ابتلی من ھذہ البنات بشیٔ فاحسن الیھن کن لہ ستراً من النار بخاری ومسلم مین حضرت عائشہ رضے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیوں سے کتنی چیزمین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان
قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی
کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھ موجود نتھا میںے ایک کھجور دی اوسنے آپ نکھائی دو ٹکڑے
کرکے اپنی دونوں بیٹیوں کو دی اور چلی گئی یہ حال میںے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی
آزمایش ہیں جسے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے
اونکا برادری میں نیک بخت آدمی سے نکاح کردیوے **م** ابو ھریرۃ من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب جلدی کچھ نکریگا
ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی بندگی باید بیسرزادگی مطلوب نیست **م** انس من اثنیتم علیہ
خیراً وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شراً وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ فی الارض انتم
شہداء اللہ فی الارض انتم شہداء اللہ فی الارض صحیح مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تم نے اچھا کہا جنت
واجب ہوئی اور جسکو تم نے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین میں تم خدا کے گواہ ہو زمین
میں **ف** مصابیح میں روایت ہی کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری میں بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے
دیندار خدا کے گواہ ہیں اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین
اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدونکا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب میں عامر سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کریں تو خدا اپنے فرشتوں سے فرماتا ہی کہ میںے
اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان
خلق نقارہ خدا **ق** انس من احب ان یسأل عن شیٔ فلیسأل فلا تسئلونی عن شیٔ الا اخبرتکم ما دمت
فی مقامی ھذا صحیح بخاری ومسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو

کچھ پوچھو گے تو بتلا دونگا جب تک میں یہاں اس مقام میں ہوں یعنی منبر پر **ف** بخاری و مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک روز حضرت
نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتیں ہونے والی ہیں اصحاب بے اختیار
خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ
کون ہے فرمایا کہ حذافہ ہے اور حضرت اوس وقت بہت غصے میں تھے عمر فاروق نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر کہا کہ ہم دل سے راضی
ہیں خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ جاتا رہا بعضے علماء نے کہا کہ منافقوں نے
کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب میں عاجز ہیں اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کر کے کہ
پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق اس بات کو سمجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے
نہیں منافقوں سے ہے تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر
فاروق کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہے **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ أَحَبَّ

٩ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا يَعْنِي رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَقَتَلَ فِي الْآخِرِ
نَفْسَهُ صحیح بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص
جو کہ کافروں سے لڑتا تھا آخر شکل اوسنے اپنی جان کو آپ مارا **ف** جنگ خیبر میں ایک شخص کافروں سے خوب لڑا حضرت نے
اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جانباز دوزخی ہے تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے
کو اوسکے پیچھے لگا جب زخمی ہوا اوسکو بہت درد ہوا تو علحدہ ہو کر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سب کو صاف
معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہیں جب تک
خاتمہ بخیر نہ ہو اور روایت ہے کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ میں حصہ دے
اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہ ہوا **خ م** أَبُو مُوسَى وَعَائِشَةُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ

١٠ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت
دوست رکھتا ہے خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے **ف** حضرت
عائشہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اسکا مطلب نہیں ہے کہ جب ایماندار

مرتا ہی تو اسوقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو دل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت
مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا
جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی ١١
ح أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ
وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے
گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر
ثواب اوسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شہرت مطلوب نہو تو
ثواب پاوے م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ١٢
فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف اس باب مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ جو گرانی
مین غلہ بند کریگا خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا
ہوا اور خدا اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب ثلثہ نہایت حرام ہی اسواسطے کہ خلق کو
ضرر ہوتا ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین
جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوای اناج اور چارے کے اور چیزوں
کا بند کرنا منع نہین ق عَائِشَةُ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا ١٣
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات
یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی
اور اسیکا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث
اصول فقہ مین ہی سو جو بات ان چاروں اصلوں مین نہین وہی بدعت ہی جیسی بدعتین لوگوں نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے
سب رد ہو گئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین سلام قبر پکے کرنا گنبد بنانا قبروں پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگوں کا میلہ کرنا اولیا کی منت

ونیا مجتہد کے شان گھٹانے کرنا سارے دین کے خلاف ہیں قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی ہیں انکی کچھ اصل نہیں بلکہ
بعضے کام صریح احادیث میں منع ہیں اسیطرح اور بدعتوں کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے
قیاس میں یہ چیزیں درست معلوم ہوتی ہیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ پنجیری حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطیں ہیں سوائے
مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہیں غرض کہ اس حدیث میں عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتوں کی بیخ کنی ہوگئی اگر آ
آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتوں کی برائی خوب وجہ جاوے زیادہ دلیلوں کی کچھ حاجت نہیں اس واسطے کہ علمائے
حدیث نے کہا ہے کہ یہ حدیث مدار اسلام ہے ہزاروں بدعتیں صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہیں نظم سنی ہوکر بدعتی
مت بن کیونکہ بدعت ہے دین کی رہزن چھوڑ بدعت محمدی بن جا تا نہوں تجھسے تا رسول خدا

۱۴ ق ابن مسعود مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ فَلَا یُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ
وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام میں آیا تو جو کفر میں کیا اوسپر پکڑا جاویگا
اور جسنے اسلام میں برائی کی تو اگلے پچھلے دونوں گناہوں پر اوسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان
ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسکو کفر کے گناہوں کا مواخذہ نہیں اور جو ظاہر میں اسلام لایا اور باطن سے نہیں یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا
اوسکے اگلے پچھلے سب گناہوں پر مواخذہ ہے

۱۵ ح ابو ہریرۃ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ
وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگوں کے مال لیوے بطور قرض یا
عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اس سے ادا کروا دیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کر دیگا یا اس کا آخرت میں اور جو اون مالوں کو برباد کرنیکے ارادے
پر لیوے تو خدا اوسکو برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہوا اور وہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے میں کوشش
کرے تو خدا اوسکا مددگار رہیگا اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیوے تو وہ دنیا میں بھی خوار و رسوا ہوگا آخرت میں مسلمان اور کافر کا
قرض برابر ہے کافر کا بھی مال یوں مارنا درست نہیں اس واسطے کہ اس حدیث میں مسلمان کی کچھ خصوصیت نہیں ابن ماجہ میں عبداللہ بن
جعفر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ بہت بری بکرے اسی واسطے
عبداللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھیں کسی نے
کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہیں تو کہتی تھیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ

اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے بچا کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل میں بہت ہے شاید نیت بدل جاوے
ثواب کہاں پھر عذاب گلے پڑے ق سعید بن زید مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ خ م ١٦
اور مسلم میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن میں اوسی زمین کا طوق ڈالا
جاویگا زمین کے ساتوں طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم
سے چھین لیگا خدا اوس پر پروردگار حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے میں قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے میں متصل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم
سب لوگوں کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین میں دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی
چنانچہ اگلی حدیث میں صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے خ ابن عمر مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ ١٧
شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین میں ساتوں طبق تک دھسایا جاویگا ق ابوهريرة مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ ١٨
فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے پوری نماز
پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت میں پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہ
جسنے ایک رکعت کی قدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہے قضا نہیں جیسے کہ صبح کی نماز میں ایک رکعت کے بعد آفتاب طلوع ہوا یا
عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب میں صرف
میں عصر کی نماز ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق ابوهريرة مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ ١٩
اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا مال بعینہٖ
کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضداروں کی نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ
بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر موجود پاوے تو لیلیوے اور بیع کو باطل کر دیوے
اور قرضدار دیگا اوسمیں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم رحمہ کے نزدیک اس مال کا بیچنے والا مثل اور قرضداروں کے برابر ہے
اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیویں ق سعد بن ابی وقاص مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ ٢٠

يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم میں سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو
چھوڑ کر کسی اور سے ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہیں ہے تو اوس پر بہشت حرام ہے ف یعنی جو جان بوجھ
کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل
۲۱ اپنے کو سید بتلاتے ہیں بہت برا کرتے ہیں کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ
بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مدینے کے
رہنے والوں سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی میں گلتا ہے ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین علیہ السلام کے مدینے پر
لشکر بھیجا تھا ہزاروں لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے موجب مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام
۲۲ ونشان باقی نرہا ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ بخاری
اور مسلم میں عدی بن حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ
رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے تھوڑا بہت کا خیال نچاہیے
یہاں تک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دیا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک
۲۳ عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب بخشی گئی ق جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ
مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا تو کیا چاہیے ف
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجھکو
بچھو کا منتر آتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اوسنے پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور
فرمایا کہ جس منتر میں شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد
مانگے جس طرح اکثر منتروں میں ہوتا ہے چنانچہ لونا چماری اور کلوا پیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہیں انکا کرنا ہرگز درست نہیں
۲۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہے م عَدِيُّ بْنُ عَمِيْرَةَ
مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم میں عدی
بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کریں اور کچھ کام لیں پھر وہ چھپا رکھے ایک سوئی اس سے

زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے دن اوسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اور اسکو
فضیحت کریگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز
اپنے خرچ مین لانا درست نہیں کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت میں خدا اور رسول کو مونہہ دکھلانا ہو وہ بگانی چیز سے بچنا ہے
اسکو آسان سمجھے

۲۵ **ح** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْہُ صُبَّ
فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی
قوم کی بات سُننے کے واسطے اور اوسکا سُننا اونکو برا لگتا ہو یا وہ اوس سے بھاگے پھرتے ہوں تو اوسکے دونوں کانوں میں
پگھلا شیشہ پلایا جاویگا قیامت کے دن **ف** یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگوں کو رنج دیا

۲۶ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ
مَنْ اَسْلَمَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِمْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری میں عبداللہ بن عباس رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور میں یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو
چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو
دیکھا کہ وہاں کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت میں جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہرچند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے میں کھجور بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اگر جَو میں درست ہی بشرطیکہ تول اور مدت
اور مدت مقرر ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہوں یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ میں اسکی
شرطیں مذکور ہیں امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت مہینا ٹھہری اور جو بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہیں کہ
فصل میں زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درست نہیں اس واسطے کہ اسمیں تول مقرر کر لینا
ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہیں کبھی ستائیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندوستان میں بیع سلم کو بعضے ملک میں
بدنی اور کٹوتی کہتے ہیں اس کتاب مشارق میں اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ رض سے لکھی ہی سو خطا ہی اس واسطے کہ
بخاری اور مسلم میں اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عائشہ سے نہین

۲۷ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ
اَشَارَ اِلٰی اَخِیْہِ بِحَدِیْدَۃٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَلْعَنُہٗ وَاِنْ کَانَ اَخَاہُ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت

کرتے ہیں اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو **ف** اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہیں کہ شاید ریا وہ غصے سے نوبت
قتل کی پونہچے اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر میں احتمال قتل کی نہیں تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جب
کہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہیں تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا

۲۸ **ابو ہریرہ** مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَکْتَالَهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو بیچے
جب تک اوسکو تولے اور قبضہ کرے **ف** مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ میں چٹھیاں لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے
فلانے گاوں سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگوں کے ہاتھ وے چٹھیاں بیچ ڈالتے تھا ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے
بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیاں بیچ ڈالتے ہیں جیسے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج
بیچنا درست نہیں پھر مروان نے منع کر دیا

۲۹ **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے گاے یا بکری مول لی جسکا دودھ اوسکے مالک نے
کئی دن نہیں دوہا تھا کہ بہت دودھار معلوم ہووے پھر مول لیے والا اسکو پھیرا چاہے تو اوسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے
یعنی دودھ کے بدلے **ف** صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہی کہ
جب عیب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنوں میں دودھ سکھا کے
بیچنا ایسا عیب نہیں جس سے گاے بکری کا پھیر دینا پہونچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر ڈالا چاہیے حنفی کہتے
ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہو واللہ اعلم

۳۰ **ابو ہریرہ** مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ
مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی طاعت کی اور جسے میرا خلاف کیا
اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بیشک میرا کہنا مانا اور جسے میرے حاکم کا
کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہیں اس
واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ خدا ہی جانے کہ کس بات میں راضی ہی سو یہ لوگ
نا تو امور دنیا میں یا پیغمبر کے منکر ہیں اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا

خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہیں سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور بغیر شریعت
محمدی پر چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہیں اس واسطے حاکم عادل
کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل میں واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام میں واجب
نہیں اس واسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہیں اور حاکم معصوم نہیں م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ٣١
فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر میں جھانکے
بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہے کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے
گھر میں جھانکنا حرام ہے اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور اینٹ پتھر مارنا درست ہے اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعی کے
نزدیک خون بہا نہیں لیکن امام اعظم رح کے نزدیک خون بہا ہے اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہے کہ
اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ دلیں اور یہ نہیں کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً ٣٢
مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا
ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نہ چاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا آزاد ہووے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ ٣٣
مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ
ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے
غلام سے آزاد کرے تو اوس پر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام سے نوکری اور مزدوری
کروائے مگر اوس پر جبر نہ ڈالے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اونمیں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہو تو
غلام اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی رح اور احمد رح اور
ابی یوسف رح اور محمد رح کا ہے اور امام اعظم رح کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروا لیں

اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کر دیں اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور
مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے اور شریکوں کو نہیں پہونچتا
کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور
امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری کروا کے اپنی
قیمت بھر لیویں چنانچہ یہ حدیث اوسکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکریں یعنی تنگی نکریں اور اپنے
۳۴ حق سے زیادہ نہ مانگیں ق ابن عمر مَن اَعتَقَ عَبدًا بَینَہٗ وَبَینَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَیہِ فِی مَالِہٖ قِیمَۃَ عَدلٍ لَا وَکسَ
وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَیہِ اِن کَانَ مُوسِرًا بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے
نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا
۳۵ آزاد کرنے والا مالک ہے ق جابر مَن اَعمَرَ رَجُلًا عُمرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَقَد قَطَعَ قَولُہٗ حَقَّہٗ فِیہَا وَہِیَ
لِمَن اُعمِرَ لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو
تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ
دیا اور وہ گھر اوسکا ہو گیا جسکو دیا اور اوسکے وارثوں کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسکا
۳۶ ہو گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہیں پا سکتا اَبُو عَبسٍ عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ
جَبرٍ مَنِ اغبَرَّت قَدَمَاہُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ بخاری میں روایت ہے عبد الرحمن بن جبر سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں جسکے پیر گرد میں بھرے خدا نے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا میں یعنی جہاد
۳۷ یا حج میں یا سب عبادت میں لیکن فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہے م اَبُو ہُرَیرَۃَ مَنِ اغتَسَلَ ثُمَّ
اَتَی الجُمُعَۃَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ اَنصَتَ حَتّٰی یَفرُغَ مِن خُطبَتِہٖ ثُمَّ یُصَلِّی مَعَہٗ غُفِرَ لَہٗ مَا بَینَہٗ
وَبَینَ الجُمُعَۃِ الاُخرٰی وَفَضلُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا
پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد میں آیا پھر اوسنے سنتیں پڑھیں جتنی اوسکی قسمت میں تھیں پھر چپکا بیٹھا رہا یہاں تک

امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن
اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس روز کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی
٣٨ جمعے کا غسل سنت ہی اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی ق ابو ہریرۃ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ
ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ
فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ
الذِّكْرَ بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے
ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی کو پہنچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو
دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی
گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ
پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد میں آجاتے ہیں ف فرشتے جمعے کے دن
مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو
٣٩ لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد میں حاضر ہوا کریں جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے خ سلمان مَنِ اغْتَسَلَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ
فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى بخاری میں سلمان
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل
لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے مسجد میں گیا سو دو بیٹھوں کو اوسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت میں تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتیں پھر جب امام
منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگوں کی عادت ہی کہ جمعے کے دن
دیر کر آتے ہیں اور صفیں چیرتے لوگوں کو تکلیف دیتے اول صف میں جا بیٹھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہیں یا پہلے
٤٠ اول صف میں بیٹھ رہے یا پھر جہاں جگہہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے ہ وائل بن حجر مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ

غَضْبَانُ مسلم میں روایت ہی وائل بن حجر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم ہوکر ملیگا اللہ سے قیامت میں اور خدا اوسپر نہایت غضبناک ہوگا م

۴۱ أَبُو أُمَامَةَ إِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ مسلم میں روایت ہی ایاس بن ثعلبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹھی قسم کھاکر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو

۴۲ ق سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ بخاری اور مسلم میں روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے اور اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری کی حفاظت کرے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنی کتا پالنا نہیں کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث میں آیا ہوا ان تین کاموں کے سوا کتا پالنا نہیں درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہیں

۴۳ جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتوں کو اوس چیز سے یعنی بو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہی

۴۴ ق جَابِرٌ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ بخاری اور مسلم میں روایت ہی جابر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے ف پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اسکو کھاکر مسجد میں جانا اور بھی برا ہی اور یہی شرح صحیح مسلم میں لکھا ہی کہ سوا بھی پیاز لہسن کے برابر ہی کہ اوسکی ڈکار میں بھی بو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکے میں ڈالکے بو دور کرے تو کھانا درست ہی

۴۵ م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ مسلم میں روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون درختوں کی جو دونوں طرف مدینے کے پتھریلی بھوں میں ہیں تو شام تک اوسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی

۴۶ ق أَنَسٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا بخاری اور مسلم میں روایت ہی انس اور ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے

۴۷ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گائے بکری کے رکھانے کے لیے کتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا

۴۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج و قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سواے اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن

۴۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار ہر ایک بہشت کے دروازوں کے کہینگے او میاں فلانے ادہر آئیے تو ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ مجھکو امید ہی کہ تو اونھیں لوگوں مین ہی جنکو سب بہشت کے فرشتے حوتی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا

۵۰ ح ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ بخاری مین روایت ہی عبداللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی رح کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت موجب اس حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں درست اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہی

۵۱ ق عُثْمَانُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ بخاری و مسلم مین روایت ہی عثمان رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اوس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا

۵۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا تو قیامت کا ہونا

...[illegible] توبہ کا دروازہ بند ہوگا

۵۳ ابن عباس مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ مسلم میں روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اوسپر حکم ہوگا کہ دو جَو کو گرہ دیکر جوڑے اور کبھی نہ ہو سکیگا ف یعنی دو جَو میں گرہ پڑ سکے گی اوس سے عذاب موقوف ہوگا

۵۴ ق ابو هريرة مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا اَبَدًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپنے کو پہاڑ پرسے گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ میں اونچے مکانوں سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمیں سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں سدا اپنے پیٹ میں اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس سے اپنی جان ماریگا دوزخ میں اوسپر اوسی چیز کا عذاب ہوا کریگا اگر جان مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور اگر حلال نہیں جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا لمبی مدت کو بھی سدا بولتے ہیں

۵۵ ق بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ بخاری اور مسلم میں بریدہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث میں نماز عصر کی نہایت تاکید ہی اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار میں مشغول ہوتے ہیں سیر کو نکلتے ہیں نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا ہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز وقت عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہیں

۵۶ ق سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھا تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی مدینے میں

۵۷ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری میں روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول ہی نہیں کرتا سوا حلال کے سو اوسکو حق تعالی قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والے کے

واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہاں تک کہ وہ اس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا
بھی اللہ کی راہ میں دے تو اوسکا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپے خرچ کرے خدا
اوسکو ہرگز قبول نہیں کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی یا لاکھ روپے کے برابر ہو بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان کو خرچ کرنے
میں حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نہ کرے ٥٨ م اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ
لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم میں روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کر کے اپنے گھر میں پاک ہوا پھر کسی مسجد میں گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا
کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا ٥٩ خ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ بخاری میں روایت ہے عبادہ بن
صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سونے سے جاگا اور آپ لا الہ الا اللہ سے اللہم اغفر لی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور
اگر وضو کر کے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے معنی ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے
نہیں وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہیں اوسی کا سب ملک ہے اور اوسی کو سب تعریفیں ہیں اور وہ سب چیز کر سکتا ہے سب خوبیاں اللہ کو ہیں اور پاک ہے
سب عیبوں سے اور سب سے بڑا ہے بن اوسکی مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہے نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یوں کہے ای میرے اللہ مجکو بخش دے ٦٠ م اَبُو هُرَيْرَةَ
مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ
ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی
وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک
اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریاں ہلاکیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ٦١ م اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ
خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت
اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے تمام بدن کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخونوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں ٦٢ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ
وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ بخاری میں روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو

ڈھیلے سے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات

٦٣ ق عثمان مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَهُ حِينَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل میں اپنے نہ اپنا ہی خیال کرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین بار وضو کیا ف حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالیٰ نماز نہیں قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو میں دونا ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہے اور اگلے پیغمبروں کا

٦٤ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ بخاری میں روایت ہے سہل بن سعد سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ سے ضامن ہو اوسکا جو اوسکے دونوں پیروں میں ہے یعنی حرام کاری نہ کرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونوں جبڑوں میں ہے یعنی زبان سے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے حرام مال نہ کھاوے تو میں اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں ف اکثر گناہ انہیں دونوں مقام سے ہوتے ہیں جسنے انکو روکا بہشت کو پایا

٦٥ ق ابن عمر مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے

٦٦ خ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری میں روایت ہے حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کریگا تو اوسکے لیے بہشت ہے ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک میں مدینے سے سولہ[16] دن کی راہ حضرت نے وہاں کی لڑائی کا ارادہ کیا تیس ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیاں راہ خدا میں حاضر کیں حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیوں کو اپنے دامن میں اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نہ کر سکیگا

٦٧ ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا میں لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا گیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا

٦٨ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ میں کسی سے جھگڑا تو گناہوں سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہے کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو

٦٩ م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ

والمغیرۃ بن شعبۃ من حدث عنی بحدیث وھو یری انہ کذب فھو احد الکاذبین مسلم میں روایت ہے سمرہ
بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث
ہے تو وہ دو جھوٹھوں میں سے ایک جھوٹا ہے **ف** دو جھوٹھے یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنہوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی
کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس پاپی نے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ اوس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہے
جان تو جھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جنکی کچھ اصل نہیں مسلمان کو لازم ہے کہ
حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث سے کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہو اوسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار
کہ سب علمای اہل سنت اوسکو بہت صحیح جانتے ہیں **م** عثمان من حفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ مسلم میں روایت ہے حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو رومہ کا کنواں کھدا کر درست کر دے اوسکے لیے بہشت ہے **ف** رومہ ایک کنواں تھا مدینے میں حضرت جب مدینے میں آئے
تو وہاں میٹھا پانی سوای اوس کنویں کے نہ تھا اور وہ کنواں بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا
حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا **م** ابو الدرداء من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکھف عصم من الدجال مسلم میں ابو درداء سے
روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو یاد کرے دس آیتیں سورۂ کہف کے سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا **ق** ثابت بن الضحاک
من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال بخاری اور مسلم میں روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹھی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا **ف** یعنی جو جھوٹھی قسم اس طرح کھاوے کہ جیسے
اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا **ق** ابن مسعود من حلف
علی مال امرئ مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وھو علیہ غضبان ثم قرأ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصداقہ من کتاب اللہ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لھم فی الآخرۃ
ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن
مسعود رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوے گا خدا سے ملیگا اور وہ اوس پر نہایت غصے ناک ہوگا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر سنایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹھی قسمیں کھا کر
تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں اون لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے بات نہ کریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھے گا اون

فیصلہ کے اور اوسکی کفارہ میں سے ایک بکری اور دو بچے کہا گیا ہو ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھاے کسی
کام پر پھر اوسکے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے
ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد کروں گی پھر اس قسم کھانے سے پچھتائیں حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ
کچھ اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچھتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس بات کو کرے اور یہی مذہب ہے
امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دیا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ
وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھاوے تو
چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ف لات اور عزی عرب میں بت تھے کہ کافر اونکی قسمیں کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت
کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہہ دور ہو جائے ق ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ
مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ
ہم میں سے نہیں ف یعنی جو مسلمانوں سے لڑے وہ کامل مسلمان نہیں م جَابِرٌ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ
يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو ڈرے کہ میں پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکوں گا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے
اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ
فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ
فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا
فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جس نے مسلمانوں کی جماعت
کو چھوڑا پھر وہ مر گیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے یا مدد کے لیے لوگوں کو پکارا بلایا تو
برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے یا مدد کے واسطے پھر وہ اس حالت میں مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر
کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک اور بد کو ایماندار کو چھوڑا نہ قول والوں سے یعنی مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ میں اوسکا

٧٩ ق ابو هريرة مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ اٰمِنٌ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس دن کہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس یا وہ پناہ مین ہی اور جسے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ مین ہی اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ مین ہی ف جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو تشریف لیگئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابوسفیان اٰ مین مسلمان ہوئے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہی کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اسکا نام ہو جائے تب حضرت نے مکے مین فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر مین ہی وہ پناہ مین آیا

٨٠ م ابو هريرة مَنْ دَعَا اِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام مین اوسکے تابع ہوگئے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والوںکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ ہوگا کہ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والوںکا اور جو گمراہی کی طرف لوگوںکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والوںکے گناہ کو نہیں گھٹاویگا یعنی دونوںکو برابر گناہ ہوگا

٨١ م ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا ف مثلا ایک شخص نے کسیکو قرآن سکھائی تو جب تک وہ قرآن پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہیں سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام

٨٢ ق ابن عباس مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيْتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو جو یہ بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتوں پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسیکے ذریعے موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین

٨٣ ق ابن عباس مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرُهَا لَهُ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے میں اوسکی تعبیر کہوں

٨٤ م ابو سعيد مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ

منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں سے بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے مٹا دے اور جو ہاتھ سے مٹا دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگوں کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اوسکو دل میں برا جانے اور دل میں برا جاننا بہت ضعیف ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل سے بھی برا نہ جانے تو اوسمیں کچھ بھی ایمان نہیں ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت میں خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہے خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہے اوس نے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے کرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اس نے اوس حدیث پر عمل کیا جو میں نے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانوں پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتوں سے لوگوں کو منع کریں خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکم کا کام ہے زبان سے عالموں کا اور دل سے عوام خلقت کا

۸۵ خ ابو سعید و ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من رآنی فقد رای الحق بخاری میں ابو سعید و ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب میں دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو خیال نہ سمجھے سوا اسکے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا

۸۶ ق ابو ہریرۃ من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او لکانما رآنی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب میں دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ف اس حدیث کے راوی کو اسمیں شک ہے کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے میں دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے میں دیکھنے کا معنی ایک یہ کہ قیامت میں دیکھیگا دوسرا یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہیں

۸۷ ق ابو ہریرۃ من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی خ لا یتمثل فی صورتی بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب میں دیکھا تو شک نہیں اوسنے دیکھا اس لیے کہ شیطان مجسا نہیں بن سکتا اور صرف بخاری میں یوں ہے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا ف حضرت کو خواب میں دیکھنا اسیطرح اور پیغمبروں کا سچ ہے اسمیں کچھ شبہ نہیں

۸۸ م سہل بن حنیف من سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ مسلم میں روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگے سچے دل سے تو اللہ تعالی اسکو شہیدوں کے مرتبے پر پہنچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے

۸۹ م ابو ہریرۃ من سال الناس اموالہم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل منہ او لیستکثر مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگوں سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ ڈالدیگا اپنے حق میں جنگاریاں ہیں دوزخ کی چاہے جنگاریاں کم کرے چاہے بہت ف

فائ

۹۰ ملنے میں سوال کرنا درست نہیں جمع کرنے کے واسطے نہیں ھ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ مَنْ سَالَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً مسلم میں
روایت ہی صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی فال دیکھنے والے سے کچھ بات پوچھے تو اسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کے
سوا کوئی نہیں جانتا جسے نجومی یا رمال یا شگون یا فال والے سے کچھ پوچھا تو ایمان میں خلل ہو ۹۱ ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
غُفِرَتْ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے
اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورا سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و ہو علی کل شیء قدیر تو اسکے گناہ
بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین برابر ہوں ۹۲ ھ اَنَسٌ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُبْسَطَ لَهٗ فِي رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ فِي اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگوں کی خبرگیری کرے ف طول عمر کا
مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی روح کو ثواب پہنچاوے اور خبرگیری قرض ہی اوسکے
دو طریقے ہیں یعنی اگر محتاج ہیں تو اوسکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہیں تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے ۹۳ ھ اَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی سختیوں سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے میں جلدی
نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا ق ۹۴ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا
قَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ
الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے جنتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق میں فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو
کام بتلائیے جسکے کرنے سے میں بہشت میں جاؤں حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر اسکو اوسکا شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض کو دیا کر اور رمضان
کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو میں میری جان ہی کہ اپنی طرف سے فرض جانکر اسپر کچھ بڑھاؤنگا گھٹاؤنگا ف بہشت میں جانے کا
ذکر نہیں فرمایا تو اس شخص پر جو فرض ہوگا یا یہ کہ حج عمر بھر میں ایکبار فرض ہوتا ہی ۹۵ ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ
طَرِيقًا يَّلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ بخاری میں ابو داؤد ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین سیکھنے کو

خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف** یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالموں کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو

۹۶ **م** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر وہ ہمارے طریقے پر نہیں

۹۷ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہی تو اوسسے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجھکو نہ ملے مسجدین اس واسطے نہیں بنیں کہ گم گئی چیز کو اونمیں تلاش کیجیے **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہیں دنیا کے کامون کے لیے نہیں

۹۸ **م** جَرِيْرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهُ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم میں جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام میں اچھے طریقے کی تو اوسکو اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام میں راہ نکالیگا برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری راہ پر چلیں گے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اونکے گناہوں سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا **ف** حضرت مسجد میں بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگوں سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگوں نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجوں کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو شخص راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہی ایک کریکا اور رواج دے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہی اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوسکی ابتدا راہ نکلی اور مطلب یہ نہیں کہ جسکی شرع میں کچھ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ اپنے دلمیں اچھا سمجھکر رواج دیں اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑیں

۹۹ **م** عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم میں عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے **ف** اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ مستحب ہے حدیث میں آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں

۱۰۰ **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا میں شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مر جائیگا وہ آخرت میں بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا

۱۰۱ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ

مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا ۔ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں میں کوئی شیرہ پیوے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیوے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کر کے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کام میں قید ہے سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس سبب سے کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہے جیسے علما کے نزدیک مکروہ ہوا اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ہے

(١٠٢) م أُمُّ سَلَمَةَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ ۔ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن میں پیا وسے اپنے پیٹ میں غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھری ف چاندی سونے کا زیور عورت کو درست ہے مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں کو حرام ہے

(١٠٣) ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ۔ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہاں تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہے اور جو حاضر رہا یہاں تک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہے لوگوں نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر

(١٠٤) م عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ۔ مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہیں اللہ کا تو اللہ نے اوسپر دوزخ حرام کی

(١٠٥) ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ ۔ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہے اور اوسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہے اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات سے ساہے جو مریم کی طرف ڈالی یعنی صرف حکم خدا سے سارا اسکا کوئی باپ نہیں اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہے اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہے خدا اوسکو بہشت میں لیجاویگا کیسے ہی اوسکے کام ہوں ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن و حدیث کے موافق درست ہوئے ہوں وہ مقرر بہشتی ہے نیک کام اوسکے ہوں یا بد خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ میں رہکے بہشت میں جاوے مسلمان ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہے کلمے کی برکت سے

(١٠٦) م أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ ۔ مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہیں تو وہ

گویا بیس ہزار روزے رکھے **ف** سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو چھتیس دن کا تین سو

۱۰۷ ساٹھ ہو گئے ہیں **ق** ابو سعید مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے

۱۰۸ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا **ق** ابو موسیٰ مَنْ صَلَّى

الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو وقت ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھے گا وہ بہشت میں

جائیگا **ف** فجر کو نیند غالب ہوتی ہے عصر کو خرید و فروخت اور دنیا کے بہت کام آ گے آتے ہیں تو اس واسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ

۱۰۹ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہیں اس واسطے کہ جب آدمی ایسے سخت وقت کی نماز پڑھیگا تو آسان وقتوں کی تو اچھا ہی پڑھیگا **ق** عثمان مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي

جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے

عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو اسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت میں پڑھی ہو اسے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت ہے کہ

حضرت الیجا شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیاں فرماتے تھے سو بعضے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہیں دن کو محنت مزدوری کرتے ہیں ہم سے نہیں ہو سکتا

۱۱۰ کہ ہم شب بیداری کریں تو حضرت نے انکے حق میں یہ حدیث فرمائی **ق** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا

يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان میں آگیا سو کہیں ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈھے کسی بات میں اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کی نماز کو کسی طرح

نہ چھیڑو وہ خدا کی امان میں ہے سو جس بیچارے کو خدا اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈھونڈھتا ہے پکڑ لیتا ہے یعنی وہ گنہگار کسی طرح بچ نہیں سکتا پھر اسکو اوندھا منہ کے بل دوزخ میں

ڈال دیتا ہے **ف** یعنی صبح بیداری اور غفلت کا وقت ہے تو اس وقت جو اٹھکر نماز پڑھا ہے یہ اسکے سچے ایمان کی نشانی ہے اسواسطے خدا نے اسکو اپنی پناہ میں لیا اور اسکے ستانے والے کو

۱۱۱ دوزخ کا وعدہ کیا **ق** ابو ہریرہ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جس میں الحمد کی سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے **ف** جب ابو ہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کے

پیچھے ہوں تو الحمد کس طرح پڑھیں تو کہا کہ اپنے دل میں پڑھ لیا کرو میں نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہے سو

جب بندہ کہتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ستائش کی اور جب کہتا ہے کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب

کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے واسطے ہے اور بندے کے واسطے بھی اور میرا بندہ

جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ بات خاص بندے ہی کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے

سو یا ہو ف امام شافعی کہتے ہیں کہ الحمد پڑھنا نماز میں فرض ہے اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہے کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو اسکے چھوڑنے سے
نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص کہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا دلیل ہے واجب ہونیکی

۱۱۲
خ اَنَس مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا
فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری
طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف مونہہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے سو وہ مسلمان ہے کہ جسکے واسطے اللہ اور اسکے رسول
کی پناہ ہے سو اللہ کا قول قرار نہ توڑو اسکی امان میں یعنی اسکو کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اسکی پناہ دئیے ہوئے کو چھیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز
میں کوئی نہیں قبلہ اونکا اور ہے اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہیں کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف کو منہ والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے
باطل دین چھوڑ دیے تو وہ مسلمان ہوا اب اسکو رنج دینا درست نہیں

۱۱۳
م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوس پر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہے اور حدیث میں حضرت نے فرمایا
کہ قیامت کی سختیوں میں جب لوگ گرفتار ہونگے تو میں اول اوسکو بچاؤنگا جو مجھ پر بہت درود پڑھتا ہے

۱۱۴
ح اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ
طَرَفَيْهِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونوں کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لمبا کپڑا ہو تو ایک
کھونٹ سے سر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھوں پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھ لے

۱۱۵
خ اُمُّ حَبِيْبَةَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ
ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ بخاری میں حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے
لیے بہشت میں گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتوں سے رات دن کی معمول سنتیں ہیں دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

۱۱۶
ح عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ مَنْ
صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری میں عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہے اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہے اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہے ف
یہ حدیث اوس بیمار کے حق میں ہے کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہے لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہے لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی
سکتا ہے تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہے اور جس بیمار سے کسی طرح اوٹھا بیٹھا نہ جاوے اوسکا ثواب پورا ہے بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضوں کے نزدیک اس حدیث سے نفل
نماز مراد ہے

۱۱۷
خ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہاں تک کہ وہ اوسمیں جان ڈالے اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہ ہوسکیگا یعنی
تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہے تو تصویر بنانے والا گویا

ملکی کا دعوی کیا وہ دوسرا سبب کفر کا یہ ساری تجربت برتنی کی لیکن درحقیقت وہ بیماری ہے بیل ٹوٹا بازدست ہے ۱۱۸ م ابن عمر من ضرب غلاما له حدا لم یاته او لطمه فان کفارته ان یعتقه مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے جو حرام کام کی سزا ہے یا اسکو طمانچہ مارے تو اوسکا کفارہ یہی ہے کہ اوسکو آزاد کر دے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض نہیں

۱۱۹ م انس و معاذ بن جبل من طلب الشهادة صادقا اعطیها ولو لم تصبه مسلم میں انس اور معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مانگے صدق سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسے شہادت نہ پائی ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین میں بڑا دخل ہے

۱۲۰ ق سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوقه الله من سبع ارضین بخاری میں سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ظلم سے ایک بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے میں سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا

۱۲۱ م ثوبان من عاد مریضا لم یزل فی خرفة الجنة مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہے حضرت کی سنت ہے لازم ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے یاد دلاوے اوسکو اور دعا خیر کر کے چلا آوے

۱۲۲ خ انس من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمة انا وهو هكذا وضم اصابعه بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو اپنی ہوں یا بیگانی پالیگا یہاں تک کہ دے حوالے کو نوبت پہنچیں تو قیامت میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرتؐ نے اپنی انگلیاں ملائیں ف یعنی جیسے انگلیاں آپس میں جڑی ملیں ہیں کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا ہوگا جیسے قسمت سے لڑکیوں کو ملا اور حضرتؐ سے ملا

۱۲۳ م ابو هریرة من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو پھیرے نہیں لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہے اور خوشبودار چیز ہے ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں نہ لے

۱۲۴ م عقبة بن عامر من علم الرمی ثم ترکه فلیس منا مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے

۱۲۵ خ عائشة من عمر ارضا لیست لاحد فهو احق بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہیں تو وہی مالکی کے لائق ہے یعنی پھر اوس زمین کا کوئی دعوی نہیں کر سکتا ہے

۱۲۶ م عائشة من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے ف اس حدیث سے بدعت حرام ٹھہر گئی یعنی جس دین کے کام میں حضرت کا حکم نہ ہو جو نیا نکالا ہوا ہو وہ کام مردود ہے مسلمان محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے

۱۲۷ ق ابو هریرة من غدا الی المسجد او راح اعد الله له فی الجنة نزلا کلما غدا او راح بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا

۱۲۸ بہشت میں [illegible] ۔ م ابن عمرو و ابوہریرہ مَن غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم میں عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمیں ٹھگے
مسلمانوں سے دغابازی کریگا وہ مسلمانوں میں نہیں ف ایکبار حضرت بازار میں گئے ایک گیہوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو انگلیاں بھیگ گئیں سبب اسکا پوچھا تو
کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہوں اوپر کیوں نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے وہ ہمارا
۱۲۹ مسلمان نہیں م ابن عمر مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
۱۳۰ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے تو جیسے اسکے گھر والے اور مال چھن گیا م ابوہریرہ مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ
كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلوں سے تو اللہ اسکی مشکل آسان کرے قیامت
۱۳۱ کی مشکلوں سے ف ابوموسی الاشعری مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری و مسلم میں ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے
۱۳۲ ہیں عزت کے واسطے لڑتے ہیں سو ان میں سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہے تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے خ ابوہریرہ
مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بخاری میں روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے میں بہتر ہوں یونس پیغمبر سے وہ جھوٹا ہے
ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئیں حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یوں سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دیکھ کر صبر نہ کر سکے اور بے حکم خدا کے وہاں سے چلے گئے اور
مچھلی کے پیٹ میں قید ہوئے تو میں ان سے صبر میں بہتر ہوں تو وہ شخص جھوٹا ہے اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا دوسرا مطلب یہ کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبروں سے
افضل ہیں اور حضرت نے از راہ انکسار منع کیا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا لوگ مجھکو افضل کہتے کہتے کہیں یونس کو برا کہنے لگیں تو کافر ہو جاویں جیسے یہود یوں نے حضرت
۱۳۳ موسی کی بڑائیاں کر کے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سعد بن ابی وقاص مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان سنکر یوں کہے کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی نہیں اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد اسکا بندہ ہے اسکا
۱۳۴ رسول میں راضی ہوں اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری اور مسلمانی دین سے تو اسکے گناہ بخشے جائیں گے خ جابر مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے وعدتہ تک پڑھے تو اسکو قیامت میں میری شفاعت پہنچیگی یعنی حضرت اسکو بخشوائینگے
اس دعا کے معنی یہ کہ اے خدا اس پوری پکار اور کھڑی ہونے والی نماز کے صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی اور پہنچا اسکو سرا مکان جسکا تو نے اس سے وعدہ کیا ہے یعنی بہشت کا ایک

میں پوری ہو بسبب دینے والی نماز یعنی قیامت تک کا حکم سو وسیلہ بہشت میں بہت ایک عمدہ مکان ہی کہ وہاں حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی مقام شفاعت کا ترجمہ قیامت کی

۱۳۵ میں لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبروں سے کہینگے لیکن سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت تک خدا کے سامنے سجدہ میں جائینگے پھر لوگوں کو بخشوائینگے اسکا نام مقام محمود ہی ق

ابو هريرة من قال حين يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يات احد يوم القيمة بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما

قال او زاد عليه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نلاویگا مگر وہ

شخص جو پڑھا کیا ہو اسی طرح یا کچھ زیادہ کیے یعنی اسکے پڑھنے والے کے برابر وہی شخص ہو جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہو گا اسکے سوا اور کوئی اسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی

۱۳۶ سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق ابو ايوب الانصاري من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعيل بخاری اور مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب

اسکے برابر ہو گا جیسے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد آزاد کیے معنی اوسکے یہ ہیں کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اوسی کو پادشاہی اور اوسی کو

سب خوبیاں اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے میں ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد میں سے افضل ہی تو اوسکے آزاد کرنے میں زیادہ

۱۳۷ ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق ابو هريرة من قال لا اله الا الله وحده لا

شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة و

محيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يات احد بافضل مما جاء به الا رجل

عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھیگا تو اسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اسکی

مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہیں مگر جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن میں

۱۳۸ سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھڑ جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں یعنی اگرچہ بہت ہوں معاف ہو جاوینگے م طارق بن اشيم من قال لا اله الا

الله وكفر بما يعبد من دون الله حرم ماله ودمه وحسابه على الله مسلم میں طارق بن اشیم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے

زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور جان حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف

یعنی جو مسلمان ہوا اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوس سے مکر کیا ہو گا یعنی دل سے نہ مانا ہو گا تو اسکے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہمکو

ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ بڑا نشان ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا یا منت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب

سلف نے یہی کہا ہو صرف لا الہ الا اللہ کہنے والا مسلمان ہو جو حضرت کو اور قیامت کو نہ مانے یا نماز اس واسطے کہ ایمان و کلام ہو کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک کا بھی منکر ہو تو کافر ہو

١٣٩ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو جو ایمان سے

اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں میں نماز پڑھیگا جو تراویح ہو اور بیدار رہیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے

١٤٠ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

الاول فليشي مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر میں جاگیگا اور بیدار رہیگا

تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور قلیشی نے جسکی کتاب التحیم تصنیف ہے

اس حدیث میں بجائے قام لیلۃ القدر کی جگہہ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہو لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہو

١٤١ م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہو ف حدیث بخاری

اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو کی روایت سے ہو صرف مسلم کی علامت سہو ہو اور ابو ہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہو کاتب کی مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ

حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ اپنا مال اوسکو نہ دے پھر اوس نے کہا اگر وہ مجھ سے لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا اگر مجھے وہ مار ڈالے حضرت نے

فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر میں اوسکو مار ڈالوں حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب مارا

جاوے وہ شہید ہو

١٤٢ م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں

مارا گیا تو وہ شہید ہو اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج میں اپنی موت مرگیا وہ شہید ہو اور جو طاعون میں مرگیا وہ شہید ہو اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہو

اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہو ف مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ جو راہ خدا میں ہو نہ ہو کے اور مارا جاوے

حضرت نے فرمایا تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہو جاوینگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث میں فرمایا ہو کہ جو آگ میں جلے یا جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا

ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پاجر کے درد سے اور جو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید مرے حضرت علی نے کہا وہی شہید ہو جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان لوگوں کو بھی شہیدوں کی طرح

کچھ ثواب آخرت میں ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن اوکو غسل دیا اور جنازہ پڑھا مثل شہید دنیا کے نہیں

١٤٣ ق أَبُو قَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور

مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد میں کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہوں تو اوسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے ف امام اعظم کے نزدیک قاتل

اسباب کو اوس وقت پاوے گا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہیں

١٤٤ خ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ

تو بخل میں مبتلی ہوا اذا تعیّن عاماً بخاری میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول و قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھیگا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس

١٤٥ کی راہ سے معلوم ہوتی ہے ف معاہد وہ ذمی ہے کافروں کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہو اور امان لے اسکو پناہ دی ہو اسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح بہتر نہیں ق ابوہریرہ

مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي

الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی مار تو اسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو اسکو

دوسری مار میں ماریگا تو اسکو اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی سے کم اور جو تیسری مار میں ماریگا تو اسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری مار سے کم ف یعنی اول ار گرگٹ مارے کا بڑا ثواب ہے دوسری مار کم تیسری مار

اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہے تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلق کو آرام دیا اور ثواب پایا اور بخاری میں روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا تو

١٤٦ سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بد ذات کے مارنے میں ثواب ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا عیب لگاوے کہ عیب لگا دیگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگیں گے اور اگر وہ

حرامکاری کی ہوگی تو نہ لگیں گے ف جو کسی کو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نہ لاسکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا دیگا تو دنیا میں مار نہ کھا یگا لیکن قیامت

١٤٧ میں کوڑے کھا یگا ق أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عمرو سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتیں پڑھیگا یعنی آمن الرسول آخر تک تو وے کفایت کرینگی ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت اور نفل

١٤٨ رکعت کا ثواب ہے تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہے تہجد کی جگہ کفایت کرتا ہے ق الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ

أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ بخاری اور مسلم میں ربیع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام

کرے یعنی کچھ نہ کھاوے ف قریش کے لوگ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے میں حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگوں کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے

١٤٩ روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نہ رکھتے تھے ق أَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ وَإِنِّي رَأَيْتُ

هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر کیونکہ

شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھکو دکھا دیا کہ میں سجدہ کرتا ہوں پانی اور مٹی میں یعنی شب قدر وہ رات ہے جسمیں پانی برسیگا اور میں کیچڑ میں سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری میں

اسکا یوں احوال ابوسعید سے یوں روایت ہے کہ ہم ایک سال رمضان میں شب قدر کے واسطے دسویں تاریخ سے بیسوں تک حضرت کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے

بیسویں کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجھکو معلوم ہوئی تھی سو میں بھول گیا اب پچھلے دہے میں تلاش کرو طاق راتوں میں اور میں نے خواب میں شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ

کرتا ہوں سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد میں آکر اعتکاف کرے ابوسعید کہتے ہیں کہ اوس وقت آسمان پر کہیں بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی آئی اور پانی برسا کہ حضرت کی مسجد

رأیتنی دیکھا میں نے خواب میں

چمٹ نکلی پھر حضرتؐ نے اوسی کیچڑ میں ماڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسویں رات کو ہوئی تھی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ
أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ
أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس پر کچھ مظلمہ ہووے بھائی مسلمان کا خواہ اسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنی جان
مال کا تو چاہیے کہ آج اوس سے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفیاں ہونگی نہ روپے اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور
اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد دیئے جاوینگے یعنی پھر اون گناہوں کو لادے دوسرا کے واسطے دوزخ میں جاویگا ف گناہ دو قسم میں ایک خدا کے گناہ اور بندوں
کے گناہ سو خدا کے گناہ تو توبہ کرنے سے اور اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہیں اور بندوں کے گناہ اونکے بخشنے بن معاف نہیں ہوتے جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہے کہ جنکے قصور کیے ہوں
اون سے معاف کرا لیوے خواہ منت زاری کرکے خواہ روپے پیسے دیکے اگر کسیکا کچھ لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو یا دغابازی سے کسکا مال مارا ہو تو اوسکو پھیر دے اگر کسیکو
کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اوسکو جس طرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت میں کچھ تدبیر نہو سکے گی کہ وہاں نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جسکی زمین ہو سو چاہیے اوس میں کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری میں واقع ہے
کہ پیشتر لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا آدھا جو نکلتا ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرتؐ نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک
یا آپ کھیتی کرے یا مانگے بے کرایہ زمین کو دے کھیتی کے لیے یعنی بٹائی پر نہ دیا کرے یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا اور امام شافعیؒ اور امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک بٹائی پر دینا
درست ہے ح ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی
کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم نہیں درست قرآن کی اپنے باپ دادا کی چاہیے اور حدیث میں صاف منع کیا ہے ق اَنَسٌ مَنْ
كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہیں درست اور چھوٹی بستیوں میں جہاں عید کی نماز نہوتی ہو وہاں درست ہے یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا م سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ
الْجُهَنِيُّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا مسلم میں سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہووے جس عورت
سے کہ جس سے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں اتنے دنوں پانچ یا دس روپے کے عوض یا
سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہے سو اوسکو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالکؒ کی موطا میں اور
اونکی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علما محدثین کی تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے جنگ خیبر سے پہلے مباح تھا پھر خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا پھر

حضرت علی سے موطا اور بخاری و مسلم و ترمذی میں انکی روایت ہے دوسری جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح ہوا پھر مکے میں قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ
مسلم میں سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے مگر عبداللہ بن عباس اول اسکو درست کہتے تھے
پھر کوئی حدیث نہیں پہنچی تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابوں سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اسکی حلت کا

۵۵ الزام دینا محض بیجا ہے اسکی وجہ محض جہل ہے ق عبد الرحمن بن ابي بكر من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة
فليذهب بخامس بسادس او كما قال بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے
کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہے کہ پانچ چھ فرمایا اسکے بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافروں کے خوف سے مکہ چھوڑ کر مدینے میں آئے
تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی اپنے مال اسباب وطن میں چھوڑ کر آئے تھے اصحاب صفہ کو زیادہ کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے میں گھر والوں سے فرمایا کہ جسکے پاس

۵۶ دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ ابن عمر من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اسکا کام بنا کریگا ف یعنی آدمی ہردم خدا کا محتاج ہے تو چاہیے کہ خدا سے مطلب پورا کرے اسکو لازم ہے کہ

۵۷ مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے ق جابر من كان له شريك في ربعة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن
شريكه فان رضي اخذ وان كره ترك بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر میں یا باغ میں تو اسکو بدون اطلاع شریک کے

۵۸ شریک کی چیز کا بیچنا نہیں ہے پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نہ چاہیگا تو لیگا ح ابو سعيد من كان معه فضل ظهر فليعد به على من لا
ظهر له ومن كان له فضل من زاد فليعد به على من لا زاد له مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو

۵۹ جسکے پاس اونٹ نہیں ہے اسکو سواری کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہیں ہے اسکو دے ف یہ حضرت نے سفر میں فرمایا تھا م
اسماء بنت ابي بكر من كان معه هدي فليقم على احرامه ومن لم يكن معه هدي فليحلل مسلم میں اسما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہ ہو وہ احرام کو کھول ڈالے ف حضرت اکثر سب لوگوں کو لیکر حج کو گئے تب مکے میں پہونچ کر یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ
قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہ ہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھکر حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی تھی تو

۶۰ حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج احرام اوتارا ق ابو هريرة من كان منكم مادحا اخاه لا محالة فليقل احسب فلانا والله حسيبه ولا
ازكي على الله احدا احسبه كذا وكذا ان كان يعلم ذلك بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے
تو یوں کہے کہ میں فلانے کو گمان کرتا ہوں اور خدا ہی اسکو خوب جانتا ہے میں خدا کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا مگر گمان ہے کہ فلانا شخص اچھا اور ایسا اگر اس بات کو سچ جانتا

ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھیگا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہیں پھر اگر تعریف کرنا ضرور ہے یعنی اوس سے کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتیں اوسمیں سچی سچی ہوں اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان میں فلانا شخص دیندار ہے تجارت میں سچا ہے جو آدمی ہو دوستی میں پورا ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب میں آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے اب زمانے میں اکثر لوگوں کی عادت ہے بے فائدہ تعریفیں کرنے کی خصوصا امیروں کے مصاحب خوشامد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہیں جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوشامدی کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کیا کہا ہے یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی تعریفوں سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہیں اور امیر کی خو بگاڑتے ہیں

۱۶۱ عن ابی هريرة من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل بعدها اربعا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگوں سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتیں سنت پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتوں کی بھی روایت آئی ہے

۱۶۲ عن ابی هريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فاذا شهد امرا فليتكلم بخير او ليسكت مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام میں حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ ہو یا قصہ فیصل کرنا ہو تو اوسکو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے

۱۶۳ عن فضالة بن عبيد من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يأخذن الا مثلا بمثل مسلم میں فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن میں یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن میں دونوں برابر چاہییں اور اسی طرح سونے میں دونو برابر ہوں اگر وزن میں کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہے ف مصابیح میں فضالہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کی فتح میں سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن میں بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا میں نے جب حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۶۴ خ عن ابی هريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

۱۶۵ ق عن ابی هريرة من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آو بھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان میں اوتارے عمدہ کھانا ہوسکے تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمانداری کا تین دن تک حق ہے آگے جو کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کر دے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اوسکی دیوار پر کڑیاں یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مدد کرے اوسکو رنج کے بدلے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے

اڑا چکا ہے یعنی بے فائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہی صحابی قصے کہانیاں جن میں دین کا فائدہ نہ ہو نہ دنیا کا اور

۱۶۶ کسا اور عبا دونوں منع ہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نہ کریگا اس پر
خدا رحم نہ کریگا ف کہا حضرت نے امام حسن کو پیار کر چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں کسی کو اس طرح پیار نہیں کرتا تب حضرت نے

۱۶۷ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ جو لڑکوں پر رحم نہ کرے اور بڈھوں کا ادب نہ کرے وہ ہمارے گروہ میں نہیں ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا
لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا
تانا اور بانا دونوں ریشم ہوں جیسے اطلس اور کمخاب اور تافتہ سو عورتوں کو درست ہے اور مردوں پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہے اور جسکا تانا ریشم کا ہو

۱۶۸ اور بانا سوت کا تو وہ مردوں کو بھی حرام نہیں جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہے م بُرَيْدَةُ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ
وَدَمِهِ مسلم میں بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو گویا اس نے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت اور خون میں ف نردشیر ایک کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہے

۱۶۹ جوا کھیلنے کے مانند اسی طرح سب کھیل منع ہیں کیونکہ انہیں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات م جَابِرٌ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ
يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت میں جاویگا اور جو مرتے
دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا وہ دوزخ میں پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہے اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہے حضرت

۱۷۰ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ میں جانے کے کیا سبب ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م جَابِرٌ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ
يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو جوتیاں میسر نہوں تو موزے پہنے اور جسکو تہبند میسر نہو پاجامہ پہنے ف حاجی کو فرما

۱۷۱ کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پاجامہ نہ پہنے اور جسکو میسر نہو تو یہ بھی درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ ٹخنا کھلا رہے خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ
بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے میں بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتیں کہنا اور بری
اور کام نہ چھوڑے تو اللہ کو اسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہیں ف یعنی روزہ رکھنے سے غرض یہ ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانا

۱۷۲ پینے کے چھوڑنے سے وہ غرض حاصل ہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہو لیکن بے لطف خ أَبُو ذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ
سَرَقَ بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نہ جانتا ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو
ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یا بعد سزا کے بہشت میں جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بخشا جاویگا ف ہر صورت نجات ہے خاتمہ بخیر چاہیے

۱۷۳ ق عَائِشَةُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اسپر روزے ہوں قضا کے اسکا

ہو اور اسکی عرف سے اوسکا وارث ادا کرے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں بغیر وصیت کے میت کے قرض کے برابر اوسکے وارث کی طرف سے ادا کرے جیسا امام اعظم

۱۷۴ اور صیب ادرابی ہریرہ من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرگیا اس طرح پر کہ نہ کبھی آپ جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے ایک قسم پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدیؐ کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے اسکے واسطے لڑیگا اور اگر سامان ہوگا تو دل میں اللہ سے اسکا قصد کریگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اوسکا ایمان باطنی ہے ایمان کامل نہیں

۱۷۵ ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانتا اور اسکو بعض امر کا مختار سمجھے وہ مشرک ہے

۱۷۶ دوزخی ہو م عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک بات یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود حقیقی مالک لائق بندگی اور پوجنے کے نہیں ہے تو وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت پڑھتے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے اور اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں حقیقت میں انکو بعض امر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں گو مسلمان بنیں اس واسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث میں صاف فرمایا کہ جو دل سے خدا کے سوا کسیکو مالک پوجنے کے لائق سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ جو کلمہ پڑھیں اور مسلمانی کا دعویٰ رکھیں ہر چند شرک بھی کریں تو لازم

۱۷۷ مسلمان کو کہ صفائی سے کہے یا دل سے عقیدہ درست رکھے تب سچا مسلمان ہے م ابو ہریرہ من اصبح علیہ صدقۃ وواجب یصدق صبوحھا او غبوقھا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہمارا دوست تھا اگر کسی کو دیکھے کو ہمارا سا کا تو سرور اوسے صبح تک یا شام تک صدقہ کا ثواب دیوے کو ہوا اگر کا

۱۷۸ م عمر من نام عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل مسلم میں عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی تہجد وظیفہ کے سبب قضا ہوگیا پھر اسے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ایسا لکھا جائیگا جیسا رات ف یعنی اوس وقت میں کر دینے سے اوسکا ثواب گھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے

۱۷۹ خ عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہے خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو وہ اوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ یا نماز روزہ حج تو اوسکا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر مانی ہو جیسے یا نیکہ بولنا دعوت قبول کرنا قبروں پر جیسے سالانہ چڑھانا اور ان جراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے رات بھر لیٹنا اور سے کتے اور ناچ رنگ اسی طرح اور حرامات کرنا سب خلاف شرع ہیں ان کا پورا کرنا درست نہیں اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

۱۸۰ م ابو ہریرہ من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیامۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ

مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اوس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہونچا سکے گی انتہی
یعنی کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہے ہر بدی سے جو آوے ساتھ **ف** ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجھکو بچھوئے کاٹا ہے حضرت نے
۱۸۱ فرمایا **ق** ابو هريرة من نسي وهو صائم فأكل أو شرب فليتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے یعنی روزہ نہیں گیا خدا نے اوسکو کھلایا پلایا **ف** یعنی خدا نے اوسکی صورت کی روزہ بھی
۱۸۲ رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کرم ہے بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا **ق** عائشة من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکے حساب میں جھگڑا پڑا وہ عذاب میں پڑا **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ خدا جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ جن نیک لوگوں کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتے ہیں کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرت
نے فرمایا کہ نیکوں کو اونکے نامہ اعمال فقط دکھلادیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نہ جاویگا مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلانا کام کیوں نہ کیا
۱۸۳ وہ ضرور عذاب میں پڑا یعنی بندہ کا مال یا گنہگار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب دہی کر سکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفیٰ ہمکو حساب میں نہ پکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین **ح**
عمر من نيح عليه يعذب بما نيح عليه بخاری میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہے نوحہ کے سبب سے
ف عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیاں بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہے یعنی جس نے
کہ میت وصیت کرجاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان میں نوحہ کرنے کی عادت ہو اور وہ منع نہ کرے تو اسکے مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا
اس لیے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیوں نہ منع کر گیا اور اگر بعد اسکے منع کرنے کے لوگ نوحہ کریں تو اسکا کچھ قصور نہیں اس واسطے کہ خدا عادل ہے ایک کا گناہ دوسرے
۱۸۴ کی گردن پر نہیں ڈالتا **م** جرير من يحرم الرفق يحرم الخير مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ بہت بہتری سے بے نصیب رہا
۱۸۵ **ف** یعنی مسلمان کو لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اگر نرمی میں کچھ بھی نہیں ہے سوا اس کے کہ بہتری کرے وہ آدمی ہمیشہ اچھا ہے **م** ابو هريرة من يدخل الجنة ينعم
لا يبؤس ولا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت میں جاویگا چین کریگا بے غم رہیگا کبھی اوسکے کپڑے کہنہ نہ ہونگے
۱۸۶ گے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہ ہوگا **خ** ابو هريرة من يرد الله به خيرا يصب منه بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اوسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہے **ف** مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبراوے مصیبت کو خدا کی نعمت سمجھے
اوسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت میں گناہ گھٹتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں ہر دم خدا یاد آتا ہے آرام میں اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق میں بہتر نہ ہوتی
تو خدا اپنے پیغمبروں پر اور نیک بندوں پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق میں ایسی ہے جیسے سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہیں تو اوسکو آگ سے گلاتے ہیں لیکن اوس مصیبت سے خدا کی پناہ ہے جس سے

١٨٧ آدمی کا وہ ہوجاتے تو اپنا حال کو کھووے اور اوسکا گلا کرے ق أبو هريرة من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
١٨٨ فرمایا کہ جسکے ساتھ اللہ بھلائی کیا چاہتا ہے تو اوسکو دین میں سوجھ دیتا ہے شرع کا بھید و سمجھ دیتا ہے م أبو هريرة من يسر على معسر يسر الله عليه في
الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه ورد
القضاعي ومن ستر على أخيه مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا میں آسانی کریگا اور جو مسلمان
کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا میں چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت
١٨٩ میں ہے مسلما کے بدلے ستر علی اخیہ آیا ہے لیکن دونوں عبارت کا مطلب ایک ہے لفظ کا فرق ہے م جابر من يصعد الثنية ثنية المرار فإنه يحط عنه ما حط عن
بنی اسرائیل مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاوے جسکا نام ثنیۃ المرار ہے تو گناہ اوسکے گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے ف حضرت
لشکر کے ساتھ مدینے سے مکے کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگے آیا جسکا نام ثنیۃ المرار تھا وہاں کافر مسلمانوں کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کے دھمکانے کے
واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد حضرت موسی کے ساتھ تھے انکو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے
داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہوں اوسی قصے کو حضرت نے یہاں یاد فرمایا ق ومن الا[illegible] یہاں سے وہ حدیثیں شروع ہوئیں جنکے شروع
١٩٠ میں میم ہے یعنی پوچھنے کی لفظ م أبو هريرة من أصبح منكم اليوم صائما قال أبو بكر أنا قال فمن تبع منكم اليوم جنازة قال أبو بكر أنا
قال فمن أطعم منكم اليوم مسكينا قال أبو بكر أنا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا قال أبو بكر أنا فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما اجتمعن في امرئ إلا دخل الجنة مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگوں میں کون آج روزہ دار ہے ابو بکر صدیق نے کہا
میں ہوں یا رسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نے
پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چاروں کام ایک آدمی میں جمع ہوتے ہیں وہ جنت
١٩١ میں گیا ف اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ق جابر من رجل [illegible] الحوض فيشرب ويسقينا قاله حين
دنا من ماء من مياه العرب بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہمسے آگے جاوے سو گرد ڈگر کے ٹھیک کر حوض بناوے پھر پانی
اور ہمکو پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب کہ ایک پانی کے پاس پہنچے ف حضرت لشکر لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اور دلدل کر بہتا تھا سو حضرت نے
کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھ کر حوض بناوے تو پانی اوسمیں جمع ہو جاوے چنانچہ ایک آدمی نے ایسا ہی کیا پھر حضرت نے اوسمیں وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا
١٩٢ كلام سلمة بن الأكوع من قتل الرجل يعني عينا من المشركين قالوا ابن الأكوع قال له سلبه أجمع مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ

حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس آدمی کو مارا لوگوں نے کہا ابن اکوع نے فرمایا کہ اوسکا تمام اسباب اوسی کا ہے **ف** اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ
کافروں کی قوم کی حضرت سے دعا کی تھی اور اوسیسے تھے ایک دن اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر میں آیا اور لوگوں کیساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر کے اپنے اونٹ
سوار ہو کر بھاگا مسلمانوں نے اوسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اوسکو مار کر اوسکا سب اسباب لے آئے حضرت نے اوسکا اسباب سب مجھکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کے
ملک میں سے امان لیکر آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہے **قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ** بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے | ۱۹۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت ایذا دیا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو **ف** کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور
حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافروں کو حضرت کیساتھ لڑنے کے واسطے چوپ لاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند صحابہ
اوسکے قلعے میں حیلے سے گھس گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا درست ہے **مَنْ يَاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا فَمَنْ يَاْخُذُهُ بِحَقِّهِ يَعْنِيْ سَيْفًا فَاَخَذَهُ اَبُوْ دُجَانَةَ قَالَهُ** | ۱۹۴
يَوْمَ اُحُدٍ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے تلوار لیگا سو اوسکو جو اوسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ
جنگ احد میں فرمایا تھا **ف** جنگ احد میں لڑائی سخت پڑی تھی حضرت ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگوں نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ
اوسکو ولیوے جو خوب گھس کر لڑے سب لوگ رک گئے ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونوں صفوں کے درمیان تکبر سے چلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس چال کو خدا دشمن رکھتا ہے مگر ایسے
وقت میں پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہاں تک کہ لڑا **مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَوْمَ اُحُدٍ** مسلم میں انس سے روایت ہے کہ | ۱۹۵
حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو کافروں کو ہمسے پھیر دے اوسکے واسطے جنت ہے حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد میں **ف** احد ایک پہاڑ ہے مدینہ سے تین کوس پر وہاں حضرت نے لڑائی ہوئی
مشرکین تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر انداز کا عبد اللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ تم
یہاں سے نہ ہٹو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافروں کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازوں نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبد اللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو
یہاں سے ہٹنے کا حکم نہیں لوگوں نے نہ مانا لوٹ میں جا پڑے یہ حال ہو گیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اونہوں نے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے
لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافروں کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اور دانتوں پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافروں کو ہٹا
وے بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید
ہوئے اسی طرح ساتوں حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہو گئی ہے قسمت اونکی جو حضرت پر **لَكِنْ هُمْ** عثمان میں تین **مَنْ يَشْتَرِيْ** | ۱۹۶
مَكَانَ رَدُّهُمْ فَيَشْتَرِكُ لِلْمُسْلِمِيْنَ بخاری میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کا کنواں مول لے پھر اوسکا ڈول اوس کنویں

ایسا ہو جیسے اور مسلمانوں کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ میں وقف کرے اپنی ملکیت میں نہ رکھے **ف** حضرت جب مدینے میں آئے تو وہاں رومہ ایک کنواں تھا کہ اوسکا پانی میٹھا تھا سو وہ کنواں بک گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اوس کنویں کو صاف کرا دے اوسکو بہشت ملے گی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب یہودی مالک نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے بارہ ہزار اور ایک روایت میں پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ میں اوسکو وقف کر دیا

197 **ق** انس من ینظر لنا ما صنع ابو جہل **قاله** یوم بدر فانطلق الیه ابن مسعود بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اوسے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا۔ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے **ف** بدر ایک کنویں کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین کے ساتھ نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جنگ کافروں کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اوس کے واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اور اوسے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ لیکے حضرت کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

الباب الثانی فی انّ

198 دوسرا باب ہے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر انّ آیا ہے **خ** ابن عباس انّ اباکما کان یعوذ بہما اسمٰعیل و اسحٰق اعوذ بکلمات اللہ التامة من کل شیطان و هامة و من کل عین لامة کان یعوذ الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما حین کان یعوذہما بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے کلام کے جس کی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے

199 **م** ابن عمر انّ ابرّ البر ان یصل الرجل اهل ود ابیه بعد ان یولی الاب مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر سے بہتر نیکو کاری اور بھلائی اور سعادتمندی کی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستوں کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مر جانے کے بعد یا اوسکی غیبت میں

200 **م** انس انّ ابراهیم ابنی و انه مات فی الثدی و انّ له لظئرین یکملان رضاعه فی الجنة مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا شیر خوارگی میں مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیاں ہیں بہشت میں دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہیں **ف** حضرت ابراہیم آٹھویں سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا نام ماریہ قبطیہ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا محروم ہے کیسا اوس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت میں اوسکو دائیاں دودھ پلاتی ہیں

201 **ح** ابو هریرة انّ ابراهیم یری اباه یوم القیمة علیه الغبرة و القترة ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم خلیل اپنے باپ کو دیکھیں گے کہ اوسکا حال بُرا ہے سیاہی اوسکو لپٹی ہے **ف** بخاری میں اسکا پورا قصہ یوں ہے کہ جب قیامت میں حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جس کا آزر نام مشہور ہے عذاب میں گرفتار دیکھیں گے تو پھر

کیون نہیں کہا تھا کہ مت نافرمانی کر میرا کہا مان تو آزر کہیگا جو ہو سو ہو اب میں تمہارا کہا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ الٰہی میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ میں تجکو قیامت میں فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے خدا فرمائیگا کہ میں بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکھو تو دیکھیں گے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا ہے فرشتے اوسکے پاون کو پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے علاقہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ ایسا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ میں پڑے

۲۰۲ ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون میں سے زیادہ تر دشمن بڑا جھگڑالو ہے

۲۰۳ م جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر لشکرون کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اون سے مرتبے میں زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اونمیں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ میں نے فلانے کو چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرا دی اوسمیں اور اوسکی جورو میں تو اوسکو پاس کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے ف جورو خاوند کی جدائی میں بڑا فساد ہے ایک تو اولاد ہونا موقوف ہو دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی ہوئے اگر نہیں پہلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہے مسلمانون کو نہایت احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے میں طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور پھر الٹے حرام سے پیدا ہو

۲۰۴ ق اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھاون تلے ہیں ف یہ راہ خدا میں لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہے کہ غازیون کے واسطے راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں کیون نہ بہشت پاوین

۲۰۵ م اَنَسٌ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ اَيْنَ اَبِيْ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ میں ہے ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے تب حضرت نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ میں ہے جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ میں ہیں تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے کہ جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو میں کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہیں بعضے احادیث میں آیا ہے کہ حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالیٰ نے قبر میں زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث ضعیف ہیں واللہ اعلم

۲۰۶ م ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں

بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہے **ف** یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمیں اپنی بندگی اور خدا کی خدائی کا اقرار ہوا اور عبدالنبی بندہ علی مدد بخش نام رکھنا ہرگز درست نہیں کیونکہ خدا کی بندگی چھوڑ کے بندوں کا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہیں

۲۰۷ **م** ابوذر اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا کلام بندوں کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یعنی پاک ہے خدا کو خوبیوں کے ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے ایک تو سب عیبوں سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیوں کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبوں سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت وزوال نہیں کھاتا نہیں پیتا نہیں سوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیوں سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تھامنے والا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک کلام بہت پیارا ہے اور اوسکے واسطے پڑھنے کا ثواب ہے جیسا کہ پہلے باب میں گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھیگا قیامت میں اوس سے کوئی افضل نہ ہوگا

۲۰۸ **ق** ابوہریرہ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے پھر وسوسہ ڈالتا ہے یہانتک کہ اوسکو نہیں یاد رہتا کہ کتنی پڑھی تو جب ایسا ہو تو چاہیئے کہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے

۲۰۹ **ق** ابن مسعود اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَکَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ بِکَتْبِ رِزْقِہٖ وَاَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَآ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن وہ لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اوسمیں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکھتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جئیگا اور اوسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہے کہ بدبخت ہوگا یا نیکبخت دوزخی ہوگا یا بہشتی سو میں قسم کھاتا ہوں اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسمیں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی تم میں دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ میں اور اوسمیں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے **ف** اس حدیث میں انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا نہیں سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور

صاف ہوجاتا ہے لیکن تیار رہنا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا
ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی سمجھنا نہ چاہیے شاید کہ آخر وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات ہے تو جوانی میں عیش کر لینا چاہیے
ضعیفی میں توبہ کر لیں گے یہ شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آ جاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے
عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ع شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے

۲۱۰ جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا جن کاموں پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اوس سے زیادہ تر لائق ہے ف حضرت کے صحابہ ایک گاؤں میں گئے کسی نے اونکی ضیافت نہ کی
اوسکے سردار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہ ہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم میں کسی کو منتر آتا ہو تو اوسکو جھاڑ دو ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہاں ہمکو
منتر آتا ہے مگر کچھ لیویں تو ہم پڑھیں گے تم نے ہماری ضیافت نہیں کی تیس بکریوں کا وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوس پر پڑھی وہ فوراً اچھا ہو گیا تیس بکریاں لے آئے بعضے اصحاب نے اوسکے
کھانے میں تامل کیا اور قرآن پر اجرت لینا درست نہ جانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے اور کہ اونمیں
سے ایک حصہ ہمارا بھی نکالو پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی اجرت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک

۲۱۱ اور شافعی کا اور پیچھے حنفی مذہب ہوگا م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرٌ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ مسلم میں عمران بن حصین اور جابر
سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازے کی نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی تھا اور اصحمہ اوسکا نام تھا مسلمانوں
سے حضرت کا حال دریافت کر کے قرآن سنکر حضرت کو بن دیکھے ایمان لایا مسلمانوں کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا حبش میں مرگیا اوسی دن حضرت نے مدینے میں خبر دی
اور عید گاہ میں صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے

۲۱۲ امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین لپٹ گئی ہو اور جنازہ نزدیک ہو گیا ہو اوروں کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ
عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا فحش نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہے جسے شاہنشاہ اور حاکم الحکام کہا

۲۱۳ ف شاہنشاہ کا نام خدا ہی کو سزاوار ہے سارے جہان کو کہ سب کا شہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا
نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید
ہوئے اون لوگوں نے وہاں خدا سے عرض کی خداوند ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ف کافروں کا
ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاویں حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن

کو لکڑیاں لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجوں کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کئے اون کافروں نے راہ میں دغا سے اونکو شہید کیا شہید ہونے بعد شہادت کے خدا سے عرض

کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس دن تک اون کافروں پر بددعا کی ق ٢١٤

جابرٌ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی امت پر

ڈر لگا ہے قوم لوط کے کام کا یعنی لواطت کی بیماری کا امت میں بڑا ڈر ہے ف ابوداؤد میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے

دیکھو تو دونوں کو مار ڈالو م ابو سعیدٍ اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَنْتَعِلُ بِنَعْلَیْنِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَیْهِ ٢١٥

مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر سب دوزخیوں سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیاں پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا مثل ہانڈی کے

کی طرح جوتیوں کی گرمی کے سبب ف آگ کی تری یا دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے م ابو هریرةَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ ٢١٦

اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَهٗ

مَعَهٗ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشتی لوگوں میں کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو وہ بندہ آرزو

مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا جو بندہ کہیگا کہ ہاں مانگ چکا جو مجھکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے جو تجھکو مانگنا تھا تونے مانگا ملا اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی

ف ادنیٰ بہشتی کا یہ مرتبہ ہے کہ جو مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والوں کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا م ابن مسعودٍ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ طَیْرٍ ٢١٧

خُضْرٍ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاِقْلِیْشِیُّ وَاَخْتَصَرَهٗ وَالرِّوَایَةُ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ

مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ وَنَحْنُ

نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ یُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ یَّسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ

اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں میں

بہشت کے درختوں کے میوے کھاتی ہیں اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے کم کرکے اور پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے پیٹ میں ہیں اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلیں لٹکی ہیں

کھاتی پھرتی ہیں بہشت میں جہاں اونکا جی چاہتا ہے اور رات کو وہ قندیلوں میں آکر ٹھہرتی ہیں سو دیکھے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہے شہیدوں نے

کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین میں ہیں کہ بہشت میں کھاتے پھرتے ہیں جہاں جی چاہے ہیں پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدوں نے دیکھا کہ بدوں کچھ مانگے نہیں چھٹیں تو

کہا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے بدنوں میں پھر ڈالی جاویں تو اک بار اور بھی تیری راہ میں مارے جاویں اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو کسی چیز کی حاجت نہیں اور

آرزو باقی نہیں رہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہیدوں کو مردہ مت سمجھو وے زندہ ہیں

مرد ہیں یا بے غیرت شیطان کر رہے ہیں خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہے اور شہید کا مفصل حال کیونکر ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ روح کو فنا نہیں بلکہ مرنے سے روح نہیں مرتی دوسرے یہ کہ شہید قبر ہوئے بہشت میں رہ جو یہ تبیح ہیں اور پرندوں کی طرح کھاتے پیتے اور دیکھو یہ جو حال شہیدوں کی ہے

۲۱۸ قیامت میں بعد حساب کتاب کے بہشت میں جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت اب فصل موجود ہے اور یہی مذہب اہل سنت کا ہو تھے یہ کہ پیغمبروں کے شہیدوں کے نہایت پیارے ہیں م ثوبان ان اللہ محمد الذی سمانی به اهلی اسلم میں ثوبان سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے میرا نام محمد تو جو میرے لوگوں نے میرا نام رکھا ہو ف ثوبان سے روایت ہو کہ میں حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیوں کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد میں نے اوسکو دھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیوں لیتا ہے یا رسول اللہ کیوں نہیں کہتا تب حضرت

۲۱۹ نے فرمایا کہ میرے لوگوں نے میرا یہی نام رکھا ہے یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں و ابن مسعود ان اشد الناس عذابا یوم القیمة عند الله المصورون بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگوں سے نہایت سخت عذاب اللہ کے نزدیک قیامت میں تصویر بنانے والوں

۲۲۰ کو ہوگا ق عائشة ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة ویقال لهم احیوا ما خلقتم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ان تصویروں کے بنانے والے ہیں عذاب کئے جاوینگے قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جسکو تم نے بنایا ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ میں نے ایک چادر مول لی جسمیں تصویریں تھیں اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت جو اوسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر میں نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہے تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہے تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہے میں نے کہا کہ مول لی ہے آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہیں اوس میں جانا مکروہ ہے مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے مکانوں میں تصویریں کھیل اور بعض مباح چیزیں کیا کم ہیں جو تصویروں سے مکان کو بچانا ہے اور اونکی لعنت سے

۲۲۱ ق سعد بن ابی وقاص ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلته بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانوں میں بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسی کے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہیں تو دریافت کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھا اور تنگ کرنا منع ہے سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت بات مت پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے

۲۲۲ شامت سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو م عمران بن حصین ان اقل ساکنی الجنة النساء مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں ف یعنی بہشت میں دنیا کی عورتیں نہایت کم ہیں اس واسطے کہ عورتوں میں بیوفائی اور عقلمندی کم

۲۲۳ ہوتی ہے ... کا کہنا کم مانتی ہیں خ انس ان اقواما خلفنا بالمدینة ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وهم معنا حبسهم العذر بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمنے چھوڑ کر مدینے میں رہ گئے تھے پہاڑوں کی گھاٹی یا جنگل میں جو ہمکو ثواب ہوا اوسمیں وے بھی ہمارے ساتھ

حاشیہ: [illegible]

شریک ہونے نہ پاوے اور لشکر روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وے حضرت کے ساتھ
نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے میں رہ گئے جب حضرت وہاں سے پھر آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف میں جتنا ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا اوتنا ہی ثواب ان کو ملا جو
۲۲۴ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین میں بڑا دخل ہے ق ابو موسیٰ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا
فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ
مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں اونکے جورو لڑکوں کا کھانا
کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے میں جو اونکے پاس ہوتا ہے اکٹھا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں سو وے میرے طور پر ہیں اور میں اونکے طور پر ہوں ف اشعری یمن میں ایک
۲۲۵ قوم ہے جس میں ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں اونکی حضرت نے عادت بیان کر کے پسند کیا تا کہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس میں اتفاق کریں خ ابو ذر اِنَّ
الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا بخاری میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہیں وہی قیامت
میں ثواب سے مفلس ہیں پر جسنے مال کو خرچ کیا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں اور آگے سے ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا میں خوب مال دیا وہ
۲۲۶ بہت ثواب پاویگا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت میں مفلس ہو گا نہ تو مال ہی پاس ہو گا نہ ثواب ح ابو ہریرہ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا
تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہے اپنے بل کی طرف ف مدینہ
کا گھر ہو گیا پھر وقت میں ایمانداروں کو وہاں جانے کی حاجت تھی جب تک حضرت جیتے رہے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے پھر خلیفوں کے وقت میں اسی طرح لوگ
جاتے تھے اور وہاں کے بزرگ عالم ہوئے اور زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو جاتے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہیں غرض مسلمانوں کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے
۲۲۷ قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکوں کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہو جاوینگے تو جہاں سے ایمان نکلا تھا وہیں سمٹ کر جاویگا ق جابر
وَعَائِشَةُ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا يَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ بخاری و مسلم میں جابر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر میں تصویریں ہوتی
۲۲۸ ہیں وہاں فرشتے رحمت کے نہیں جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر میں برکت بھی نہ پھیلے گی ق ابن عمر وعائشہ اِنَّ التَّلْبِيْنَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتُذْهِبُ
بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ بیمار کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور کچھ غم بھی کھوتا ہے ف
تلبینہ نے چھنے جو کے آٹے کے حریرہ کا نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو مواد فاسد سے صاف کرتا ہے تو اوس سے راحت بھی ہو گی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ میں ہے کہ
۲۲۹ حضرت عائشہ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کھلاتی تھیں تا کہ ٹھنڈک پہنچے اور غم دور ہو ق النعمان بن بشیر اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا
مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ

حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد
كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب ۔ بخاری و مسلم نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا
لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرح کی ملتی ہوئی شبہے کی چیزیں ہیں کہ اونکو بہت لوگ نہیں جانتے سو جو شبہوں سے بچا وہ بچا لیگا اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہوں
میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرواہا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہو قریب ہے کہ کبھی رمنے کو بھی چریں گے جانور کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے
جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو کہ بیشک تن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب تن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد
رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہے اسمیں شریعت اور طریقت سب جو دین ہے اوسکو خوب سا ادا کیا ہے کہ دنیا کی سب چیزیں تین طرح پر ہیں حلال اور حرام
اور شبہہ دار جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی ہیں سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھیتی سوداگری مزدوری کا بکری اونٹ دودھ شہد میوا اور جو حرام
ہیں وے بھی مشہور ہیں جیسے ناحق قتل زنا سور خون شراب حرام کاری چوری قمار بازی جھوٹ اسی طرح جو چیزیں کہ اونکو سب حرام جانتے ہیں جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیزیں یعنی جو
حلال سے بھی ملی ہوئی ہیں اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کوئی اپنے گھر میں پاوے لیکن تجکو معلوم نہیں کہ وہ چیز تیری ہے یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہیں جانتے سو اوسکا حضرت نے
قاعدہ بتلایا کہ جن چیزوں میں شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالموں کا اوسمیں اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی میں دین کا بچاؤ ہے اس واسطے کہ
شاید وہ حرام ہو اور نہیں تو جب شبہہ والی چیزوں میں آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزوں میں بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہے کہ آدمی شبہوں سے بچے پھر حضرت نے
فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہیں تقوے کا مقام دل ہے یعنی جب دل میں ایمان جا اور اوسکی رضامندی کا خوف جم گیا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤں سب خود بخود
سنور جاتے ہیں اس واسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اسمیں جا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیاں گھورتی ہے کان غیبت اور باجوں کی آواز
پر جھکتے ہیں منہ لقمہ حرام چٹ کر رہی ہے موت کا کچھ غم ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلوں میں ڈال دے اور لا دے ہمکو بچالے آمین

٢٣ عن ابن عباس ان
الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له وان محمدا عبده ورسوله اما بعد **قاله** حين جاءه ضماد الازدي فقال يا محمد اني ارقي من هذه الريح
وان الله يشفي على يدي من شاء فهل لك ۔ مسلم ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تعریف خدا کے واسطے ہے ہم اوسکو
سراہتے ہیں اور اوسی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں جسکو اللہ راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہیں بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق
پوجنے کے نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اوسکا ساجھی نہیں اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہے اور اوسی کا پیغام پہنچانے والا بعد اسکے خطبہ حضرت نے اوس وقت فرمایا تھا جب
حضرت کے پاس ضماد نام مرد آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور ہوا لگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہے آرام دیتا ہے سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو میں تجھے

جھاڑوں ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک میں اسکو دخل تھا جب وہ مکے میں آیا تو مکے کے کافروں سے اوس نے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہے مجھ
آسیب کا اوس پر خلل ہے تو اوسنے کہا اگر یہ ہے جھاڑ دوں حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا حمد اور نعت کے پیچھے اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا
اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ میں نجومیوں کے اور جادوگروں کے اور شاعروں کے بہت کلام
سن چکا ہوں ایسا عمدہ کلام تو میں نے کبھی نہیں سنا اور اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہیں ملتی ہے حضرت لیجئے ہاتھ بڑھائیے میں بیعت کرتا ہوں پھر
٢٣١ ضماد مسلمان ہو سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑ گئے م ابو سعید إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ
تَعْمَلُونَ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہے پھر تاکتا ہے کہ کیسا کام
کرتے ہو ف یعنی جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہے اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا کر
دوسرے گروہ کو وہاں جگہ دیتا ہے جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کے عیش و آرام میں پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگوں پاس کیا کیا چیز
ہمارے پاس رہیگی پھر اوسکو اونکا کھلونا جان کر اور یہاں مٹی کا سا ایک سمجھکر اسکے حال میں نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہے اور اوسیکا
نام دیندار ہے حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی
٢٣٢ تاکہ مسلمان سوچیں اور دنیا کے پھندے سے نکلیں م ابو ہریرۃ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافروں کو ف مطلب یہ کہ
اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں پوچھتا پھر رہتے ہوتے اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ
آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا تو اوس وقت کے مسلمان مسافروں کی طرح بے یار و مددگار رہجاوینگے جیسا اس وقت میں کہ جو دینداری
پر کمر باندھتا ہے کوئی اوسکی نہیں سنتا ہے کافر تو ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جنت
٢٣٣ کی ق عائشہ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی
جب قرضدار ہوا تب کہتا ہے تو جھوٹھ بولتا ہے اور قرضدار وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا ف حضرت نماز میں قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت
٢٣٤ آپ قرض سے کیوں بہت پناہ مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابن مسعود إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ
حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹھ
٢٣٥ بولا کرتا ہے یہاں تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہے جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمیں کامل ہو جاتا ہے م ابو ہریرۃ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ

الطويل بعمل اهل الجنة ثم يختم له عمله بعمل اهل النار وان الرجل ليعمل الزمن الطويل بعمل اهل النار ثم يختم له عمله بعمل اهل الجنة

مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اوسکا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اوسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے **ف** یعنی خاتمے کا اعتبار ہے اول کاموں پر کچھ اعتماد نہیں تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے

۲۳۶ **ق** ابو ہریرہ ان الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحم کا لفظ رحمن کے لفظ سے نکلا ہے پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھے ملایا اوس سے میں ملا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو میں نے توڑا **ف** رحم کے معنی برادری اور قرابت ہیں سو فرمایا کہ لفظ رحمن سے نکلا ہے یعنی جو حرف رحم میں ہیں وہی رحمن میں ہیں پھر فرمایا کہ جو برادری پروری کریگا اوس پر میں کرم کرونگا اور جو برادری پروری نہ کریگا خدا اوس پر کرم نہ کریگا

۲۳۷ **خ** عائشة ان الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہے **ف** یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح نہیں درست وہاں دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہیں درست جیسے اوربہن سے نکاح حرام ہے ویسے دایا اور دایا کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلانیکا بڑا حق ہے دایا اور اوسکے لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہے

۲۳۸ **م** ام سلمة ان الروح اذا قبض تبعه البصر مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہے **ف** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرتؐ تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہے جیسے مُردوں کی ہوتی ہے پھر حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دیا چاہیے

۲۳۹ **ق** ابو بكرة ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلثة متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان بخاری اور مسلم میں ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اوس میں سے چار مہینے حرام ہیں یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے برابر لگے ہوئے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے **ف** ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب کہ لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل لیتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے مہینوں کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرتؐ نے آخر عمر میں حجة الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں حسابوں سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرتؐ نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وے رجب کو بہت مانتے تھے اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا

۲۴۰ **م** حذيفة بن اسيد الغفاري ان الساعة لا تكون حتى تكون عشر

باب خسوف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب والدخان والدجال ودابة الارض ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها
ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس لم يذكر في هذا الحديث العاشرة وهي في غيره نزول عيسى بن مريم مسلم میں حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہولیویں گی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو میں
زمین کا دھسنا چوتھے دھواں کہ عالم میں پھیلے گا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے
نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن
اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسی کا آسمان سے اترنا ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی عامر لصی رضہ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھواں عالم میں پھیلے گا مسلمانوں کو زکام ہو جاویگا اور کافروں کا سر پھول جاویگا مکے میں زمین سے ایک جانور نکلیگا
ساٹھ گز کا لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے
کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہدیگا
٢٤١ اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں ق المغيرة بن شعبة ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحيوته
فاذا رأيتموهما فادعوا الله وصلوا حتى تنجلي بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں
سے کسیکے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے ف جس دن ابراہیم
حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگوں نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت میں تمہارا گمان غلط ہے کسیکے مرنے جینے
گہن ہوتا نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہے سو غلط بات ہے گہن کی نماز دو رکعت سنت ہے بڑی بڑی سورتیں اوس میں
٢٤٢ پڑھے جب تک روشنی ہووے کر اور دعا میں مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے م جابر ان الشهر يكون تسعا وعشرين مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ف ایک بار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر بیبیوں کے پاس نہ جاویں پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگوں نے عرض کیا کہ
٢٤٣ رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کبھی مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے م جابر ان الشيطان اذا سمع النداء بالصلوة ذهب حتى
يكون مكان الروحاء مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہاں سے بھاگ جاتا ہے جتنی دور روحا ہے ف روحا ایک مکان ہے مدینہ سے
٢٤٤ چھتیس کوس م جابر ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون في جزيرة العرب ولكن في التحريش بينهم مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اوسکو پوجیں لیکن اونمیں فساد ڈالنے کا قابو ہے ف یعنی عرب میں اسلام قائم رہیگا بت پرستی

وہان ہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہو سو سچ ہو کہ عرب مین اسوقت اسکے فضل سے بت پرستی کوئی نہیں جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اس سے آدمی کا فر نہیں ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

٢٤٥ **ق** انس اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہو خون کی طرح **ف** یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہو خیال ڈالنے مین

٢٤٦ **م** حُذَيْفَةَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا مسلم مین حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہو اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اوسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے کھانے کو حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہو اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہو اس لڑکے کے ہاتھ کے ساتھ **ف** حذیفہ سے روایت ہو کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہو سو اوس نے چاہا کہ کھانے میں بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان یہ چاہتا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو میں بھی کھاؤں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھانے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہیں تو شیطان ساتھ کھاتا ہو

٢٤٧ **ق** ابن مسعود اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ نیکی کو پہنچاتا ہو اور نیکی جنت میں پہنچاتی اور آدمی سچ بولا کرتا یہانتک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہو اور جھوٹ برائی کو پہنچاتا اور برائی دوزخ میں پہنچاتی ہو اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہو یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہت اچھا اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہو مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹ بولنے کو سچ بکانے

٢٤٨ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہو اور دل میں اسکو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اسکے درجے بلند کرتا ہو اور بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہو اور دل میں اوسکو کچھ بری بات نہیں سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے دوزخ میں گڑ پڑتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بے سوچے ہرگز کوئی بات نہ کہے

٢٤٩ **م** ابو سعید وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم میں ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہو کہ جسکے سبب سے دوزخ میں گر جاتا ہو اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب میں فرق ہو

٢٥٠ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے فرمایا کہ نظر کی تاثیر حق ہے **ف** یعنی بعضی نظر لگجاتی ہے جسمیں اور مین تاثیر رکہتی ہے **ق** اُبَیّ بن کَعب ٢٥١ اِنَّ الغُلامَ الَّذِی قَتَلَہُ الخَضِرُ طُبِعَ

کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَکُفْرًا بخاری اور مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خضر نے مار ڈالا تہا

وہ پیدایشی کافر تہا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا میں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن میں ہے اوسکی طرف حضرت نے اشارہ

یعنی حضرت نے جو لڑکے کو بحکم خدا مار ڈالا تہا بدون حکم نہ تہا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ **قَالَ** الصَّغَانِیُّ ٢٥٢

مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ هٰذَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ قَالَهُ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم میں

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ و فساد اودہر ہے جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہ مینے خواب

میں یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تہے پورب کی طرف **ف** اور حدیث میں آیا ہے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اوسکے دو سینگ کے بیچ میں لگا دیتا ہے

تاکہ کافرونکا سجدہ اوسکی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہیں وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اور بڑے فتنے

نکلینگے خارجی اور رافضی بہی پورب کی طرف سے نکلینگے یعنی عراق کے ملک سے **م** اَنَسٌ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ ٢٥٣

فَاِنَّ اللّٰهَ یَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِی الْاٰخِرَةِ وَیُعْقِبُهُ رِزْقًا فِی الدُّنْیَا عَلٰی طَاعَتِهِ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب نیک

کام کرتا ہے تو اوسکے سبب سے دنیا میں کچہ اسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہے اور ایماندار کی نیکیوں کو خدا اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکہتا ہے اور اوسکے بعد دنیا میں بہی

روزی دیتا ہے اوسکی بندگی پر **ف** یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہیں کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت میں کچہ ثواب نہیں تو اوسکے واسطے اوسکا بدلا دنیا ہی میں کر دیتا

ہے اور ایماندار کا بدلا دونوں جہان میں **خ** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ الْكَرِیْمَ ابْنَ الْكَرِیْمِ ابْنِ الْكَرِیْمِ ابْنِ الْكَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ ٢٥٤

بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اور اوسکا باپ بہی کریم دادا بہی کریم ہو پر دادا بہی کریم ہو پیغمبر

یوسف ہیں حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے **ف** یعنی سوا حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ بزرگی کہ چار پشت پیغمبر

آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں **م** وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰی ٢٥٥

مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ مسلم میں واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے

چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا **ف** کنانہ حضرت کی چودہویں پشت میں ہیں

اونسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودہویں پشت میں ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد

اسمٰعیل کی اولاد سے بہتر ہیں افضل ہیں پہر اونمیں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بنات نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عورتوں سے سارے عالم سے افضل ہیں اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوائے حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہیں رہی
حضرت کا نسب نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے
اختلاف ہے ٥٦ ق انس إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ أُبَيٌّ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ
فبکی بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں ابی
نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری
٥٧ حضرت نے انکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان انکو استاد جانکر ان سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے انکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی خ ابو الدرداء إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي
إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اللہ نے مجھکو تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکر نے کہا کہ سچا ہے اور اوسنے میرے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا سو کیا تم
لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا دکھ نہ پہنچاؤ ف بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ ایکبار ابوبکر صدیق اور عمر فاروق میں کچھ گفتگو
ہو گئی صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفت و گو ہو گئی ہے اور مجھے غصہ ہوا پھر میں پشیمان ہوا اور عمر سے میں نے اپنا
قصور معاف کرایا انہوں نے معاف نہ کیا سو میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت نے فرمایا کہ خدا تجھکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفت و گو سے پچھتائے
معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہاں نہ پایا تب حضرت کے پاس گئے جب عمر حضرت پاس آئے حضرت کے چہرہ پر غصہ معلوم ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں
کے بل کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے
صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہ دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا
٥٨ کہ وہ سب سے پہلے ہی ایمان لائے اور اپنی جان و مال سے حضرت پر فدا ہوئے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے گویا حضرت کو رنج دیا ق ابو
ہریرہ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ
نے جو خطرہ اور خیال دل میں آئے میری امت سے معاف کر دیے جب تک وہ زبان سے نہ بولے اور اوس پر عمل نہ کرے ف یعنی جس برے کام کا خطرہ
٥٩ دل میں آئے وہ معاف ہے اگر زبان سے کہا یا اوسکا کام کیا تو گناہ ہے م ابو الدرداء إِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ کو قرآن کے حصوں سے

ایک حصہ شہر الا **ف** تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی صفات اور ذات کی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال اور حرام کے حکم ہیں اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوس میں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے

۲۶۰ **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ حَبَسَ عَنْ مَکَّۃَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْھَا رَسُوْلَہٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّھَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ کَانَ قَبْلِیْ وَاِنَّھَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَّاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَلَا یُخْتَلٰی شَوْکُھَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَہٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّفْدٰی وَاِمَّا اَنْ یُّقِیْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاہٍ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روکا اللہ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو اور مسلط کیا اوس پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو اور میرے حلال کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسی کے واسطے حلال نہیں ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت دن کی حلال ہوا اور قیامت تک سے بعد قیامت تک کسی پر حلال ہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسی کو لینا نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا خون بہا لیوے یا قاتل سے بدلہ لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنے گھروں میں ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے سو ایک مرد ابوشاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوس نے کہا کہ یہ حکم مجھکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھدو ابوشاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے بلکہ سنت ہے

۲۶۱ **ھ** اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَعِنْدَہٗ مِنْھَا شَیْءٌ فَلَا یَشْرَبْ وَلَا یَبِعْ مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہنچ گئی ہو اور اوسکے کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیوے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت میں آیت اتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۶۲ **م** عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَّلِھٰذِہٖ اَھْلًا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکیں ہیں یہی مذہب ہے اہل سنت کا

۲۶۳ **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْھُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَذَاکِ لَکِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّھُمْ وَاَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے خلق کو بنایا جب اونکے بنانے سے فارغ ہوا تو ناتہ کی قرابت یعنی رشتہ نے [illegible]

کہ جو کوئی دوزخ میں اور جو کوئی زبان سے کہتا ہے جو کچھ کہ میرے حق میں بعض لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں تو فرمایا کہ ہاں کہا اللہ نے اس بات سے منع کیا کہ میں اوس سے

اور اوس کا لوگون سے کہ جو کچھ مجھے کہا ہے قرآن سے کہا ہے اب آنحضرت نے فرمایا کہ جا جو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا انتقون سے فرماتا ہے کہ اگر تم

حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق توڑو یہ لوگ وہ ہیں کہ جنپر خدا نے لعنت کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے **ف**

۲۶۴ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہے جیسے کہ خدا نے فرمایا ہے **م** عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا

وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ

خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اور سو وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جبکہ وے باپوں کی پیٹھ میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اور سو وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے

اپنے باپوں کی پیٹھ میں تھے **ف** یعنی روز ازل میں بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اور اوسکے بھید کو دنیا میں تلاش نہ کرے آخرت میں

۲۶۵ اسکی حقیقت معلوم ہوگی دنیا تو تاریکی ہے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِکَ

الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا ہے ایک بندہ کو دنیا اور آخرت میں سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار

کیا **ف** ابو سعیدؓ سے پوری روایت بخاری اور مسلم میں یوں ہے کہ ایکبار حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے

کہ یہ رونیکا کون مقام تھا جب جلد حضرتؐ کا انتقال ہوا تب ہم اسکا مطلب سمجھے یعنی حضرتؐ نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب میں سوائے صدیق اکبرؓ کے

کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیقؓ روئے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا احسان

۲۶۶ ہے اگر خدا کے سوائے حالی دوستی میں کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہے **م** عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ

وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاهُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نرمی کا بیدا کرنے والا

۲۶۷ ہے اور نرمی کو بہت پسند کرتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہے اوسکے سوائے کسی پر نہیں **م** ثَوْبَانَ اِنَّ اللّٰهَ

زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب ملک کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو میں نے زمین کا پورب پچھم یعنی جہاں آفتاب نکلتا ہے اور

ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہاں تک میری امت کی بادشاہت ہوجاویگی **ف** یہ سچ ہے جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور بعضی

فتوحات وہاں عصر کی نماز قضا ہوگئی حضرت کو ڈر تھا ہوا تب خدا نے ملک میں تک جہاں تک اسلام ہو چکا مقرر بٹھا دیا کہ ملازی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ

۲۶۸ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ جو ت ہم کو آپ [illegible] ہوا ہے جس طرح بشارت واقع ہوئی **م** جابرٌ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ مُبَلِّغًا مسلم میں جابرؓ

بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہے اور حمص نا پاکی نہیں **ف** ایک گروہ مسلمانوں کا پھر جب بیمار پڑا تو قریب

ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے نا پاک کو ایسے نہیں رکھتا **ق** اَشْكَاقَ اللّٰهِ عَنْ تَعْنِيَةٍ يَسْعُدُ اَنْفُسَهُ تَعْنِي بخاری اور مسلم ٢٦٩

میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا اس تکلیف دینے سے بے پروا ہے **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک مرد اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر

ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیوں رہتا ہے تب معلوم ہوا کہ اوس نے پیادہ حج کرنے کی منت مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی اپنے حواس ذات کو تکلیف میں ڈالا خدا کو اسکی حاجت نہیں یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ منت مانی ہو تو سوار ہو لیوے **خ** اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ ٢٧٠

رِبْعِيٍّ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری میں ابو قتادہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شک خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانوں کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا اے بلال اوٹھ اور لوگوں کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ

ف ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہر جاویں تو لوگ تھوڑا سو لیویں حضرت نے فرمایا کہ کہیں نماز قضا ہو جاوے

بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ میں جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال بھی جاگا کیے جب بہت دیر ہوئی بلال اونٹ کی ٹیک لگا کر بیٹھ گئے پھر

سو گئے صبح کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ نیند

مجھکو کبھی ایسی نہیں آئی تھی پھر حضرت نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اس کو

بعد لوگ سمجھے **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِي اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اِمْرَأَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مسلم میں عبد اللہ ٢٧١

بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہے اوس سے یہ حدیث اسما کے حق میں فرمائی جو ابو بکر کی بی بی تھیں **ف** ایکبار صدیق اکبر

گھر میں گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم کے لوگ ان کے پاس بیٹھے ہیں صدیق اکبر کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اسکو بدکاری سے پاک کیا ہے

یہ حدیث اوس وقت کی ہے جب عورتوں کو پردے کا حکم نہوا تھا اسما پہلے جعفر طیار کے نکاح میں تھیں جب وے شہید ہوئے تو صدیق کی نکاح میں آئیں پھر ان کے بعد

علی مرتضی کے نکاح میں آئیں **ف** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ **ق** قَالَ لَهُ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ٢٧٢

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے تجھکو سچا کیا جب حضرت زید بن ارقم سے فرمایا

سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہے لوگوں سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیوں کو خرچ مت دو تاکہ بھوک سے ہٹ جاویں

اور کہتا تھا کہ جب ہم مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئیں کہا اور ذلیل حضرت کو **ف** زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ کا ...

دو منافق حضرت سے آگے بڑھ گئے وہاں پانی تھوڑا تھا اور مدینے والے لوگ پیاسے جھگڑ اٹھا عبداللہ بن ابی سا منافق تھا ہے کا سردار ... اور بولا ... یہ الٹ پلٹ
تمہاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال تو تجھی کو کاٹ کھاوے اور نے لوگوں سے کہا کہ محمد کے ساتھیوں کو کھانا پانی نہ دو تاکہ یہ سب بھاگ جاویں اور کہا کہ اگر ہم مدینے کو پھر جاوینگے
تو عزت والے ذلیل کو نکال دینگے زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں حضرت نے
فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ لوگ کہیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مار ڈالتے ہیں پھر عبداللہ بن ابی اور اوسکے یاروں نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہیں کہا حضرت نے
اونکو سچا جانا مجھکو جھوٹا جانا اس بات کا مجھکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے میں پہونچے تو خدا نے سورۂ منافقین اوتاری اور وہ سب حال اوسمیں مفصل بیان کیا

۲۷۳ پھر حضرت نے مجھکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی ھ شداد بن اوس اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ
وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ مسلم میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر کسی کو بدلے خون کے قتل کرو تو جلدی فراغت کر دو تا
ترسا ترسا کر نہ مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاوے حلال کرنے کے جانور کو
ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تاکہ

۲۷۴ زیادہ تکلیف نہ ہو ق ابوهريرة اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ
النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے آدمی کے
واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری نگاہ ہے غیر عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت کی بات کرنا اور جی
حرام کاری کی آرزو کر لیتا اور چاہتا ہے اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہے اگر اوس نے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کر دیتی ہے جو اوس نے حرام کاری

۲۷۵ نہ کی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہیں ھ عائشة اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم
میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت کے پاس یہود آئے اور حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجھپر مری پڑے حضرت عائشہ نے غصے ہو کر اونسے کہا کہ السام
علیکم واللعنة یعنی تم پر مری اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم نے گالی کے بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں آتا

۲۷۶ ق ابن عمرو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا
اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا بخاری مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو

اسی طرح نہ اوٹھا لیگا اللہ علم کو لوگوں سے کہ اوسکو کھینچ لے لیکن علم اوٹھاویگا عالموں کو اوٹھا کر یہانتک کہ جب کسی عالم کو نہ باقی رکھیگا تو لوگ جاہلوں کو عالم اور
پیشوا مقرر کرینگے پھر وہ بھی پوچھے جاوینگے یعنی اونہیں جاہلوں سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ
ہووے اور انکو گمراہ کیا م ابو موسی الاشعری اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ ٢٧٧
النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ مسلم میں ابو موسی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نہیں سوتا اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہیں سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اوٹھاتا ہے یعنی بندوں کے
عمل تولتا ہے بعضے قبول کرتا ہے بعضے رد کرتا ہے یا روزی کم زیادہ کرتا ہے اوٹھائے جاتے ہیں اوسکی طرف رات کے کام دن کے کاموں سے پہلے اور دن کے کام
رات کے کاموں سے پہلے خدا کا پردہ نور ہے اگر اوس پردے کو اوٹھاوے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیاں جلا دیویں ساری خلق کو جہانتک خدا کی نظر کام کرے
یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث میں خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ ٢٧٨
وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا ہے
لیکن تمہارے دلوں کو اور کاموں کو دیکھتا ہے ف یعنی بدون صفائی دل اور اخلاص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث میں تقوی اور
درویشی کے مضمون بھرے ہیں آدمی غور کرے تو بوجھے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَّجُرُّ اِزَارَهُ بَطَرًا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ٢٧٩
فرمایا کہ بیشک خدا اوس شخص کو نہیں دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکاتے کھینچتا جاتا ہے ف یعنی جس نے غرور سے ٹخنوں کے نیچے ازار یعنی تہ بند
ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا یا پائجامہ پہنا کہ وہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے خ
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٢٨٠
کہ بیشک جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ بیشک میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ
ہے اسی سبب سے کافروں اور گنہگاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں شتابی نہیں کرتا گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہیں کرتا
ق عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ٢٨١
خدا نے ہمکو اسکا حکم نہیں کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناویں ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لے گئے اور میں نے دروازے
کو کپڑے سے ڈھانپا جب حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبروں پر چادر ڈالنا اور اونکے گرد پردے
کرنا شریعت محمدیہ میں منع ہے م عَائِشَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ٢٨٢

[illegible] مجھکو ... نہیں بھیجا ... لیکن مجھکو بھیجا ہے سکھانیوالا آسانی کرنیوالا ف ایکبار حضرت کی ازواج مطہرات نے نان نفقہ زیادہ
مانگا تب آیت اتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کریں یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب
مین جلدی مت کرو اپنے ماں باپ سے صلاح لے لو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپکے مقدمے مین ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول
اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہے کہ اور ازواج سے اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ مین آسانی سے سکھلاؤں جو کوئی

٢٨٣ مجھ سے پوچھیگی کہ عائشہ نے قبول کیا میں بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے ھ ابن مسعود إن الله لم يهلك قوما أو يعذب
قوما فيجعل لهم نسلا وإن القردة والخنازير كانت قبل ذلك مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہیں رکھا اور بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے سور اور بندر

٢٨٤ کر ڈالا تھا سو بندر اور سور کیا انہی کی اولاد ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابوهريرة والنعمان بن مقرن إن الله ليؤيد هذا الدين
بالرجل الفاجر بخاری میں ابوہریرہؓ اور نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہے
ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافروں سے خوب لڑا پھر جب اوسکے زخمون میں بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہیں یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کیواسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہیں اوسکے

٢٨٥ حکم میں بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے ھ انس إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها أو يشرب الشربة
فيحمده عليها مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ

٢٨٦ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے ق ابوهريرة إن الله ليضحك من رجلين وروى يضحك الله إلى رجلين يقتل أحدهما
صاحبه ثم يدخلان الجنة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردوں سے کہ اونمیں ایک
اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر دونوں بہشت میں جاویں اور ایک روایت میں بجائے يضحك من رجلين کے يضحك الله إلى رجلين آیا ہے مطلب دونوں عبارت کا
ایک ہے ف صحابہ نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل و مقتول دونوں بہشتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان

٢٨٧ ہووے پھر خدا کی راہ میں مارا جاوے تو دونوں بہشتی ہونگے ق ابوموسى إن الله ليملي للظالم فإذا أخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك
أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا
ظالم کو مہلت اور ڈھیل دیتا ہے پھر جب اوسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے

جب ظالم اپنے بدی سے لوگوں کو اپنا شکار کرے یعنی بڑی سخت ہے پکڑ ناک ہی **ف** یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم تا ت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب

۲۸۸ اوسکو پکڑا سونہیں چھوڑتا آخرتکا عذاب تو ہوتا ہی ہے دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے **ق** جابِرٌ اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَ

الْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ **قَالَهٗ** عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب

۲۸۹ مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا یہ حدیث مکے میں فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھویں سال ہجری کے **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ یُصَدِّقَانِكُمْ وَیَعْذِرَانِكُمْ

قَالَهٗ لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب کو کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہیں اور تمھارا عذر

قبول کرتے ہیں **ف** جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادری کی

محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریوں کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادری کی محبت غالب ہوئی ہے میں خدا کا

بندہ ہوں اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر میں تمھاری بستی میں گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمھاری موت کے ساتھ ہے

انصاریوں نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ ہماری تو یہ بات طمع کی راہ سے تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہیں حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑ کر مکے میں رہجاویں

۲۹۰ سوا ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات میں بناوٹ نہیں **م** اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ اللهَ یَبْسُطُ یَدَهٗ

بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا مسلم میں ابو موسی رضہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ

۲۹۱ سورج پچھم سے نکلے **ف** یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ اللهَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِّنَ

الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم ہوگی جسکے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں ذرہ برابر

بھی ایمان ہوگا اوسکو کھینچ لیوے گی یعنی مارے یعنی سب ایماندار مرجاویں گے **ف** یہ قیامت کے قریب ہوگا جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت بدکاروں

۲۹۲ کا اوپر قائم ہوگی اوس وقت ایماندار کوئی نہ ہوگا **ق** عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ كُلِّهٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں **ف** اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث میں ہو چکا یعنی یہودیوں کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ رضہ کا

۲۹۳ جواب دینا اور حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندہ کو **ف** یہ مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل ہے اسواسطے

خدا کو پسند ہے جیسا سلام میں گذرا اور جیسا ابو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ و بکریاں لیکر جنگل میں جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگل کو

۲۹۴ گئے تب انہوں نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے خ ابو ہریرۃ ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس فحمد اللہ فحق علی کل مسلم سمعہ ان یشمتہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو برا جانتا ہے سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہے کہ اوسکے حق میں دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے

ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے اسواسطے مذموم ہے معلوم ہوئی

۲۹۵ ق ابن عمر ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ ویقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکافرون والمنافقون فیقول الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت میں پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپالیگا اور فرمائیگا تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانی تقصیر یاد ہے تو مسلمان کہیگا کہ ای رب میرے ہاں یاد ہے یہانتک کہ اوس سے اوسکے گناہوں کا قبول کروادیگا اور دلمیں اپنے جانیگا اسمیں برباد ہوا اور فرمائیگا کہ تیرے گناہ جیسے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا نامہ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤں اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنی جو خدا پر گھڑ گئے

۲۹۶ بندگی کے مقابلے اوروں کی ہ ابو ہریرۃ ان اللہ یرضی لکم ثلثا ویکرہ لکم ثلثا فیرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وان تناصحوا من ولاہ اللہ امرکم ویکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے واسطے تین کام پسند کرتا ہے اور مکروہ جانتا ہے تمہارے واسطے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ غصے ہوتا ہے تین چیز سے سو جو تین چیزیں تمہارے واسطے پسند کیں ہیں اونمیں سے اول یہ ہے کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساتھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہے کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزیں خدا نے تمہارے واسطے مکروہ رکھیں ہیں سو اونمیں سے اول قیل و قال ہے یعنی بے فائدہ باتیں کرنا اور دوسری بے احتیاج سوال کرنا یا ناحق باتیں پوچھنا تیسری بے موقع

۲۹۷ مال کو ضائع کرنا جیسے مت عمارت بے حاجت بنانا اور رنگ آتشبازی میں مال کا برباد کرنا م عمر ان اللہ یرفع بہذا الکتاب اقواما ویضع

اُخْرِیْنَ مسلم میں عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگوں کا اور بعضوں کو اسی سے گراتا ہے ف یعنی جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اوس پر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اوس پر عمل کیا وے بیقدر ہوئے

۲۹۸ م ہِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مسلم میں ہشام بن حکیم رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگوں پر عذاب ناحق کرتے ہیں دنیا میں

۲۹۹ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا بہشتی لوگوں سے کہ اے بہشتیو سو وے کہینگے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیری قابو میں ہے پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوئے سو وے کہینگے کیوں ہم راضی ہوویں اے رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہیں دیا پھر خدا فرمائیگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیویں سو وے کہینگے اے رب اس سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرمائیگا اب میں نے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اسمیں تمپر کبھی غصہ نکرونگا ف معلوم ہوا کہ بہت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے جو سب نعمتوں کے بعد ملے گی

۳۰۰ م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسنے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرتؐ کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ شراب حرام ہے اوسنے کہا کہ میں اسواسطے لایا ہوں کہ آپ اسکو بیچ لیویں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۳۰۱ ق اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جو پیتا ہے چاندی کے برتن میں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے

۳۰۲ م اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم میں ابو درداء رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن گواہ نہیں ہونگے نہ سفارش کرنیوالے ف مسلمان پر لعنت کرنا اگرچہ کسیطرح درست نہیں سو جن لوگوں کی عادت پڑ گئی لعنت کرنیکی اونکی گواہی اور سفارش قیامت میں معتبر نہوگی سواسطے کہ جسے آدمی کی جو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہے اور فاسق کی گواہی درست نہیں اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے سو اونمیں رحمت کہاں اونکو لعنت کی عادت پڑی

۳۰۳ ق اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز میں ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے

اپنے لیکن اپنے بائیں طرف پیر کے نیچے تھوک لے ف اول تو نماز میں تھوکنا مناسب نہیں اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہے تو بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل میں ہو اور اگر مسجد میں ہو یا بائیں طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے

۳۰۴ ق ابو ھریرۃ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہیں ہوتا ف ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجکو ایک بار نہانیکی حاجت ہوئی راہ میں حضرتؐ ملے میں اون سے پلٹ کر بھاگ کے حضرتؐ پاس حاضر ہوا حضرتؐ نے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت میں حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہیں ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا البتہ بے غسل درست نہیں لیکن ملاقات درست ہے

۳۰۵ م جابر اِنَّ الْمَرْأَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے ف پوری حدیث یوں ہے کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں سامنے پھرتی ہے تو جو کوئی عورتکو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسے عورت بھی

۳۰۶ ق ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَّھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً بخاری اور مسلم میں ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکوں کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہے ثواب کی نیت سے تو وہ صدقے کے برابر ہے ثواب میں ف یعنی اپنے گھر کے خرچ میں اگر یوں نیت کرے کہ خدا نے مجھپر فرض کیا ہے اوسی کے حکم سے میں خرچ کرتا ہوں تو اوسمیں بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو یہ ثواب نہ پاوے

۳۰۷ م عبد اللہ بن عمرو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنیوالے خدا کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی خدا کے کرم میں نقصان نہیں منصف وے لوگ ہیں جو انصاف کرتے ہیں اپنے حکم میں اور اپنے قریب لوگوں میں اور جسپر حاکم ہوتے ہیں ف یعنی منصف وے ہیں جو اپنے برادری کی رو رعایت نہیں کرتے اپنے بیگانے برابر انصاف کرتے ہیں

۳۰۸ خ عائشۃ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَھُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیٰطِیْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُہٗ فَتُوْحِیْہِ اِلَی الْکُھَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہیں بدلی میں سو آپسمیں بات چیت کرتے ہیں اوس کام کی جسکا آسمانمیں خدا کیطرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہاں جاکر چھپکے سنتے ہیں پھر اوسکو کاہنوں یعنی جوتشیوں کو بات بتلاتے ہیں اوکے دل میں ڈالدیتے ہیں سو اوسکے لیے سو جھوٹی باتیں جوڑکر اوسکے ساتھ کہتے ہیں

ف عرب میں ایک قوم تھی جن کا دوست شیطان تھا اور سے بات سنکے کہتے تھے کچھ ال سے حال روایت کرکے لوگوں سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے

سے سوال کرتے لوگوں نے حضرت سے اونکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہیں پھر لوگوں نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہے حضرت نے

[illegible] ٣٠٩ خ جابر إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈر[illegible]

ہے سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہیں م ٣١٠

انس إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر

میں رکھا جاتا ہے تو جوتوں کی چپ چپ سنتا ہے جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہیں ٣١١ خ ابن عمر إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ بخاری میں

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت میں ہے کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے

کی وصیت کر گیا ہو جیسا کہ اسکا بیان گذرا ٣١٢ خ ابن عباس إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ مقرر عذاب نہیں کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہیں درست یہ خدا کو خاص ہے ف حضرت نے ایکبار کہیں لشکر بھیجا اور فرمایا کہ

اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب وہ روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا ٣١٣ م انس إِنَّ النَّاسَ

قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَلَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ

تم نماز ہی میں ہو جبتک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تھی یا آدھی رات گذر گئی تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

٣١٤ ق مجاشع بن مسعود إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم میں مجاشع بن مسعود سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کاموں کی ف مجاشع سے روایت ہے

کہ جب مکہ فتح ہوا تو میں نے چاہا کہ میں ہجرت کی بیعت کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اسطرح کی ہجرت اب فرض نہیں رہی

٣١٥ خ ابو ہریرہ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری

خضاب نہیں کرتے ہیں تم اونکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب فعلی سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہے لیکن اوہ خضاب جو سیاہ

مال کر دیویں سو درست نہیں ٣١٦ ق ابن عمر إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ مقرر تمہارے آگے یعنی قیامت میں ایک حوض ہے یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو

گانو ہیں شام میں تین رات کی راہ اونکے درمیان میں ہے مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لمبا چوڑا ہے ٣١٧ ق انس إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ

وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دوا کرتے ہو اون میں بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ

ہوتی **ف** کوٹ ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہیں ہندوستان سے جہاز پر عرب میں جاتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے اسکو ذکر فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سردی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور پچھنوں سے خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے حضرتؐ نے انکی تعریف کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جبکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور سترھویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ اور انیسویں ہر ماہ کی پچھنے میں خون نکالنا حدیث میں منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہے توکل کے خلاف نہیں

۱۸ س **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دنوں ایک کتے کو دیکھا کہ کنویں کے آس پاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالی ہے پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ معاف ہوگئے اور بخاری نے یوں روایت کی ہے کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہوگئے اس کام کے سبب **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت میں جانور کے پیاسا [illegible]

۱۹ س **ق** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيكٍ يَاْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْاَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ **قَالَهُ** لَهَا حِينَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيُّ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہیں سو تو جا عبداللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر میں سو تو اپنی اوڑھنی جب اوتار رکھیگی وہ تجھکو نہ دیکھیگا یہ حضرت نے فرمایا فاطمہ بنت قیس سے جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اوسکے خاوند نے طلاق دی حضرتؐ نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر میں عدت بیٹھ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکے گھر میں لوگ آتے جاتے ہیں ہاں نہیں عبداللہ نابینا ہے اوسکے گھر میں جا بیٹھ اوسکو کچھ سوجھتا نہیں تو آرام سے وہاں رہیگی

۲۰ س **ق** اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِي اَيُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے سو میں نہیں جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہوگئے **ف** بخاری اور مسلم میں پوری روایت یوں ہے کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت میں اوس جنگل میں رہتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی میں گوہ کہتے ہیں حضرتؐ نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار میں حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہیں معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور

ہو گئے سو یہی تھا اسکو نہیں کیا تا اور منع بھی نہیں کرتا امام اعظم رح کے نزدیک سجدہ سہو کرنا درست نہیں اسی دلیل سے امام شافعی رح کے مذہب میں درست ہے

۳۲۱ ق عائشۃ اِنَّ اُولٰئِکَ اِذَا کَانَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی کَنِیْسَۃً بِالْحَبَشَۃِ کَانَ یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب ان میں کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوس مسجد میں یہ تصویریں بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت میں بدترین خلق ہیں یہ ملک حبش کے نصاریٰ کو فرمایا اون لوگوں نے وہاں ماریہ نام عبادتخانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادتخانہ کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناویں تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی مجھے برا کرتے ہیں تم میری قبر کو سجدہ گاہ ٹھیرانا

۳۲۲ م عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّۃِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّھُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِھَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِھَا قَرِیْبًا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہوگی راہ سے قیامت کی نشانیوں سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگوں کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف دن نشانیاں قیامت کی آگے بیان ہونگیں

۳۲۳ ھ ابو ھُرَیْرَۃَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا عَلٰی اَضْوَءِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ امْرِءٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ وَمَا فِی الْجَنَّۃِ اَعْزَبُ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جاوے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کی مانند ہوگا اون میں سے ہر مرد کے واسطے دو دو حوریں ہیں جنکی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے نظر آتا ہے اور بہشت میں کوئی بے جورو نہیں ف یعنی اونکی پنڈلیاں مثل نور کے شعاعیں ہیں کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیوں کا یہ حال ہے تو اوسکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے

۳۲۴ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَآءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَتَرَآءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَآءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور پورب یا پچھم کی طرف ایسے ہی اونکے درمیان اتنا فرق اور بہت زیادتی مراتب کے سبب ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہاں نہ پہونچ سکیگا حضرت نے فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اون مکانوں میں وہ مرد ہونگے جو ایمان لائے ہیں اللہ کا اور سچا جانا ہے پیغمبروں کو

۳۲۵ ق النعمان

اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ
عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب والا وہ ہے کہ
جسکے پیر میں آگ کی دو جوتیاں ہیں جنسے اوسکا دماغ اوبلتا ہے جیسے دیگچی اوبلتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہیں حالانکہ
۳۲۶ اور سبنے سے وہ سب سے ہلکا عذاب ہے م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے میں جن ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں جب تم کچھ
اون سے کوئی چیز یعنی مثل سانپ اگر دیکھو تو اوسکو تین دن اطلاع کرو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے یعنی وہ کافر جن ہے
ف مدینے میں ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ گھر میں سانپ نکلا ہے
اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرتؐ نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث میں یوں آیا ہے کہ سانپ کو اپنے گھر میں دیکھو
تو تین دن یوں کہو کہ ہم بوسیلہ قول و قرار نوح اور سلیمان بن داود کے تمسے یہ مانگتے ہیں کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق
۳۲۷ عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو جب تک عبداللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ف بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ
تہجد کی نماز کو اوٹھیں اور جو جاگتے ہوں وہ سو رہیں اور عبداللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ صبح ہوئی وے اذان نہ کہتے
۳۲۸ سو حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کریں بلال کی اذان کا خیال نہ کریں ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ
وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے
ایسے دن ہونگے کہ اونمیں جہالت اوتریگی یعنی پھیلیگی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین
سیکھنے کی پروا نہ رہے گی رات دن سوائے طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہ ہوگا بلکہ قیامت یہ ہے کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو در حقیقت
۳۲۹ وہ علم نہیں ہے وہ جہالت ہے اسواسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد پڑے م جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچو ف اس
حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار ہیں جنہوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا اور وے لوگ ہیں جنہوں نے وضعی حدیثیں
۳۳۰ اپنے مذہب کی طرف نسبت کیں اور علماء حدیث نے اونکو بیان کر کے نکال ڈالا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى

فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اى شيء احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب
عنى الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطى لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاى المال
احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق بن عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما
الابل وقال الآخر البقر فاعطى ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اى شيء احب اليك فقال
شعر حسن ويذهب عنى هذا الذى قد قذرنى الناس فمسحه فذهب عنه واعطى شعرا حسنا قال فاى المال
احب اليك قال البقر فاعطى بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اى شيء احب اليك
قال ان يرد الله الى بصرى فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاى المال احب اليك قال
الغنم فاعطى شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من
الغنم قال ثم انه اتى الابرص فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ
لى اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذى اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه فى سفرى
فقال الحقوق كثيرة فقال له كانى اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت
هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع فى صورته وهيئته
فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت
قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى
فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى فقال
قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم بشيء اخذته لله
ويروى لا احمدك اليوم بشيء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا اور گنجا اور اندھا پس
سو چاہا اللہ نے کہ ان کو آزماوے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ داغ والے کے پاس آیا اور کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پیاری ہے تو اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال
اور مجھ سے بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھناتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہو گئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی

نے کہا کون مال تجھکو پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گائے اسحق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے
یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا تیرے واسطے خدا اس میں برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس
آیا سو کہا کون چیز تجھکو بہت پسند آتی ہے اوسنے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجھسے گھناتے ہیں پھر اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری
دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کون مال تجھکو بہت بھاتا ہے اوسنے کہا کہ گائے سو اوسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا
تیرے مال میں برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھکو کون چیز بہت بھاتی ہے اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں
اوسکے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کونسا مال تجھکو بہت پسند ہے اوسنے
کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گائے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے
جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل
میں آیا سو اوسنے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجھکو ممکن نہیں مگر خدا کی مدد پھر بعد اوسکے تیرے کرم کے
میں تجھسے مانگتا ہوں اوسکے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال دیا ایک سواری مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آوے اوسنے کہا لوگوں
کے حق مجھپر بہت ہیں یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھکو دوں پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں تجھکو کچھ پہچانتا ساہوں بھلا
کیا تو محتاج کوڑھی تھا کہ تجھسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ میں نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو نسلتھا
کے باقی سردار ہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل
میں پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو
تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل میں پھر فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سبب اور تدبیریں
کٹ گئیں سو مجھکو آج پہونچنا بغیر مدد الہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجھکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا
ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر میں اندھا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریوں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم
خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا میں لیجائیگا میں تجھکو مشکل میں نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ تیرے لینے میں اگر تو کچھ چھوڑ دیگا تو میں تیری تعریف
نہ کرونگا یعنی میں لینے سے کچھ خوش ہونگا اور تیری بے پروائی کی تعریف بھی کرونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رکھ تم تینوں آدمی تو صرف
آزمائے گئے تھے سو تجھسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا ف اس حدیث میں بندہ شکرگزار اور ناحق شناس

کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے پھر اس حال میں صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے
سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھکر شکرگزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور
تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے تو خدا سے دور ہے م مَيْمُونَةُ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ ۳۳۱
مَا اَخْلَفَنِيْ مسلم میں حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبریل نے مجھسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہیں
کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجھسے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا ف حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے میں نے
عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیوں رنج ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی میں آگیا کہ چارپائی کے نیچے
کتے کا پلا ہے پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہاں پانی چھڑکا جو رات ہوئی جبریل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اوسکے نہ آنے کا سبب پوچھا
جبریل نے کہا ہمکو حکم نہیں اوس گھر میں جانے کا جہاں تصویر اور کتا ہو پھر حضرت نے صبح کو کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا م اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ ۳۳۲
اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہؓ میرا دودھ شریک بھائی ہے ف امیر حمزہؓ حضرت کے چچا ہے
لوگوں نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہیں
م حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ ۳۳۳
الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کنارے سے بہت دور ہوگا جیسے شہر
ایلہ شہر عدن سے دور ہے قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ میں مقرر کافر لوگوں کو اوس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو
ہانکتا ہے ف ایلہ شام میں ایک شہر کا نام ہے اور عدن یمن میں ایک شہر کا نام ہے یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہے ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے ہانکے جاوینگے
اوسکا پانی انکے نصیب میں نہیں یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہے جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے نہ پینے پاوینگے
م عَائِشَةُ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ قَالَهٗ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ ۳۳۴
میں نہیں لگا ہے یہ حضرت نے عائشہؓ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجھکو چٹائی کی جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہ نے کہا
کہ مجھکو حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت میں مسجد کے اندر کیونکر جاؤں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز
اوٹھا لے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ ۳۳۵
قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری میں مسور اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوار لیکر غمیم میں

اونکے ... ہے سو تم گزرا چاہو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہیں مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا
کہ بے اطلاع قریش کے مکے میں اچانک داخل ہوویں راہ میں حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافروں نے حضرت کو
مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی تھا
یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری میں اوسکی روایت ضمناً آئی ہے یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث میں علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی بڑی روایت ہے

۳۶ کچھ مقام تہمت نہیں خ ابو هریرة ان داود النبي صلوات الله وسلامه عليه كان لا يأكل الا من عمل يده ... بخاری میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داود پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے ف روایت ہے کہ حضرت داود علیہ السلام
کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات
ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داود کیسا آدمی ہے اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے آدمی تو خوب ہے اگر اپنے ہاتھ کے محنت سے کماتا کے کھاوے تو اوس وقت

۳۷ سے حضرت داود علیہ السلام نے محنت شروع کی حق تعالیٰ نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا ہاتھ سے اوسکی زرہ بناتے اور بیچکر کھاتے م جابر ان دماءكم
واموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمي
موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعة ابن الحارث كان مسترضعا
في بني سعد فقتله هذيل وربا الجاهلية موضوع واول ربا اضع من ربانا ربا العباس بن عبد المطلب فانه
موضوع كله فاتقوا الله في النساء فانكم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن
ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم تسألون عني فما انتم قائلون قالوا
نشهد انك قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكتها الى الناس اللهم اشهد
اللهم اشهد اللهم اشهد مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حج میں عرفہ کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں جیسے
اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس مہینے میں اس تمہاری بستی میں یعنی جیسے مکے میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عرفہ کا دن حرام ہے اسمیں بے ادبی کیطرح ...
اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں جان رکھو کہ جاہلیت کفر کی ہر چیز میرے
دونوں پاؤں کے نیچے رکھی گئی یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے بحیرہ کرنا نجومی کو پوچھنا اسمیں طعنہ کرنا موقوف ہو گئیں اور جو کفر کی حالت میں خون ہوئے تھے وہ معاف کیے گئے یعنی

صلح عام وحجۃ الوداع

اب اوسکا دعوی کرنا درست نہیں اور البتہ اپنی برادری کے خونوں سے پہلا خون جسکو میں دبائے ڈالتا ہوں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ
پیتا تھا بنی سعد کی قوم میں اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا دیا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجوں میں سے پہلا بیاج کو
میں دباتا ہوں سو چچا عباس بن عبدالمطلب کا بیاج ہے سو وہ سب باطل کیا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے
سو ڈرو واللہ سے عورتوں کے مقدمے میں یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو اسواسطے کہ تم نے اونکو لیا ہے قول میں کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ
کو تمنے حلال کیا ہی خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ جسکو تم برا سمجھو اوسکو تمہارے گھر میں نہ آنے دیویں سو اگر وے ایسا کریں سو اونکو ایسی
مار مارو جس سے ہلاک نہ ہو جائیں اور عورتوں کا تمپر دستور کے موافق کھانا کپڑا اونکے دینے کا حق ہے اور مقرر میں تم لوگوں میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ
اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اوسکو خوب پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں مجھسے
پوچھے جاوگے سو تم کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور حق بھی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان
کی طرف اوٹھا کر اور لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسویں سال حضرت نے حج کیا
عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اوسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسموں سے منع کیا اور پہلے خون کے دعوے اور اگلے
بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے اونکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو
گمراہ نہوگے پھر لوگوں سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح و سالم رہے پھر آخر صفر میں
بیمار ہوئے بارھویں ربیع الاول کو انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ **خ** خولہ بنت ثامر اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ ۳۳۸
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری میں خولہ بنت ثامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ کہ گھسے پڑتے ہیں خدا کے مال میں ناحق یعنی ناحق لوٹے کھاتے
ہیں اونکے لیے قیامت میں آگ ہے **ف** یعنی بیت المال سے سوائے مستحقوں کے اور کسیکو لینا درست نہیں **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰى ۳۳۹
كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ
بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے ایک کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوس سے
پانی بھر کر اوسکو پلایا یہاں تک کہ اسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو بہشت میں داخل کیا **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا ۳۴۰
زَارَ اَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ اُرِيدُ اَخًا لِي
فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ قَالَ فَاِنِّي رَسُولُ اللهِ اِلَيْكَ

بات اللہ کا محبت تھا جنت فرد ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب وہ اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہے جسکو بڑھایا چاہتا ہے اوسنے کہا نہیں صرف میں اوس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوں تیرے پاس پیغام یہ ہے کہ خدا نے بھی تجھکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے

۳۴۱ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جنتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنیکی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجھکو حاصل نہیں جو تیرا جی چاہتا ہے اوسنے کہا کیوں نہیں سب کچھ موجود ہے لیکن کھیتی ہی کرنا بہت چاہتا ہے پھر اوس نے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور بڑھنے اور پکنے اور کٹنے اور پہاڑوں برابر ڈھیر لگنے میں پلک مارنے سے بھی تھوڑی سی دیر لگی یعنی بہت جلدی سے یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرمایگا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنتی جو چاہیگا سو ہوویگا

۳۴۲ **ح** أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهُ يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِكَ وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ

فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ
الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ
قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِي بَعَثْتَ وَالْخَشَبَةَ فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا ۔ بخاری
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو اوسنے کہا گواہوں کو
لا کہ اونکو قرض کا گواہ کروں سو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اوسنے کہا خدا کا ضامن
ہونا کفایت کرتا ہے اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کے سفر میں
گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسے
کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمیں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک ایسا خط قرض دینے والے کے نام کا اوس میں ڈالا پھر
اوسکے منہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لیں تھیں سو
اوسنے مجھسے ضامن مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ
مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا اوسکا
قرض بھیجوں سو میں نے نہ پایا اب تجھکو میں اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اوسکو سمندر میں اوسنے ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی
پھر وہاں سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش میں رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید
کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمیں مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو
چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسنے قرض لیا تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑا دھوپ کیا کہ
میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں سو اوس وقت کہ آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا کہ میں تجھکو خبر دیتا ہوں
کہ میں نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو اللہ تعالے نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا پہونچا دیا سو
تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے پھر جا **ف** اس حدیث میں بات معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا
اوسکو ٹوٹا نہیں پڑا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہیں
مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہیں **ق** عَائِشَةَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جب تلک کہ تو خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جواب ہی کرتا ہے یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کافروں نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتوں میں اونکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہ ہو

۳۴۴ ق أَبْرِدُوا فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور اوبال سے ہے سو جب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہیں ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہے امام اعظم کا

۳۴۵ ق عائشہ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیوں سے بدتر قیامت میں خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف جیسے جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلا دیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی

۳۴۶ ق عائشہ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ وَيُرْوٰى مَنْ تَرَكَهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکا لوگ ملنا چھوڑ دیں اوسکی زبان کی سختی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت میں من فرقہ کی جگہ من ترکہ [illegible] مطلب دونوں کا ایک ہے

۳۴۷ عمار إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ مسلم میں عمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو دراز کرنا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا اوسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانوں کی نصیحت کے واسطے ہے کہ عبادت پر مستعد رہیں اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو مت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے میں اکثر ناواقف امام کرتے ہیں وہ نادان ہے کہ لوگوں کو تو خطبے میں اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہیں کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت میں جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز میں جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے اور صاف حماقت ہے

۳۴۸ ق ابن عمر كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا مِنْ أَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسویں تاریخ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہیں سنت ہے

۳۴۹ م عثمان وعائشہ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ

وَاِنِّی خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهٖ مسلم میں حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ نہایت مرد شرم والا ہے اور میں اس حالت میں ڈرا کہ اوسکو بلاؤں شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے ف
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک روز گھر میں دونوں پنڈلیاں کھولے لیٹے تھے اتنے میں صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرتؐ نے اونکو
بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اوسکو بھی اوسی حال میں بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرتؐ نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہنکے اونکو بلایا جب
سب باہر گئے تو میں نے پوچھا یا حضرتؐ صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمانؓ کے آتے ہی
آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اتنا بدن نہیں کھولتا ہے مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر
اپنا مطلب نہ کہہ سکے ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّیَجْعَلَهٗ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ ۳۵۰
مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ
لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن شیطان
ایک شعلہ آگ کا لاتا تھا کہ میرے منہ میں لگا دے سو میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں تجھسے پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا
کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ
مدینے کے لڑکے اس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث میں آتا ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ ۳۵۱
تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْكَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی
الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ
لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک کافر
میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑنے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اوسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کسی ستون
کسی کھمبے میں باندھ دوں تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت
کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نملے حضرتؐ نے فرمایا پھر میں نے اوسکو دھکیل دیا ذلیل کر کے ف جن اور دیو حضرت
سلیمانؑ کے قابو میں تھے اور انہوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرتؐ نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے حملے سے نڈر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اس درجہ کی احتیاط آپ

۵۲ — حضرت کے سامنے ایسا کرتا ہوا تہا اوسکا بجالانا تو اس سبہے آدمی بچارے کی کیا طاقت خ عَائِشَةَ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کے سو گئے جب بلال نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیوں نہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں سونے میں بہی اللہ کے حال سے غافل نہیں ہوتا اسکا سونا وضو توڑتا ہے اگر حضرت کے ساتھ خاص ہے

۵۳ — ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہے اور البتہ مجکو خوف آتا ہے کہ کہیں اوسکے دین میں فتنہ نہ ڈالا جائے اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کردوں اور حرام کو حلال بتلاؤں لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبہی جمع نہ ہوگی ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تہی حضرت علی مرتضیٰ نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تہا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے حضرت علی کی اطاعت میں توقف کریں تو دین میں خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے اسواسطے حضرت نے منع کیا

۵۴ — م عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحَرِ مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے روزے میں اور کتاب والوں کے روزے میں سحری کے لقمے کا فرق ہے ف کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزے میں سحر کا کہانا درست نہیں اور اسلام میں درست ہے بلکہ سنت ہے

۵۵ — م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاۤءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاۤءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفلس محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والوں سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت میں آگے جاوینگے ف حضرت کے اصحاب دو قسم تہے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہیں جو مکہ سے ہوکے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے واسطے مدینے میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انصار وہ ہیں جو مدینے کے رہنے والے تہے سو مہاجرین انصار سے افضل ہیں اور مہاجرین میں محتاج افضل ہیں مالداروں سے اسواسطے کہ محتاجوں نے پردیس میں محتاجی کے سختی کیواسطے بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائیں اسواسطے وے چالیس برس بہشت میں مالداروں سے آگے جاوینگے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت میں جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سواے اور مالدار مسلمانوں سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونوں حدیثوں میں کچھ خلاف نہیں

٣٥٦ ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہیں یعنی سیراب کرنے والا پیاس بجھانیوالا اوسمیں روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوائے کہا جاویگا کہاں ہیں روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوائے جب وے جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا

٣٥٧ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک درخت ہے کہ اچھے گھوڑے پلا و تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ف مقاتل نے کہا کہ درخت سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہیں اور بعضے اوسکو طوبیٰ کہتے ہیں

٣٥٨ م اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا چلیگی سو وہانکا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اونکے چہروں اور کپڑوں پر پڑیگا سو اونکا حسن و جمال زیادہ ہو جائیگا پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والوں کیطرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اونسے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمھارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیوں کا حسن بہت بڑھا کریگا

٣٥٩ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهُ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہیں کہ خدا نے اپنی راہ میں لڑنے والوں کے واسطے تیار کر رکھے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں سو تم خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہے اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اوسی سے بہشت کی نہریں پھوٹ نکلی ہیں ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہیں جسمین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہوں بہشت کی نہریں چار ہیں ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہہ حدیث اول باب کی اول حدیث کا ٹکڑا ہے

٣٦٠ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

...اودہر نظر نہیں کرتا تھا یعنی نماز مین سواے نماز کے اور کسی طرف توجہ نہیں ہے ف عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے
کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام
کیا حضرت نے جواب دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا بے سبب

۳۶۱ کھانسنا ادہر اودہر دیکھنا نماز مین درست نہین م عمار او حذیفة شك شعبة اِنَّ فِي أُمَّتِي اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ تَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى
تَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ سے روایت ہے شک اسمین شعبہ کو جو راوی ہے اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ
میری امت میں بارہ منافق ہیں یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نسونگھنے پاوینگے جبتک اونٹ سوئی
کے ناکے میں نگھسے یعنی اونکو کبھی بہشت نصیب نہوگی اونمیں سے آٹھ کو دبیلہ تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اوسکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا

۳۶۲ اونکی چھاتیاں توڑ کر نکل آویگا یعنی اونمیں ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھدیا جاتا ہے ایسا ہی ہوا اسماء بنت ابی بکر اِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا
مسلم میں اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ثقیف کی قوم میں ایک بڑا ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا
ف ثقیف ایک قوم تھی جو مکے کے پاس طائف میں رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا نام عالم میں مشہور ہے روایت ہے
کہ اوسنے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جس نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے میں محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول
خروج کیا ... اور اس ... پیغمبری کا دعوی کیا ... اور یہ دونوں حدیث حضرت

۳۶۳ کا معجزہ ہے جیسا فرمایا ویسا ہی پیدا ہوا ق انس اِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری
مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض میں لوٹے آبخورے ... جتنے آسمان میں تارے ف یہ حوض کوثر

۳۶۴ کی وسعت کا بیان ہے کہ حضرت کی امت میں بیگا ... عائشة اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ مسلم میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ... عالیہ کے عجوہ میں شفا ہے ... عجوہ صبح کے اول
کھانے سے یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہے ف مدینے میں عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور کی ہوتی ہے سیاہی مائل اوسکی یہ تاثیر ہے حضرت

۳۶۵ کی دعا سے ق ابو سعید اِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ ... اور
مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ... تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنکو خدا دوست رکھتا ہے ایک تو حلم ... دوسرا ...

یہ حضرت نے اون آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس میں اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئی
اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرتؐ کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلدبازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے بدل کے
حضرتؐ پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی ذری خلاف مرضی بات میں غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین
بدون غور کے شتابی اور جلدبازی کرنا جانوروں کی خو ہے اس واسطے خدا کو غصے کا بچاو اور گرواو پسند ہے ق ٣٦٦ اَلَسْتُ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ
وَمُصِيبَةٍ وَاِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اُجْبِرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى
بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ انصاریون سے فرمایا کہ [illegible] قریش کی قوم کو ابھی مصیبت بڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو میں چاہتا کہ انکو انعام دون اور اونکی
دلجوئی کروں [illegible] کیا اس [illegible] کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھریں اور تم اپنے گھروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ
ایک راہ چلیں اور انصاری ایک اور راہ چلیں تو میں انصاریون ہی کی راہ چلون ف مصابیح میں انسؓ سے روایت ہے کہ جس فتح مکے کے
دن [illegible] فتح ہوئی [illegible] ہاتھ آیا حضرتؐ نے قریش یعنی مکے کے رہنے والوں کو سو سو اونٹ دئے تب بعضے نوجوان
انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرتؐ کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہیں ہمکو چھوڑتے ہیں حال آنکہ اونکے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں
یعنی ہماری تلواروں کے ڈر سے [illegible] مسلمان ہو رہے ہیں جب یہ خبر حضرتؐ کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریوں کو حضرتؐ نے ایک خیمے
میں جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریوں کے رئیسوں اور عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہرگز نہیں کہا
لیکن ہمارے نوجوانوں نے [illegible] تب یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نومسلم ہیں اونکو بار د مصیبت بڑی ہے بھائی بند
اونکے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں اسلام [illegible] اونکے دلوں میں ابھی [illegible] کے واسطے دنیا کا مال دیا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار
لوگ ہو تمکو [illegible] مناسب [illegible] دنیا [illegible] حضرت آویں اس حدیث سے انصاریوں کی بڑی
سیادت ثابت ہوئی ق ٣٦٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ
حَيْثُ يَشَاءُ مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ [illegible] دل [illegible] خدا کے [illegible] انگلیوں میں ہیں
[illegible] پھیرتا ہے [illegible]
[illegible] سلام [illegible]

سو آپ کو ڈر ہے جواب یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا چاہیے بلکہ سوء خاتمہ کا ڈر رکھنا اور ایمان ثابت

۳۶۸ رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کافر ہو جاتا اور کافر مسلمان ہو جاتا ہے **ق** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ

عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور وں پر جھوٹ باندھنے کے مانند نہیں جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا جان بوجھکر

سو اپنی بیٹھک ٹھہرالیوے دوزخ میں **ف** یہ حدیث متواتر ہے یعنے اتنے لوگوں نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا یقین کامل حاصل

ہوا بلکہ اس سے بھی زیادہ حضرتؐ کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہے ہرچند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرتؐ پر جھوٹ

باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہے اس واسطے علماے حدیث نے حدیثوں کے پرکھنے میں

بڑی محنتیں اور جانفشانیاں کیں موضوع حدیثوں کو جانچکر علٰحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور

کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علماء حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی

کتاب میں دیکھے اوس حدیث کو سچا نجانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اوسکی

۳۶۹ صحت نسنے **ق** عَائِشَةُ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ حقدار کو کہنا پہونچتا ہے **ف** حضرت پر کسیکا قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا

۳۷۰ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حقدار ہے کہا جاہے اوسکی بات کا برا ماننا نچاہیے **خ** ابْنُ عُمَرَ إِنَّ

لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ

نے عثمان بن عفان رضؓ سے فرمایا کہ مقرر تمکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کے مال کا اون لوگوں سے جو

جنگ بدر میں تھے **ف** حضرتؐ جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رضؓ کی بی بی حضرتؐ کی بیٹی بیمار تھیں تب حضرتؐ نے عثمان

رضؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں اونمیں سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب

۳۷۱ آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملیگا **ق** أَنَسٌ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار اے

امت [illegible] ابو عبیدہ بن جراح ہے [illegible] **ف** ابو عبیدہ عشرہ مبشرہ میں ہیں یعنی حضرتؐ کے اون یاروں میں ہیں اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہرچند سب اصحاب امانت دار

تھے لیکن جن میں جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرتؐ اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ میں کڑا اور حضرت
٣٧٢ عثمان کو حیادار اور علی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا ق جَابِرٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیرؓ ہے ف صحیح میں
روایت ہے کہ جب مدینے میں جنگ خندق ہوئی اور کافروں کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیرؓ نے
کہا یا حضرتؐ میں جاتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی بڑے بہادر سپاہی خوش
٣٧٣ برقرار سے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن
ف اس حدیث میں بشارت ہے امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے
٣٧٤ رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر م اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَمْشِي اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَرْكَبُ وَيَحْتَسِبُ فِي اٰثَارِهِ الْاَجْرَ مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا
جسکا تو ثواب چاہتا ہے یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرتؐ کی مسجد میں آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم میں ثواب کی امید
رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرتؐ کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد میں آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ اندھیرے اور
گرمی میں سوار ہو کر آیا کرو اوسنے کہا میں پیادہ آنے میں ثواب کی امید رکھتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمکو اس نیت اور اس
٣٧٥ محنت کا ثواب ملیگا م جَابِرٌ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً قَالَهُ لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْا بُيُوْتَهُمْ فَيَتَحَوَّلُوْا
اِلَى الْمَسْجِدِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہ حضرتؐ نے جابر کی قوم سے فرمایا اور ان لوگوں نے
اپنے گھروں کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرتؐ کی مسجد کے قریب آرہیں ف یعنی جتنا تم دور رہوگے اور مسجد میں آیا کروگے
٣٧٦ اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا ج اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو اونکو یاد کرلیوے یا اعتقاد
سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت میں جاویگا ف حق تعالیٰ کے نام بیشمار ہیں اسواسطے کہ صفات الٰہی
کی حد نہیں چنانچہ سوا اسکے ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث میں بہت اسمائے الٰہی ثابت ہیں جیسے وِتْر فَاطِر مُحِيْط عَلَّام مَلِيْك قَدِيْم رَبّ

ذی الطول ذی المعارج تعالی بصیر رب ناصر شدید العقاب قابل التوب غافر الذنب حنان منان و غیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہیں کہ اسماء حسنی انہیں ننانوے نام میں منحصر ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس قدر ناموں کی یہ تاثیر ہے کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے ننانوے نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہیں مع الترجمہ **هُوَ اللهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** یعنی وہ اللہ ایک ایسا ہے کہ اوسکے سوائے کوئی معبود برحق نہیں **اَلرَّحْمٰنُ** بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت میں چھا گئی **اَلرَّحِیْمُ** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت میں صرف ایمان داروں پر مخصوص ہے **اَلْمَلِكُ** سب کا بادشاہ **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب اور نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** جو سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن میں رکھنے والا **اَلْمُهَیْمِنُ** شاہد احوال و محافظ **اَلْعَزِیْزُ** غالب باعزت **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **اَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا **اَلْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** درست بنانیوالا عالم کا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنیوالا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندوں کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَهَّابُ** بے عوض کرم کرنے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی بخش **اَلْفَتَّاحُ** رحمت اور رزق کے دروازے کھولنے والا **اَلْعَلِیْمُ** ہر چیز کا دانا **اَلْقَابِضُ** بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا ارواح کا ابدان میں **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا دشمنوں کا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنے والا [illegible] دوستوں کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنیوالا **اَلسَّمِیْعُ** ہر آواز کو سنتا **اَلْبَصِیْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **اَلْحَكَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِیْفُ** مہربان باریک بین **اَلْخَبِیْرُ** اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار **اَلْحَلِیْمُ** بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں پکڑتا **اَلْعَظِیْمُ** بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر **اَلْغَفُوْرُ** بڑا پردہ پوش **اَلشَّكُوْرُ** شکر گزاروں کا قدر دان **اَلْعَلِیُّ** سب سے اونچا **اَلْكَبِیْرُ** سب سے بڑا **اَلْحَفِیْظُ** اپنے مخلوقات کا نگہبان اور محافظ **اَلْمُقِیْتُ** محافظ یا قدرت خلائق کا روزی دینے والا **اَلْحَسِیْبُ** تمام عالم کو کافی اسکے سوائے دوسرے کی حاجت نہیں **اَلْجَلِیْلُ** بڑی شان والا **اَلْكَرِیْمُ** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہیں **اَلرَّقِیْبُ** [illegible] نگہبان **اَلْمُجِیْبُ** [illegible] دعا کا قبول کرنے والا **اَلْوَاسِعُ** کشادہ رحمت [illegible] عطا **اَلْحَكِیْمُ** [illegible] حکمت [illegible] **اَلْوَدُوْدُ** نیکوں کو دوست [illegible] اہل معرفت کا [illegible] **اَلْمَجِیْدُ** بزرگوار نیکوکار **اَلْبَاعِثُ** [illegible] قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا **اَلشَّهِیْدُ** ہر جا اسکے سامنے حاضر **اَلْحَقُّ** [illegible] جسکی ذات و صفات میں [illegible] **اَلْوَكِیْلُ** [illegible] کا کام [illegible] روزی کا ضامن **اَلْقَوِیُّ** زبردست **اَلْمَتِیْنُ** استوار [illegible] تھکاوٹ [illegible]

اور مانگ نہیں **اَلْوَلِیُّ** مددگار عالم کا کارساز **اَلْحَمِیْدُ** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود **اَلْمُحْصِیْ** ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوس کے علم سے باہر نہیں **اَلْمُبْدِئُ** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنیوالا **اَلْمُعِیْدُ** دنیا میں زندوں کا مارنیوالا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا **اَلْمُحْیِیْ** جلانیوالا **اَلْمُمِیْتُ** مارنیوالا **اَلْحَیُّ** بذات خود زندہ **اَلْقَیُّوْمُ** بذات خود قائم جہاں کا تھامنے والا **اَلْوَاجِدُ** غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں **اَلْمَاجِدُ** بزرگی والا **اَلْوَاحِدُ** اکا جسکا کوئی دوسرا نہیں **اَلصَّمَدُ** سردار اعمی جو کچھ اوس کے سب اوس کے محتاج وہ سب سے بے نیاز **اَلْقَادِرُ** صاحب قدرت **اَلْمُقْتَدِرُ** بڑے اقتدار والا **اَلْمُقَدِّمُ** تقدیم کرنے والا **اَلْمُؤَخِّرُ** پیچھے ڈالنے والا **اَلْاَوَّلُ** پہلا کوئی اوس کے قبل نہیں **اَلْاٰخِرُ** پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں **اَلظَّاهِرُ** قدرت کی راہ سے کھلا جسمیں کچھ شک نہیں **اَلْبَاطِنُ** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا **اَلْوَالِیْ** مالک صاحب حکومت **اَلْمُتَعَالِیْ** بلند شان جسکا وصف نہوسکے **اَلْبَرُّ** سب سے بہتر مہربان نیکوکار **اَلتَّوَّابُ** توبہ قبول کرنیوالا **اَلْمُنْتَقِمُ** بدکاروں کا سزا دینے والا **اَلْعَفُوُّ** گناہوں کا مٹانیوالا گنہگاروں کا بخشنے والا **اَلرَّءُوْفُ** نہایت مہربانی والا **مَالِكُ الْمُلْكِ** سب جہاں کا مالک جو چاہے سو کرے **ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **اَلْمُقْسِطُ** عادل با انصاف **اَلْجَامِعُ** قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا **اَلْغَنِیُّ** سب سے بے نیاز **اَلْمُغْنِیُّ** جسکو چاہے بے پروا اساوے **اَلْمَانِعُ** روکنے والا **اَلضَّآرُّ** ضرر پہنچانیوالا **اَلنَّافِعُ** نفع رساں **اَلنُّوْرُ** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنیوالا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہے **اَلْهَادِیْ** نیک راہ بتانیوالا مطلب پر پہنچانے والا **اَلْبَدِیْعُ** خود بے نظیر اور بے اوسے کا لیے والانے نمونہ اختراع کرنے والا **اَلْبَاقِیْ** موجود دائمی ہمیشہ قائم **اَلْوَارِثُ** فنا عالم کے بعد قائم رہنے والا **اَلرَّشِیْدُ** راہ نما **اَلصَّبُوْرُ** بڑا سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا **ق** **اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى** بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوس نے لیا اور اوسی کا ہے جو اوس نے دیا اور ہر چیز کی اوس کے نزدیک ایک مدت مقرر ہے **ف** اسامہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لایئے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے بگانی چیز پر کچھ دعوی نہیں اور اوس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اوسکو فنا ہے

۳۷۷

هم سَلْمَانُ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم میں سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں ویسی ہے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمیں الفت اور محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں آپ بھوکے رہتے ہیں اونکو کھلاتے ہیں اوسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور اونکی مصیبتیں اوٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگاروں کی بخشش اور امت کی بے حساب بخشش

۳۷۸

... عن ابی ہریرة ان للہ ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اہل الذکر
فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ہلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألہم ربہم وہو
اعلم بہم منہم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض قال فیسألہم ربہم وہو اعلم بہم منہم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک
ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول ہل رأونی قال فیقولون لا واللہ ما رأوک قال فیقول کیف لو رأونی قال فیقولون
لو رأوک کانوا اشد لک عبادة واشد لک تمجیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسألونی قالوا یسألونک الجنة قال فیقول وہل رأوہا قال
یقولون لا واللہ یا رب ما رأوہا قال فیقول فکیف لو رأوہا قال یقولون لو انہم رأوہا کانوا اشد علیہا حرصا واشد لہا طلبا واعظم فیہا رغبة
قال فمما یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وہل رأوہا قال یقولون لا واللہ یا رب ما رأوہا قال یقول فکیف لو رأوہا قال یقولون لو
رأوہا کانوا اشد منہا فرارا واشد لہا مخافة قالوا ویستغفرونک قال فیقول فاشہدکم انی قد غفرت لہم قال یقول ملک من الملائکة
فیہم فلان لیس منہم انما جاء لحاجة قال ہم القوم لا یشقی جلیسہم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا کے فرشتے ہیں
که گھومتے پھرتے ہیں راہوں میں ڈھونڈھتے ہیں خدا کے یاد کرنے والوں کو پھر جب پاتے ہیں اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں چلے آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا
سو اونکو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کر کے جدا ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر اون سے اونکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ اونکا
حال اون سے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے ہو وے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں حضرت نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اونکا
حال اون سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں یعنی تجکو سب سے بڑا
جانتے ہیں اور الحمد للہ کہتے ہیں یعنی تیری ہی تعریف بیان کرتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہیں جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں
یعنی بندوں میں سے اپنی کسی بات میں اختیار نہیں سمجھتے تیری بڑائی بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا اونہوں نے مجکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں
خدا کی قسم نہیں دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھیں حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہیں اگر وے تجکو دیکھیں تو بہت بڑی بندگی کریں اور نہایت
تیری بڑائی بیان کریں اور بہت تیری پاکی بولیں حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہے سو کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وے بہشت مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے
کیا اونہوں نے بہشت کو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ وے کہتے ہیں قسم خدا کی بہشت نہیں دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہے سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھیں حضرت نے فرمایا
فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اسکو دیکھا ہوتے تو اوسکی بہت لالچی ہو جاتے اور بہت اوسکو مانگتے اور بہت اوسکی چاہ کرتے پھر خدا فرماتا ہے پھر کس سے پناہ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے
ہیں حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا اونہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم اوسکو نہیں دیکھا ہے حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھیں حضرت نے

فرمادے ہے کہتے ہیں اگر دے دوزخ کو دیکھیں تو بہت اوس سے بھاگیں اور بہت ڈریں اور بہت رغبت کریں کہا کہ جبکہ میں تو گناہ ہونگی بخشش چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے
تمکو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب بیچ میں فلانا آدمی بھی تھا وہ اونمیں سے نہیں وہ صرف بیچ
کسی کام کو آیا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہیں کہ اونکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ ذاکر نہ تھا **ف**
اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت ثابت ہوئی اور اولیا کی اور حوصلات ان کی معلوم ہوئی اور ثابت ہے کہ نیکوں کی صحبت آخرت میں کام آئیگی

٣٨٠ **ف** ابو موسیٰ ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولہا فی السماء وفی روایۃ عرضہا ستون میلا للمؤمن فیہا اھلون
یطوف علیہم المؤمن فلا یری بعضہم بعضا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن ایماندار کے واسطے بہشت میں ایک خیمہ ہوگا ایک موتی کا
کشادہ اوسکا آسمان میں اور روایت ہے کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اوس میں بیبیاں ہونگی کہ اونمیں گھوما کریگا سو ایک دوسری کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے سبب سے

٣٨١ **ص** انس ان لنا طلتۃ من کان یطھرہ حاضرا فلیرکب معنا **قال** عند حووحبہ الی ملکہ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب
یعنی ہم کسی ملک میں جاتے ہیں سو جسکے پاس سواری حاضر ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جنگ بدر کو چلتے وقت فرمایا **ف** قریش کا قافلہ شام کی سوداگری سے پھر کر حضرت
وہاں جاسوس لگا رکھے تھے جاسوس نے حضرت کو اوسکے آنیکی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نکہا تاکہ خبر مشہور ہو جاوے

٣٨٢ **ق** ابن عباس ان لہ دسما **قال** حین شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس میں چکنائی ہے
حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا مستحب ہے

٣٨٣ **ق** رافع بن خدیج ان لھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چارپایوں میں بھی بھڑکنے والے ہوتے ہیں
جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہیں **ف** روایت ہے کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑا نہ جاتا تھا کسی نے اوسکو تیر مارا پھر اوسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی جب بیلا ہو جاوے اور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے تو اوسکو تیر کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہاں زخم لگے تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ جنگلی جانوروں میں یہی حکم ہوا اور ایسے ہی
جو جانور کنوے میں الٹا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے

٣٨٤ **م** انس ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایہما علا او سبق
یکون منہ الشبہ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب
پڑ گئی یا جو پہلے نکلی اوسی سے مشابہت بچے کی ہے **ف** یہود نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت ہوتا ہے اور کبھی باپ کی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب ہوئی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت لڑکا ہوتا ہے

٣٨٥ **ق** ابو موسیٰ ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدی والعلم
کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منہا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء وانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منہا اجادب امسکت الماء

فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصابت طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت

كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى

الله الذي ارسلت به بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مثل کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجھکو بھیجا ہے ہدایت اور علم سکھانیکو

جیسے کہاوت مینہ کی جو پہونچا زمین پر سو اوس میں سے جو تھوڑے ستھری زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس میں سے جو کچھ سخت تھی اوسنے پانی کو تھام

رکھا یعنی جیسے تالاب یا جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیوں کو نفع پہونچایا پھر آدمیوں نے اوس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین

کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جمائے سو یہ کہاوت ہے اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا

اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہے اوسکی جسنے اپنا سر کو سر اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے میں بھیجا گیا **ف** یعنی

پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہیں ایک قسم زمین کی جو عمدہ ہے اوسمیں پانی برسنے سے چارا سبزہ

خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہیں وہ قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں دوسری قسم زمین کی وہ جسمیں سبزہ نہیں جمتا لیکن پانی

ٹھیر رہتا ہے تو پھر جیسا اوسکو خود نفع نہیں لیکن اوروں کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی ایسے ہیں کہ علم دین اونکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہیں جو اوسمیں سے مطلب

نکالیں تو اونسے اوروں کو فائدہ ہے جو دکھاوتا سمجھ تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اوسمیں نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہیں

جنہوں نے دین کی طرف کچھ دھیان نکیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہ ایسی تاثیر میں خوب کورے ہیں اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ

نہ ہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست + در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس **ق** ابوہریرہؓ ان مثلي ومثل

الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس

يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين بخاری اور مسلم

میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبروں کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا

اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونوں میں سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اوسمیں دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ

کیوں نہیں رکھی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہوں پیغمبروں کا ختم کرنیوالا **ف** یعنی نبوت کا گھر پیغمبری کا تمام تھا میرے آنے سے کمال ختم ہو چکا اسمیں اشارہ ہے کہ حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اسی دین جاری کرینگے حضرتؐ کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے حضرتؐ کے اور خلیفہ ہوگئے ہیں ویسے ہی وہ بھی ہونگے **ق** ابوموسیٰ ان مثلي

ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم اني رأيت الجيش بعيني واني انا النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه

فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق بخاری

مسلم میں ابو موسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اوس نے کہا اے قوم
میں نے بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھہ آیا ہوں اور میں ننگا ڈرانیوالا ہوں سو جلدی کرو سو اوسکی قوم میں کچھہ لوگوں نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے
ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھہ لوگوں نے جھوٹا جانا اور وے فجر تک اپنے مکانوں میں ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اوپر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے
اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا میرے دین کو ف عرب میں دستور تھا کہ جسے
دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنیکو آتا ہی تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ
اوسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگیں ق حذيفة ان معه ماء ونارا فناره ماء وماؤه نار بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے ٣٨٨
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھہ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلیگا اور دجالی کا دعوی کریگا اوسکا
نام دجال ہے اوسکے ساتھہ آگ اور پانی ہوگا دھنہ بند لیسے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت ... جو اوسکا
تابع ہوگا اوسکو بہشت میں ڈالیگا اور منکر کو دوزخ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ ... واسطے کہ اوسکی ...
اور اوسکا پانی آگ ہے ق ابو شريح الخزاعي ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك ٣٨٩
بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فيها فقولوا له ان الله قد اذن لرسوله ولم يأذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة
من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس وليبلغ الشاهد الغائب بخاری اور مسلم میں ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو
اللہ نے حرام کیا ہے آدمیوں نے اوسکو نہیں حرام کیا سو جو شخص کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوس میں خون نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور وہاں کا درخت کاٹے اور اگر کوئی شخص حرم میں
جانے جدال کے قتل کرنیکی دلیل سے سو اوس سے کہو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہیں دیا اور مجھکو بھی نہیں دیا مگر ایک ساعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت ویسی ہی
ہوگئی جیسی کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں غائبوں کو یہ حکم پہنچا دیں ق انس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنا ويشرب ٣٩٠
الخمر ويذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ
... یعنی علماء جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرامکاری بہت ہو جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد کم رہینگے اور عورتیں ... بہت ...
... ایک مرد والا ہو جاویگا خ واثلة بن الاسقع ان من اعظم الفرى ان تدعي الرجل الى غير ابيه او تري عينه ما لم تر ... ٣٩١
رسول الله ما لم يقل بخاری میں واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہت بڑے بہتانوں سے ہے یہ کہ ... باپ کو چھوڑ کے اور ... ...

۳۹۲ ... جھوٹی حدیث بنا کر حضرت کی طرف نسبت کرے یعنی جو بات پیغمبر نے نہیں کہی ہو اوسکو پیغمبر کی بات بنا کر کہے یعنی جو بناوٹ بنا کر کہے وہ ...

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا بخاری میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو آدمی کی طرف ... جاتا ہے ویسے بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونہوں نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگوں کو اونکی تقریر سے تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علما نے کہا ہے کہ اگر باطل بات میں خوش تقریری کی تو حرام ہے اور حق بات میں سنت ہے

۳۹۳ خ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختوں سے ایک ایسا درخت ہے جسکے پتے نہیں جھڑتے البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہے ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جسکے پتے نہیں جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگل کے درختوں میں گیا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے کہہ نہ سکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اوس سے مسلمان ہے کہ اوسکا نقصان کسیطرح نہیں ہوتا راحت میں شکر کرتا ہے اور رنج میں صبر کرتا ہے تو اوسکو دونوں طرح ثواب ہوتا ہے

۳۹۴ م جَابِرٌ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات میں ایک ساعت ہے کہ مسلمان جو بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑ جاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ خواہ دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہے ف یعنی وہ ساعت معین نہیں جو ضرور قبولیت کی ہو ہر رات میں ہی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ساعت پچھلی رات کو ہے قریب صبح کے ہی بعضوں نے کہا کہ پہلی رات ہی ہے

۳۹۵ ق أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں میں سے مجھ پر بڑا احسان کرنیوالا ساتھ میں اور اپنے مال کے خرچ کرنے میں ابو بکر ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارا اوسکے درمیان ہے مسجد کیطرف سے کے دروازے بند کر دیے جاویں مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب دروازے بند کروا دیئے صرف حضرت ابی بکر کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اسمیں صاف اشارہ کیا اونکی خلافت کا

۳۹۶ م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانیوالا وہ ہے جو سختی کرے مارتا رہتا ہے یا توڑتا ہو ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہے جو رعیت پر رحم نہ کرے

۳۹۷ م أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ سب آدمیوں سے بہت برا آدمی اللہ کے نزدیک مرتبہ میں قیامت ...

ہون اور ایک روایت مین یون ہی کہ امانت کا اوٹھ جانا قریب الاعداد کی ہو کہ قیامت کے دن مرد ہی کہ جو اپنی جورو سی صحبت داری کی بات جورو اوسکے صحبت داری کرے

پھر اوسکے بہید کو مشہور کرے **ف** یعنی لوگون سی بیان کرے کہ ہم ایسی بار جماع کیا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہو اور بہت گناہ **ق** ابو سعید ان من ۳۹۸

ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ

السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ **قاله** لِذِي الْخُوَيْصِرَةِ حِيْنَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا مُحَمَّدُ حِيْنَ قَسَمَ ذُهَيْبَةً فِيْ تُرْبَتِهَا

بَعَثَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بَيْنَ الْاَقْرَعِ وَعُيَيْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَزَيْدِ الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے

ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھیگی اور انکے گلون سے نیچے نہ اُتریگا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی ہان سے پڑھینگے اور بغیر عمل کرینگے مسلمانونکو قتل کرینگے بت پرستونکو

چھوڑ دینگے وے لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہی نشانے سے اگر مین اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اونکے حق مین فرمائی کہ

جسکا نام ذی الخویصرہ تہا جب اوسنے کہا تہا کہ خدا سے ڈر اے محمد حضرت کو جو سونا مٹی ملا ہوا جب کہ حضرت علیؓ نے یمن سے بہیجا تہا بانٹتے تہے چار آدمیون کے

درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتہا زید خیل **ف** یہ چارون عرب مین سردار تہے تازہ اسلام لائے تہے اسواسطے وہ دیا سو حضرت نے اونہین کو بانٹ دیا اونکی دلداری کے

واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تہا ذو الخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا اے محمد خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہکو بہی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اگر مین عدل

نکرونگا تو پہر دنیا میں کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اوسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہی حضرت نے فرمایا کہ مت لوگ نام کرینگے

کہ پیغمبر اپنے ساتہیونکو مارتا ہی غرض وہ وہان سے اوٹھ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید اس حدیث کے راوی بخاری مین روایت

ہی کہ وہی قوم خارجی پیدا ہوئی جنہون نے حضرت علی کی امامت نمانی اور حضرت علیؓ نے اونکو قتل کیا اور یہ بہی اوس لڑائی مین موجود تہا جو حضرت نے نشانی فرمائی تہی وہ اوسمین موجود

تہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی بہی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑہتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین ونکے ایمان نہین یعنی دل مین شرک اور بد عقیدگی بہری تو اونکی عبادت کچھ

اصلا نہین اور مسلمانونکو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر نہ ہو کہ کہا وے **خ** اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ ۳۹۹

حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین خدا کی بہروسے پر تو خدا انکی قسم کو سچا کردے یعنی جس چیز پر قسم کہا وین وہ بات ایسی ہو گی تو ویسی ہی کر دیتا ہے

ف بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ بہاری پہوپہی ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معافی کروایا اونے معاف نکیا پہر جرمانہ دینے کا اقرار کیا اوسکو بہی نمانا پہر آئے حضرت کی پاس

حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنیکا حکم کیا انس بن نضر چچا آئے حضرت سے کہا کہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تمکو سچا نبی کیا ہی کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرت نے

فرمایا اے انس خدا کا حکم بدلہ لینا ہی آخر اوس عورت کی قوم خوش ہو لیے راضی ہوگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی انس نے خدا کے بہروسے پر قسم کہائی تہی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی

خ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابو مسعود سے ۴۰۰

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] ایک [illegible] خدا [illegible] آپ سے [illegible] یعنی یا الله [illegible]
[illegible] آدمی کی [illegible] جانور ہیں ق آیا [illegible]

۳۰۱

موسى قام خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه فاوحى الله اليه ان لي عبدا بمجمع البحرين هو اعلم
منك فقال موسى يا رب كيف لي به قال تاخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق
معه بفتاه يوشع بن نون حتى اذا اتيا الصخرة وضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر واتخذ سبيله في البحر سربا
وامسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي صاحبه ان يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى اذا كان
من الغد قال موسى لفتاه اتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى جاوز المكان الذي امره الله به فقال له فتاه ارايت اذ
اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا
قال موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على اثارهما قصصا قال رجعا يقصان اثارهما حتى انتهيا الى الصخرة فاذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى
فقال الخضر واني بارضك السلام قال انا موسى قال موسى بني اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
اني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه فقال موسى ستجدني ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك
امرا فقال له الخضر فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم
ان يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوه بغير نول فلما ركبا في السفينة لم يفجأ الا والخضر قد قلع لوحا من الواح السفينة بالقدوم فقال له
موسى قوم حملونا بغير نول عمدت الى سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال
لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكانت الاولى من موسى نسيانا قال وجاء
عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا
البحر ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل اذ ابصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر براسه بيده
فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك لن تستطيع
معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى
اذا اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض قال مائل فقال الخضر بيده فاقامه

فقال موسىٰ قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل
ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يرحم الله موسىٰ لوددنا لو صبر حتى يقص علينا من خبرهما

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم میں کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیوں میں کون
عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں ہوں سو خدا نے اون پر غصہ کیا اس واسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہیں پھیرا یعنی یوں نہ کہا کہ اللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا
کہ قدر میرا ایک بندہ ہے وہ دو دریاؤں کے سنگم پاس ہے تجھ سے زیادہ عالم ہے سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرے اور اوسکا کیونکر ملنا ہے خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک مچھلی
لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری میں رکھ سو جہاں تو مچھلی تجھ سے چھوٹ جاوے تو وہ اوسی جگہ میں ہے گا سو موسیٰ علیہ السلام ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل میں رکھا پھر
روانہ ہوا اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہاں تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونوں جنے وہاں سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے
زنبیل میں تڑپی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا میں پھر اوسنے دریا میں اپنی راہ سرنگ بنا کر اور خدا نے جہاں سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا جب
موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگ گئے تھے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ رات اور دن
باقی رہا تھا جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا لا ہمارا ناشتہ ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر میں تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے جسکو
خدا نے فرمایا تھا آگے نہ بڑھے تھکے نہ تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو میں بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہیں بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے
مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجھکو تعجب ہے یعنی یہی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو
تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدموں پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونوں پھر قدم پر قدم ڈالتے یہاں تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک
دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑا لپیٹے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں یعنی اس ملک میں سلام کی رسم نہیں تو سلام کیونکر کیا موسیٰ
نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہے موسیٰ نے کہا کہ ہاں میں تیرے پاس آیا ہوں کہ مجھکو سکھلا دے جو خدا نے تجھکو علم سکھایا ہے خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو صبر نہ
ٹھہر سکیگا اے موسیٰ خدا کے بہت علم سے مجھکو ایک علم ہے خدا نے مجھکو سکھایا ہے کہ تو اوس علم کو نہیں جانتا اور تجھکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجھکو سکھایا ہے کہ میں اوسکو نہیں جانتا موسیٰ نے
کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو صابر پاویگا اور میں تیرے حکم کے خلاف نہ کرونگا پھر خضر نے اونسے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھ جب تک میں اوسکا ذکر کر دوں
سو دونوں چلے ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے سو اونکے پاس سے ایک کشتی گذری سو اونسے کشتی والوں سے بات چیت کی کہ ہمکو بٹھا لو پہچان گئے خضر کو تو بے کرایہ
کے لے لیا اونکو پھر جب دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے لوہے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے اونسے کہا ان لوگوں نے ہمکو بے کرایہ کے چڑھا لیا
تو نے کشتی کا قصد کر کے پھاڑ ڈالا تا کہ ڈبو دے کشتی والوں کو البتہ عجب بات تجھ سے ہوئی خضر نے کہا کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکیگا موسیٰ نے کہا نہ پکڑ

بھول چوک پر پکڑ اور مجھ پر مشکل نہ ڈال یعنی بیچ ہوتے کہا معاف کیجیے پھر نکلے کہ چلے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھول کے ہوا حضرت نے
فرمایا کہ ایک چڑیا آئی سو دریا کے کنارے پر بیٹھی اور اپنی چونچ دریا میں ایک بار یا دو بار ڈالی سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہیں ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اوسکے برابر جتنا اس چڑیا نے
دریا کا پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر اور ہمارا تمہارا علم قطرے کی برابر ہے پھر حضرت نے فرمایا یعنی چونچ میں اوٹھایا پھر دونوں کشتی سے نکلے سو جس حال میں کہ دریا کے کنارے پر چلے جاتے
تھے ایکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا لڑکوں کے ساتھ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑا اور اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰ نے کہا کیا تو نے
مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اوسنے کسی کا خون کیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ تو نے کام کیا برا سو خضر نے کہا کیا میں نے تجھ سے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیگا
حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے سخت تھا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر اسکے بعد تجھ سے کوئی بات پوچھوں تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت پایا پھر دونوں چلے
یہانتک کہ آئے ایک بستی والوں پاس سو اون لوگوں سے کھانا مانگا اون لوگوں نے اونکی مہمانی کرنی نہ مانی سو دونوں نے وہاں ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی اوسنے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضر نے اپنے
ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰ نے کہا کہ یہ قوم ہے کہ ہم اوسکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری
لیتا خضر نے کہا اسوقت میرے تیرے درمیان جدائی ہے سو بتا دیتا ہوں میں تجھکو اون چیزوں کا مطلب جن پر تو صبر نہ کر سکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام
صبر کرتے تو بہتر تھا کہ بہت چیزیں اونکا قصہ ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کاموں کی حکمتیں بہت لوگوں کو معلوم ہوتیں ف یہ پورا قصہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ حضرت خضر نے
حضرت موسیٰ سے کہا کہ اوس کشتی کا حال تو یہ ہے کہ وہ ناو محتاج لوگوں کی تھی کہ دریا میں محنت کرکے اوسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو میں نے چاہا کہ اوسمیں عیب لگا دوں
اسواسطے کہ وہاں ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست اور کوری کشتی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے کے مار ڈالنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تھا اور اوسکے
ماں باپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہیں اون بیچاروں کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا میں نہ ڈالے سو ہم نے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے اونسے اچھا ایک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ
یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہونچیں تو اوس مال کو نکال کر خرچ
کریں اگر وہ دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ خدا کے حکم سے کیا [illegible] ف حضرت خضر کا نام ایلیا بن ملکان
ہے اور خضر اونکا لقب ہے کہ جہانکہیں اونکے قدم کی برکت سے سبزی جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت میں تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہیں بعضے کہتے ہیں بنی اسرائیل
میں سے بعضے کہتے ہیں کہ [illegible] تھے [illegible] اور اونکی عمر میں اختلاف ہے [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ف حضرت [illegible]
[illegible] کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے [illegible] علم [illegible]
[illegible]

اختیار کیا تھا ہی جائے اور اسکو ساتھ مت کرے تھا جدا کرے پانچویں شیخ عبد الحق وہ بات یہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اگرچہ وہ ہمکو حکمت نہ معلوم ہو جیسے
ناو کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اوٹھا دینا سو اگر حکمت تھا تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ ناموافق اسواسطے کہ
اوسکا کوئی کام بے حکمت نہیں ق ابن عمر إن ناسا منكم قد أروا ليلة القدر في السبع الأول وأري ناس منكم أنها في السبع الغوابر فالتمسوها ۴۰۲
في العشر الغوابر بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے بعضے آدمیوں کو گمان ہے کہ شب قدر پہلی سات راتوں میں ہے اور
بعضوں کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتوں میں ہے سو تم اوسکو پچھلی دس راتوں میں تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمیں تم رہے اگر تم سات میں تلاش کروگے تو سات اس میں بھی
موجود ہیں خواہ پہلی خواہ پچھلی ق عدي بن حاتم إن وسادك لعريض إنما هو سواد الليل وبياض النهار قاله له بخاری اور مسلم میں عدی بن حاتم ۴۰۳
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ و سفید ڈورے سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہ حضرت نے عدی سے فرمایا ف بخاری
میں عدی بن حاتم رضی سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اوتری کہ رمضان میں کھایا پیا کرو جب تک سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے جدا نہو تو میں نے اونٹ باندھنے کی دو رسیاں
ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات میں میں نے اوسکو دیکھا مجھکو کچھ صاف نظر نہ آیا صبح کو میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو نے خدا
کا یہ مطلب نہیں سمجھا جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار ہو اوس وقت تک سحری
کھانا درست ہے ق ابن مسعود إن هاتين الصلوتين حولتا عن وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب وصلوة الفجر بمزدلفة بخاری ۴۰۴
اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نمازیں یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئیں اپنے وقت سے اس مکان میں یعنی مزدلفہ میں ف مزدلفہ ایک
مکان کا نام ہے مکے سے چھہ کوس پر حضرت نے حج کے موسم میں وہاں مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز بہت اندھیرے میں اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی اور
اسکے بعد یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف تھا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف
ہوئی کہ ہر روز اسی طرح ہوتی تھی اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے کہ حج میں ایسے وقت پڑھے یا اور کام حج کے اسکے
ق أبو مسعود عقبة بن عمرو الأنصاري إن هذا اتبعنا فإن شئت أن تأذن له وإن شئت رجع قال بل أذنت له يا رسول الله ۴۰۵
قاله لأبي شعيب الأنصاري لما دعاه خامس خمسة فاتبعهم رجل بخاری اور مسلم میں ابو مسعود انصاری رضی سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے
حضرت کو پانچ آدمیوں کی دعوت کی تھی یعنی پانچویں حضرت تھے ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا
ہے تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ میں اسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہوں ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو آدمیوں کی دعوت ہو اوسمیں بے بلائے کوئی نہ جاوے اور جو کوئی ساتھ چلا جاوے تو صاحب خانہ سے اسکی اطلاع کرے

۴۰۶ ق جابرؓ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ بخاری و مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اس نے مجھ پر میری تلوار کھینچی سو میں جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی سو کہنے لگا تمکو مجھ سے کون بچاویگا میں نے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب میں ایک ملک ہی حضرت ہاں جہاد کو گئے تھے جب پھرے تو ایک جنگل میں جسکے علوہ علوہ درخت اور ترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمیں لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب بھی درختوں کے نیچے جا کر سو رہے استے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تمکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سو خوف کے مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھا لی اور اوس سے کہا کہ بتلا اب تجکو کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا اور اصحاب کو بلا کر یہ حال فرمایا

۴۰۷ خ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ بخاری میں معویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم میں ہوگی جبتک لوگ دین کو قائم رکھینگے جو اوسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہ کے بل اوندھا کریگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہو دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہیں سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا جبتک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اونپر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفاے عباسیہ کی قائم رہی جب دین میں سستی ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد ہو گئے

۴۰۸ ق عُمَرُ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری و مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن سات عرب کی سات بولیوں پر اوترا ہے سو اوسمیں سے پڑھو جو تمکو سہل معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہو کہ میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور طرح سے یاد تھا سو میں اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجھکو آپ نے جسطرح سورہ فرقان سکھایا تھا اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جسطرح اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسیطرح قرآن اترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجھکو جسطرح معلوم تھا میں نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسیطرح قرآن اترا ہی بعد اوسکے حضرت نے فرمایا عرب کی سات بولیاں ہیں جن میں قرآن اترا ہو وہ یہ ہیں پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچویں طے کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتویں بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ سات قرأتیں مراد ہیں بعضے کچھ اور کہتے ہیں لیکن صحیح یہی ہو کہ سات بولیاں مراد ہیں

۴۰۹ ق عَائِشَةُ إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَهُ لَهَا حِينَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ایسی چیز ہو کہ خدا نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہی یعنی اسمیں کچھ اختیار نہیں سو اتنی بات ہو ضرور اگر حج طالبی کرتے ہیں تم کرتی رہو مگر بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ پھریو ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جب سرف میں پہنچے تو مجھکو حیض آیا حجۃ الوداع کے سال میں رو رہی تھی کہ حضرت میرے پاس آئے مجھسے پوچھا کیوں روتی ہو میں نے حال کہا حضرت نے

۴۱۰ یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت میں حج کے سب کام درست ہیں سوای طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کر لیا ق ابُو موسیٰ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهٗ لِاَبِیْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ حِیْنَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس شخص نے بشارت کو نہ لیا تم دونو بشارت کو قبول کرو یہ بات حضرتؐ نے ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرتؐ سے کہا کہ بہت مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرتؐ سے کہا کہ جو وعدہ آپ نے کیا تھا سو پورا کرو حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشی ہو جنت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرتؐ نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال سے فرمائی دونو نے کہا کہ یا حضرتؐ ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرتؐ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منھ اوسمیں دھویا کلی اوسمیں ڈالی پھر دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رضہ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اسمیں سے کچھ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اوسکو دیا ه زید بن

۴۱۱ ثابت اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهٗ لَمَّا مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِیْنَ مسلم میں زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ جب مشرکوں کی قبروں پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبر کے اندر بلا میں گرفتار ہیں اگر تمکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردوں کا دفن کرنا کہیں چھوڑ دو تو میں خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا میں سنتا ہوں ف حضرتؐ مدینے کے ایک باغ میں خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبروں کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرتؐ نے فرمایا یہ کسکی قبریں ہیں ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافروں کی قبریں ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ه

۴۱۲ اَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا كَانَ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى یَطْلُعَ الشَّاهِدُ یَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم میں ابو بصرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز اونپر بھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تمسے آگے ہو چکے ہیں سو او نہوں نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار میں رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی محافظت کریگا اور اوسکو ادا کرتے رہے گا اوسکو اور نمازوں سے اسکا دوہرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جبتک کہ تارا نہ نکلے ه

۴۱۳ مُعٰوِیَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا یَصْلُحُ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّكْبِیْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم میں معٰویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمیں مناسب نہیں کچھ آدمیوں کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح میں معٰویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے میں ایک آدمی نے چھینکا میں نے کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا میں نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجھکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی

لگے ٹوکنے لگے تب میں سمجھا کہ مجھکو چپ کراتے ہیں تو میں چپ ہو رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان جیئے ایسا نرمی سے بتانے والا نہیں دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا نماز میں درست نہیں

٢١٤ م ابو هريرة إنّ هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها وإنّ الله ينوّرها لهم بصلوتي عليهم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہیں مردوں کے حق میں اور اللہ جلالہ انکو روشن کر دیتا ہے میری دعا سے انپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر کی صبح کو جب آپنے اوسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگوں نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیوں نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگوں کو مستحب ہے

٢١٥ ق انس إنّ هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول والقذر إنّما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسجدیں اس لائق نہیں کہ انمیں کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدیں تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہیں ف ایک گنوار مسجد میں آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے میں پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی مار ڈالنے سے لئے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہیں پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا کر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد میں سوا عبادت کے اور کچھ مناسب نہیں اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ بتانا ہو بغیر غصہ بتانا ہے

٢١٦ ق ابو موسى إنّ هذه النار إنّما هي عدوّ لكم فإذا نمتم فأطفئوها عنكم بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو تم جب سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو ف ایک بار مدینے میں ایک گھر مع گھر والوں جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل میں ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہ ہو تو بجھانا کچھ ضرور نہیں

٢١٧ م عبد الله بن عمرو إنّ هذه من لباس الكفّار فلا تلبسها قاله حين رأى عليه ثوبين معصفرين وفي رواية أنّه قال أأمّك أمرتك بهذا قلت أغسلهما قال بل احرقهما مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافروں کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمروؓ سے فرمایا جب اونپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے

کہا

کہا کہ کیا تیری ماں نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اونکو دھو ڈالوں حضرت نے فرمایا بلکہ اونکو جلا دے

ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اوسکی برائی خوب دل میں ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ کیوں نہ دیدیا اوسکو کیوں جلا دیا اپنی عورتوں کو دیدیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر انی کا لفظ ہے

۴۱۸ م **ابو هريرة إني آخر الأنبياء وإن مسجدي آخر المساجد** مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہوں اور مقرر میری مسجد سب پیغمبروں کی مسجدوں سے پچھلی مسجد ہے

ف یعنی میں سب پیغمبروں کی بعد آیا ہوں میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نہ جاری ہوگا تو مراد یہ ہے اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک رہیگی

۴۱۹ م **جندب بن عبد الله إني أبرأ إلى الله أن يكون لي منكم خليل فإن الله قد اتخذني خليلا كما اتخذ إبراهيم خليلا** مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں انکار کرتا ہوں خدا کے روبرو کہ تم لوگوں میں سے کوئی میرا جانی پیارا نہیں اسواسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا

ف خلیل اوس دوست کو کہتے ہیں جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل میں سوائے خدا کے کسیکی نہ تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت بے حد وحساب تھی بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو بہت چاہتا ہوں آپ بھی مجھکو کچھ چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۲۰ م **سعد بن أبي وقاص إني أحرم ما بين لابتي المدينة أن يقطع عضاهها أو يقتل صيدها** مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مدینے کے دونوں طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اوسمیں شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہوں یعنی جیسے مکے میں درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہیں ویسے ہی مدینے میں بھی درست نہیں یہ سب عالموں کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہاں کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہیں اونکے مذہب کی اور دلیلیں ہیں

۴۲۱ م **انس إني أرحمها قتل أخوها معي يعني أم سليم أم أنس بن مالك** بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہوں اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تھا

ف حضرت مدینے میں سوائے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا

۴۲۲ ق **ابو سعيد إني اعتكفت العشر الأول ألتمس هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الأوسط ثم أتيت فقيل لي إنها في العشر الأواخر فمن أحب منكم**

أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس
راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر میں درمیان کی دس راتیں اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر پچھلی
٤٢٣ دس راتوں میں ہے سو تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان پہلے باب میں ہو چکا ق عائشۃ
إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَهُ لَهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تجھسے ایک بات کہتا ہوں سو تجھکو اسکے جواب میں جلدی مناسب نہیں بدوں اپنے ماں باپ کی صلاح
لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے فرمائی ف حضرت کی بیبیوں نے کھانا کپڑا معمول سے ایکبار زیادہ مانگا حضرت ﷺ کو رنج ہوا تب یہ مضمون کی آیت
اتری کہ سامان دنیا اختیار کریں یا دین کو تب حضرت ﷺ نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رض سے کہی حضرت عائشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ میں
ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت ﷺ اس بات سے نہایت خوش ہوتے پھر اور بیبیوں نے
٤٢٤ بھی اسی طرح کیا ق عائشۃ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ
أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مسلم میں
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا اور دیکھتا ہوں انکو جو تم لوگوں سے میرے پاس آوینگے قسم خدا
کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو میں کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہیں اور میری امت کے ہیں سو خدا فرماویگا تو نہیں جانتا ہے
کہ انہوں نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے اپنی ایڑیوں کے بل یعنی دین سے پھر گئے ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہیں
جو چند گروہ عرب کے حضرت ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رض نے قتل کیا یا وے لوگ مراد ہیں جنہوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں
٤٢٥ اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں ق عقبۃ بن عامر إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي
الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي
وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے
واسطے ہراول اور پیشوا ہوں یعنی مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں قیامت میں
اور میں خدا کی قسم اللہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور ایک روایت یوں ہے کہ زمین کی کنجیاں
یعنی میری امت کا سب ملکوں میں عمل ہوگا اور میں واللہ تم پر اس سے نہیں ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے

قد خُیِّرتُ فاخترتُ قالَ ابنُ عُمَرَ اِنّی یہ حدیث سر پر فرمائی حضرت نے قریب وفات کے ف حسد کرنے لگے اور انہیں شریر ہوا لالچ میں کہیں ٣٢٦

لَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُّ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرُ لَهٗ لَزِدْتُّ عَلَیْهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ مجھکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ

مغفرت مانگوں تو اوسکی مغفرت ہو تو میں ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبد اللہ بن ابی مدینے میں ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج

دیتا تھا جب وہ مر گیا اوسکے بیٹے نے حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسکے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر

فاروق رضہ نے حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں حالانکہ خدا قرآن میں فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقوں کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

خدا نے مجھکو اس آیت میں مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے میں اختیار دیا ہے صاف منع نہیں کیا اسمیں تو خدا نے بھی فرمایا کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے

مغفرت نہ ہوگی میں ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانوں پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اوتری وَلَا تُصَلِّ

عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اونمیں سے جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق میں پیغمبر کی بھی دعا کچھ فائدہ نہیں

کرتی ف ٣٢٧ اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَّا اُرَاهَا اِلَّا یَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَکَ عَسَی اللّٰهُ

اَنْ یَّنْفَعَهُمْ بِکَ وَیَاْجُرَکَ فِیْهِمْ قَالَهٗ لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ اللہ میرے خواب میں کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اوسی زمین میں ہم جا کر رہیں گے سوائے مدینے کے ویسی کوئی

اور زمین میرے گمان میں نہیں آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیگا کہ وے ایمان لاویں تا خدا اونکو تیرے سبب سے

فائدہ پہنچاوے اور تجھکو اونمیں ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے ف ابوذر کی قوم کا نام غفار ہے

اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے میں آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا

ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے خ ٣٢٨ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ

کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ

مُؤَلِّفُ هٰذَا الْکِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری میں

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ میں نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوائے

خدا کے لیے کیونکہ عجب ہے سو تم اگر ان دونوں کو پاتا تو قتل کرتا کہا صغانی اس کتاب کے شارح والے نے کہ ان دونوں سے ایک ہبار بن اسود
بن عبد المطلب تھا اور دوسرا عبد العزی بن قیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بخاری
میں داغنا جب کوئی اور علاج نہ ہو سکے تو جاری ہے درست ہے ٭ جابرؓ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ مسلم میں جابرؓ سے روایت ۴۲۹
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ میں نے دیا ہے اس بیٹے
کو غلام فرمایا حضرت نے فرمایا تیرا اسکے سوائے کوئی اور بیٹا بھی ہے اوسنے کہا کہ ہاں ہے حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے
کہا نہیں حضرت نے فرمایا جا میں ناحق پر گواہ نہیں ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے برابر دے ٭ ف عن عمر بن ابی ۴۳۰
سلمة وعائشة إِنِّي لَأَعْلَمُكُمْ بِاللهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ ويروى وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِهِ بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ اور حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت میں یوں ہے
اور خدا کے حکموں کو تم سے زیادہ جانتا ہوں ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجھکو غسل کی حاجت
ہوتی ہے اور نماز کا وقت آ جاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی اکثر ایسا ہوا ہے اوسنے کہا کہ میں اور آپ برابر نہیں
یا رسول اللہ خدا نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے
لیکن میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر نور ورع و تقی کو تو صدق و صفا + لیکن مفزا ای
ز مصطفے + اور اعلمکم بحدوده کی روایت مسلم میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے ٭ ق انس إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ ۴۳۱
إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ بخاری اور مسلم
میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں پھر سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز
میں تخفیف کر دیتا ہوں اوس سبب سے کہ میں جانتا ہوں اوسکی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرت کے وقت
میں عورتیں بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اور بچے کا رونا اوس پر نہایت شاق ہے
تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سنکر بیقرار ہوں کہ کہیں نماز توڑ دیویں یا جماعت
کا آنا چھوڑیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام ہر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈھے اور لڑکے اور بیمار و کام والے کا خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے
کہ اونکو تکلیف ہو ٭ ابن مسعود إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ ۴۳۲

الأرضِ يومئذٍ أو مِن خيرِ فوارسَ على ظهرِ الأرضِ يومئذٍ يعني غشيةً فوارسَ يبعثونَ طليعةً بعدَ فتحِ قسطنطينيةَ
حينَ يُقالُ إنّ الدجّالَ قد خلفهم في ذراريهم مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہون
اونکے نام اور اونکے باپونکے نام اور اونکے گھوڑونکے رنگ کو جانتا ہون وے زمین پر بہتر سوار ہوں گے اوس دن یا زمین پر اوس دن بہتر سواروں میں سے ہیں اور وے دس
سوار ہیں جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاویں گے قسطنطنیہ کے فتح ہونے کے بعد جب ونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا
ف مصابیح وغیرہ میں روایت ہے کہ ایک بار کوفہ میں سرخ آندھی آئی کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعودؓ
نے کہا کہ قیامت اوس وقت آوے گی کہ جب لوگوں میں میراث نہ بٹے گا اور اونکو کچھ خوشی نہ ہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیوں کا
شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہ ہوگا اسی طرح
تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھ کر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح
نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدی برادروں سے سو آدمیوں میں ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہ ہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہے
روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکے گا تو دجال کے آنے کی خبر پہونچے گی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرتؐ نے
اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اونکو خوب پہچانتا ہوں **ق** أبو موسى إنّي لأعرفُ أصواتَ رُفقةِ ۳۲۱
الأشعريّينَ بالقرآنِ حينَ يدخلونَ بالليلِ وأعرفُ منازلَهم من أصواتِهم بالقرآنِ بالليلِ وإن كنتُ لم
أرَ منازلَهم حينَ نزلوا بالنهارِ ومنهم حكيمٌ إذا لقيَ الخيلَ أو قال العدوَّ قال لهم إنّ أصحابي يأمرونكم
أن تنظروهم بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے
قرآن پڑھنے کی جب وے رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اونکے مکان پہچانتا ہوں رات کو اونکی قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو
منزل اوترتے وقت اونکے مکان نہیں دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے
ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں
ف اشعری یمن کی ایک قوم ہے جسکے ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں وے خوش آواز تھے قرآن خوب پڑھتے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو مسجد میں قرآن پکار کے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہ ہو اور کسیکو تکلیف بھی نہ ہو قول حکیم کے دو مطلب
ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہے لڑنے کو تیار ہے تم جلدی نکرو دوسرا مطلب کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہے یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہے

کہ اونکو ہم تمہارا انکار کرنے سے غرض یہ کر رہے تو تم بہت جلد اوسکو مارینگے ۳۴ ق جابر بن سمرۃ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ مسلم مین جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکہ کے ایک پتھر کو پہچانتا ہون جو نبی ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضی سے روایت ہے کہ مین حضرت کے ساتھ مکہ مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا

۳۵ ق سعد بن ابی وقاص اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْہِہٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اوسکے سوائے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہے اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ میں اوندھا نہ ڈالا جاوے ف یعنی اگر اوسکو میں نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے گا وہ دوسرا جو ہوا اوس سے نہ ڈر لگا تھا جو وہ مسلم تھے اور ایمان اونکے دلون میں خوب بس رہا تھا

۳۶ ق سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ بخاری اور مسلم میں سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں وہ بات جانتا ہوں کہ اگر اوسکو وہ کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے ف دو شخص آپس میں لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگیں گردن کی پھول گئیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ آدمی غصہ شیطان سے ہے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے

۳۷ ق ابن مسعود اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا وَاٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَۃَ اَمْثَالِھَا اَوْ اِنَّ لَکَ مِثْلَ عَشَرَۃِ اَمْثَالِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ وَکَانَ یُقَالُ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہوں کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیوں میں جو سب کے بعد بہشت میں جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنوں کے بل گھسٹتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا

چلتا ہے سو خدا اوس سے کہیگا جا بہشت میں داخل ہو تو وہ بہشت میں آویگا اوسکے خیال میں ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری
ہے یعنی کہیں اوس جگہہ نہیں پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت میں داخل ہو پھر وہ بہشت
میں آویگا تو اوسکے خیال میں بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا ای میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا
بہشت میں سو البتہ تیرے لیے تو دنیا کے برابر جگہہ ہے اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہو سو
وہ کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے یا تو مجھسے ہنستا ہے بادشاہ ہو کر کہا عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ میںنے
دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہانتک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے سو حضرت کے زمانے میں یہ حال تھا کہ لوگ
کہتے تھے کہ یہ شخص جیسے تھے میں ادنی بہشتی ہے یعنی سب سے ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اوسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے
والوں کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہوں کے
سبب دوزخ میں پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید و بے حساب ہے آدمی کے
خیال میں نہیں آسکتی **ق** عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ
تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ
قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میں البتہ جانتا ہوں
جب تو مجھسے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہے کہا حضرت عائشہ رض نے کہ مینے کہا کہ بھلا کسطرح آپ اسکو پہچانتے ہیں تو
حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے کہ قسم کھاتی ہوں محمد کے رب کی اور جب ناخوش ہوتی ہے
تو کہتی ہے کہ قسم کھاتی ہوں ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہاں سچ ہے میں ناخوشی میں آپکا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہوں یعنی دل سے
نہیں چھوڑتی **ف** مراد دنیاوی ناخوشی ہے گھربار کے معاملات میں معاذ اللہ دینی ناخوشی نہیں جو اسمان میں خلل ڈالے سو توں کے
سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتوں کی غیرت یعنی جلن اور خفگی عورتوں میں پیدائشی بات ہے شرع میں اسپر کچھ نہیں سوا اسکے میاں
بی بی کے رار پیار میں کسکو کیا دخل ہے خصوصا وہ بی بی جو میاں کی بہت پیاری ہو **ھ** عَائِشَةُ اِنِّي لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اور یہ یعنی عائشہ ایسا کرتا ہوں پھر ہم نہاتے ہیں
ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کریں اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۳۸

۴۳۹

میں غسل واجب ہے حضرت نے ارسال ہو نا ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلہ کے بیان میں حیا کرنے سے شعور طلب کرنے میں حیثیت کا

۴۴۰ ادا ء اسم وار دو مطرو ملال ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِنِّي لَاَنْقَلِبُ اِلَى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي اَوْ فِي بَيْتِي فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں اپنے گھر والوں میں پلٹ جاتا ہوں تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر میں پڑے پاتا ہوں سو اوسکو اوٹھا لیتا ہوں کہ کھاؤں پھر ڈرتا ہوں کہ کہیں زکوٰۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہوں ف زکوٰۃ کا مال حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا مگر جیسے یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہے لیکن احتیاط سے حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری اسکا نام ہے کہ ایسی چیز چھوڑ دیجے

۴۴۱ خ اَبُوهُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر ناگہاں دیکھونگا کہ موسی عرش کو پکڑے ہیں ف قیامت میں صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار میں سب لوگ مر جاوینگے دوسری بار میں سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش میں آوینگے اور حضرت موسی کو عرش میں لپٹا ہوا دیکھینگے بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان میں لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسی سے افضل کہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند میں سب پیغمبروں سے افضل ہوں لیکن ہمسرات میں نہیں جانتا یہ قیامت میں پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا نہیں معلوم کہ موسی بیہوش ہو کر مجھسے پہلے ہوشیار ہو گئے یا اونکے طور کے بیہوشی یہاں مجرا ہو گئی

۴۴۲ ق حَفْصَةُ اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن میں پٹا ڈالا ہے سو میں احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی کر دونگا ف حجۃ الوداع میں لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اوروں سے فرمایا کہ عمرہ کر کے احرام توڑیں حضرت نے احرام کیوں نہیں توڑا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہے اور قربانی والا محرم بدوں قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کر بادیحہ کی دسویں تاریخ سے پہلے جائز نہیں اسواسطے میں احرام کو نہیں توڑ سکتا احرام میں سر کے بالوں کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے حرام ہوں

۴۴۳ ق اِنَّ عُمَرَ اِنِّيْ كُنْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى بخاری اور مسلم

بین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجکو دن میں کھانا پینا ملتا ہے یعنی جسطرح تمکو
کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجکو بدون انکے خدا طاقت دیتا ہے یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو **ف** حضرت نے
اصحاب کو ملے کے روزے سے منع کیا یعنی دو دو دن یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور ان کو بھی رکھنا تھا کیونکہ درست نہیں اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو ملے کا
روزہ رکھتے ہیں اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہو تمکو درست نہیں **ق** ۴۴۴ اَبُوْ سَعِیْدٍ
اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو کا
حکم نہیں ہوا ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ اسکا حکم ہے کہ انکے پیٹوں کو چیروں یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ
کی بات دریافت کرنا میرا کام نہیں **ف** اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے
بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو میں اسکی گردن کاٹوں حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہے خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے
ہیں اور انکے دل میں کچھ ہے اور زبان میں کچھ اور ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے معلوم ہوا
کہ نمازی بریاہ ہے اور لوگوں کے دلوں کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں **م** ۴۴۵ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم میں
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگوں کو لعنت اور بددعا کیا کروں میں تو صرف
رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہوں **ف** جب کافروں سے بہت تکلیفیں دین میں اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بددعا
کیجیے کہ یہ غارت ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانوں کے تو دین و دنیا
دونوں حضرت کے سبب سے درست ہوا کافروں کو ہر چند آخرت میں عذاب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب نہیں کہ تمام امت جاوے اگلی امتوں پر
جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا **ق** ۴۴۶ انس اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْهَا اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتَبِیْعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور
مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے ریشمی کرتہ تیرے پاس اس واسطے نہیں بھیجا کہ تو اسکو پہنے میں تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اسکو
بیچکر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے **ف** حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رض کو بھیجا عمر فاروق نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہیں مجکو
کیوں بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب و سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونوں حرام ہیں
ق ۴۴۷ اَبُوْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ اِنِّیْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِیَ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْكُثْ قَالَهُ مَصْرِفَهُ مِنْ تَبُوْكَ بخاری
اور مسلم میں ابو حمید ساعدی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹے کہ مقرر میں جلد جانے والا ہوں یعنی مدینے کو سو جو تم

لوگوں میں پالے سے جیسا ... پہلے ... سو مہینا پورا نہ ہوا تھا کہ سیکھ لی ۴۳ زید بن ثابت انی واللہ ما آمن یہود
علی کتاب قالہ لما امرہ ان یتعلم کتاب الیہود روایت ہے زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مجکو
اپنے خط لکھانے پڑھانے میں یہودیوں پر اعتماد نہیں پھر زید بن ثابت نے فرمایا جب ان سے حکم کیا کہ یہودیوں کے خط لکھنا پڑھنا سیکھ لیں
ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیوں کو بلا کر لکھاتے پڑھاتے
تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہیں یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے میں تفاوت کر دیں تب زید بن ثابت انصاری سے فرمایا
تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونہوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوا
اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ اوس میں کچھ دین کا فائدہ ہو **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر آیا ہے
۴۴ م الشرید بن سوید الثقفی انا قد بایعناک فارجع قالہ لرجل مجذوم من وفد ثقیف مسلم میں شرید سے
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت لی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کے
کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اوس میں ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا
کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہیں اوسکو لوگ حقیر سمجھیں تو اوسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے
لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بیماری لگ جاتی ہے اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اور حدیث میں ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے
کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہے اور اگر کسکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا حکم بھی اور حدیث میں ثابت ہے
۴۵ ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم انا لا ندری من اذن منکم فی ذلک ممن لم یأذن فارجعوا حتی یرفع الینا
عرفاؤکم امرکم بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم
لوگوں میں کسنے اجازت دی ہے اور کسنے نہیں دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمہارے چودھری تمہارا حال ہمسے ظاہر کریں ف بعد فتح مکہ
کے جنگ حنین میں قوم ہوازن سے حضرت لڑ کے پکڑ لائے اور اونکا مال قابو میں آیا حضرت نے قیدی اور مال اونکا صحابہ
میں تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجئے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات
اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونوں چیزیں تمکو ملیں گی اوس قوم نے قیدیوں کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ
تمہارے بھائیوں نے اسلام قبول کیا ہے مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اونکے قیدیوں کو ہم پھیر دیں جو کوئی خوشی سے دیتا ہو سو دیوے اور جو اپنا حصہ دیا چاہے

تو اوسکو ہم اور کہیں سے جو قیدی پاویںگے تو اسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم خوشی سے دیتے ہیں آپکی خوشی سے اونکو پھیردے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہیں معلوم جب تک تمھارے واقف اور چودھری اپنے سب لوگوں کا
حال اظہار نکریں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہوں تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہیں حضرت
نے انکو احسان کی راہ سے دیا **م** عَائِشَةُ اِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ وَفِي رِوَايَةٍ اِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے ۴۵۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہیں چاہتے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نمانگیں گے **ف**
حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ میں تمھاری مدد کو آیا ہوں حضرت نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اوسنے
کہا کہ نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافروں سے مدد نچاہے شاید کہ دغا کریں **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ ۴۵۲
مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ
شَاؤُا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُا اَنْ يَدْخُلُوا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَاِلَّا فَقَدْ
جَمُّوا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰی اَمْرِي هٰذَا حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي اَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور مسلم میں
مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہیں آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور
مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور اونکو ضرر پہونچایا ہے سو اگر وے صلح چاہیں تو میں اونکے لیے کچھ مدت مقرر کر دوں او ہمکو
وے کعبے جانے سے نروکیں پھر صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر غالب ہو جاؤں تو اگر دینِ داخل ہوا چاہیں جسمیں لوگ
داخل ہوئے ہیں یعنی مسلمان ہوا چاہیں تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت میں اونھوں نے آرام ہی
پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانیں گے تو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے
اس کام پر یعنی دین پر یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت مدینے سے
مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اوس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہے کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا پیغام یہ کہ ہم تمکو
مکے میں نجانے دوینگے تمسے لڑیں گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے
سال عمرہ قضا کے واسطے گئے **ق** الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ **قال** بخاری اور مسلم میں ۴۵۳
صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے گورخر تحفہ تمھیں پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں **ف** حضرت

ہوتے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرت کے پاس لائے حضرت نے اوسکو نہ قبول کیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں ہاں شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہے بشرطیکہ شکار کو اشارہ سے بتلایا نہو **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر نشان ہے

۴۵۴ **م** ابو ہریرۃ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہے کہ جب کوئی تم میں مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایمان دار کی زندگی تو نیکی ہے کو بڑھاتی ہے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفوں سے تنگ ہو کر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اوسکے قطع ہو گئے کوئی نیک کام نہیں کر سکتا اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف میں گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی میں گذری تو شکر کا ثواب دیگا تو ایماندار کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہے

۴۵۵ **م** عائشۃ اِنَّہٗ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃِ مَفْصَلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِمِائَۃِ السُّلَامٰی فَاِنَّہٗ یُمْسِیْ وَیُرُوْحُ یُمْسِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ بات تو یہ ہے کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگوں کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگوں کی راہ سے علیحدہ کر دے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلا دے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیوں کی گنتی برابر تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دوزخ کی آگ سے دور ڈالی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شام کریگا یا چلیگا ان دونوں روایت کا مطلب ایک ہے **ف** یعنی آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا تو ... گویا ... حق ادا کیا اور ... سے ... ہر ایک جوڑ کے ... شکر ادا ہوا اسکو اجر ...

۴۵۶ **م** عرفجۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ مسلم میں ... سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ بات یوں ہے کہ عنقریب بہت سے کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو ... کہ اس امت کے ... اور ... حالانکہ یہ ... تو اوسکو تلوار سے کوئی کیوں نہ ہو **ف** یعنی ... ایک ایسا

امام اور دارالحرب بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت میں پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانوں میں
پھوٹ پڑتی تو کافر کبھی غالب ہوتے **ق** عَائِشَةُ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم میں حضرت ۴۵۷
عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیوں سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جاؤ ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرت کی بیبیان
جاتے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھیں جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو سمجھ ہوا کہ شاید ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہیں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** عَلِيٌّ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ ۴۵۸
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ بخاری میں علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
حاطب بدر کی لڑائی میں موجود تھا شاید کہ خدا بدر والوں کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے
میں تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق میں فرمائی **ف** بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ ایکبار حضرت نے
ارادہ کیا کہ مکے میں اچانک جا پہنچیں اور کافروں کو غافل پاکر مار لیں حاطب نے یہ حال مکے والوں کو خط میں لکھ بھیجا حضرت کو یہ
حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونوں راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے پوچھا کہ اس خط
لکھنے کا کیا سبب حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں مسلمان ہوں کافر نہیں میرے لڑکے بالے مکے میں ہیں میرا وہاں کوئی
بھائی بند نہیں جو اونکی خبر گیری کرے میں نے اس خط سے چاہا کہ اون کافروں سے راہ و رسم پیدا کروں تاکہ وہ میرے لڑکے
بالوں کو نہ ستاویں عمر فاروق رض نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بدری صحابیوں کے حق میں سو تین تیرہ تھے بڑے مرتبے میں اگر اون سے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چاروں خلیفہ بھی
بدری میں جسنے اون پر طعن کیا اوسنے اپنے ایمان میں خلل ڈالا **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّهُ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ ۴۵۹
مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هٰذِهِ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں ان میں بہت ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت میں اگر کوئی ایسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے
ف محدث اوسکو کہتے ہیں جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی نبی کا مرتبہ محدث
کے برابر نہیں ... جب حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتوں سے بیشک افضل ہے جس صورت میں
اگلی امتوں میں محدث ہو سکے ہیں تو حضرت کی امت میں بھی ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا مرتبہ کمال ثابت ہوا **ق** ۴۶۰

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کنکری مارنے سے شکار حاصل نہیں ہوتا ہے [illegible]
پڑتا ہے کنکری دانت توڑتی ہے اور آنکھ پھوڑتی ہے **ف** بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کنکری اور کنکر یا گولی وغیرہ
پھینکتے ہیں سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بے فائدہ چیز ہے بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے **ق** ٤٦١ عَائِشَةَ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ
حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ بخاری اور مسلم میں عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بات یوں ہے کہ کوئی نبی ہرگز
نہیں مرتا جبتک کہ اپنا مکان بہشت میں نہیں دیکھ لیتا پھر مرنے جینے میں اوسکو اختیار دیا جاتا ہے **ف** حضرت عائشہ رض سے آیا
ہے کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت میں فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا
سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ الٰہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ
حضرت نے موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ
اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى یعنی الٰہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہوں **ق** ٤٦٢ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ حَقًّا
عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ أَوَّلِهَا
وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ
ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ
وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ
وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ کوئی نبی مجھسے پہلے ہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر
جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق میں برا جانے اور مقرر اس تمہاری امت کے شروع میں عافیت جانکے نزدیک
ٹھہر چکی اور پچھلی امت کو بلا لگیگی اور برے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کریگا بعضا بعضے کا یعنی
پچھلے فساد کے روبرو پہلا سہل معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار کہ اسمیں میری ہلاکی ہے پھر
وہ مشکل کھل جاویگا اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہے یہی ہے پھر سو جو چاہے کہ آپ کو دور ڈالے دوزخ سے

فیرقق: ڈبکیگا

اور

اور بہشت میں جاوے تو چاہیے کہ اوسکے موت اوس حالت میں آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار مرے
اور چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگونکے واسطے چاہے
اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو اور اوسکے قول قرار پر اعتبار کیا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری
کرے اگر اوسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو ف حضرت
کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت میں فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اونکے علاج بتلائے اور پہلے
سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِىَ مَقَالَتِىْ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلَيْهِ | ۴۶۳
ثُمَّ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهٗ مِنِّىْ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہے گا اپنا کپڑا جب تک کہ میں
اپنی بات تمام کر چکوں پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو میں کہتا ہوں یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا ف
ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگونکو اونکے یاد پر تعجب ہوا تب انھون نے لوگوں سے اسکا سبب بتلایا
کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت کے پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے
اور مجھکو کچھ فکر نہ تھا اور مہاجرین اصحاب بازار میں خرید فروخت میں مشغول رہتے تھے اور انصاری صحابہ اپنی کھیتی میں مصروف تھے
سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جبتک کہ میں کلام کر چکوں تو وہ میری سب حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر
جب حضرت کلام کر چکے تو میں نے اوس کپڑے کو اپنے بدن میں لگا لیا پھر اوس روز سے میں کوئی حدیث حضرت کی نہیں بھولا ف اَبُوْهُرَيْرَةَ | ۴۶۴
اِنَّهٗ لَيَاْتِى الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یوں ہو کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت میں آویگا خدا کے نزدیک اسکی
مچھر کے پر برابر قدر نہ ہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھو لو کہ خدا فرماتا ہے کہ نہ اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے برابر وزن یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین
جو ترازو سے تولے معلوم ہو کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں ق عَائِشَةُ | ۴۶۵
اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا يَعْنِىْ يَهُوْدِيَّةً بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ حال یہ ہے کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہیں اور اوسکی قبر میں اوس پر عذاب ہو رہا ہے ف ایک یہودی عورت مر گئی تھی
لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی ہ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِى الْخَمْرَ مسلم میں | ۴۶۶

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہیں ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ میں تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہیں ہے بلکہ یہ خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہیں

۴۶۷ | **اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي** مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بیقدری نہیں اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہوں اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اپنی بیبیوں پاس بھی رہونگا **ف** حضرتؐ نے ام سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ میں پہلے خاوند کے گھر میں بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہیں ہے لیکن خدا کا حکم یوں ہے کہ اگر میں تیرے پاس سات دن رہوں تو اور بیبیوں پاس بھی رہونگا یعنی جسکی کہ باری برابر رکھے نہیں تو گنہگار ہونگا

۴۶۸ | **اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ** مسلم میں اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک پردہ میرے دل پر چھا جاتا ہے اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں **ف** بعضے عالموں نے یوں کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے کاموں سے اوس حالت میں کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اوروں کو اگرچہ ولی کامل ہوں بدرجہ اولیٰ استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا چاہیے

۴۶۹ | **اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ** مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکے بعضے کام میں بھلا جانوگے اور بعضے میں بُرا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اونکی برائیوں کو انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو اونکے خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا **ف** پوراقصہ یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکموں کو مار ڈالیں حضرت نے فرمایا کہ نہ [illegible]

[illegible]

اوس سے صریح کفر ہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہیں یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے
جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد **فصل** اس فصل میں ۲ حدیث ہیں کہ جنکے سرے پر اِنّھم ہے ۴۵ عمر اِنّھم خیّرونی بین ان
تسئلونی بالفحش او یبخّلونی ولستُ بباخلٍ **قاله** حین قسم قسمًا فقال عمر یا رسول اللّٰہ لغیر هؤلاء
کان احق به منهم مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون لوگوں نے مجکو اختیار دیا اس میں کہ مجھ سے بیٹ بری
طرح سوال کریں یا مجکو بخیل مشہور کریں اگر نہ دیوں اور میں تو بخیل نہیں یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نو
مسلموں کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار اونکے سوائے اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے
جواب کا یہ ہے کہ اگر نو مسلم مال کو نہ پاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اس واسطے میں نے اونکو دیا اور محتاجوں کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احمق
جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں کہ جنکے سرے پر انما ہے ۴۶ **ق** عائشہ
اِنّها ابنةُ ابی بکرٍ **قاله** عندما صار عائشة من زینب بنت جحشٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرت نے فرمائی [illegible] رضی اللہ عنہا کی بابت [illegible]
زینب کے گفتگو ہے **ف** بخاری میں روایت ہے کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی
خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو [illegible] کہ حضرت جس بی بی پاس
ہوں وہیں لوگ تحفہ بھیجا کریں عائشہ کی کوئی خصوصیت نہ ہو ام سلمہ نے حضرت سے کہا [illegible] کہ مجکو عائشہ کے بارے میں
رنج نہ دو سوائے عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہیں آتی ام سلمہ نے کہا توبہ اللہ سے آپ کے رنج سے توبہ کی پھر
حضرت کی بیبیوں نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اسی واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا اے بیٹی [illegible] چاہتا ہوں
حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ میں اوسکو چاہوں گی جسکو آپ چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ رضی
پھر چلی گئیں پھر بیبیوں نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی تھیں حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب نے حضرت کے
سامنے بہت سخت باتیں کہیں اور کہا یا رسول اللہ آپ کی بیبیاں عائشہ کے حق میں [illegible] انصاف چاہتی ہیں پھر حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اتنک کچھ جواب نہیں دیا حضرت کی طرف دیکھی جاتی تھیں کہ شاید حضرت کچھ جواب دیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
دیکھا حضرت [illegible] تو زینب کو جواب میں بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابو بکر

کی یعنی ہے ایسی ویسی نہیں جو ایک کے جواب دینی نکر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسے ہی وہ بھی دانا اور
خوش تقریر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیوں سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تھے تو جنے حضرت عائشہ کو برا کہا

۴۷۲ اور اون سے عداوت رکھی او سنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیوں سے کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہو گی اور وے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے
اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے
مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تم پر ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نکریو کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما

۴۷۳ کہتے ہیں کہ ایسی زیادتی سلطنت سے مراد یہ ہیں ہوئی **ق** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّهَا طَيْبَةُ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ
خَبَثَ الْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ
میل اور کثیف والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے **ف** ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا
اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نمانا پھر اوسنے کہا پھر نمانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے

۴۷۴ یہ حدیث فرمائی **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا **قَالَهُ** حِيْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ اِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ
بِهَا اِلَيْهَا بخاری اور مسلم میں ام عطیہ رضہ سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنی مقام کو پہونچ چکی **ف**
حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر میں حضرت عائشہ
پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمہارے پاس کھانیکی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر نسیبہ نے اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے
جو آپ نے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکاۃ کا مال ہرچند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور پاس سے

۴۷۵ پھر کچھ اوس میں سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا **خ** عَائِشَةُ اِنَّهَا
كَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ يَعْنِيْ خَدِيْجَةَ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

خدیجہؓ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اوسمیں بہت خوبیاں تھیں اور میری اولاد اوسی سے ہوئی **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مجھکو
حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہیں آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تھا
اس واسطے کہ حضرت اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ میں نے اونکو دیکھا نہ تھا ایک روز میں نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے
ہیں شاید اونکے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہؓ بہت مالدار تھیں جب اونکا نکاح
حضرت سے ہوا اونہوں نے اپنا سب مال حضرت پر اوٹھا دیا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت اونسے بہت راضی رہے حضرت کی سب
اولاد اونھیں سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینوں بیٹے لڑکپن میں مر گئے چار بیٹیاں زندہ رہیں یعنی حضرت
رقیہؓ حضرت زینبؓ حضرت ام کلثومؓ حضرت فاطمہؓ سوائے حضرت فاطمہؓ کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
جو حضرت کی حرم تھیں پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن میں مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہے کہ مجھکو دوسبب سے خدیجہ کی محبت ہے
ایک تو یہ کہ اوسمیں خوبیاں بہت تھیں دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی **ھ** عَلِيٌّ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي اِنَّهَا　۴۷۶
ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَعْنِي بِنْتَ حَمْزَةَ مسلم میں علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امیر حمزہ کی بیٹی مجھکو
حلال نہیں وہ او میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے **ف** حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت
کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتوں سے اکثر نکاح کرتے ہیں ہمارے خاندان سے کیوں نہیں کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے خاندان میں کوئی ہے میں نے
کہا کہ ہاں حمزہ کی بیٹی موجود ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ھ** اَبُو ذَرٍّ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ يَعْنِي زَمْزَمَ　۴۷۷
مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا **ف** یعنی جیسا کھانا کھانے
سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدائے اسلام میں جو ابوذر غفاری نے
حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافروں کے خوف سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات
ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنوں سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم کے پانی کے
اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن پر اتفاق ہے **ق** اَبُو ذَرٍّ اِنَّكَ　۴۷۸
امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ

قاله لمن عیر غلامہ بامہ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے
کہ تجھ مین جاہلیت کی خو ہے تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اونکو تمھارے
ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا بھائی جسکی ملک میں ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے
جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دبا ڈالے سو اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت
ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام
پہنتا تھا کسی نے اوسکا سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے
اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہیں اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام
کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے

۲۷۹ **ق** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ

قاله لما عادہ ۔ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کرے گا
خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہانتک کہ جو اپنی جورو کے موہنہ میں ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعد نے
پھر مینے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیوں کے چلے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب
مکے میں چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا
یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانوں کو
نفع ہوگی اور کافروں کو ضرر الٰہی جاری اور قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیوں کے بل لیکن بہایت محتاج

سعد بن خولہ سے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مرگیا حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف
لیگئے تھے ف صحیح بخاری میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے
مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوا سے کوئی میرا وارث
نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر مینے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرت نے
فرمایا کہ نہیں پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت سے فرمایا کہ ہان تہائی خیرات کے واسطے بہت ہے پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور جو روالڑکون کو کھانے
کپڑے دینے مین بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جانکر دیوے اور سعد کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین مکے کا رہنا
خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اوسمیں پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہا ہو تو عبادت کے ثواب مین
نقصان نہیں پھر اونکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین
کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہیں بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع میں مرگئے تھے افسوس کیا ق ۴۸۰
اِنَّکَ سَتَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَھُمْ فَادْعُھُمْ اِلٰی اَنْ یَّشْھَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ
اَغْنِیَآئِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لَکَ بِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ
فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو
یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہیں یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے
پاس جانا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیویں اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہیں اور مقرر محمد خدا کا رسول ہے سو
اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مانیں تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اوپر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازیں فرض کیں ہین سو
اگر اسمیں بھی تیرا کہنا مانیں تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اوپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اونکے مالداروں سے لی جاوے اور اونکے محتاجوں کو
پھیر کر دی جاوے اگر وہ یہ بھی مانیں تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ میں حالانکہ چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کرو مظلوم کی

بدعا سے سوات یون ہیکہ مظلوم کی دعا میں اور خدا میں کچھ آڑ نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم کرنا شعر بترس از آہ

مظلومان کہ در وقت دعا کردن ۔ اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۰ ۴۰۱ م سلمۃ بن الاکوع اِلَّا کُنْتَ کَالَّذِیْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰھُمَّ

اَبْغِنِیْ حَبِیْبًا ھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ **قَالَہٗ** لہ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ کیوں نہ تو ویسا ہے

جیسا اگلے زمانے میں کوئی شخص کہہ گیا ہے کہ اے خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت

نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی میں سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا

کہ تیری ڈھال کہاں ہے سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا کمال

بات ہے ۴۰۲ م عمرو بن عبسۃ اِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ یَوْمَکَ ھٰذَا اَلَا تَرٰی حَالِیْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰکِنِ ارْجِعْ اِلٰی اَھْلِکَ

فَاِذَا سَمِعْتَ بِیْ قَدْ ظَھَرْتُ فَأْتِنِیْ **قَالَہٗ** لہ جاء وقال انی متبعک مسلم میں عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

بیشک میرا ساتھ دینا تجھ سے ہو سکیگا اس وقت میں کیا تو نہیں میرے حال اور لوگوں کے حال کو دیکھتا ہے یعنی ابھی کفر غالب ہے اور

اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگوں میں پھر جب میرا حال سنیو کہ میں کافروں پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے عمرو

بن عبسہ سے فرمایا جب وے کہا کہ میں تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے یوں

روایت ہے کہ میں کفر کے وقت میں بھی کافروں کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص مکے میں غیب کی

خبریں دیتا ہے میں اسی اشتیاق سے مکے گیا کہ دیکھا حضرت کافروں کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے میں حضرت

کے پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں میں نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہیں حضرت نے فرمایا

کہ خدا نے لیے بندوں کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے میں نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادروں سے سلوک

کرنا اور بتوں کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اسکا شریک نہ جاننا پھر میں نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے کسنے دیا ہے

حضرت نے فرمایا کہ ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر میں نے کہا کہ میں بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہوں تب

حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر میں رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے میں آئے تب میں خدمت میں حاضر ہوا ۴۰۳ خ ابن عمر اِنَّکَ

لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِکَ خُیَلَاءَ **قَالَہٗ** لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یعنی اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکو غرور کی راہ سے نہیں کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا نیچا

ٹخنے تک جاتا غرور سے نہیں **ف** حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ میں ہے صدیق

اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہے میں کیا کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا

کہ ازار اور پائجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہیں تو مکروہ ہے لیکن اگر بلا

قصد بے اختیار ہو اسے لٹک جاوے تو معاف ہے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر انکم ہے **ق** ام سلمۃ ۴۸۴

إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ

لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگوں میں بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہووے

اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان میں بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اوس سے سنتا ہوں سو جس شخص کو

میں اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلا دوں تو وہ شخص نہ لیوے بہ سبب حق کو سوا اسکے کچھ نہیں کہ اوسکو میں دوزخ کا ٹکڑا

دیتا ہوں **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے ہو کا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق

چھینے تو وہ مال اوسکے حق میں خدا کے نزدیک حرام اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر میں درست ہے **م** ابو قتادۃ ۴۸۵

إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا **ق** لَهُ قَالَ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ يَوْمَ مسلم میں ابو قتادہ

رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے چاہا یہ حضرتؐ نے

اوس دن پہلے اوس رات کے فرمایا تھا جس پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ خیبر یا تبوک میں فرمائی اوں گرمی کے

تھے پانی کم ملتا تھا اور اُس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی **م** معاذ ۴۸۶

بن جبل إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا

يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ مسلم میں معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر

پہنچوگے اور تم اوس چشمے پر نہیں پہنچوگے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگوں میں سے جو اوس پر آوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی

نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں **ف** معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرتؐ نے

حدیث فرمائی جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہنچے دو آدمیوں نے لشکر سے نکل کر اوس پانی میں ہاتھ لگایا

حضرت نے پوچھا کہ کسی نے اسمیں کچھ پانی لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے میں نہایت کم تھا پھر لوگوں کو پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرتؐ نے ہاتھ اور منہ دھو کر اوس پانی کو چشمے میں ڈالا پھر تو چشمے سے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور سیراب ہو گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ستر ہزار ہیں

۲۸۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کرو گے حکومت پر اور حال اونکی حکومت کا قیامت میں شرمندگی ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلائے حاکم ہے اوسکا خوش رہتا ہے اور انجام حکومت کا زائل ہونا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے

۲۸۸ وَعَنْ جَرِیْرٍ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھو گے اپنے رب کو جیسا اس کو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہم ہر کسی کو اوسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم سے اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہو سکے کہ غافل نہ ہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرتؐ نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف مصابیح میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرتؐ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جلد دیدار قیامت میں ایمانداروں کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ اسکے منکر ہیں یہ دولت اونکے نصیب نہیں بس انکار ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہے

۲۸۹ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ وَفِیْ رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِیَ اَرْضٌ يُسَمّٰی فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بیشک تم فتح کرو گے ایک زمین کو کہ جسمیں قیراط کا ذکر کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فتح کرو گے ملک مصر کو اور وہ

زمین سے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مانو وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے
امان ہے اور اون سے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ درہم کی ہوتی ہے وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اوسکی
بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اون سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصر والون کو
امان اور بیاہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ماں مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہین تو مصر والون سے عرب کو
ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا ح انکم ستلقون بعدی اثرة ۴۹۰
فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے
بعد تم پاؤگے اپنے سوا اورونکو مقدم یعنی تمہارے سواے اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہنا یہانتک کہ تم حوض
کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریوں کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وے اگلے مسلمان ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہمین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور
ریاست کا حوصلہ نکرنا ح ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم قاله حین دنا من ۴۹۱
مکة قال ابو سعید فنزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمة
فافطرنا ثم لقد رایتنا نصوم مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم لوگ دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے فرمایا کہ
مکے سے قریب ہوکے کہا ابو سعید نے پھر اوترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے
اور روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا ساتھ تھا حضرت کے حکم سے فرض ہوگیا تو
ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد سفر میں ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف
جس سال مکہ فتح ہوا حضرت مدینے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ فرمائی
خلاصہ مطلب یہ کہ سفر مین روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا اصل ہے مگر جہاد میں توڑنا
اصل ہے کہ وہان طاقت کا کام ہے ملکا جس سال ... لوگون سے روزہ تڑوا حضرت نے اونکو کہنے کا فرمایا ح [illegible] ۴۹۲
لا تدرون لعلکم ان تبتلوا بخاری اور مسلم مین عبد الله سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ

بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے سامنے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہم نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا آپ ہمارے واسطے کچھ خوف کرتے ہیں ہم لوگ تو چھ سے سات سو تک ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی سو ویسا ہی ہوا جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کہ آدمی ڈر کے مارے نماز بھی نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف کو چھوڑ کر نکل گئے تھے

٤٩٣ ق اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ لَوْ تَمَادَّ لِیَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہیں ہو اور قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا کچھ زیادہ ہو جاتا تو برابر ملے کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ بیٹھتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرتؐ نے آخر رمضان میں ملے کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرتؐ کے ساتھ ملے کے روزے رکھنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا ملے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر ملے کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرتؐ نے غصے سے فرمائی ملے کا روزہ حضرتؐ کو درست تھا اور وں کو نہیں

٤٩٤ ق اِنَّکُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان میں سے جو روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک مرتے ہو قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہے گا کپڑا ایک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبر سے اٹھو گے

٤٩٥ فصل اس فصل میں وہ حدیث ہے جس میں اِنَّکُنَّ کا لفظ ہے ق عَائِشَةُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَهُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہی کیوں خلاف بحالی کرتے ہو کہو ابی بکرؓ کو کہ لوگوں کو خود امام ہو کر نماز پڑھائیں اور یہ حضرتؐ نے اوس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابا بکرؓ سے لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے کہا کہ ابو بکرؓ نرم دل مرد ہے اگر حضرتؐ کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہیں سنیں گے عمرؓ کو فرمائیے کہ نماز پڑھا دے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھا دے پھر میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم حضرتؐ سے کہو حفصہؓ نے حضرتؐ سے یہی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی غرض حضرتؐ کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرتؐ کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبرؓ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسی کو تخت

٤٩٦ اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولی عہد کیا فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اِنَّمَا ہے ق

٤٩٩ ابن عمر إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم كما بين صلوة العصر إلى مغرب الشمس وإنما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي إلى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود إلى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار إلى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار إلى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر إلى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ألا فأنتم الذين تعملون من صلوة العصر إلى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين ألا لكم الأجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء قال الله تعالى هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال فإنه فضلي أعطيه من شئت بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سوائے اسکے کوئی مثل نہیں ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانوں اگلی امتوں کی عمر اور مدت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانوں کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور یہ ہے مثل تمہاری اے مسلمانوں اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کار مردوں سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملے گی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملے گی جانو اے مسلمانوں سو تمہیں لوگ تم ہو جنہوں نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمہاری مزدوری دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت میں پھر کہینگے کہ ہم کام میں تو زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم یعنی یہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا کیا میں نے تم پر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہیں بلا خدا فرماویگا سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہوں اوسکو دوں **ف** یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمریں زیادہ تھیں اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی بدولت امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ - آیت ۱ میں عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ میں بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی دن چڑھے اور پھر اور پہر کے بعد اور مزدور اوسی مزدوری پر باغ میں بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلوں نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی

اور سب قیمتی چیزیں ہیرے کے نہیں برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کیا میں نے تم پر ظلم کیا جو تمہاری مزدوری ٹھہری ہوئی تھی دیکھنے پائی مجکو
اپنے مال میں اختیار ہے جتنا جسکو چاہوں دوں علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ
ہیں بلائے ہوئے مقبول اور برگزیدہ کم ہیں فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدہ
اور ثواب میں افضل ہے اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہے پر یہ خدا کا کرم ہے یہود اور نصاریٰ کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہے الٰہی ہزار

۴۹۷ ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت میں ہمکو کیا **ق** سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ بخاری اور مسلم میں
سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں اعتبار کاموں کا مگر خاتمے پر **ف** ایک شخص جہاد میں کافروں سے خوب
لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگوں کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے تئیں آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۹۸ یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہیں جب تک انجام بخیر ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَّاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا نہیں ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ میں لڑے اور اپنے تئیں بچائے اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر
سے بنتی ہے اوسکی محافظت اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف کرے تو

۴۹۹ اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اوسکے سوا اسے حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ
بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماں ہے یعنی ماں کے برابر ہے
ف علی مرتضیٰ اور جعفر طیار اور زید میں گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش میں کہ اوسکے ماں باپ مرگئے تھے ہر ایک شخص
چاہتا تھا کہ اوسکو ہم پالیں حضرت نے پوچھا کہ اوسکی خالہ کسکے نکاح میں ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح میں ہے حضرت نے جعفر کو دلائی
پھر یہ حدیث فرمائی علماء نے اسی حدیث سے نکالا ہے کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتیں

۵۰۰ اوسکو پالیں جیسے خالہ اور نانی **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے میں ہے **ف** بیاج نام ہے ایک جنس وزن میں زیادہ لینے کا خواہ دست
بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوا کہ دست
بدست میں زیادہ لینا بیاج نہیں سو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا

مباح نہیں ہمیں صدہ مباح ہے اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں واللہ اعلم ح عائشۃ انما الرضاعۃ من المجاعۃ ۵۰۱
بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیر خوارگی تو صرف بھوک سے ہے ف یعنی جس شیر خوارگی سے نکاح
حرام ہوتا ہے تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک بنے دودھ سے نہیں جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے
تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں وہ نکاح کو نہیں روکتا ھ ابو سعید انما الماء من الماء هذا الحدیث منسوخ مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے ۵۰۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہے
اس حدیث کا حکم منسوخ ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے ق ۵۰۳
جابر انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثها وتنصع طیبها بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو بھٹی
سے لوہار کی چھانتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہے ستھرے کو ف گنوار مدینے میں آیا مسلمان ہوا اور اوسکو تپ چڑھی تو
مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے میں نہیں رہ سکتا ایمان دار اوس میں ٹھہرتا ہے م
رافع بن خدیج انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رایی فانما انا بشر ۵۰۴
مسلم میں رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آخر آدمی ہوں جب میں تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤں تو اوسکو
پکڑ لیا کرو یعنی اوس پر عمل کیا کرو اور جب میں تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤں تو میں بھی تو آخر آدمی ہی ہوں ف جب
حضرت مدینے میں آئے تو وہاں کے لوگوں کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور میں پیوند کیا کرتے تھے حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع
کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کاموں میں واجب ہے دنیا کے کاموں میں
واجب نہیں اسواسطے کہ میں بھی آدمی ہوں دنیا کے کام میں اگر میری اٹکل میں کچھ چوک ہوئے تو کیا عجب ہے دین وہ ہے جسمیں خدا تعالی کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان کا بیان ہو
ابن مسعود انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ۵۰۵
فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں بھول جاتا ہوں جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب میں بھی بھول کروں تو مجھکو یاد دلایا کرو ف مصابیح
میں عبد اللہ بن مسعود رض سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے
بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضائے بشریت ہے پیغمبروں کو بھی ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا

۵۰۶ بیان حلف سے خالی نہیں جیساکہ مجھ سے کاسہ کی سلوم ہوگیا **ق** ام سلمۃ انما انا بشر و انہ یاتینی الخصم فلعل بعضکم
ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار
فلیحملہا او یذرھا بخاری اور مسلم میں ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی
اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو فیصلہ کر دیتا ہوں اوسکے
سواس سو جو کہ سے جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ تو اوسکے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو اوٹھا لیوے یا
۵۰۷ چھوڑ دیوے **ق** عائشۃ انما اھلک الذین قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ و اذا سرق فیھم
الضعیف اقاموا علیہ الحد و ایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا بخاری اور مسلم میں حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسیسے تو کھپا ڈالا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اونمیں کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو
اوسکو چھوڑ دیتے سزا دیتے اور جب اونمیں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ محمدؐ کی
بیٹی چوری کرے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹوں **ف** فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگوں نے اوسکی سفارش
کی حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی میں سفارش کرتے ہو کسکی سفارش حضرتؐ نے نہ مانی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے
ہاتھ کٹوا ڈالے معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسیکی رو رعایت بیجا ہے اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانے میں اسلام کی
بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے سے سست ہو گئی اور بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط
مصطفےؐ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسینؓ کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کے
۵۰۸ واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے حرام ہے شریف اور رذیل کا اسمیں کچھ فرق نہیں **خ** ابن عمر انما بقاؤکم
فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلوۃ العصر الی غروب الشمس بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ تمھاری زندگی کی تو مدت جو تم سے آگے امتیں ہو چکیں ہیں ایسی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے ہے شام تک یعنی اگلی امتوں کی
۵۰۹ عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی میں جسقدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو **خ**
جبیر بن مطعم انما بنو المطلب و بنو ہاشم شیء واحد بخاری میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد
اور ہاشم کی ایک ہی چیز ہے **ف** عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل

سے اور حضرت عثمان عبدشمس سے ہیں سو حضرت نے خیبر کا پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبدشمس اور نوفل کی اولاد کو
نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان بولے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اسکا
کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبدشمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وے حضرت کے
ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک
رہی بسبب اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعیؒ بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں ق سهل بن سعد إنما جعل الإذن ٥١٠
من قبل البصر بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے
سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجکو جھانکتے دیکھتا
تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اسی واسطے ہی کہ
آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تجھے جھانکنا تھا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بیگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہے
ف ابو هريرة إنما جعل الإمام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ٥١١
کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اس میں اختلاف
ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ
بیٹھ کر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھکر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے
بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھکر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر اقتدا کی تو حضرت
کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی ق ابن عباس إنما حرم من الميتة أكلها بخاری میں عبداللہ بن عباس ٥١٢
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے فرمایا کہ
اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور مصالحہ سے کیوں نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی مردے کا کھانا اللہ حرام ہے کھال لینا تو منع نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور
روئیں اور پر اور پٹھا لینا درست ہے خ ابو هريرة إنما سمي الخضر لأنه جلس على فروة بيضاء فإذا هي تهتز تحته خضراء ٥١٣
بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین پر اونکے بیٹھنے سے سبز ہو گئی

ف حضر کا نام لیا ہے خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وے خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے

٥١٤ بھرے ق عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ وَيُرْوَى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے مونھ پر اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے مونھ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرتؐ نے عمارؓ سے فرمایا ف روایت ہے عمارؓ سے کہ حضرتؐ نے مجھکو کسی کام کو بھیجا تو مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور میں پانی نہ پایا تو مٹی میں ایسا لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی سب جگہہ پہنچانا ضرور ہے ویسی ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہے جب پانی نہ ہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربے ہیں اونکی دلیل اور حدیثیں ہیں منجملہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابرؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہیں ایک ضربہ مونھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داود میں عمارؓ سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہے

٥١٥ م ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالوں کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکیں بندھا نماز پڑھے ف بالوں کو جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہے بلکہ کھلا رہنے دیوے تا کہ بال بھی سجدہ کریں

٥١٦ م اَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ مسلم ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے مثل اوس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اوسمیں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور

تم نے ان اندھا دھند اوسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص اور گناہوں مین ایسے ڈال گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے
خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہیں اور حضرتؐ کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے
روکے پر افسوس کہ نادان حرص سے نہیں رکتے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ قَالَهُ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ ۵۱۷
بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہے
ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرتؐ نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے
حکم حضرتؐ کے یون کہا کَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا
نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا حضرتؐ نے اوسکے حق میں یہ حدیث فرمائی کاہن عرب میں وے لوگ تھے جو واہی باتیں جنوں سے
سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات میں سو جھوٹھ ملا کر سجع یعنی تک جوڑ کے نادانوں کو بہکاتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا یہ شخص بھی
واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہے یہ بھی اونہین کی نقل ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی واہی تباہی خلاف
شرع باتوں میں نادانوں کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہیں جیسا کسی مردود نے بنایا ہے معاذ اللہ ... ہے
چار بیٹے بھنگ لورہ نماز روزہ کسی نے بھنگ لورہ لیا کسی نے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتیں ...
یہ لوگ بھی کاہنوں میں داخل ہیں اور خدا اور رسولؐ کے دشمن ہ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ ۱۶ اللہ
فِي الْكِتَابِ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے ...
ف عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت میں اختلاف کرتے تھے حضرتؐ اونکی گفتگو سنکر غصے ہوئے پھر یہ حدیث
فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت کی قرارت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اوسمیں اختلاف کرے یہ نہیں کہ ایک کو مانے اور دوسری قرارت کا انکار کرے
بلکہ دونوں کو مانے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ ۹ اللہ
عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم میں زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے مرنے کے بعد چار مہینے اور دس ہی دن کی تو عدت ہے اور تحقیق
تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک عورت نے
کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے سو وہ عدت میں بیٹھی ہے اور اوسکی آنکھ درد کرتی ہے میں اوسمیں سرمہ لگاؤن حضرتؐ نے منع کیا
پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے میں دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی

سرمہ اور خوشبو سنگھانے جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر چھوڑ دیتی اور مینگنیاں سر پر سے پشت
پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع میں یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے
گھر میں رہے اور کچھ سنگار نہ کرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی سہے نہیں
ہو سکتا ۲۰ م حفصہؓ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَغْضَبُهَا یَعْنِی الدَّجَّالَ مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت میں مدینے میں ایک شخص تھا اس صیاد نام عجائب باتیں
اوس سے ظاہر ہوتی تھیں جسسے لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے ایک روز عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نے اوسکو غصہ دلایا
غصے سے اتنا اوسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کو یہ حدیث سنائی یعنی دجال
مظہر قہر الہی ہے تو نے اس صیاد کو کیوں غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوائے دجال اور شخص ہے
۲۱ جیسا اوسکا مفصل حال اور حدیث میں مذکور ہے اور تمیم صحابی نے اوسکو مجسم دیکھا اور اوسکا قصہ حضرت سے کہا خ
اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا یَكْفِیكِ اَنْ تَحْثِی عَلٰی رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِیْنَ بخاری میں حضرت
ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے
تو پاک ہو جاوے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے سر کی چوٹی بہت
مضبوط باندھتی ہوں کیا میں غسل کی حالت میں چوٹی کھول ڈالا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالونکی جڑوں میں
۲۲ پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل میں جوڑا کھولنا ضرور ہے م
عمرؓ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے

جو آخرت میں بے نصیب ہے

الباب الثالث

۲۳ تیسرے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لا آیا ہے ق ابو موسیٰ لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًى سَمِعَهٗ مِنَ
اللّٰهِ اِنَّهٗ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اوسکے ساتھ

شرک کرتے ہیں اور اولاد ٹھہراتے ہیں تسپر بھی ان کافروں کو آرام میں رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے **ق** ۵۲۴ ابنُ
مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ
الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں اور اسی واسطے اوسنے بے حیائی کے کام خواہ
چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے
اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت میں یوں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہیں۔
ح ۵۲۵ ابنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ **قَالَهٗ** لِاَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُوْدُهٗ بخاری میں
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو کچھ حرج نہیں یہ تپ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نے
چاہا یہ حضرتؐ نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیماری پرسی کو گئے تھے **ف** یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں کچھ حرج کی
بات نہیں سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یوں کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خواہ اسکا مطلب
فارسی یا ہندی زبان میں کہے **ھ** ۵۲۶ جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے کھایا کرو کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے **ف** سنت ہے کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے
کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائیں ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا **ھ** ۵۲۷ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا
تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم آمین کہو اور جب رکوع
کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد **ف** حاصل یہ کہ امام کی اطاعت ہے
جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ سے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہ کرنا **ق** ۵۲۸ ابنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ
الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
ننگا بدن ایک عورت دوسری عورت سے بدن نہ ملاوے پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے

ف جب عورت دوسری عورت کی تنگ سکھ ملنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی ہے چنانچہ اسی واسطے

۵۲۹ اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَتَبَايَعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو میوں کو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو یعنی جب تک گدر ہو اور نہ میوں کو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعی کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر ہو بیچنا نہیں درست ہوتا اس حدیث کو اور اگلی سے پھل کو پھل سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا

۵۳۰ ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اون میں سے ملا کرو کسی سے راہ میں تو اوسکو تنگ راہ کیطرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وے سلام کریں تو جواب میں کہے وَعَلَيْكُمْ یعنی تمہارے ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اسواسطے فرمایا کہ جب ان لوگوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوے

۵۳۱ ق اَبُوْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم میں ابو بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا اسکو کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا اسکا اسواسطے فرمایا کہ اوسمیں گھنٹا باندھتے ہیں اور گھنٹا حرام ہے یا اسواسطے کہ وہ لٹکے ہیں تو جہاں کہیں اٹک جاوے تو مرے لوگ نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ سیلا گنڈا جانوروں کے اسی خیال سے باندھتے ہیں

۵۳۲ ھ اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد و سرخ ہو اور خطرے

۵۳۳ سے بچے م عُثْمَانُ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو ایک دینار کو دو دینار سے اور نہ ایک درہم کو دو درہم سے ف یعنی چاندی سونے میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے

۵۳۴ ق اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم میں ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر

مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نکرو بعض کو بعض پر اور جب بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر
اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ نزول اب کی چیزیں جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اوسکا بیچنا برابر برابر
بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا حرام ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے کو چاندی سے
بیچے تو زیادہ کمی درست ہے لیکن بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح
کہ ایک تو اوسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی حرام ہے نہیں درست چاندی سونے میں
کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کر لیوے ھ ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیه الروح ۵۳۵
غرضا مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباس
رض نے چند جوانوں کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ رکھا ہے تیروں سے اوسکو نشانہ مارتے ہیں تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت
نے ایسے پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو جو رنگ بناتے ہیں نہایت حرام ہے اور کمال بیدردی اور
سخت دلی ہے کہ ناحق عذاب کرتے ہیں اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے ق ابن عمر لا تترکوا النار فی بیوتکم حین ۵۳۶
تنامون بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھروں میں جب سویا کرو ف
اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینے میں ایکبار رات ہی آگ لگی اور گھر جل گئے تھے خ ابو ہریرۃ لا تتمنوا ۵۳۷
لقاء العدو فاذا لقیتموهم فاصبروا بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ میں دشمن سے ملنے
کی آرزو کیا کرو اور جب سامنے مل جاوے تو جم جایا کرو بھاگا مکرو ف یعنے نوجوان اصحاب کہتے کہ اگر ہم کافروں سے ملیں
تو یوں لڑیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہیں اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہو گئے خ ابو ہریرۃ ۵۳۸
لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأ فیه سورۃ البقرۃ بخاری میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاوے
ف یعنی گھروں میں مردوں کی طرح بے عمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن پڑھا کرو تا کہ شیطان بھاگے ۞ ابو مرثد ۵۳۹
الغنوی لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیها مسلم میں ابو مرثد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھا کرو
اور اونکی طرف نماز پڑھا کرو ف یعنی قبروں کو ایسا ذلیل بھی نہ کرے کہ اون پر بیٹھو [illegible] تعظیم بھی کرو

[illegible]

۵۴۰ ... خ ابو هريرة لا تحاسدوا ...

لا حسد الا في اثنتين رجل آتاه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار فهو يقول لو اوتيت مثل ما اوتي هذا لفعلت كما يفعل ورجل آتاه الله مالا فهو ينفقه في حقه فيقول لو اوتيت مثل ما اوتي هذا لفعلت كما يفعل

بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس میں حسد اور ڈاہ نہ کیا کرو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو
آدمی میں ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتوں میں پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھکو بھی قرآن
آتا اور توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو میں بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو
یوں کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو میں بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے **ف** حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ
سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر جلا اسی رنج اور بلا میں گرفتار رہے گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہے
کہ کیوں اوسکو دیا مجھکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہے یہ حسد نہیں اسکو غبطہ کہتے ہیں

۵۴۱ **ق** ابو هريرة لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس میں حسد نہ کرو اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ بیچنے لائق نہ کرو اور آپس میں بغض اور عداوت نہ رکھو اور
ایک دوسرے کی طرف کا تو آپس میں پیٹھ نہ کرو ... اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیوں میں محبت
اور پیار رہتی ہے ویسی مسلمانوں سے کرو اور کفر کی بری عادتیں چھوڑو

۵۴۲ **م** ام الفضل لا تحرم الاملاجة ولا الاملاجتان مسلم میں ام الفضلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا **ف** امام شافعی
کے مذہب میں پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دو بار سے نہیں موافق اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک
ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہے اسواسطے کہ قرآن میں مطلق ہے ایکبار دوبار کی قید نہیں واللہ اعلم

۵۴۳ **م** عائشة لا تحرم المصة ولا المصتان مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہیں کرتا

۵۴۴ **م** ابو جري الهجيمي لا تحقرن من المعروف شيئا ولا تواعد اخاك موعدا فتخلفه مسلم میں ابو جریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی سا ہو کمتر اور حقیر نہ سمجھ یعنی تھوڑا سا حاصل ہو اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نہ کر کہ پھر اوسکے
خلاف کرے

۵۴۵ **م** عبد الرحمن بن سمرة لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم مسلم میں عبد الرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ قسم کھایا کرو بتوں کی اور اپنے باپوں کی ف سوائے خدا کے کسی کی قسم نہیں درست ھو عبد المطلب بن ربیعۃ

۵۴۶ لا تحل الصدقة لآل محمد إنما هي أوساخ الناس مسلم میں عبد المطلب بن ربیعہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے ف یعنے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوٰۃ کا حاکم کرکے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اور لوگوں کو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہاری لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اور اولاد کیواسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہے ھو ابو ہریرۃ لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام

۵۴۷ من بين الليالي ولا تختصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام إلا أن يكون في صوم يصومه أحدكم مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتوں میں سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کی واسطے خاص نکرو اور سب دنوں میں سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہیں کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اوسمیں جمعہ بھی آپڑے ف جمعے میں غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہے سو واسطے اوسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں اون کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن رات میں اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں کسیکو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگاوے خ ابن مسعود لا تختلفوا

۵۴۸ فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا بخاری میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے اونھوں نے اختلاف کیا پھر تباہ ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود رضی سے مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا میں اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قراءت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ق ابو ہریرۃ لا تخيروا بين الأنبياء بخاری

۵۴۹ اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری میں سب انبیا یہ سمجھو کہ کوئی کم ہے کسی کی پیغمبری اسواسطے کہ سب پیغمبروں کا ایمان لانا فرض ہے باقی جسقدر جسکی تفصیل دلیل سے ثابت ہے ویسے ہی اعتقاد میں مضائقہ نہیں ق ابو سعید لا تخيروني من بين الأنبياء فإن الناس يصعقون يوم القيامة فأكون أول

۵۵۰ من يفيق فإذا أنا بموسى آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا أدري أفاق قبلي أم جوزي بصعقة الطور بخاری اور مسلم

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبروں میں مجھکو بہتر مت کہو سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جاوینگے
پھر بیہوشی میں سے اٹھونگا تو میں موسی کو اسی طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش میں
آئے یا وہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا
اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا جناب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل بات میں سب پیغمبر برابر ہیں اگر حضرت کو فضیلت ہے
۵۵۱ تو اوروں سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے **خ** ابو طلحة لا تدخل الملائكة
بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل بخاری میں ابو طلحہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اوس
۵۵۲ گھر میں جسمیں کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق** ابن عمر لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم ان يصيبكم ما اصابهم
الا ان تكونوا باكين بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ جاؤ اونکے مکانوں میں جن لوگوں نے
اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر بھی عذاب نہ پڑے جیسا اون پر پڑا مگر وہاں خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہیں **ف** بخاری اور مسلم میں
ابو طلحہ رضی سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور وہاں سے جلد نکل گئے اور وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا
معلوم ہو کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہاں قیامت تک خدا کی مار اور نفرین برستی رہتی ہے قوم ثمود میں حضرت صالح پیغمبر تھے جاہل لوگوں نے
۵۵۳ پیغمبر کو ستایا تو اون پر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے **م** ام سلمة لا تدعوا على انفسكم الا بخير
فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بد دعا نہ کرو اپنی جانوں کے
واسطے سوائے نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمھارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ میرا خاوند
یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم میں اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہیں
۵۵۴ بد دعا کرو نہیں تو اوسکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا **م** جابر لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا
جذعة من الضأن مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی میں مگر ایک سال کی بکری مگر
یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہیں لیکن سات مہینے
۵۵۵ کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے **م** ابو هريرة لا تذهب الليالي والايام حتى يملك رجل يقال له الجهجاه مسلم میں ابو ہریرہ

عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر ہونگے جب تک بادشاہ ہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہو گا **ف** یعنی جہجاہ کی سلطنت کے قیامت ہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا اور کہاں ہو گا **ق** ابوبکرؓ و عمرؓ

۵۵۶ وابن عمر لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں ابوبکرہ اور جریر اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر ہو جائیو کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کی گردنیں ماریں **ف** حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع میں یہ حدیث فرمائی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی عادت ہے تم ایسا مت کرنا **ق** انس

۵۵۷ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہاں تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ سکڑ جائیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی **ف** یعنی باوجود یکہ لاکھوں کافر اوس میں پڑیں گے اوسکی بھوک نہ بجھے گی اور بہت زیادہ بھی کیا کریگی جب اپنا قدم قدرت اوسمیں رکھیگا تب اوسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہاں قدم عقل روڑا ہے بس جیسا روایت میں آیا ہے ویسا ہی ماننا ہے اور کہنا ہے واللہ اعلم **م** جابر

۵۵۸ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ لڑتا رہیگا اس حق پر غالب ہوکر قیامت تک پھر اوتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانوں کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھا دیجئے تو عیسیٰ کہینگے کہ نہیں تمہیں آپس میں ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان میں ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتوں میں جیسے روم اور توران اور عرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے اور جہاد جاری ہے **ق** انس

۵۵۹ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ يَعْنِي الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت ٹوکو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو یعنی گنوار کو مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد میں پیشاب کیا **ف** ایک گنوار مسجد میں پیشاب کرنے لگا صحابہ اوسکو للکارنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کرنا شروع کر لیا ہے پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہاں نجاست نجاست ہے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا **م** زينب بنت أبي سلمة ربيبة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

۵۶۰ لَا تُغْلُوا

انفسکم اللہ اعلم باھل البر منکم مسلم میں زینب بنت ابی سلمہ کہ بیٹی حضرت کی بی بی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم میں ف صحیح میں زینب سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے
برہ تھا اور اسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمیں اپنی پاکی یا

۵۶۱ شرک نکلتا جیسے عبد شمس ص ابن عمر لا تسافروا بالقرآن فانی لا آمن ان یناله العدو مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نہ کیا کرو قرآن کو لیکر میں نڈر نہیں کہ کہیں دشمن اوسکو پاجاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافروں کے ملک
میں قرآن لیجانے سے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا مضائقہ نہیں

۵۶۲ ق عبد الرحمن بن سمرة لا تسئل الامارة فانک ان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها وان اعطیتها عن مسئلة وکلت الیها
بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون
مانگے ملے تو تیری غیب سے اوس پر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے سے ملے تو تجھی پر سونپی جاوے گی یعنی خدا کی طرف سے تیری
مدد نہ ہوگی

۵۶۳ خ ابو هریرة لا تسئل المرأة طلاق اختها لتستفرغ ما فی صحفتها ولتنکح فانما لها ما قدر لها
بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تھال اور
پیالے میں ہے یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے نکاح کرلیوے سو
اوسکو تو وہی ملیگا جو اسکی قسمت میں ہے ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مردوں سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق
چاہے کہ اوسکا مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے

۵۶۴ ق عایشة لا تسئلنی امرأة منهن الا اخبرتها یعنی باختیار عایشة ایاه بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اون میں سے جو عورت پوچھیگی
اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات کہ عایشہ نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن میں آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیاں یا اللہ اور رسول
کو اختیار کریں اور فقر و فاقے پر صبر کریں یا دنیا اختیار کریں اور جدا ہوویں تو پہلے عایشہ رضی نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو
چھوڑا اور عرض کی کہ آنحضرت میں اللہ اور رسول کا اختیار کرتی ہوں اور بیبیوں سے نہ کہئیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی آویگا انتہی

۵۶۵ خ عایشة لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدموا
بخاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں کو گالی مت دو اور برا انکو مت کہو کیونکہ وے پہونچ گئے اپنے کئے کو ف

برے

یعنی مُردوں سے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو تو ہیں تو اسکا بدلا اونکو پہونچ گیا اب اونکو بد کہنا کیا فائدہ ہے بلکہ ناحق لوگوں کی اولاد کو رنج دینا ہے

۵۶۶ ابو ہریرہ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برا نہ کہو میرے اصحاب کو نہ برا کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام بہت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھیں کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم میں اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تاقیامت نہیں ہوسکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون بے دینوں سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہیں دیدہ و دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہیں

۵۶۷ سمرة بن جندب لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھ یعنی نجات والا سو تو یوں کہیگا کہ یہاں فلانا غلام ہے پھر وہاں وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہاں نہیں ہے یہ نام تو چار ہیں سو اس سے زیادہ مجھ پر نہ بڑھا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف دستور یوں ہے لوگوں کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہیں مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور دولت اور اقبال اور جمال پھر جب کبھی اسکا مطلب الٹا ہوجاتا ہے تو اوسکو بد فالی جانکر غمگین ہوتے ہیں جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہے کسی نے جواب میں کہا کہ نہیں یعنی نجات اور مبارک نہیں تو مطلب الٹا ہوا اس واسطے حضرت نے منع کیا ایسے نام رکھنا ضرور جسمیں رنج ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ اتنا نہ سمجھنے لگے ایسے نام رکھنا درست ہوگیا

۵۶۸ ف عمر لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ لَهُ حِينَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے [illegible]

صدقے کر اگرچہ سمجھے وہ ایک درم کو یوں سے سو مقرر ہے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہے جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ میں
ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضی سے کہا جب انہوں نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا میں کسیکو دیا تھا پھر اوس نے اوسکو ضائع کیا تو ملا کہ وہ اوسکو
پھر عمر فاروق رضی نے اوسکو مول لیا چاہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ میں دیوے اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے

۵۶۹ **ق ابو ہریرۃ لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصی**
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاویں یعنی سفر کرنا سوائے تین مسجد کے
نہیں درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے میں حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام میں مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی
مسجد داود اور سلیمان ع کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگوں کی قبروں پر جانا اگر تین
منزل ہو یا زیادہ درست نہیں جانتے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فقط مسجدوں کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے مسجدیں
برابر میں سوائے ان تین مسجدوں کے اور کسی شہر کی مسجد میں سفر کر کے جانا درست نہیں ہے سوائے مسجدوں کے اور مکانات کو متبرک
جانکر جانا اس حدیث میں منع نہیں واللہ اعلم اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدوں سے
ہزار بار افضل ہے اور کعبے میں نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدوں سے لاکھ بار افضل ہے

۵۷۰ **م ابو ہریرۃ لا تصاحبنا ناقۃ علیہا لعنۃ** مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ
وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے **ف** حضرت سفر میں تھے ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا نہیں درست

۵۷۱ **م ابو ہریرۃ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس** مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھ نہیں
رہتے فرشتے اون لوگوں کا جن میں کتا اور گھنٹا ہوتا ہے

۵۷۲ **خ ابو ہریرۃ لا تصدقوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ** بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والوں یعنی یہود اور
نصاری کو نہ سچا جانو اور نہ انکو جھٹلاؤ اور کہو کہ ہم نے مانا خدا کو اور اوسکو جو ہم پر اوترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبروں پر اوترا
ف حضرت کے وقت میں یہود توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے واسطے عربی میں اوسکا ترجمہ کرتے تھے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نہ جانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹا بھی نہ جانو شاید کہ سچی بات ہو اور بدل نہیں کی ہو

٥٧٤ کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو جانتے ہیں مگر ہمکو تمہارا اعتقاد نہیں خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا نکالا **خم** ابو ہریرۃ
لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا
وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور
بھیڑ کے تھنوں میں سو جو اونکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام میں مختار ہے خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور
بدلا دیکر **ف** دستور ہے دغابازوں کا کئی دن کا دودھ گائے بکری کا بند رکھتے ہیں تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا
کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب میں بدلا
دینا نہیں اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہوگیا چنانچہ اوائل میں یہ مضمون مذکور ہوچکا **م** ابو ہریرۃ لَا ٥٧٥
تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ
غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے
بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کیکو کسی کام کے واسطے گھر میں آنے نہ دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ میں دیگی
تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث میں خاوند کے حق عورت پر فرماتے فرض روزے میں خاوند کی اجازت کی
حاجت نہیں نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف ہوگا اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا میں دینا
جب درست ہے کہ اوسکی اجازت ہو صریحًا یا اوسکو رنج نہ ہو جب سے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا
درست نہیں **ق** عمرؓ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ بخاری اور مسلم میں ٥٧٦
عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت حد سے میری تعریف نکیا کرو جیسے حد سے عیسیٰ مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور
مجکو یوں کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰؑ کی حد تعریف بہت بڑھا کے
بعضوں نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضوں نے خدا سو تم اے مسلمانو ویسی تعریف مجکو کر کافر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت
کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا [illegible] کمالات کہ آدمی کو ممکن ہیں سب آگئے
یعنی سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہوں سے معصوم ہوئے ہیں سوائے پیغمبری کے کون سی تعریف باقی رہی ہے
جو مجکو کہو گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہیں جانیں سب [illegible] یعنی سو یہ شرک

۴۷ نبی ہیں تو پیغمبر کو خدا کی بات کی اور جس بات سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات سنے اب جاہلوں نے کہی **ق** عائشۃ لا تعجل

فان ابا بکر اعلم قریش بانسابها وان لی فیهم نسبا حتی یلخص لک نسبی **قاله** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم

مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی مت کر سوا اسکے نہیں کہ ابوبکر قریش کا سب سے زیادہ نسب جانتا ہے اور البتہ میرا

اونمیں رشتہ ہے تو ہجو نکر جب تک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے جدا الگ نکر دیوے کہا حضرت نے حسان بن ثابت سے **ف** روایت ہے کہ

کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے

رشتہ دار ہیں اسطرح اونکی ہجو نکر کہ میرے باپ دادے بھی اونمیں آجاویں البتہ پہلے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے

۴۸ **خ** ابن عباس لا تعذبوا بعذاب الله بخاری میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا

کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاو **ف** علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بدلی یعنی بے دین لوگوں کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن

عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر میں اوس وقت ہوتا نہ جلاتا البتہ اونکو قتل کرتا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو

۴۹ چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **م** عوف بن مالک لا تعطه یا خالد لا تعطه یا خالد هل انتم تارکون لی امرائی انما

مثلکم ومثلهم کمثل رجل استرعی ابلا وغنما فرعاها ثم تحین سقیها فاوردها حوضا فشرعت فیه

فشربت صفوه وترکت کدره فصفوه لکم وکدره علیهم **قاله** لما اخبره عوف بن مالک بقتل رجل من

حمیر فی غزوة مؤتة رجلا من العدو ومنع خالد بن الولید ایاه سلبه لما استکثره بعد قوله لخالد ادفعه

الیه فلما مر خالد بعوف فاغضبه وسمعه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال الحدیث مسلم میں عوف بن مالک رض سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکموں کو تمھاری مثل اور اون حاکموں

کی مثل تو ایسی ہے جیسے مثل اوس مرد کے جسنے اونٹ اور بکریاں چرانے کو لیں سو اونکو چرایا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکتا رہا

سو لے گیا اونکو حوض پر سو اونہیں نے گھس کر پھر اونھوں نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا اسو صاف صاف تو تمکو ہے

اور تلچھٹ اونپر یعنی غنیمت کا مال تو تمکو ہے اور رنج کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکموں پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا

جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کہ وہ جنگ موتہ میں اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب

[illegible] کہ خالد نے وصول [illegible] کو بہت مال سمجھا تھا بعد کہنے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھیر خالد

عوف پاس نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یوں ہے کہ ہجری آٹھویں سال رسولخدا نے تین ہزار لشکر اسلام کا مرتب کرکے ملک شام میں بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ موتہ کے مکان میں نصاریٰ سے لڑائی ہوئی لشکر نصاریٰ کا لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلواریں اوس دن اونکے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی میں قوم حمیر کا ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کافر کا اسباب مانگا خالد نے نہ دیا اوسوقت حاکم تھے عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب حضرت کے پاس لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دیدے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جو میں نے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دے اور حاکموں کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں کی خاطرداری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے

خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ اَوْصِنِيْ ۵۷۹ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر **ف** اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اسواسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا

خ ۵۸۰ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ الْعِشَاءُ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ وَيُرْوٰى صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ بخاری میں عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت غلبہ کریں یا دیں سو تمکے جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمر سے کہ غالب نہ ہویں جنگلی لوگ تمہاری نماز کے نام پر خبردار رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے میں اونٹ کا دودھ دوہتے ہیں [illegible] دوسری روایت یوں ہے کہ تمہاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہے اور جنگلی لوگ [illegible] اونٹونکا دودھ [illegible] **ف** عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے [illegible]

لعتمہ ای بالعتمہ در نسخہ قد سمہ ۱۲

واسطے گھاس کے وقت ہوتے لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ پیتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہو کہ محتاجوں کے شرعی
٥٨١ دام بدل جاویں اور بخیل لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے اسواسطے منع کیا ق اَبُو سَعِيدٍ وَّ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ
ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا قَالَهُ لِاَخِيْ بَنِيْ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ ناقص کھجور کو چاندی کے درموں سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درموں سے عمدہ قسم
کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے
بھیجا وہاں سے وہ عمدہ قسم کی کھجور جسکو جنیب کہتے ہیں حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں بلکہ
ہم ناقص کھجور دو سیر کر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا نکیا کرو بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے
کہ ناقص کو بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسیطرح سے تمام ایسی چیزوں میں جیسے گیہوں اور جو اور نمک وغیرہ جنسوں میں لیجانا ٥٨٢ ابْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ
بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی
کے نمازیں قبول ہوتی اور صدقہ نہیں قبول ہوتا غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو کے نماز
قبول نہیں اور حرام مال کو خدا کی راہ میں دینے سے کچھ ثواب نہیں ٥٨٣ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہیں جب تک وضو کر لیوے
ف وضو ٹوٹتا ہے اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی
اور دیوانگی سے ٥٨٤ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹیں گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ
جاؤں میں بعد میرے بیبیوں کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینے
میں تھی اور کچھ فدک اور خیبر میں سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیوں کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی
رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانوں میں خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹیں گے باقی رہی
یہ زمین سو بعد بیبیوں کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی راہ خدا میں صدقہ ہے کارندے سے مراد خلیفہ ہے یا اوس
زمین کا عامل پیغمبر کے مال میں جو وراثت نہیں ہے سو اوسکی یہ حکمت ہے کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبروں کی محنت اور جانفشانی

صرف خدا کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہیں یہاں تک کہ اولاد اور وارثوں کو بھی کچھ اونکا حصہ نہیں ملتا اور حضرت فاطمہ
کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں تو خاموش
ہو رہیں اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جھگڑے ہیں بیفائدہ ۵۰۵ ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ
قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ قَالَهٗ حِيْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ اَسْلَمَ
مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهٗ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم میں مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار
اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیری برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو بھی اوس
اوسکے برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر
تھا پھر لڑائی میں مقداد کا ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر میں مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ
مسلمان ہوا اوسکا خون بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا ۵۰۶ ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ
رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر جو تہائی
دینار یا زیادہ میں ف دینار ساڑھے چار ماشے کی ہوتی ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی
یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چرائے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر
اس سے کم چرائے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ
چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے
کم میں نہیں اونکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمیں دس درم کی حد ہے ۵۰۷ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ
قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا نکہو
شیطان کی اوسکے اوپر مدد مکرو یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یوں کہا کہ خدا تجھکو
فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی
سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یوں کہا کرو کہ خدا بخشے اوس کو یا تو بہ قبول کرے ۵۰۸ خ اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُوْلِيْ
هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ بخاری میں ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ اور وہ بات کہہ جو آگے

[illegible] ف بخاری میں ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں دف بجا کر گیت گاتی

تھیں [illegible] ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث

فرمائی [illegible] غیب کی بات سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا مجھکو بھی نہیں معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنوں میں

[illegible] دف کے ساتھ [illegible] اور [illegible] مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والی لڑکا [illegible] جنبی عورت نہو تو درست ہے

۵۸۹ انس لا تقوم الساعة الا على شرار الناس مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت برے

۵۹۰ لوگوں پر ف یعنی جسوقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نہ ہوگا سب کافر ہوں گے خ ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تأخذ امتي بأخذ القرون قبلها شبرا بشبر وذراعا بذراع فقيل يا رسول الله كفارس والروم قال ومن الناس الا اولئك

بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ پکڑنے لگے میری امت اگلے زمانوں کے طریقوں کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافروں کی رسمیں تھیں سو میری امت بھی کریگی لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہیں آویگے یعنی انہیں کے قدم بقدم چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمیں تھیں کہ ریشمی کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی منڈانا گناہوں پر اڑ جانا توبہ نکرنا شریعت کے حکموں پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ رسمیں مسلمانوں میں جاری ہوگئیں خصوصا ہندوستان میں حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا

۵۹۱ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من ارض الحجاز تضيء اعناق الابل ببصرى بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کر دیوے گی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچے گی ف حجاز عرب میں اوس زمین کا نام ہے جسمیں مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینے میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمیں سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس جلتی تھی سیکڑوں کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ واقعہ گذرا چھ سو برس سے زیادہ ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۵۹۲ ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ چوتڑ مٹکاتی پھریگی قوم دوس کی عورتیں بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہے

ف دوس ایک قوم کا نام ہے یمن میں ابو ہریرہ بھی اوسی قوم سے ہیں ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اوس بت کو پھر بنا وینگے اور اونکی عورتیں اوسکے گرد طواف کریں گی

۵۹۳ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہیں سو اوس وقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا **ف** یعنی بن دیکھے کا ایمان معتبر ہے اور جب آنکھ سے سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہیں کہ اوس وقت بھی عذاب حق سامنے آجاتا ہے

۵۹۴ **ق** عَائِشَةُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور عزی پوجے جاویں **ف** لات اور عزی عرب میں دو بت تھے حضرت کے وقت میں توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے

۵۹۵ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہروں والی **ف** عرب کی زمین میں نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے میں اوسمیں سبزہ اور نہریں ہونگی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر زمانے میں لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی

۵۹۶ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُوْدِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم اے مسلمانو یہودیوں کو قتل کروگے یہاں تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میری آڑ میں سو تو اسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر میں اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے قتل کرینگے

۵۹۷ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكَرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ

تُقَاتِلُوا الْأَعَاجِمَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت
نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہیں عجم کے سرخ منہ والے چپٹی ناکوں والے چھوٹی
آنکھوں والے منہ اونکے جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ اور بیچ چمڑا یعنی اونکے گول منہ ہیں موٹی موٹی جوتیاں اونکی بال کی **ف**
خوزستان اور کرمان دو شہر ہیں ایران اور توران میں وہاں کے بسنے والے مراد ہیں یا قوم ترک مراد ہیں اونکی صورتیں ایسی ہی ہوتی
۵۹۸ ہیں جیسا حضرتؐ نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرتؐ کے بعد اون سے لڑے اور فتحیاب ہوئے **ق** أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ بخاری میں اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ
قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بتہ جمی ہوئیں یعنی موٹے منہ گول گول
۵۹۹ **ق** أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیاں بال کی ہیں **ف** قوم ترک مراد ہیں جیسا
۶۰۰ کہ اگلی حدیث میں مذکور ہوچکا **ق** أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ بخاری اور
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ آپس میں لڑینگی دو گروہ دعوی دونوں کا
ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہے دونوں کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا اله الا الله محمد رسول
۶۰۱ الله ہے **م** أَبُوهُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ
مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ
فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا
وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ
يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ
فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ
وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی

یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا پھر ان کی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلے گا وے لوگ
اس دن تمام روئے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پھر جب صف باندھینگے دونوں لشکر
تو نصاریٰ کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارے اور میاں اور ان مسلمان لوگوں کے جنھوں نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہیں
تاکہ ہم ان سے لڑیں تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائی مسلمانوں کے درمیان نہ چھوڑیں گے یعنی تم اس فریب سے
مسلمانوں میں پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہیں پھر ان کافروں سے لڑنے لگیں گے تو تہائی مسلمانوں کا لشکر بھاگ جاویگا ان کی توبہ
خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہو جاویگا وے سب شہید ہیں افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی
فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر قسطنطنیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہے فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہوں گے اپنی تلواروں کو
زیتونوں کے درخت میں لٹکا کر کہ اچانک ان میں شیطان پکاریگا کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکوں بالوں پر آ پڑا تو مسلمان
وہاں سے نکلیں گے اور حال آنکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک میں آویگا تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان
لڑنے کی تیاری کر کے صفیں باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے پھر ان کو نماز پڑھاویں گے
پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے سو اگر اس کو خدا چھوڑ دے
تو وہ خود بخود گل جاوے یہاں تک کہ مر کے مٹ جاوے لیکن اس کو خدا قتل کرواویگا عیسیٰ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰ دجال کے
مال داروں کو پاس لوگوں کو اس کا خون دکھلاویں گے اپنی برچھی میں لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان ہیں شام کے ملک
میں اور قسطنطنیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانوں کے عمل میں ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان وہیں رہتا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اس میں عمل ہو جاویگا پھر امام مہدیؑ کے وقت میں فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث میں اس کا
ذکر ہے ۶۰۲ **انس** لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نہ کہا جاویگا اللہ اللہ **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ قیامت اس وقت آویگی کہ زمین پر کوئی
اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاویں گے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اس وقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نہ کرے گا یعنی اس وقت
کوئی اتنا بھی گنہگار کو نہ کہے گا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر ۶۰۳ **ابو هريرة** لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ
جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ

انجمی مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو
کھول دیگا یعنی اوسمیں نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سیکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمیں سے
کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں یعنی تو سب سونا میں بلا شرکت پاؤں ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے

۶۰۴ خ ابوہریرہ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگوں کو اپنی لاٹھی سے
ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد میں سو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے
ایسے قابو میں ہونگے جیسے بکریاں چرانے والے کے قابو میں کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہے

۶۰۵ جیسے کہ اول حدیث میں گذرا ق ابوہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُہِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَہٗ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت ہو جاویگا تو ابل پڑے گا
یہاں تک کہ مالدار فکر میں رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوٰۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت میں ہوگا کہ
سب مالدار ہو جاویں گے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیاں دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے

۶۰۶ کی فرصت نہوگی ق ابوہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح میں
اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم میں پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کریں گے قبروں کو دیکھکر
یہ حدیث اور اوسکے پہلے کی حدیثوں میں حضرتؐ نے قیامت سے جو پہلے ہونے والی چیزیں ہیں اونکی خبریں دیں ہیں اب تک بعضی چیزیں ہوچکیں

۶۰۷ ہیں اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرتؐ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا ق ابوسعید لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ
عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ هٰذَا حَدِیْثٌ مَّنْسُوْخٌ صَدْرُہٗ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل
کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگوں کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول
مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ میں لکھتے تھے حضرتؐ ڈرے کہ کہیں

جو وه

قرآن اور حدیث نا واقفوں کے نزدیک ملجاتے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون سے ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرتؐ نے حدیث
کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگوں مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابوہریرہؓ کی حدیث
اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرتؐ نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدیؐ مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا
کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبرؐ کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا
بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابوں مین عجب گھال میل ہے چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام
بلکہ اونکے اصحاب اور راویوں کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل متحیر ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین

۶۰۸ ق علیؓ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

۶۰۹ ق عمرؓ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنو
ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا

۶۱۰ ق حذیفۃ بن الیمان لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ
بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے
برتنوں میں اور نہ کھاؤ اونکے پیالوں میں اسواسطے کہ یہ چیزیں کافروں کے واسطے دنیا میں ہیں اور تمھارے واسطے [illegible]
آخرت میں ملیں گی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کمخواب اور تاش اور دریائی اور اطلس اور گلبدن اور رعنا زیبا مردوں کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا
پینا یا عطر دان یا پاندان سب کا حرام ہے اگر تکلف ہے منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے
برتن کام میں لا جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کو استعمال کرکے خدا اور رسولؐ کو ناخوش کیجیے

۶۱۱ م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم میں معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا
کرو سو قسم خدا کی جو تم میں کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو میں اوسکو دونگا اوسمیں برکت ہوگی ف

اسی جوجھٹ کر سوال کرکے کچھ مجھ سے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا سو معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً جھٹ کر مانگنا زیادہ تر
۱۱۲ حرام ہے م ابو ہریرۃ لا تلقوا الجلب فمن تلقی فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے
بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار میں آوے تو اوسکو اختیار ہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے
تو ندرست رکھے بلکہ اپنا ہی ناج بازار میں بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھکے اناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے
اسواسطے کہ اسمیں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار
میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمیں بیپاری کو اختیار دیا م جابر لا تمش فی نعل واحد
۱۱۳ ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری
اذا استلقیت مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ مد میں زانو اوٹھا کر
اکڑوں نہ بیٹھ یعنی بدن کھلا ہوگا اور نکھا بائیں ہاتھ سے اور اس طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر کہ اوڑھ کر نماز یا اور
کسی کام میں ہاتھ نہ نکل سکیں اور نہ رکھ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ مد ہوگا تو بدن کھلیگا یہ
۱۱۴ حضرت نے مسلمانوں کو ادب سکھائے ق ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منع کرو خدا کی باندیوں کو خدا کی مسجدوں سے ف یعنی اگر عورتیں مسجد میں نماز کے واسطے
جاویں تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو اب عورتوں نے خلاف شرع وضع نکالی ہے تو مسجدوں میں
اونکا جانا منع کرتے اسی واسطے مجتہدوں نے کہا ہے کہ حضرت کے زمانے میں عورت کا مسجد میں جانا درست تھا اور اب زمانے
۱۱۵ میں فساد بہت ہے اب درست نہیں ق ابو ہریرۃ لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء بخاری اور
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تاکہ اوسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی
اگر تمھارا کنواں یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اوسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے
سے منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمیں کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہے اس حیلے سے نہ چرنے دوگے
یہ اور بھی زیادہ بدکام ہے یعنی پانی روکنے سے غرض تمھاری یہ ہے کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہاں آوے گا

٦١٦ تو جلد ہرے گا م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی لا تنتبذوا الزھو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب والزبیب
جمیعا ولکن انتبذوا کل واحد علی حدتہ مسلم میں ابو قتادہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں تر کیا
کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر کرو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ف عرب کھجور اور منقی
تر کر کے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمیں جلد نشا ہو جاتا ہے ق انس ٦١٧
لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو
تونبے میں اور نہ مرتبان میں ف یہ شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے استعمال اول منع ہوئے م ابو ھریرۃ لا تنذروا ٦١٨
فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر ہوا ہے نذر تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے
تقدیر ٹل جاتی ہے نذر کرنا بیفائدہ ہے اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہے ق جابر لا تنزلن برمتکم ٦١٩
ولا تخبزن عجینکم حتی اجئ فقالہ لہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اوتارو
اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جبتک میں آؤں ف مصابیح میں جابر سے روایت ہے کہ جنگ خندق میں کسی نے
تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ میں پتھر باندھے تھے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے
ہیں سو اوسنے ایک سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کر کے ہانڈی میں رکھا پکانے کو پھر میں نے
حضرت کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلیں حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو اس
مرد نے تمہاری دعوت کی ہے چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جبتک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا
پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو
قسم کھاتا ہوں میں خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس ایک سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی
تھی اور آٹا بھی اوسی طرح موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہے اسکی سند بہت معتبر ہے ق ٦٢٠
ابو ھریرۃ لا تنکح الایم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستأذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنھا قال ان
تسکت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نلیجاوے

اور نکاح نکیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو بتلاویگی حضرت نے
فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دیوے تو بہتر ہے نہین تو
اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہے جہان چاہے وہان کرے خواہ کواری ہو خواہ بیوہ اور جوان عورت
خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان ھ

٦٢١ — ابو ھریرۃ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے
پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح میں ایک عورت ہو تو اوسکی زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ
نکاح نہین درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہے اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ نکالا ہے کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست
نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست ھ

٦٢٢ — ابو ھریرۃ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق

٦٢٣ — ابو سعید لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ
حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طے کا روزہ نرکھو سو طے کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحر
کے وقت تک ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روزے رکھے
اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق

٦٢٤ — اسماء بنت ابی بکر لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ لَا تُوكِي فَيُوكِيَ
اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ
تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا میں دیا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کے مال کو نرکھ تو خدا بھی تجکو گن کے دیگا
ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا میں دیا کر خدا بھی تجکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا بھی روکیگا ھ

٦٢٥ — جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ
لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً مسلم میں جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو عہد و پیمان نیک کام میں تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی
زیادہ تر مضبوطی کی ف کہا عرب کا دستور تھا کہ ایک قسم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کی حق اور ناحق میں مدد کیا کرتا سو فرمایا
کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اسکی زیادہ تر تاکید ہے
ھ

٦٢٦ — ابن عمر لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہے کہ ایک شخص

ہین کہ دوسرے سے کمی کرنا اوس میں ربا ہے کہ کبھی اپنی بہن کا نکاح بیرسے اور بیرا اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کرے اور کوئی مہر نہ ہو

ہین یہ حرام ہوا ق ابی سعید لاصاعی تمر بصاع ولا صاعی حنطة بصاع ولا درہم بدرہمین مسلم میں ابوسعید سے ٦٢٧

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع کے بدلے اور دو صاع گیہوں کو ایک صاع کے اور ایک درہم کو دو درہم کو ف

مسلم میں ہر کا بھتاہے یعنی ایک ہی جنس میں زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کیونکہ ربا ہے ھر ابو ہریرة لاصلوٰة الا بقراءة مسلم میں ابوہریرہ سے ٦٢٨

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہے ھر عائشة لاصلوٰة بحضرة الطعام ٦٢٩

ولا وھو یدافعه الاخبثان مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہو اور اوس وقت کہ جب پاخانہ

اور پیشاب غالب ہو ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھالے پیچھے نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب پاخانہ ضرور یا پیشاب زیادہ لگے

تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز میں خلش باقی نہ رہے ق عبادة بن الصامت لاصلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب بخاری اور ٦٣٠

مسلم میں عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف امام شافعی کے مذہب میں بدون الحمد پڑھے

نماز نہیں ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک بے الحمد کامل نہیں ہوتی ق علی لاطاعة فی معصیة الله انما الطاعة ٦٣١

فی المعروف بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کی اطاعت نہ چاہیے خدا کے گناہ میں اطاعت تو صرف نیک کام میں ہے

ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا اوستاد کی نیک کام میں اطاعت کرے اور خلاف شرع کام میں اطاعت نہ چاہیے خ ابو ھریرة لا طیرة وخیرها الفال ٦٣٢

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیاں اور جانوروں کی

آوازوں پر شگون بد لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بے حکم خدا کے کچھ نہیں ہو سکتا اور فال اوسکو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ نیک کے نیک گمان

کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال کی بعضوں میں مشہور ہے اونکو فال سمجھنا

ہرگز درست نہیں ہے تو خوف کفر ہے غیب کی بات سوائے خدا کے کسیکو معلوم نہیں ق جابر لا عدویٰ ولا طیرة ولا غول بخاری اور مسلم میں ٦٣٣

جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور شگون بد لینا کچھ حقیقت نہیں اور دیو بھوت بھی حضرت نے کالعدم

نہیں ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور یہ گمان تھا کہ جنگل میں دیو بھوت

رنگ رنگ کی شکلیں بناتے ہیں اور لوگوں کو راہ سے بہکاتے ہیں اور ضرر رسانی کے مالک ہیں سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہے بدون حکم خدا کے کوئی کچھ

نہیں کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیوں بھولتے ہو اور ادھر اودھر بھٹکاتے ہو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جنگل میں تمکو دیو بھوت نظر آئے

۳۴ ترجمہ اون کہا کہ نہیں ہے فرع اور نہ عتیرہ **ق** ابو هریرۃ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں
رسم جاہلیت کے پہلے بچے کو جو اونٹ کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے میں دسویں تاریخ تک قربانی کرنا **ف** کفار عرب میں دستور تھا کہ جب اونٹنی کا
پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتوں پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس دنوں کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونوں کو حرام کیا **ق** لاعن

۳۵ عباسٍ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ
لَكَ مِنْهَا **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن
عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تونے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تونے اوس عورت سے صحبت داری کی
اوسکے بدلے میں مال گیا اور اگر تونے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے یہ حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بگواہ اپنی جورو کو

۳۶ عیب لگایا جھوٹے پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے **ق** أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا
نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر
لوگ میراث میں چھوڑتے جاتے ہیں مال کا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے **ف** بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت
فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق کے پاس کسیکو بھیجا ہے باپکا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر میں تھی تب صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال میں
میراث نہیں جو ہم چھوڑیں سو صدقہ ہے خدا کی راہ میں اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیاں اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو
حضرت اس مال میں کرتے تھے وہی میں بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمیں ہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب میں مذکور ہوچکا ہے خلاصہ مطلب
یہ ہے کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا کہ پیغمبروں کے مال میں وراثت نہیں ہوتی اسی سبب سے مانگا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہیں اور اس
حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہیں کی جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی بھی اسکے راوی ہیں غرض بمانت داری کو اتنا کفایت کرتا ہے

۳۷ اور بدگمانی کی تو بیعبری سہی **خ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ
قَالَهُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ صحیح بخاری میں عبداللہ بن ہشام
رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اوس ذات پاک کی جسکی قابو میں میری جان ہے کہ تمہارا ایمان نہیں ہونے کا جب تک کہ میں تیرے نزدیک تیری
جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤں یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے
بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ اب ای عمر ایمان کامل ہوا **ف** عبداللہ بن ہشام رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ

کا اور حضرت عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے میں ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہیں کچا ہے اور حضرت کی
محبت کا پتا یہ ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی میں برادری
کے ڈر سے خلاف شرع رسمیں کرے یا نوکری چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہیں وہ حضرت کی محبت
میں کچا ہے الہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت میں پکا کرے آمین یا رب العالمین خ انس ۷ وَاللّٰهِ لَا تَذَرُنَّ مِنْهُ دِرْهَمًا یعنی ۶۳۸
مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمیں سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑیو
ف جب جنگ بدر میں فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو آئے اونمیں عباس حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال
دیویں تب چھوٹیں انصار نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑیں غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال لیا ایک درم بھی نچھوڑا معلوم ہوا کہ حق بات میں خویش و بیگانہ برابر ہے برادری کی رعایت نچاہیے
۶۳۹ هـ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا
إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے مسجدیں تو بنائی گئیں ہیں جسواسطے بنائی
گئیں یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جو مسجد میں تلاش کرتا تھا سو اوسنے یوں کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہاں ہے ف یعنی مسجدیں عبادت کے
واسطے ہیں کوئی چیز اوسمیں تلاش کرنا دنیا کی اوسمیں بات کرنا درست نہیں اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے
۶۴۰ کو بددعا دی مسجد میں سوال کرنا درست نہیں بلکہ دنیا کی بھی مسجد میں درست نہیں ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری او مسلم میں عبداللہ
بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والوں کو
بلکہ اور گرد نواح کے لوگوں کو وطن چھوڑنا اور مدینے میں حضرت پاس آنا کافروں سے لڑنے کو فرض تھا جبکہ مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت
۶۴۱ کا حکم باقی نرہا لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے هـ أَبُو
قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ أَطْلِقُوا إِلَى غُمَرِي قَالَهُ ظَهِيرَةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ مسلم میں ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم پر ہلاکی نہوگی کھول لاو میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس رات دوپہر ڈھلتے فرمایا ف
جنگ تبوک سے جب حضرت پھرے تو موسم گرمی کا تھا پانی کم تھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوئے ہیں پیاس کے مارے تب حضرت نے

یہ حدیث ... کہ ... جو بچا ہے ... وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اور میں ...

... پھر میں ... اتنی برکت ہوئی کہ ... ہزار کا لشکر تھا ... یہ حضرت کا معجزہ ہوا ھ

۴۲ ابن عمر لا یاکل احد من الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام هذا حدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب لنا میں مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کھاوے کوئی اپنی قربانی سے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور اوسکا پانچویں باب میں ذکر کیا ہے

۴۳ ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پورا ایمان دار ہونے کا تم میں سے کوئی جب تک میں اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہ ہو جاؤں اوسکے ماں باپ اور بیٹے اور سب آدمیوں سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور میری رضامندی پر اپنی رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور رسوم سب نئی اور شریعت محمدی کی بتعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوسی کا نام ولی ہے اور وہی پیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال نمکین ہے مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین

۴۴ ق انس لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہو گا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے ف اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اوس مسلمان کا ہے جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں

۴۵ ق ابو ہریرۃ لا یبع بعضکم علی بیع بعض بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا نا پسند کرے تو اوس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے

۴۶ م جابر لا یبع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعض مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑو لوگوں کو تاکہ خرید و فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلا اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاو بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی مت بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجکو

گراں

منہ لگا یعنی دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمیں خلق کو ضرر ہے اگر لگتا ہو تو یہ کسی کے نزدیک درست نہیں ہے اور اگر رسانی ہوا اوسکو ضرر ہو تو
بعضوں کے نزدیک درست ہے خم اَبِی سَعِیْدٍ هر اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ٦٤٧
ابو سعید سے اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہو ف انصار مدینے کے لوگ مین جنہون نے
حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان و مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اونکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی خم عَائِشَةَ لَا یَبْقَیَنَّ اَحَدٌ فِی ٦٤٨
الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْهَدْکُمْ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے
گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا ہون عباس کے سوائے کیونکہ وے تمہارے ساتھ موجود نتھے ف حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے
حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا صاحب حضرت ہوش مین ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے مار لیا کہ عذاب
میری تکلیف کے سبب سے کہین ان پر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نلیتے تھے هـ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَبُوْلَنَّ ٦٤٩
اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین
پھر اوس سے نہاوے ف یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمیں پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہوجاویگا وضو اور غسل کے لائق
نرہیگا ق ابْنُ عُمَرَ لَا یَتَحَرَّی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے ٦٥٠
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد کیا کرے تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت مین
پڑھنا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اس کو میں نماز پڑھتا ہوں پھر دیر کرکے مکروہ وقت یعنی طلوع اور غروب مین نماز پڑھے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ ٦٥١
اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن یا دودن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کرتا
سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کے سکو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو
روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کو ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ق اَنَسٌ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ ٦٥٢
نَزَلَ بِہٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث
کا مطلع اور باقی یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجھکو دے
جب میرے حق میں بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور ناامیدی کی اور اگر فساد دین کے سبب سے ہو

٥٣ حل ہوتے ہوئے موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيُصَلِّي صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِي تَلِيْهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار ہر
جگہہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہون کو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے
٥٤ تحیۃ الوضو کے نماز کی ہر اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا
٥٥ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح
٥٦ ہر محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہوجاتا ہے ق اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ
اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو بردہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا
مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں خدا کی حدوں سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کہ مارے حرام کار کو سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کہ
تقصیر پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
نزدیک انتالیس ٣٩ کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر حدوں کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور حیا بحال تھی تو
٥٧ اوس وقت میں دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اسوقت مین کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا
وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نکاح نہ
٥٨ اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے خ اَنَسٌ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ بخاری مین ابو بکر
صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملاوے جدا جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرے ملے جانوروں کو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس
بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوۃ ایک بکری ہے تو مثلا دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ
کریں کہ اون سب اسّی بکریوں کو ملا کر ایک شخص کی مثلا دس تا ایک ہی بکری زکوۃ میں جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو دو بکریاں زکوۃ میں
جائیں یا کہ مثلا ایک شخص کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کردیں تاکہ
زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم میں زکوۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ

لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہیں جیسے بعضے بظاہر مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک
برتن میں رکھکر اوسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو نہیں معلوم کہ اوس میں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دیکر
اوس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہیں یا بچوں کی بازی بڑھتی یا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے
جنپر خدا نے غضب اور عذاب کیا م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم میں عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں بھوکے ٦٥٩
رہینگے وہ گھر والے جنکے پاس کھجوریں ہیں ف یہ اونکے حق میں فرمایا جنکی غذا کھجوریں ہیں جیسے مدینے کے لوگ ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ ٦٦٠
لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ يَعْنِي الْأَنْصَارَ
بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوائے ایماندار کے اور نہ اون سے
عداوت رکھیگا سوائے منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا اوس سے عداوت رکھیگا ف
مدینے والوں نے حضرت کی مدد کی اسواسطے اونکو انصار کہتے ہیں یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے اونکی محبت مسلمانوں پر فرض ہوئی ق أَبُو بَكْرٍ لَا يَحُجُّ ٦٦١
بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ خ م بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کرے اس برس
کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھومے کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نویں سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر رض کو حاجیوں کا سردار کرکے
اس حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافروں کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے
اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں ہمنے گناہ کیے ہیں اونسے کیا طواف کریں شرع میں برہنہ ہونا حرام ہے خصوصا کعبے اور مسجد میں ق
أَبُو بَكْرَةَ لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو ٦٦٢
آدمیوں میں غصے کی حالت میں ف یعنی حاکم اور قاضی غصے میں ہو اوس وقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قصہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش
چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو بھی
اوس حاکم کو حکم کرنا درست نہیں کہ ان حالتوں میں ہوش نہیں رہتا جیسا غصے میں م ابْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا ٦٦٣
بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ
وَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسی کے جانور
کو بے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم میں یہ چاہتا ہے کہ کوئی اوسکی کوٹھری میں آکے اوسکا خزانہ توڑ کر اوسکے کھانے کو نکال لیجاوے ایسے ہی

جانور رکھے تو ہر روز اوسکے ثواب سے گھٹانے کے دو دو قیراط کہ حفاظت میں رکھتے ہیں یعنی کھیتی کی طرح ہیں حفاظت کے واسطے سو ہر گز نہ رکھے کوئی کتے جانور

۶۶۴ کو بدون اوسکی اجازت کے **ق** ابن مسعود لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلاث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا نہیں حلال ہے خون کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اسکی کہ میں پیغمبر ہوں خدا کا مگر تین چیزوں

سے ایک تو نکاح والا مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا

مسلمانوں کے گروہ سے علیحدہ ہوا **ف** یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کاری نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے

۶۶۵ مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا **م** جابر لا يحل لاحدكم ان يحمل السلاح بمكة مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ نہیں حلال ہے تم میں کسیکو کہ ہتھیار اوٹھاوے مکے میں قتل کے واسطے **ف** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے

سمجھا اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجود دیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفیں اوٹھائیں لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافروں سے

پوچھا کہ اب تم ہمارے حق میں کیا گمان رکھتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہیں اور بہتر کہتے ہیں تو سردار بھائی

کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا اختیار ہے جو چاہے سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیوں سے

کہا تھا کہ لا تثريب عليكم اليوم یعنی آج تم پر کچھ الزام نہیں اور گلہ شکوہ نہیں پھر اون کے جرم معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی

۶۶۶ **ق** ابو هريرة لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر مسيرة يوم وليلة وليس معها حرمة وفي رواية الا مع ذي محرم عليها بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت

کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت کو سفر نہیں درست مگر محرم

کے ساتھ **ف** عورت کا محرم وہ مرد ہے جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہوے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا پوتا

۶۶۷ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہے درست نہیں اسواسطے کہ اسمیں بڑے بڑے فساد ہیں **ق** ام سلمة لا يحل لامرأة مسلمة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد فوق ثلاثة ايام الا على زوجها اربعة اشهر وعشرا بخاری اور

مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں [illegible] مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی

کا سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کا چار مہینے دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے **ف** یعنی کسی کے

غم اور ماتم تین دن سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہیں مگر خاوند کے ماتم میں چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے مگر اس سے زیادہ اور بغیر خاوند کے غم میں بوجہ ناشکری کرنا چاہیے کہ
چند روز میں اگر مرد ہو یا عورت محرم میں غم امام کا سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہیں حرام ہے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ یَّهْجُرَ [۶۶۸]
اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا
تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی میں کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام
کلام چھوڑنا حلال نہیں اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرت نے کعب بن مالک کے ساتھ والوں سے
نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہے ق [۶۶۹]
اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے
تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال
نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہ ہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ [۶۷۰]
الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ
لَوْ اَحْسَنَ لِیَكُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ جاویگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا
اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان
اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی جنتی کو دوزخ دکھلاویں گے اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ
شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجھکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاویں گے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اوسکو
افسوس پر افسوس ہوگا م جَابِرٌ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم میں جابر [۶۷۱]
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجھکو بہشت میں
لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے
بے دین کہتے ہیں اس واسطے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کا ثواب اور محنت کو ضائع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نہ کرے
اس واسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دئے نہیں ہوتا تو نیک کام میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی جسکا سبب
بہشت کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے م اَنَسٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ [۶۷۲]

بوائقه مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اوسکی بدی اور ظلموں سے امن نپاوے

۴۷۳ ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکھتا ہے ق جبیر بن مطعم لا يدخل الجنة قاطع

بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا ناتا توڑنے والا یعنی جو یگانوں سے احسان اور سلوک نکرے

۴۷۴ خ حذیفه لا يدخل الجنة قتات بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا

۴۷۵ ف یعنی جو فساد کرانیکے واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خواہش اوسکی ہے م ابن مسعود لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر فقال رجل ان الرجل يحب ان يكون ثوبه حسنا ونعله حسنة قال ان الله جميل يحب الجمال الكبر بطر الحق وغمط الناس مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ بیشک اللہ جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہے حق کو باطل کرنا اور حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل اور حقیر جاننا

۴۷۶ خ ابو بکرة لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال لها يومئذ سبعة ابواب على كل باب ملكان

بخاری میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے

۴۷۷ ف یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا سوائے مدینے کے یہ حضرت کی برکت ہے مدینے کو وصلت ہوئی م ام مبشر لا يدخل النار احد بايع تحت الشجرة مسلم میں ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ میں نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مر جاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن میں اونکا ذکر کیا ہے سو اونکو حضرت نے فرمایا کہ وہ کوئی دوزخی نہیں سب بہشتی ہیں

۴۷۸ م ام مبشر لا يدخل النار ان شاء الله من اصحاب الشجرة احد الذين بايعوا تحتها فقالت حفصة بلى يا رسول الله فانتهرها فقالت حفصة وان منكم الا واردها فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد قال الله تعالى ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها جثيا مسلم میں ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ میں درخت والے اصحاب سے کوئی جنہوں نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیوں نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے اونکو جھڑکا پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن میں فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا

کہ خدا قرآن میں اوسکے آگے فرماتا ہے کہ پھر ہم بچا لیوینگے پرہیزگاروں کو اور دوزخ میں ڈالیں گے ظالم کافروں کو گھٹنوں کے بل ف حضرت حفصہ کو
یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے کوئی دوزخ کیطرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا تو آپنے
یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمیں گرینگے تو دوزخ میں داخل ہونا نہ ثابت ہوا

٦٧٩ ق عبد اللہ بن عمر لا یدخلن رجل بعد یومی ھذا علی مغیبۃ الا ومعہ رجل او اثنان مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مرگیا ہو مگر اوسکے ساتھ ایک دو مرد ہوں ف یعنی
جس عورت کا خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہوں تو مضائقہ نہیں مرد اور عورت کی تنہائی میں بڑے بڑے
فساد ہوتے ہیں اسواسطے حضرت نے خلوت میں منع فرمائی

٦٨٠ ق ام سلمۃ لا یدخلن ھؤلاء علیکم یعنی المخنثین بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کریں تمھارے پاس یعنی یہ ہیجڑے زنانے مرد ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر میں
ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہے مخنث اوسکو کہتے ہیں جو ہیجڑا اور
زنانہ مرد ہو

٦٨١ ق ابی امامۃ لا یدخل ھذا بیت قوم الا ادخلہ اللہ الذل قالہ لما رای سکۃ من الۃ الحرث بخاری میں
ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتا ہے یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر میں مگر اوس قوم میں ذلت اور خواری داخل
کرتا ہے یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بے قدر ہوئی
کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہے حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑیں اور دنیا
کمانے میں مشغول ہوں تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے میں ویسا ہی ہوا

٦٨٢ ق اسامۃ بن زید لا
یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث نپاویگا مسلمان
کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر ایک کا باپ کافر ہو اور وہ مسلمان ہو تو اوسکا حصہ نلیوے اور یہ مسلمان باپ کا
کافر بیٹا ہو تو نپاوے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا

٦٨٣ ق جریر لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس بخاری میں جریرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا ف یعنی ظالم بے رحم آدمیوں کو ناحق ستاتا ہے زبان سے خواہ ہاتھ
سے خدا کی رحمت نہوگی

٦٨٤ ق ابو ھریرۃ لا یزال احدکم فی صلوۃ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان
ینقلب الی اھلہ الا الصلوۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہے جبتک اوسکو

نماز ہی پڑھ رہے ہیں کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والوں کی طرف جانے سے روک رہی ہے سوا نماز کے ف یعنی مسجد میں جتنی دیر
جماعت کے انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز میں داخل ہے نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی
۴۸۵ کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو خ ابن عمر لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری میں عبد اللہ بن
عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد کے لیے دین کی راہ سے کشایش اور فراخی رہتی ہے جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ
بعد شرک کے بہت سخت گناہ خون ناحق ہے جسکے سبب سے دین میں تنگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہ ہونے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ
۴۸۶ قیامت میں خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن میں خونی کو دوزخ کا وعدہ ہے خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ
مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف
سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب ہے خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہے اور دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت
۴۸۷ سے کرتے ہیں مکروہ ہے م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ مسلم میں سعد
بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق پر قیامت تک
ف بعضے کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک میں دریا نہیں [illegible]
۴۸۸ کو وہ لوگ ڈول ہر چیز سے بہتر سمجھتے ہیں واللہ اعلم ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ
وَهُمْ ظَاهِرُونَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہیگے
جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علما سے محدث مراد ہیں
اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل
۴۸۹ حدیث غالب ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالیں اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھینگے اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو
خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے
بنایا تو اوسوقت قل ہو اللہ احد پڑھا کر یعنی شیطان فراغ دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہ رض سے ہے کہ چند گنوار مسجد میں آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا میں
اوٹھا اور نبی سے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کے پوچھنے والے احمق بھی ہوتے ہیں ف ہر انسان صاف طبیعت کی پیدایشی بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہے

اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اوسکو بناوے اور ہزاروں دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہے ایسا سوال وہی کریگا جسکی عقل پیدایش میں خلل ہے
اور عقل میں نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہے کہ اگر خدا کا پیدا کرنیوالا
کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے جب ایسا واہی کیسا خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۶۹۰ خ م ابن عمر لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي منهم اثنان بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ
اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہے جبتک اوس قوم میں دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو
اسلام کی سرداری کا حق نہیں یا یہ مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگرچہ بعضے ملک میں ہو چنانچہ اسوقت یمن کا اور مغرب کا حاکم
سید ہے

۶۹۱ م ابو هريرة لا يستر عبد عبدا في الدنيا الا ستره الله يوم القيامة مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندہ کا دنیا میں مگر خدا اوسکے عیب قیامت میں چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے
کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت میں چھپاویگا

۶۹۲ م سلمان لا يستنج احدكم بدون ثلثة احجار
مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم میں بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا
سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے
فرض نہیں

۶۹۳ ق ابو هريرة لا يسم المسلم على سوم اخيه المسلم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول
ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرانے پر ف یعنی اگر کسی کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر
اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمیں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے

۶۹۴ خ ابو سعيد لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء
الا شهد له يوم القيامة بخاری میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہاں تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہے وہاں تک جن اور آدمی اور کوئی
چیز سنیگی وہ اوس کے واسطے [illegible] گواہی دیویگی ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگوں کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا
گواہی دینگے سننے والے [illegible] اسی واسطے مستحب ہے کہ زور سے اذان کہے

۶۹۵ ق ابو هريرة لا يشير احدكم الى اخيه بالسلاح فانه لا يدري احدكم لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار
بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہیں
معلوم کسکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے میں ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں یہ خوف ہے

اگر شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو وہ قتل دوزخ میں پڑے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے ھ ابو ہریرۃ لا یشربن

۶۹۶ احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر سو جو بھول کر پیا ہووے سو چاہئے کہ قے ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضوں کے نزدیک حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ اولیٰ کہ ترک ہے اچھی طرح اللہ سے بیان ہیں جانا اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور طب میں بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پی جاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہیں ھ ابو ہریرۃ لا یصبر علی لأواء المدینۃ وشدتہا احد من امتی

۶۹۷ الا کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ او شہیدا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا میں اوسکو قیامت کے دن بخشاونگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہے مدینے کی اور بشارت ہے وہاں کے رہنے والوں کو اور ایسا ہی کہ اگر وہاں تکلیف بھی ہو تو لوگوں کا وہاں رہنا اچھا ہے ھ ابو سعید لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی ویوم الفطر

۶۹۸ من رمضان مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہیں دو دنوں میں ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر میں ف دونوں عیدوں میں روزہ رکھنا حرام ہے سب مجتہدوں کے نزدیک ق ابو ہریرۃ لا یصلی احدکم فی الثوب

۶۹۹ الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم میں نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے میں اس طرح کہ کندھے پر اوس کپڑے سے کچھ بھی نہ ہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہے تنزیہی ہے نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہے صرف لنگ باندھ کے نماز پڑھ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پاجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہے ف ابن عمر لا یصلین احد الظہر وفی روایۃ العصر

۷۰۰ الا فی بنی قریظۃ قالہ منصرفہ من الاحزاب بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے ظہر کی اور ایک روایت میں عصر کی مگر بنی قریظہ میں جب پھرے کفار کے گروہوں کی لڑائی سے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہود کے لوگ تھے مدینے کے قریب دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرتؐ میں اور ان میں صلح بھی تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ احد کے کفار قریش عرب کی بہت قوموں کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرتؐ سے قول توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرتؐ کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے ہوا بھیجی سخت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم میں باقی قصہ

حدیث کا یوں ہے کہ اصحاب حضرتؐ کے حکم سے چلے عصر کا وقت آ پہنچا تو لگا بعضوں نے راہ میں نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرتؐ کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ میں نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ میں جا کر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرتؐ نے ہمکو منع کیا ہے نماز کو فرمایا ہے پھر یہ حال یعنی بعضوں کے نماز پڑھ چلنے کا اور بعضوں کے نماز نہ پڑھنے کا حضرتؐ کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونوں اچھا سمجھے **ف** جیسا حضرتؐ کے اصحاب اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور سبکا لایق ہے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں اسواسطے اہل سنت و جماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ کیوں ایک محمدی دین میں اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ناداں ہیں ایسے اختلاف میں کچھ حرج نہیں حضرتؐ کے روبرو ایسا اختلاف حضرتؐ کے اصحاب میں ہوا اور حضرتؐ نے درست کہا

۷۰۱ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یوں مضائقہ نہیں کہ جمعے سے پہلے بھی ایک دن رکھے یا بعد **ف** یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور شنبہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے

تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہیں

۷۰۲ **خم** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ناپاک ہوکر **ف** یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو پانی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب میں دہ در دہ حوض یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا حوض نا پاک نہیں ہوتا ہے کہ پانی کی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بدل جائے اور شافعی مذہب میں جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بدل جائے [illegible] جسمیں [illegible] پانی سماوے

۷۰۳ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ اٰخَرَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان عورت سے دشمنی نہ رکھے اگر برا جانے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے **ف** یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو کہاں ملتی چاہیئے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمیں نیک بھی ہوگی اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر رہے سب سے خوب ہے اور دشمنی اور ناموافقت میں بڑے فساد ہیں اسواسطے حضرتؐ نے موافقت رکھنے فرمایا

۷۰۴ **خ** اَبُوْبَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ مَلَّكُوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ چھوٹے گا اوس قوم کا جس نے حاکم اور مالک عورت کو کیا **ف** [illegible] والیٔ شہروں کا ہو تا مر گیا اسکی بیٹی جسکا نام پوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی اسوقت یہ حدیث [illegible]

بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہیں اور رعیت برباد ہو جاتی ہے اسی واسطے شرع میں عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہیں اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جوروکے قابو میں ہوا خراب گیا

۵ م مطیع بن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم قالہ یوم فتح مکۃ مسلم میں مطیع بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی جان بوجھ کے آج کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا **ف** اس خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے میں چھپا ہے حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑلاؤ لوگ اوسکی مسکیں باندھکر پکڑلاتے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو گئے بعد اسلام کے کوئی مرتد ہوگا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فصل بن روزبہان اصفہانی نے اسی شرح میں امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یوں نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم

۶ م ابو ھریرۃ لا تقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چاروں طرف گھیر لیتے ہیں اور خدا کی رحمت اونکو چھا لیتی ہے اور اوپر آرام اور چین اوترتا ہے اور خدا اوسکا ذکر کرتا ہے اونمیں جو خدا کے پاس ہیں یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کی روحوں میں **ف** یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنیوالوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں تاکہ ذکر کی برکت میں شریک ہوں اور خدا کی بیشمار رحمت اوپر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت و چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اسکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہیں جو مجھکو یاد کرتے ہیں یہ ہے قسمت ذکر کرنیوالوں کی اور یہ ہے قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا درود و کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا سب ذکر میں داخل ہے

۷ خ م ابو ھریرۃ لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک اسق ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں اپنے غلام سے یہ کہے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کرا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ غلام یوں کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے کہ یوں کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولیٰ ہے یعنی میرا میاں۔ [illegible] کی رسم تھی غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ اسمیں شرک کی بو نکلتی ہے رب جو خدا کے کسی کو یوں کہنا نہیں

۸ خ م ابو ھریرۃ لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یوں کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخشدے

اگر تو چاہے اے خدا مجھ پر رحم کر تو چاہے بلکہ چاہیے کہ اسکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں جو دعا نہ قبول ہوئے تو دے
ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین بے پروائی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال بیجا
جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا بیجا ہے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ
خدا کی نزدیک کچھ مشکل نہیں اوسکا روکنے والا کوئی نہیں ۶۰۹ ابن مسعود لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَفِي رِوَايَةٍ
مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یوں نکہے کہ
البتہ میں بہتر ہوں حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ لائق نہیں کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر ہونے ف سب پیغمبر سارے
خدا کے اصل میں ایک ہیں کوئی افضل نہیں ہو سکتا ۶۱۰ ق عائشة لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي بخاری
اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یوں کہے کہ میرا نفس دین میں
کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کا لفظ برا ہے مسلمان اپنے تئیں کہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہیں حضرت کا معمول تھا کہ برے
لفظ کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ۶۱۱ ه أبو هريرة لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ
اللهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی اپنے غلام کو میرا
بندہ اور لونڈی کو میری بندی نکہے تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتیں تمھاری خدا کی بندیاں ہیں ولیکن چاہیے کہ یوں کہے کہ میرا غلام اور
میری لونڈی اور میرا جوان مرد و میری جوان عورت ف یعنی بندگی کے لائق سوائے خدا کے اور کوئی نہیں اسواسطے منع فرمایا کہ اسمیں شرک کی بو نکلتی
ہے اور تاکہ غلاموں کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہیں ۶۱۲ ه أبو هريرة
لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یوں ہرگز نکہے کہ ای
کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت میں ہے اوسکا پھیرنے والا
خدا ہی ہے تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بد کہنا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا
کہ زمانے کو بد کہنا جیسے کہ شاعروں کی عادت ہے شرع میں ہرگز درست نہیں ۶۱۳ م جابر لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ
يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ تَفَسَّحُوا مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان
کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یوں کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد میں کار کہ جو جہاں آکر بیٹھا اوسکو اوٹھا

بیان اسماء غلام ۲

۱۴ ح اپنے بیٹھنے کے واسطے نہیں درست لیکن یون کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے ق ابن عمر لا یقیمن احدکم
الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو
اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہے مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص
مدرسے مین یا خانقاہ مین رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہے اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو

۱۵ ح ھ ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم الکرم فانما الکرم قلب المؤمن مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور
کو کہ کرم سو کرم تو حقیقت میں ایماندار کا دل ہے ف کرم کے معنی سخاوت ہیں عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی ہی شراب کے
پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہے سو حضرتؐ نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین
بلکہ کرم سزاوار ہے ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت ہے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ انگور کے باغوں کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری
چیز کا اچھا نام نہ رکھے

۱۶ ح ق سعد بن ابی وقاص لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء بخاری اور مسلم
میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے والوں کو مکر اور حیلہ کر کے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے

۱۷ ح ق ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا
الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعھما حتی یکونا اسفل من الکعبین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے میں ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس
اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل نہ پاوے تو دونوں موزوں کو وہاں تک کاٹے کہ بیت یا سے نیچے ہو جاویں ف اس حدیث
پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے کو یہ چیزیں درست نہیں

۱۸ ح ھ عمارۃ بن رویبۃ لا یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل
غروبھا مسلم میں عمارہ بن رویبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ جاویگا دوزخ میں جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف
فجر آرام کا وقت ہے اور عصر کاروبار کا وقت ہے اسواسطے ان وقتوں کی نماز کا اتنا اجر اور ثواب ہوا

۱۹ ح ق ابن عمر لا یلدغ المؤمن من
جحر مرتین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار نہیں کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار ف یعنی ایماندار
دین کے کام میں ایکبار دھوکھا اور فریب کھاکر دوسری بار فریب نہیں کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچھتا کر اوس سے
توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ تعریف ہے کامل ایماندار کی روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرتؐ سے اوسنے منت کی او

وعدہ کیا کہ اب میں دوسری بار کافرونکا ساتھ نہ دونگا حضرتؐ نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ بدر میں آیا اور گرفتار ہوا
پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ نہ دونگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبار فریب میں نہیں آتے
پھر وہ قتل ہوا **ق** ابن عمر لا یمسکن احدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول ولا یتمسح فی الخلاء بیمینہ ولا یتنفس
فی الاناء بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے
اور داہنے ہاتھ سے پاخانے میں ڈھیلے نہ پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن میں یعنی پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منھ سے کچھ ٹپک پڑے
اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہے حاجت ضرور پیشاب کی جگہ اوسکا لگانا نامناسب ہے **خ** ابو ھریرۃ لا یمنع احدکم
جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں
لکڑی گاڑنے سے **ف** اگر پڑوسی دیوار میں کڑیاں رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے کہ ہمسایے کا حق ہے **ق** ابن مسعود لا یمنعن
احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع قائمکم ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول
ھکذا وجمع بعض الرواۃ کفیہ حتی یقول ھکذا ومد اصبعیہ السبابتین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے
رات سے تاکہ تم میں سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ بیدار اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہیں جو اس طرح
اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راویوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر اونچا کر کے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے اوسکا نام
صبح نہیں حضرتؐ نے فرمایا جب تک اس طرح اشارہ کرے اور حضرتؐ نے اپنے کلمے کی دو انگلیوں کو ملا کر پھیلایا ہے اور بائیں یعنی صبح وہ ہے جسکی روشنی
چوڑی ہو **ف** یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اوسوقت تک روزہ دار کو کھانا پینا حرام نہیں اور فجر کی نماز اوسوقت تک
نہیں دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتی ہے اوسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے **ق** ابو ھریرۃ لا یموت لاحد من
المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں
سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے **ف** یعنی خدا قرآن میں بطور قسم فرماتا ہے کہ سب کو صراط دوزخ
پر گذر ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کی پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جسکا ایک چھوٹا لڑکا بھی مرگیا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے
کہ لڑکے کی تو [illegible] ہوتا ہے اور پھر اوسنے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر پر راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا **م** جابر لا یموتن احد

إلا وهو يحسن الظن بالله مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرے کوئی مگر اس حالت میں کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو جزو ہیں خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہیں بلکہ اوس وقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جانے اور بخشش کی امید دل میں رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اوس وقت پاس موجود ہوں وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کریں تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے م

۲۵ أبو هريرة لا ينبغي للصديق أن يكون لعانا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہیں کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق رضی اللہ نے ایکبار ایک غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی کامل کو کہتے ہیں جسکے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیق رضی نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی مگر اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہیں ق

۲۶ عقبة بن عامر لا ينبغي هذا للمتقين قاله عند نزعه فروج حرير لبسه بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہیں پرہیزگار لوگوں کو یہ حدیث نے خود ریشمی قبا اوتارتے ہوئے کہی تھی فرمایا ف فروج اوس قبا کو کہتے ہیں جسکا پیچھے سے چاک ہو سواری کے واسطے ہوتی ہے سو ریشمی قبا کسی نے حضرت کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ تھا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو اوتارا اور مار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی ایسی اور زینت نہیں کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو خ

۲۷ ابن عباس لا ينفر أحد حتى يكون آخر عهده بالبيت بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پھر نہ جاوے حج کر کے یہاں تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کر کے اپنے گھر آوے اسکا طواف الصدر نام ہے امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت م

۲۸ عائشة لا ينفعه إنه لم يقل يوما رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين قاله لها حين قالت يا رسول الله ابن جدعان كان في الجاهلية يصل الرحم ويطعم المسكين فهل ذلك نافعه مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکو کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اوسنے کسی دن نہیں کہا کہ اے رب میرا گناہ بخش قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا جب حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے میں برادری سے سلوک کرتا تھا محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت میں کچھ کام نہ آوینگے مگر اسکے واسطے کمال

نقرہ ہو ابن عمرؓ لا ینقش احد کم علی نقش خاتمی ھذا مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نقش کرے کوئی
جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور انکو اسلام کے دین کی طرف بلاویں لوگوں نے
عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب حضرتؐ نے مہر کھدوائی چاندی کے نگ میں تین سطریں اوسمیں تھیں ایک سطر میں محمد دوسری
میں رسول تیسری میں اللہ حضرتؐ کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیقؓ پاس رہی اونکے بعد عمر فاروقؓ پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمانؓ پاس رہی پھر اونکے ہاتھ
سے کنوئیں میں گر پڑی اور نہ ملی سو حضرتؐ نے منع کیا کہ کوئی ایسی مہر میں محمد رسول اللہ کھدوائے تاکہ شبہہ نہ پڑ سکے یہ حضرتؐ کی مہر ہے یا کسی اور کی

ہ عثمانؓ لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایسا نکاح کرے حج کا
یا عمرہ کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ جو منگنی کرے ف امام شافعیؒ اور مالکؒ و احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا
نکاح نہیں درست جبتک حج سے فراغت نہ پاوے امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت نکرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی صحبت
نکرے اسواسطے کہ حضرتؐ نے اپنا نکاح حضرت میمونہؓ سے احرام میں کیا ق ابی ھریرۃ لا یورد ممرض علی مصح بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہوں وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہیں پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے
حضرتؐ نے منع نہیں کیا کہ تندرستوں کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام جاہلیت کا اعتقاد ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے خود فرمایا ہے کہ بیماری کسیکی کسیکو
نہیں لگتی چنانچہ اسی باب میں حدیث ہو چکی ہے لیکن حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار ہو جاویں تو کہنے لگے خدا کی تقدیر
سے نہیں بلکہ بیمار کا جانور لگنے سے تو عوام کا اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو اس شرک میں گرفتار ہووینگے اور خدا کو بھولیں گے

الباب الرابع

چوتھے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اذا ہے ہ جابرؓ اذا ابتعت طعاما فلا تبعه حتی تستوفیه مسلم
میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جبتک اوسکو اپنے قبضے میں نہ لاوے اور تول
لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بن قبضہ کیے اناج بیچنا نہیں درست ہ جریرؓ اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة مسلم میں
جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگ جاوے تو اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی ہ جریرؓ اذا اتاکم المصدق
فلیصدر عنکم وھو عنکم راض مسلم میں جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے
کہ تم سے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت میں امام کی طرف سے ہر برس بعد سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت میں جاتا ہے

سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوٰۃ نقد اور جانوروں کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہے اور امام کی اطاعت

٣٥ سب پر واجب ہے **م** اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوا حَتّٰى تُوضَعَ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو تو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ گردنوں سے زمین پر رکھا نجاوے **ف** سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والوں کی مدد کی حاجت ہوتی ہے نے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے

٣٦ **ق** ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے

٣٧ **م** اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے **ف** یعنی اول بار جو ہو چکا پھر وضو کرے کہ اوس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے

٣٨ **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهُ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے کسی کے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سے ملا رہا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہے اگرچہ اوسکا کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلاویگا تو بہتر ہے ایا غرور کھویگا

٣٩ **ق** اَبُو اَيُّوبَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا بخاری اور مسلم میں ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جاے ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاے ضرور کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو **ف** جاے ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہیں جنگل میں نہ آبادی میں اور شافعی کے نزدیک جنگل میں منع ہے اور آبادی میں درست چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کی اسمیں روایت بھی ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظمؒ کے مذہب میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والوں کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کیطرف ہے ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہاں اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے

٤٠ **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ

لَہٗ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہے کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرئیلؑ آسمان والون یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین **ف** یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین اور اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریف کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہیں اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہیں کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین اوس سے عداوت ہے **ح** جابرؓ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْأَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَأَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل میں اوسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اوسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہے **ف** بیگانی عورت کی اگر دل میں محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی جورو سے صحبت کریگا اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہے نہیں تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہیں اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرتؐ نے یہ دوا اس واسطے فرمائی کہ کہیں حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے

ق اَبُوْہُرَیْرَۃَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَّکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ بِمِثْلِہَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اچھا پھر جو نیکی کریگا وہ دس گنی لکھی جاویگی سات سو گنے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی ہی لکھی جاویگی جتنی کی ہے یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہے **ف** یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہے دس سے تو کوئی کم نہیں آگے نیت پر موقوف ہے جیسے نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کرے گا تو اوتنی ہی لکھی جاویگی اوسمین زیادتی نہیں اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی لکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدیؐ کی کما حقہ تعظیم سے اطاعت کا ارادہ

٤٤٣

٤٤٤

۴۳ ـ کرلیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہے ھر اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے میں جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ ڈالا ہو جسمیں شہر والوں کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہاں عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہوں تو اوسمیں شرع کا حکم یہ ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگوں کی آمد و رفت میں حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہوں تو اوسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جسمیں محلے والوں کا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو

۴۴ ـ ھر اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اوسی کو پوری کرلیوے یعنی تین رکعتیں باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اوسی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب میں پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا مگر امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ اوسی دن کی عصر کی نماز تو ادا ہونا درست ہے اسواسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی مگر فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہیں کیونکہ وقت کامل تھا اور ادا ناقص ہوا ہے حنفی کہتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرتؐ نے وہ حدیث فرمائی جسمیں طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے واللہ اعلم

۴۵ ـ ھر اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے اسی واسطے حضرتؐ نے اور حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کسیکو جنگل میں شیطان اور بھوت ستاویں یا [illegible] تو اوسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاویں اور یہ عمل مجرب ہے

۴۶ ـ ھر اَبُو مُوْسٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اوس

پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہے اور پہلے بھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اور اس امت کے پیغمبر کے جیتے جی مٹاتا ہے امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر جب اوسکو اون کافروں نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نہ مانا **ف** یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اوسکے غم میں صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو وہ بالثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم میں اور گواہ ہے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان دل نہوں میری وفات کو غضب الہی نجانیں خدا کی رحمت سمجھیں اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہیں اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہے تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹیں اسواسطے کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتوں کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الہی سے ہلاک ہوئے **ق** عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَکُلْ قَالَ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ وَ اِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَ اِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ یَشْرَکْہَا کَلْبٌ لَیْسَ مَعَہَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّیْدَ فَاُصِیْبُ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَکُلْہُ وَ اِنْ اَصَابَہٗ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْہُ بخاری اور مسلم میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوس پر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ میں نے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالیں تو بھی شکار حلال ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالیں تو بھی حلال ہے جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے میں شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا میں نے کہا کہ میں بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہوں اور شکار کو حاصل کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ جب تو بے گانسی کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم میں گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بیڈا ہو کر لگے تو اوسکو مت کھا **ف** اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو سکھا کر شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہیں تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نہ کھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ کہا تو شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام ہر مسلمان کے دل میں ہے لیکن یہ اس سے کہا مستحب ہے پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی اوسکا حلال ہے

چاہیے یہ کہ اگر شکاری کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار پکڑنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک
چیز میں جمع ہوتے تو حرام کی احتیاط کے سبب سے غالب جانا ہے ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے
اور اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال ہوتا ہے
چیز سے ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار

۴۸ ق أَبُو مُوسَى إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار
اوسکو اجازت نہ ملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہیں تو پھر آوے اور کہا اسواسطے کہ بنا سجائے اجازت مانگنے کے ہے شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہیں معلوم اوس گھر میں کسطرح سے بیٹھا ہے

۴۹ ق ابن عمر إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کسی سے اوسکی جورو مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع کرے خ

۵۰ ابن عمر إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ بخاری میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو انکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے
ہوچکا کہ اب عورتوں کے نکلنے کا فتویٰ نہیں زمانہ بگڑ گیا ہے

۵۱ جابر إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات

۵۲ ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عِنْدَ خَيَاشِيمِهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان اوسکی ناک کی جڑ میں رہتا ہے ف سوتے میں
بلغم اور رطوبت دماغ سے اوتر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار جھاڑ ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سو یہ بھی آرزو ہے شیطان کی یا سچ مچ وہاں رات کو
شیطان رہتا ہو واللہ اعلم

(حاشیہ: علی نسخہ)

۵۳ ص أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی میں جبتک اوسکو تین بار نہ دھولیوے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف اکثر عرب کے آدمی

پھر کے ڈھیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اسواسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کو
احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ ٧٥٤
يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ اِنِّي صَائِمٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ
رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو
گالی دیوے یا اوسکو کوسے یا اوس پر لعنت کرے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں میں تو روزہ دار ہوں ف یا تو زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر
چپ رہے یا اپنے دل میں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں مجھکو مناسب نہیں کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنوں اور اپنے روزے کا لطف کھوؤں ق
جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ٧٥٥
کوئی سفر میں گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر میں آوے ف دن کے آنے میں بہت فائدے
ہیں کہ عورت اوسکی پاکی سے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی شاد ہوکر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت
اور دل ہیں عمدہ کھانے کا سامان ہوسکتا ہے رات کے آنے میں یہ کچھ نہیں ہوسکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر
کو گیا سولہ برس کے بعد اوس کے وقت گھر میں آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہے
یہ یار کو لیے بیٹھی ہے اوس کم بخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال
ہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر میں نہ آوے اسی طرح سے شریعت کے حکموں میں ہزاروں فائدے دینی اور
دنیوی ہیں وقت پر اونکی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں م اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهُ ٧٥٦
لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرے ہیں
جلدی اور سستی میں ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہیں اور وضو تجھکو لازم ہے حضرت نے عتبان بن مالک رضی سے فرمایا اور یہ حدیث
منسوخ ہے ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت ہو
حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام میں یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا پھر حکم
منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے بے انزال کے بھی غسل واجب ہے ف عُمَرُ اِذَا اُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ٧٥٧
بخاری اور مسلم میں حضرت عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجھکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ میں دے ف

عمر فاروق رضی کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق رضنے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام میں لاوے اور نہیں تو کسی اور محتاج کو دیدے لیکن
سوال کرنا دو طرح سے ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل میں کسی چیز کا کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہے تقویٰ کی راہ سے

۵۸ یہ بھی حرام ہے ق عمرؓ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق
رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے

۵۹ ق ابو ہریرہؓ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب لگے تو
نہیں لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹھا ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا
ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت میں سب چھپی چیزیں ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا ہوتا ہے اسواسطے
کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بہار کے موسم میں جب
رات دن برابر ہوتے ہیں تو خواب سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف ہوتے ہیں

۶۰ ق ابو قتادہ الحارث بن ربعیؓ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ رضی سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اوٹھا کرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر میں پڑھتے تھے
جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کہتے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اوٹھا کرو
امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوٰة کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں
اور قد قامت الصلوٰة کے وقت نماز شروع کریں

۶۱ ه ابو ہریرہؓ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت
اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب میں صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھے کہ جماعت میں ملے اور اگر جانے سنت پڑھے
جماعت کی ایک رکعت بھی ملیگی تو سنت پڑھے جماعت میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے
جماعت میں شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی

۶۲ خ ابو اُسید الساعدیؓ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری میں ابو اُسید ساعدی رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کافر تمہیں چھیڑ پاس آویں تو انکو تیروں سے مارو

اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھ کر فرمائی یعنی ترتیب مجاہدین کی تیر خطا کرنیکے سبب دور سے
مارنا بیفائدہ ہے اور بست تیروں کو ایکبارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں ھ ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بہا ۶۶۳
احدھما مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں کسی پر ضرور
پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت میں جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اوسوقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں
گرفتار ہووے۔ ہاں یوں کہنا مضائقہ نہیں فلانا شخص کافروں کے کام کرتا ہے اگر اوسکو عمل دین کے خلاف معین اور اگر کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت
ہوگیا اور ضروریات دین سے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے
کہ اس زمانے میں ملحد و فقیر ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہیچ سمجھتے ہیں بیشک وہ کافر ہیں ق ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما ۶۶۴
فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے
تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پونچھے جبتک ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسیکو چٹا دے ف یہ حکم اسواسطے ہے کہ اونگلیاں بعد کھانے کے چاٹنا متکبر
لوگوں کی عادت سے نہیں اور چاٹنے میں برکت ہے علما نے لکھا ہے کہ کھانے میں چار باتیں فرض ہیں حلال رزق کھانا اوسکو خدا کی عنایت
جاننا اور سیر رہنا اور اوسکے کھانے کے بعد شکر کرنا اور بارہ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا
زانو اوٹھا کر بائیں پر بیٹھنا کبھی حضرت اکڑوں بیٹھ کر بھی کھایا ہے اور آپ نے ... لقمہ چھوٹا اپنا آگے سے کھانا اور لوگوں کے
کھانے میں عیب نہ نکالنا اور ... کی یہ ہے کہ دستر خوان پر جو گرے کھانا اوسکو اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیاں چاٹنا
اور برکت دو چیزوں میں کھانے کو سیر کرنا اور ... ھ ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب ۶۶۵
بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیوے اسواسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے
کھاتا ہے اور بائیں سے پیتا ہے ھ ابو ہریرہ اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ مسلم میں ۶۶۶
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی اونگلیاں چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہیں معلوم کہ کس اونگلی میں برکت ہے
ق ابو بکرہ اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو ۶۶۷

مسلمان سامنا کریں تلواروں لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونوں دوزخ میں ہیں **ف** پوری حدیث یوں ہے کہ ابوبکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہیں تو مرورمارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اوس صورت میں ہیں جب دونوں ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھیں اور عداوت سے لڑیں جسطرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہ زن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جسطرح ہوسکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے میں کسی طرح بچ نہیں سکتا تو بے توقف سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بچانا بھی فرض ہے اس طرحکا قاتل دوزخی نہیں اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہوں اونکا قتل بھی درست ہے

٦٨ **م** عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے ساتھ پڑھ **ف** سب اماموں کا یہی مذہب کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہیں انکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوجاویگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہیں کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہوں اور رکوع سجدہ پورا ہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہیں اور وہ طول نماز سے راضی ہیں تو نماز کو طول کرنا اوس صورت میں درست ہے

٦٩ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز میں امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہیں اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے **ف** آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے صدق دل سے آمین کہتے ہیں ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا آمین کہنا موافق پڑے گا گناہوں کی مغفرت ہوگی

٧٠ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پاؤں سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائیں پاؤں سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونوں جوتوں کو ساتھ پہنے یا دونوں کو ساتھ اوتارے یعنی یوں نکرے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہنے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو کہ اسمیں تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے

٧١ **ق** ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب

اوٹھاتا ہے تو جتنے اوس قوم میں ہوتے ہیں سب پر عذاب ہوتا ہے پھر قیامت میں اوٹھائے جاوینگے اپنے عملوں پر **ف** یعنی جب کسی
قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک و بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکوں پر یہ عذاب فقط دنیا ہی میں ہوتا ہے آخرت میں نیک لوگ اپنی نیکیوں کا
ثواب پاویں گے نیک لوگ عذاب میں اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہوں سے کیوں نہ روکا اور اگر وہ کہا نہ مانتے تھے تو اونکے
ساتھ کیوں رہے **ق** عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا ۷۷۲
بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خاوند کی رضا سے کھانا کسیکو دیوے بدون لٹانے تو اوسکو ثواب دینے کا ہے اور اوسکے خاوند کو کمانیکا
اور اوسکے رکھنے والے کو بھی اوتنا ہی ثواب ہے۔ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینوں کو پورا ثواب ملیگا **ف** بدون لٹانے یعنی اسراف نہ
ڈالے کہ اوسکے لڑکے فاقہ کریں اور یہ بات جب ہے کہ خاوند نے منع نہ کیا ہو **ھ** عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا ۷۷۳
مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خرچ کرے عورت اپنے خاوند کی
کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا **ف** خرچ کرے بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے
منع کیا تھا نہ یہ کہ اجازت دی تھی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى ۷۷۴
يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک
اوسکو درست کرے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤں ایکا جوتا تھا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ میں گریگا
خوف ہے اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بھی ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ ۷۷۵
اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی لیٹے
بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہیں کہ اوسکے پیچھے
اوسپر کیا پڑا ہے پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے
پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تو نے میری جان کو بند کیا یعنی نیند میں اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا
یعنی زندہ رکھا تو اسکو بچائیو گناہوں سے اور بلاؤں سے جس سے تو نیکوں کو بچاتا ہے **ف** سنت یہ

کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تا کہ کنکر اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف منہ کر کے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے

۷۷۶ ق ابو ہریرۃ اذا باتت المرأۃ هاجرة فراش زوجها لعنتها الملائکة حتی تصبح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ سوتی ہے عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو صبح تک لعنت کیا کرتے ہیں ف اسواسطے لعنت کرتے ہیں کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہے

۷۷۷ ق ابن عمر اذا ابایعت فقل لا خلابة بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا مت دینا و دغابازی مت کرنا ف لوگوں نے عرض کی حضرتؐ سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینے میں فریب بہت کھاتا ہے نقصان اوسکا ہوتا ہے حضرتؐ نے اوسکو منع کیا کہ تو مول لیا کر اور اوس سے کہا کہ یہ تو مجھے سمجھو نہیں گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو چیز پھر جاوے گی گویا مول لینا بشرط ہوا

۷۷۸ ق ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتی تغیب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز پڑھنی دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز پڑھنی دیر کرو جب تک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب میں نماز پڑھنا حرام ہے

۷۷۹ م ابو ہریرۃ اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منهما مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں کے واسطے تو اون میں سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ ایسا کرے ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اور اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کیجے اور مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر میں ہوں یا دو شہروں میں دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی جس سے کہ بیعت ہوئی یا واقعی ہے اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اور اوسکی اطاعت مت کرو اور اوسکا حکم جاری ہونے نہ دو اگر دوسرا امام امامت اپنی نہ چھوڑے اور لڑے اوس صورت میں اوسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے میں بڑے بڑے فساد ہیں مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتی اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت میں دو امام ہوئے ہوں تو دونوں کی امامت درست نہیں پھر اسکے بعد جس پر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہووے امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں میں ہوں جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے

کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہے ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہے
کہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تا کہ امام کافرون سے جہاد
کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہو نے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نکرے بانٹے محتاجون اور یتیمون
کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تا کہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے
قریش کی قوم سے ہو کہ سواے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے
دریافت کیا چاہیے ۷۸۰ ۔ ابو سعید اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِهٖ عَلٰی فِیْهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مسلم میں
ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمہائی لیوے تو اپنے موہنہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے
کہ شیطان گھس جاتا ہے ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد و غبار کہ جمہائی لیتے اکثر ایسی سے کوئی چیز موہنہ کے
اندر گھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین آتی ہے اور بدن مین سستی لاتی ہے
اوس وقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی اثر ہے شیطان کا ۷۸۱ ۔ ابو هریرة اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ
وَیُرْوٰی اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی
التحیات پڑھے تو چاہیے کہ چار چیزون کی پناہ مانگے یون کہے کہ اے خداوند میں تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت میں یون آیا ہے کہ جب فارغ ہو کوئی
پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے
فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافر ہو لڑکا علم محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے
اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختی اور خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے ۷۸۲ ۔ ابو هریرة
وَاَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ
الْیُسْرٰی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے موہنہ کے سامنے تھو

اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھوکے **ف** ایکبار حضرت نے مسجد میں قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا تھیکری سے اوسکو چھڑا ڈالا تب حدیث فرمائی نماز میں قبلے کیطرف تھوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد میں فرش نہ ہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اسوقت میں اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے میں لے لیوے چنانچہ اور روایت میں کپڑے کا ذکر بھی آیا

۸۳ — **م** ابو هريرة قال اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء واذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار۔ شک ہے راوی کو کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے مونھ کو تو نکل جاتے ہیں اوسکے مونھ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب دھوئے دونوں ہاتھ تو اوسکے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب دھوئے دونوں پاؤں تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو پیروں سے چل کر کیا پانی کے ساتھ یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے **ف** اس حدیث میں فضیلت ہے وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہیں یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۸۴ — **ق** جابر قال اذا جاء احدكم يوم الجمعة وقد خرج الامام فليركع ركعتين بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لیوے **ف**۔ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور امام اعظمؒ کے مذہب میں خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہیں خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنے میں فرض فوت ہوتا ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی کلام کرنا درست نہیں

۸۵ — **ق** ابو هريرة قال اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں **ف** اس حدیث میں رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ [illegible]

شیطان بند ہوتے ہیں اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان میں
روزہ رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت میں کچھ شبہہ نہیں ھ (٤٨٦)
أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی حاجت ضروری کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے اور نہ اوسکو پیٹھ دیوے ھ عَائِشَةُ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ (٤٨٧)
شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے
چوشاخے میں اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے میں تو ضرور واجب ہوگیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دو رانیں
یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ
ہوا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ھ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ (٤٨٨)
فَقِيلَ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلوں
اور پچھلوں کو قیامت کے دن سر ایک عہد اور قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہے فلانے کی فلانے کے بیٹے کی
ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا قیامت میں فضیحت کریگا سبکے آگے ھ طَلْحَةُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ (٤٨٩)
اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ مسلم میں طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں تمہیں خدا کی طرف سے
کوئی چیز بتلایا کروں تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ میں ہرگز خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پہونچانے
میں حضرتؐ معصوم ہیں اوسمیں چوک یا بھول ہونا ممکن نہیں ف اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ حضرتؐ نے ایکبار انصاریوں کو کھجور کے
پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور کم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین میں تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے
دنیا کی مصلحت اپنی تمہیں خوب جانتے ہو ق مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا (٤٩٠)
أَكْبَرُكُمَا قَالَهُ لَهُ وَلِصَاحِبٍ لَهُ بخاری اور مسلم میں مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے
تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونوں میں بڑا امام ہووے یہ حضرتؐ نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن
حویرثؓ سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرتؐ پاس حاضر ہوئے جب ہم نے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی میں بھی ہوتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام بنے ھ اُمِّ سَلَمَةَ (٤٩١)

اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم نے ام سلمہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے پاس جمع ہو تو
اوسکے حق میں نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے
ہیں تمھارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اوسکے حق میں نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیاں ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا
کرنا مستحب ہے اوسکے بدکاموں کا ذکر کرنا نچاہیے

۹۲ ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَ
اِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے میں حکم کرنیکا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہیں
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پاجانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوس میں چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنیکا ف یعنی جب حاکم اپنی طرف سے مقدمہ فیصل کرتے ہیں جو حق ہو قرآن اور حدیث
اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا کرے وہ حکم ٹھیک ہے تو اوسکو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب ہے بعد کوشش کے چوک پر گناہ نہیں
اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت میں صاف مذکور نہیں اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث میں غور کرکے
نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے اوس میں تو ایک ثواب ہے بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد
کی شرطیں علم فقہ میں مذکور ہیں اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہیں اوسکو بہت علم اور فہم چاہیے اسی واسطے اہل سنت میں چار مجتہد امام ہوئے
مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہیں ہوا اور اسکے ایک یہ کہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے
وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموں کو سمجھنا نہایت مشکل ہے م

۹۳ جَابِرٌ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے
پریشاں خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دل کو پریشاں کرنیکو ایسے خواب دکھلاتا ہے سو اوسکا
کسی سے کہنا کیا ضرور

۹۴ هق ابو هريرة اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ
رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ
تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ
قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا

باب ... الی آخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ريطة كانت عليه على انفه هكذا

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہیں اور اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہیں کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہیں آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کیطرف سے آئی ہے الله تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا پھر اوسکو اوسکے رب کے لیجاتے ہیں پھر خدا فرماتا ہے کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرتؐ نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہے کہا حماد نے اور حضرتؐ نے یا ابوہریرہؓ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوس پر لعنت یاد کی اور کہتے ہیں آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہؓ نے پھیر کر رکھا حضرتؐ نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس تھا اپنی ناک پر اسطرح یعنی حضرتؐ نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی **ف** یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہے اور کافر کو کافروں کے مقام پر رکھو جسکا نام سجین ہے

۴۹۵ **ع** ابن عباس اذا دبغ الاهاب فقد طهر مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا **ف** یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوائے آدمی اور سور کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور سور ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہیں ہوتا

۴۹۶ **ع** ابو هريرة اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعتیں پڑھے بیٹھنے سے پہلے **ف** اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے سنت یہی ہے کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے پھر مسجد میں بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں کی عادت ہے اول ایک بیٹھ لیتے ہیں خصوصاً جمعے کو پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں سو بیجا ہے

۴۹۷ **ع** ابی حمید او ابی اسید اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسألك من فضلك مسلم میں ابوحمید یا ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یوں کہے کہ اے الله میں تیرا فضل اور رزق چاہتا ہوں **ف** مسجد میں جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

۴۹۸ **ع** جابر اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه

قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا
لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا
یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ ٹھکورات کے رہنے کا مقام ہے اور
نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر میں داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تم نے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا
نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو ٹھکورات کا رہنا اور کھانا دونوں ملا **ف** یعنی گھر میں آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے
گھر میں اور کھانے میں بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور سونے میں شریک ہوتا ہے

۷۹۹ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ يَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا
أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ مسلم میں صہیب
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکیں گے بہشتی لوگ بہشت میں تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دوں بہشتی
کہینگے کیا روشن نہیں کر چکا تو ہمارے مونہوں کو کیا بہشت میں ہمکو نہیں داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تو نے کئے اس سے
زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے
دیدار سے زیادہ پیاری نہ ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایمانداروں کو دیدار الٰہی بھی نصیب ہوگی اور بہشت
کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو نہ لگا سکیگی اور یہی مذہب ہے اہل سنت و جماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں
جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

۸۰۰ **ق** أَنَسٌ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي
فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگے ہیں مطلب حاصل
ہونے کا یقین رکھے اور یوں نہ کہے اے خدا دے مجھکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہیں جو جبر کرے یعنی اوسکو قبول
کرنے کو کہا جاتا ہے

۸۰۱ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ
حَتَّى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اوسنے آنے
سے انکار کیا سو خاوند رات بھر غصے میں رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں

۸۰۲ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ
إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہاں

جانا چاہیے ف ولیمہ اوس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستوں اور ہمسایوں کو جمع کر کے
کھلاوے ولیمہ سنت ہے حضرت اور صحابہ کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ایسے میں جانا واجب ہے نجاوے تو گنہگار ہو بعضے کے نزدیک
مستحب ہے کھانا ضرور نہیں کچھ عذر ہو تو نکھاوے ۸۰۳ ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یوں کہے
کہ میں روزہ دار ہوں ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے میں معذور ہوں نہیں
تو کھاتا اوسکو رنج نہو ۸۰۴ ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا
کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے کھانے میں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو
جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر یہ موقوف نہو سکے تو نجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہے
۸۰۵ جابر اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ
الذی کان علیہ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائیں طرف
تھوک تھکارے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اوسکو بدل دے
ف یعنی خواب مکروہ اکثر شیطان کی طرف سے ہے موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ۸۰۶
ابو ہریرۃ اذا رای احدکم ما یکرھہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب میں مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور
دل میں اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ بہتر ہے کہ نماز پڑھے اور خدا سے عرض کرے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہیں ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا
اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سن کے خدا جانے کیا وسوسے ڈالیں اور روایت میں آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر
کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ۸۰۷ عایشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ تو اون کو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے ہیں قرآن کی دھوکے والی
آیتوں کے تو وہ لوگ وہی ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا ہے تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی آیتیں دو طرح کی ہیں محکم اور متشابہ محکم

وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب میں دھوکا ہو صاف مطلب نہیں سو محکم آیتیں قرآن کی جڑ ہیں اور انہیں پر عمل
کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل تہ کو دریافت کرنیکا حکم نہیں قرآن میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنکے دلوں میں کجی
اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کریں تو وہ لوگ اونہیں کجی اور گمراہی
والوں میں ہیں جنکا خدا نے قرآن میں نام لیا اور ٹیڑھا بتلایا سو انکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بُری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب
ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور
ہے کہ ہم اسمیں کھوج کریں اور خدا کے غصہ میں گرفتار ہوں

۸۰۸ ق عامر بن ربیعۃ بن ثمامۃ اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ہذا حدیث متفق علیہ بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو
یہاں تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پھر حضرتؐ نے موقوف کیا

۸۰۹ ھ ابو ھریرۃ اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہو
گئے ستیاناس گئی تو وہ سب سے زیادہ برباد اور بہت ستیاناس ہوا یا ہلاک کرنیوالا ہے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے
ناامید کرے اور کہے لوگ ایسے گناہوں سے ستیاناس گئی مقرر دوزخ میں پڑینگے تم سے بچاؤ نہ ہو سکیگا تو حقیقت میں یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بدگمانی
جھگڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگوں کے عیب برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت میں یہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے
سمجھا امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور دین میں سستی دیکھکر افسوس سے یہ کہے کہ ہائے کیا اندھیر ہو گیا برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ غرور سے کہے اپنے آپ کو تو بہتر سمجھے اور اونکو ذلیل جانے
تو برا کرے یہ معنی حدیث کے ہیں

۸۱۰ ق ھ ابو ھریرۃ اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو
تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تمپر تو تیس روزے پورے کرو

۸۱۱ ھ ام سلمۃ اذا رأیتم ہلال ذی الحجۃ واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحجہ کا چاند
اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ بازرہے اپنے بال اور ناخن لینے سے یعنی بال اور ناخن نہ کٹاوے ف امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ چاند
دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے

۸۱۲ ھ ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسہمک فغاب عنک فادرکتہ فکل ما لم ینتن مسلم میں ابوثعلبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا

فرمایا کہ جب تو اپنے تیر سے شکار کرے اور پھر شکار غائب ہوجاوے پھر تین دن بعد ملے تو جب تک بدبو نہ آوے کھالے [illegible]

ف اگر شکار زخمی ہوکر شکاری کے سامنے سے اوٹھ کر چلا جاوے اور شکاری اوسکی تلاش کرے پھر مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہے اور اگر دوسرے دن پاوے تو حرام ہے اور بدبو دار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن بہتر ہے ق ابو ہریرہ سے اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناھا

فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناھا فلیبعھا ولو بحبل من شعر ثم لیبعھا فی الرابعۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہوجاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہوں سے تو اوسکا مالک حد مارے یعنی چابک لگاوے اوسکو جھڑکی نہ دے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ پھر حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہوجاوے تو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف [illegible] دستور تھا کہ لونڈیوں کی حرام کاری کو عیب نسمجھتے تھے جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اب [illegible] ہندوستان میں [illegible] کہ صرف جھڑکی پر ٹال دیا اور اوسکو حد مار کر خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گھرکی اونکو کچھ [illegible] نہیں کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم کی اجازت لیکر مارے ق ابو ہریرہ سے اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانھا طرق الدواب ومأوی الھوام باللیل مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو [illegible] اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو طے کیا کرو اونٹوں کا گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا [illegible] [illegible] [illegible] جلدی پہنچ جاؤ اور [illegible] زمین [illegible] سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل کیا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے [illegible] اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی اندر رفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں رات کو ف اس [illegible] میں حضرت نے [illegible] امت کو بتلا دیں ق آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون [illegible] صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ مسلم میں حضرت عباس [illegible] کہ [illegible] آواز [illegible] ساتھ [illegible]

مقتدی سجدہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے اوس کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں زانو اوسکے گھٹنے اور دونوں اوسکے قدم ف مونھ سے مراد ہے

١٦ اتنا اور ناک ق عن البراء بن عازب اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیاں کو اور اوٹھا رکھ دونوں اپنی کہنیوں کو ف یعنی سجدے میں ہاتھ نہ

١٧ بچھا رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح کہ وہ مکروہ ہے ق انس اذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو اونکے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تم پر بھی ف

١٨ سلام دعا ہے اسواسطے منع کیا کافروں کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تم پر وہ بات ہے جسکے تم لائق ہو ق ابو هريرة اذا سمعتم الاقامة
فامشوا الى الصلوة وعليكم السكينة والوقار ولا تسرعوا فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوة سنو تو چلو جماعت کی نماز کے
واسطے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ جاوے اوسکو آپ تمام کر لو ف جلدی
جماعت کے واسطے چھٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی میں قوم پھول جاتا ہے نماز میں سے تسکین جاتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے

١٩ علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے ق اسامة بن زيد اذا سمعتم الطاعون بارض فلا تدخلوها
واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منها بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین میں وبا سنو تو اوس میں نہ جاؤ اور جب اوسی زمین میں وبا پڑے جس میں تم ہو تو اوس سے نہ نکلو ف جس ملک میں وبا ہو نہ جاوے
کیوں اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اوسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اوس میں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور حدیث میں ہے کہ بھاگنے
والا ایسا ہوگا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وبا سے بھاگنے والا گنہگار جیسے جہاد میں کافر کی

٢٠ صف سے بھاگا ق عبد الله بن عمرو اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فانه من صلى علي
صلوة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد
من عباد الله وارجو ان اكون انا هو فمن سال لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة مسلم میں عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جس طرح موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو اسواسطے
کہ جو مجھ پر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوس پر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو وسیلہ ایک درجہ ہے بہشت میں [illegible] مقام

مقام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندوں سے اور امیدوار ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں گا یعنی وہ عالی مقام محمدؐ
مانگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگے گا یعنی اذان کے بعد تو اس پر میری شفاعت ضرور ہو گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بعد اذان کے اول حضرتؐ پر درود بھیجے پھر وہ دعا جس میں وسیلے کا ذکر ہے تا کہ حضرتؐ کی شفاعت اوسکے گناہ بخشائے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرتؐ پر ایک بار درود بھیجے اوس پر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبروں میں سے ہمارے حضرتؐ
افضل ہیں اس واسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوا حضرتؐ کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملے گا اللھم صل وسلم وبارک علی عبدک وسیدنا محمد وآلہ اجمعین

٨٢١ ق عن ابی سعید اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن. بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے ف مگر دوسری حدیث میں ہے کہ بجائے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح
کے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے

٨٢٢ ق عن ابی ہریرۃ اذا سمعتم نہاق الحمیر فتعوذوا باللہ من الشیطان فانہا رأت
شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اس واسطے کہ اوس نے شیطان کو دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو
تو خدا سے اوس کا فضل و کرم مانگو اس واسطے کہ اوس نے فرشتے کو دیکھا ہے ف حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور مرغ فرشتے کو دیکھ کے
بولتا ہے گدھا سبب حماقت اور بدخلقی کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کرم والا ہے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللہ اعلم

٨٢٣ ق عن ابی قتادۃ
الحارث بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ
بخاری اور مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نہ چھوڑے پانی میں اور جب پائخانہ میں آوے
تو نہ چھوئے اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے لیوے داہنے ہاتھ سے

٨٢٤ م عن ابی ہریرۃ اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ
سبع مرات مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کتا کسی کے برتن میں پیوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے ف
امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو ایک بار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے
اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے [illegible] حکم تھا کہ عرب لوگ کتوں کو بہت پالتے تھے

٨٢٥ م عن ابی سعید
اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین
قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان مسلم میں ابی سعید

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسی کو شک ہو اپنی نماز میں پس نہ جانے کتنی پڑھی ہیں تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کرے اور [illegible]
یقین کرے جتنا یقین ہو اس پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو دو سجدے سہو کے [illegible]
ہو گئے اور اگر نماز پوری چار ہی کے ادا کرتے تو دو سجدے شیطان پر ناک رگڑنا ہوا ف یعنی جب شک ہو کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو
جب ہے یقین کو لیوے یعنی کمتر کا اعتبار کرے [illegible] تین رکعت کا اعتبار کرے چار کو چھوڑ دے اور چوتھی رکعت پڑھ
سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہو گئی ہوں گی تو دو سجدے سہو کے ملا کر چھ ہو گئیں اور اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں پڑھی ہیں تو دو سجدے شیطان پر ناک [illegible]
[illegible]

۲۲۶ [illegible] اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق [illegible] إذا شك أحدكم في صلاته فليتحر الصواب
فليتم عليه ثم ليسجد سجدتين بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز میں
تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے ف [illegible] روایت صحاح میں ہے [illegible] سلام کرے پھر
دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ [illegible] اٹکل پر عمل کرے [illegible] سجدہ سہو کا کرے [illegible]
۲۲۷ واسطے ہے جس کو شک بہت پڑا ہو اور جس کو اول ہی شک پڑے وہ دونوں نماز کو [illegible] نماز پھر ادا کرے [illegible]
الثقفية امرأة عبد الله بن مسعود إذا شهدت إحداكن صلاة العشاء فلا تمس طيبا مسلم میں زینب [illegible]
مسعود کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو
۲۲۸ اس واسطے منع کی کہ جماعت میں لوگوں کا خیال آوے [illegible] ابي هريرة إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا مسلم میں ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کے فرض پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی کا
جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک [illegible] چنانچہ یہ روایت [illegible]
۲۲۹ عن أبي هريرة إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم السقيم والضعيف والكبير وإذا صلى أحدكم لنفسه
فليطول ما شاء بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible] یعنی امام ہو تو چاہیے کہ ہلکی [illegible]
اس واسطے کہ [illegible] جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنا چاہے [illegible]
۲۳۰ عبد الله بن عمرو إذا صليتم الصبح فإنه وقت إلى أن يطلع قرن الشمس الأول ثم إذا صليتم الظهر فإنه وقت [illegible]

اِلٰی اَنْ یَّحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک **ف** ہرچند عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے

٨٣١ **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَقَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کیجاوے تو انتظار کر قیامت کی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اوس نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالایق کو تو منتظر رہ قیامت کا **ف** یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی

٨٣٢ **م** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو سیک جاو یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت سیک جاو

٨٣٣ **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَلْیَقُلْ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب اوسے یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا اون کے دعا دے کہ یهدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو سیدھی راہ دکھلاوے اور سنوارے دل کو **ف** چھینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک سنت

٨٣٤ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَیْکُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَیُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ کَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِیْ مَسَاکِیْنِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰی رِقَابِ بَعْضٍ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکرگزار رہوگی یا ناشکر کہا عبدالرحمن بن عوف نے ہم شکرگزار رہینگے کہینگے جیسا ہمکو حکم

کہا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا اور کہوگے یعنی شکر گذاری کروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس میں حسد کروگے پھر آپس میں ایک دوسرے کی پیٹھ کاٹو گے پھر ایک دوسرے کا دشمن ہو جاؤگے پھر آپس میں بغض اور عداوت رکھنے لگو گے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین میں سو چڑھاوگے انکے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کروگے یا انکو تکلیف مالایطاق دوگے

ف حضرت نے اس حدیث میں روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیاں اور فساد بیان کیے سو صدیق اور فاروق کی خلافت میں اونکے بند و بست سے کچھ فساد نہ ہوا حضرت عثمان رض کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت میں زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں مہاجرین اصحاب پر زیادتیاں اور جو جو فساد اور خرابیاں ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا

۸۳۵ ابن عمر اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ منہ کو بچاوے

ف یعنی جب مسلمان سے مارکوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچانے کے واسطے اوسکو مارے لیکن منہ میں زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا منہ اشرف چیز ہے کافر سے لڑائی ہو تو جہاں تک ہو سکے اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اسکے منہ کو نہ مارے لیکن جو حربی ہیں

۸۳۶ ابو ہریرہ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْن وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہی پھر موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاویں گے

ف یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے

۸۳۷ ح ابوہریرہ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو اوسی پر رہا اور اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر پلٹ پڑا

۸۳۸ ق ابوہریرہ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاویں گے

ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہیں اور امام شافعی کے نزدیک

دونوں قولوں کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہے ح عن ابی هريرة اذا قال
الامام ولا الضالين فقولوا آمين فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه مسلم میں ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جاویگا اوسکے
پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ح عن عمر اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر فقال احدكم الله اكبر الله اكبر ثم قال اشهد
ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا
رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا
بالله ثم قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله
من قلبه دخل الجنة مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے
جواب میں کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا
کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا
کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ سچے دل سے کہے تو بہشت میں
جاوے ف اس حدیث میں حضرت نے اذان کا جواب سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو
کاروبار چھوڑکر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت پاوے حاصل ہوا اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان میں
کئی اذانوں کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہیں اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ ہو جاوے جواب اذان
کا دیکر پڑھے ح عن ابی هريرة اذا قام احدكم من الليل فاستعجم القرآن على لسانه فلم يدر ما يقول فليضطجع
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا
جاوے نیند سے ایسا غافل ہو کہ نجانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے
میں یہ بات حاصل نہیں اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہووے نماز میں قرآن پڑھے ح عن ابی هريرة اذا قام احدكم
من الليل فليصل ركعتين خفيفتين مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ
دو رکعت ہلکی نماز پڑھے ف حضرت نے جو حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی ملا ہوا ہوتی ہے جب اول سے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی

٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢

اول قرأت سے پڑھیگا یا بعد وضو کے تحیۃ الوضو کی مراد ہوں اور نیز کی رکعتیں اسواسطے فرمایا ہے کہ اکثر وضو کے بعد اونہوں نے اسواسطے کہ حدیث
میں آیا ہے کہ جو وضو کرے دو رکعتیں پڑھے وسوسہ نہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے پھر صورت اول دو رکعتیں ہلکی پڑھے پھر طول کرے
یہانتک کہ حضور دل حاصل ہو ہے بعد فرض کے سب نفلوں سے تہجد کی نماز افضل ہے اللہ اسکا فرا مسلمانان کو دیوے آمین ٢٢٣ ھ ابو ھریرۃ
اذا قام احدكم من مجلسه ثم رجع فهو احق به مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے
اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہ کا وہی شخص بہ نسبت غیر کے زیادہ حقدار ہے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف میں
بیٹھا پھر وضو کرنیکو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہاں سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور
مجلس میں بھی ٢٢٤ ھ ابو ذر اذا قام احدكم يصلي فانه يستره اذا كان بين يديه مثل آخرة الرحل فاذا لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل
فانه يقطع صلوته الحمار والمرأة والكلب الاسود مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی
آڑ ہو جاتی ہے جب اوسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو
اوسکی نماز توڑ دیتا ہے گدھا اور عورت اور کالا کتا ف جو دیوار کی آڑ ہو تو نمازی لیے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یعنی لکڑی اور انگلی کے برابر
موٹی لکڑی گاڑ دے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک
سترہ ہے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہیں جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہے سب علما کے نزدیک ابو سعید
کی حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہیں جاتی اور بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت
نماز پڑھا کرتے تھے ٢٢٥ ھ ابو هريرة اذا قرأ ابن ادم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلى امر ابن ادم بالسجود
فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلي النار مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا
قرآن میں سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ اے میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو
اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہے اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا میں نے نہ مانا تو مجھکو دوزخ ہے ف اس حدیث میں سجدے کی فضیلت اور شیطان کے
حسد اور افسوس کا بیان ہے ٢٢٦ ھ جابر اذا قضى احدكم الصلوة في مسجده فليجعل لبيته نصيبا من صلوته فان الله جاعل في بيته
من صلوته خيرا مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز میں سے
کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر میں نماز کے سبب سے بہتری اور برکت کرنے والا ہے ف یعنی جب مسجد میں فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر میں

یا ویلتی کو ہر حدیث

پڑھے اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سوائے فرض کے سب نمازیں گھر میں افضل ہیں تاکہ خیر اور برکت گھر میں ہو اور شیطان کا دخل نہو ق ابن مسعودٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ ٨٤٧

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

رَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب

زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتیں جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے

واسطے ہیں سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہمکو اور سب اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی لائق

بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور اوسکا رسول ہے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھ کر کہا کرتے تھے

خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرتؐ نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بندوں پر سلام ہے

تو جتنے خدا کے نیک بندے آسمان اور زمین میں ہیں سب کو خواہ فرشتہ خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن اور آدمی سبکو تمہارا سلام پہونچ گیا اور ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہیں

نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظمؒ اور شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے مذہب میں سنت ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ ٨٤٨

اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے

ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے لغو بات اور بیہودہ حرکت کی ف خطبہ سننا واجب ہے اوسوقت بولنا درست

نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے منع کرے اشارہ سے کہے ق ابْنُ عُمَرَ ٨٤٩

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے فراغت نکر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو ف

جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کیطرف دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز ہو گی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہیں ہے اور کھانا کھانے

تک جماعت ہو چلے گی تو نماز میں شریک ہو روایت ہو کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ کھانا کھاتے تھے اتنے میں جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباسؓ

نے ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو کھا لو تاکہ نماز میں دل نہ لگا رہے ق ابْنُ عُمَرَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ ٨٥٠

وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے

اپنے موںھکے سامنے اسواسطے کہ خدا کا قصد ہے اسکے روبرو ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ ٨٥١

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چپکے کان میں بات نہ کریں ایک کو چھوڑ کے ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورہ کے لائق نہیں جانتے ہیں یا کچھ میری بدی کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ چار آدمی ہوں تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس صورت میں رنج نہ آویگا

۸۵۲ و عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو چاہئے ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمیں وہ ہے جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرت کے وقت میں جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ داں قاری پر مقدم ہے کہ نماز میں اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا نہ قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے

۸۵۳ ق و عَنْ جَابِرٍ اِذَا کَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ وَاِذَا کَانَ ضَیِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰی حَقْوِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو اوسکے دونوں کھونٹوں کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھے پر ڈال اور آدھے سے ستر گاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی ستر گاہ چھپانا مقدم ہے یہ حضرت نے جابر سے فرمایا

۸۵۴ ق و عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآؤُا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازوں پر فرشتے ہوتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھ تو لپیٹ لیتے ہیں اون کاغذوں کو جنمیں لوگوں کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد میں آتے ہیں خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہیں شروع کرتا تو آنے والوں کو فرشتے لکھتے ہیں تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر میں نہیں لکھتے حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جلد مسجد میں حاضر ہوں

۸۵۵ ق و عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ هٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی خلاصی کا بدلا ہے یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ میں جلویگا تو چھوٹ گیا ف یہودیوں نے بہت پیغمبروں کو مارا اور قتل کیا اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانوں نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبروں کو بھی مانا

سو اس واسطے خدا نے مسلمان کا بدلا یہودیوں اور نصرانیوں کو مقرر کیا یہ ظلم نہیں بلکہ انصاف ہے کہ تابعدار کو شکر اور [illegible]
کو شکر لیکن یہ ان مسلمانوں کے حق میں ہے جو بیچ عذاب بہشت میں جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانوں کو شفاعت کر کے دوزخ
سے نکلوا دینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی ● اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ مسلم میں ۸۵۶
جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یہ مطلب نہیں
کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کمتر ہو ● اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ ۸۵۷
عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل ہوتے بعد بھی اونکا ثواب نہیں موقوف ہوتا ایک
تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے
ف [illegible] عمل کا ثواب [illegible] بعد [illegible] مگر ان تین عملوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہیں ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ
نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا پہنچتا رہے جیسے مسجد [illegible] زمین وقف [illegible] گھر یا کتاب کا اور علم جس سے
خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگوں کو علم [illegible] پڑھا دے علم کی کتاب [illegible] علم حدیث علم فقہ [illegible] کی کتاب کا ترجمہ [illegible] کر جاوے
مسلمان [illegible] اور نیک بیٹا بھی [illegible] حاصل [illegible] سا ہے
ایسا ہو [illegible] کی راہ سے آدمی نے نام و نشان [illegible] کام [illegible] اوسکی [illegible] اور دنیا [illegible] رہو تو اوسکے موقع
جاریہ کی [illegible] اگر علم [illegible] تعلیم [illegible] تاکہ موت کے بعد کی
دعا سے فائدہ [illegible] معلوم [illegible] عقیقت [illegible] کہ [illegible] نام [illegible] عقیقت
وکر [illegible] نام راق ● اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۸۵۸
فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہے مرد تو اوسکا اصلی مکان صبح و شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت دکھائی جاتی ہے
اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اوس سے فرشتے کہتے ہیں یہ تیرا وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن ہیں تجھکو بھیجا جاوے گا ف دکھلانیکا یہ فائدہ کہ ایماندار
خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو ق اَبُوْ مُوْسٰى اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَفِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا ۸۵۹

لئلا یخدش مسلماً بہا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار میں گذرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ اوسکی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو ہیچ نہ سمجھیں اور مسجد و بازار کو اس واسطے خاص کر کیا کہ وہاں اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع میں چاقو چھری بندوق اور تیغ کو دونوں پانوں پر چڑھا کر لیجانا درست نہیں کہ اکثر خطا ہو گئی ہے

۸۶۰ م ابن مسعود إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى أَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہیں تو اوسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیاں جدا جدا بناتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب یہ مرد ہوئے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اسکی اے رب زندگی کتنی ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے سو خدا فرما دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھ میں پھر اوسمیں نہ کچھ بڑھاتا ہے نہ گھٹاتا ہے ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے کاموں پر مقرر ہیں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کاموں میں ایسا اختیار نہیں رکھتے کہ جو چاہیں سو کریں بلکہ ہر ایک کام میں ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہیں سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھوں فرشتے دوڑے پھرتے ہیں لیکن بدون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم میں مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپڑی میں ماتھے پر جو نقش ہیں وہ قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہے واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث میں ہے کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہے اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس کے بعد گوشت بنتا ہے اور اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیاں بنتی ہیں تو مطلب یہ کہ بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکہ ہوتا ہے اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہے تو دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

۸۶۱ خ ابو موسیٰ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ

يُكتب له مثل ما كان يعمل مقيما صحيحا بخاری میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا **ف** یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے ہو خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہے جو کھڑے ہوکر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن میں پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب ملیگا جو حالت صحت و در وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہیں کرسکتا **ھ** ابوہریرہ رضی اذا مضى شطر الليل او ثلثاه ينزل الله تبارك وتعالى الى السماء الدنيا فيقول هل من سائل فيعطى هل من داع فيستجاب له هل من مستغفر فيغفر له حتى ينفجر الصبح ويروى من يقرض غير عدوم ولا ظلوم ويروى غير عديم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہے یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اوترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہے دعا کرنے والا اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاویں اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت میں یوں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس نہ ہو اور ظالم نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت میں عدیم کی جگہ عدوم ہے لیکن مطلب ایک ہی ہے **ف** خدا تعالیٰ جسم سے پاک ہے اوترنا چڑھنا اوسکی شان نہیں تو مطلب یہ ہے کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندوں پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلوں سے بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ یہ امت کو ہوا اور اہل غفلت اوس وقت پڑے ہیں یا ناچ رنگ میں اوس دولت سے محروم رہیں اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلوں میں ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور ظالم نہیں یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہاں سے ادا کریگا اور ظالم کو نہیں دیتے کہ یہ کھا جاویگا دبا رکھیگا نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہے کہ میں مفلس نہیں کہ تمہیں نہ دے سکوں اور ظالم نہیں جو دیے ہوئے ڈرتے ہو بلکہ میری صفت حق کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہوں پھر میری راہ میں دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہے **ھ** ابو بکرة اذا نزلت او وقعت فمن كانت له ابل فليلحق بابله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له ارض فليلحق بارضه فقال رجل يا رسول الله ارأيت من لم تكن له ابل ولا غنم ولا ارض قال يعمد الى سيفه فيدق على حده بحجر ثم لينج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت فقال رجل ارأيت ان اكرهت حتى ينطلق بي الى احد الصفين او احدى الفئتين فضربني رجل بسيفه او يجيء سهم فيقتلني قال يبوء باثمه واثمك ويكون من اصحاب النار

مسلم میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت میں اوترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے
اور جسکی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جسکے نہ اونٹ ہوں
نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اوسکی دھار کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی
کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی میں تیرا حکم پہنچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے
کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھ سے زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں یا دو گروہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاویں پھر وہاں کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیر
آوے اور مجھکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر الٹ پڑیگا اور وہ دوزخیوں میں داخل ہوگا **ف** حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے
اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوس وقت میں گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن
۲۶۴ ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہوئے موافق اسی حدیث کے **ق** ابن عمر اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ
کَانَ لَہُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے
خدا کی اچھی عبادت کی تو اوسکے دوہرے ثواب ہونگے **ف** یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا **خ**
۲۶۵ ابو ہریرۃ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے **ف** یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو
لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں اونکو دھیان کرے تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں
جو شخص ہے اوس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو ہزاروں
محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو اوس سے ہزاروں درجے یہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلایا کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی
رنج دل میں نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح میں پوری روایت یوں ہے کہ دنیا میں کمتر لوگوں کو دیکھے اور
دین میں اپنے سے بہتر لوگوں کو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیوں سے غرور دل میں نہ آوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہے تو وہی حاصل ہوا اسی طرح لاکھوں بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر دھیان کیا کریگا تو بیداری میں
آپ کو کمتر اور سست جانیگا اور اگر بیداری میں اپنے سے کمتر لوگوں کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مقدور دار ہو کر حج نہیں کرتا
۲۶۶ زکوٰۃ نہیں دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق میں زہر ہے **خ** انس اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقْرَءُ

بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ جانے جو پڑھے
ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں
۸۶۷ آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے اور کچھ ق عَائِشَةُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ
أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز پڑھنے میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اوسواسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا ہوا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا
۸۶۸ شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے هر أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ
أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ میں کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہ
ہو اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب نماز میں ہے اور جب وضو کا شبہ پڑی تو نماز توڑنے اور مسجد سے
۸۶۹ باہر نہ نکلے اور حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت میں وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہیں جاتا یقین سے جاتا ہے هر طَلْحَةُ
إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ مسلم میں طلحہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اوسکی اوس طرف سے
کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان میں نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی لمبی آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے اندر سے
۸۷۱ کرے خ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي
وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اوسکو لوگ اپنے مونڈھوں پر
اوٹھاتے ہیں تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہے اے خرابی تم کدھر اوسکو لیے جاتے ہو ہر چیز
اوسکی آواز سنتی ہے سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب موعود ہوتا ہے تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی
۸۷۱ عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہے هر ثَوْبَانُ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مسلم میں ثوبان رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کہ میری امت میں تلوار ڈالی جاویگی تو قیامت تک نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمان رض
اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس امت میں خونریزی اور فساد شروع ہوگیا

۷۲م ت ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق عن عائشة قالت إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة فابدؤوا بالعشاء بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانا کھا لو فراغت کرو پھر نماز پڑھو تا کہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھکو مدت سے آرزو تھی کہ میں حضرت کو خواب میں دیکھوں اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کروں تا کہ مجھکو اعلی سے بھی سند حاصل ہو اور اس آرزو میں بہت برس گذر گئے آخر ش مہینے کی شب نے ذیقعدہ کی اٹھارہویں تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری میں فجر کے قریب میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت صلعم رات کا کھانا کھاتے ہیں اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہیں سو حضرت نے مجھکو کھانے کے واسطے بلایا میں جانا کہ نماز پڑھ کے حاضر ہوں تو مجھکو اوسی بیچ میں یہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھوں نے نماز پڑھ کے جواب دیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہیں کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے میں حضرت کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنی یہ حدیث صحیح ہے

۷۳م خ عن أبي هريرة إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه فإن في أحد جناحيه داء وفي الآخر شفاء بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی میں مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبوئے پھر اوسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اوسکے ایک پر میں مرض ہے اور دوسرے میں شفا ہے ف دوسری روایت یوں ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اوپر رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو پیچھے رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

۷۴م م عن جابر إذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من أذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق أصابعه فإنه لا يدري في أي طعامه البركة مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو گرد غبار اوس پر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھا لیوے اور اوسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال میں نہ پونچھے جبتک کہ اپنی اونگلیاں نہ چاٹے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے کھانے کے کس چیز میں برکت ہے ف گرا لقمہ لینا عجز کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرنا ہے اور اونگلیاں چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی امید علاوہ ہے

۷۵م م عن عبد الله بن مغفل إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه سبع مرات وعفروه الثامنة في التراب مسلم میں عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن میں کتا مونھ ڈالے تو اوسکو سات بار دھو[illegible]

۸۷۶ اور آٹھویں بار خشک مٹی سے اخرجہ ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ
قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد کوئی وہاں کا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہاں کا
بادشاہ نہوگا اور قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ مقرر اون دونوں ملکوں کے خزانے خدا کی راہ میں بانٹے
جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہوں کے خاندان میں سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہاں ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا
حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروقؓ کی خلافت میں فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے
تو اس حساب سے خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہاں کا خزانہ بھی لشکر اسلام میں
تقسیم ہوا

۸۷۷ خ جَابِرٌ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا
اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ
مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ
عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتیں فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ
سے آخر تک یعنی الٰہی میں تجھسے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے
اور سوال کرتا ہوں تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہے مجھکو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی ہوئی چیزوں کا
داناہے الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا میں اور انجام میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں
تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اوسمیں میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام
میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اوسکو ہٹادے مجھسے اور ہٹادے مجھکو
اوس سے اور مقرر کر دے میرے واسطے بہتر کام کو جہاں کہیں کہ ہو پھر مجھکو اوس سے راضی کر دے ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

ہمکو استخارہ سکھلاتا جیسے قرآن سکھلاتا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا سنت استخارہ اسی طرح ہے اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طرح سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہے غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین **فصل** اس فصل مین وہ حدیث

۷۸ ہے جسکے سرے پر اوس ہے **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَمْعَۃَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب اوٹھا اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا اپنی قوم مین سردار سر چڑھا جنگ تھا ابو زمعہ کے برابر **ف** ابو زمعہ ایک لڑکا دہا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوس ملعون کی قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا سخت اندھا بانکا تھا جیسے ابو زمعہ ہے اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کے احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الف ہے **ف** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَکُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ **قَالَہٗ** لِرَھْطٍ مِنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمھارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹو مین جاکر ملو یہ حضرتؐ نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجے **ف** یہ لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرتؐ کے اونٹ جنگل مین چرتے تھے اونکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کرکے اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرتؐ نے اونکو پکڑا اسکو بلایا اور گرم سلائی اونکی آنکھون مین ڈالکے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخر تڑپ تڑپ کر مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ

۸۰ مارنے والون کی یہی سزا ہے **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ کَاِذْنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی جیسی پیغمبر کی قرأت کے سنا جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہے **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے بلکہ

مستحب ہے پیغمبر کی قرأت خوش الحانی سے ہوا پر دل

۲۲

ہے بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہ ہو اور راگ راگنی کی رعایت کرے اور معانی میں خلل نہ پڑے خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ ۸۸۱

وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمکو نہیں دیتا اور نہ

نہیں دیتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں رکھتا ہوں جہاں مجکو حکم ہوتا ہے ف حضرتؐ نے کبھی مال تقسیم کیا بعضے لوگوں نے زیادہ مانگا

تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے خ اَلْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ ۸۸۲

طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ بخاری میں مقدام

بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤدؑ اپنے

ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے حضرت داؤدؑ رات کو

گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت ہوکر سامنے ہوئے حضرت داؤدؑ نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اونھوں نے کہا کہ

خوب آدمی ہے لیکن اوسمیں یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے

حضرت داؤدؑ نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھادے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤدؑ اوسی کسب سے

اپنا خرچ کرتے تھے م مُسْتَوْرِدُ الْفِهْرِيُّ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ ۸۸۳

فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ مسلم میں مستورد فہریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی

کلمہ کی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاویگی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے

روبرو قطرہ غرض حالت حال کا یا حال یہ کہ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالُوْا وَلَا ۸۸۴

الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ

بِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں ہے

ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحابؓ نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں

جہاد کرنا بھی اوس سے افضل نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان اور مال مارکرتا پھر پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہوگیا

ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں خ عَائِشَةُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِي الْمَلَكُ الَّذِيْ ۸۸۵

جَاءَهُ بِغَارِ حِرَاءٍ وَقَالَ اِقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قُلْتُ مَا اَنَا

بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي
الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں یہ
حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار میں آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور
سخت دابا یہاں تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار
دابا یہاں تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دابا یہاں تک کہ مجکو طاقت نرہی پھر اوسنے
مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اوسکو خبر نہتی ف حضرت
جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبر ہونیکا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکہ میں ایک حرا پہاڑ ہے اوسکی غار میں کئی کئی روز فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے
درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت میں گذرے پھر سورہ اقرا کی پانچ آیتیں حضرت
جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھی تھیں حضرت حرف شناس نہ تھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت
گھر میں تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجکو اڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے یہ سب حال کہا
اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ نے کہا نہیں ہونیکا آپ خوش رہیے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو ہیں [illegible]
محتاج کو دیتے ہیں عاجز کا کام کر دیتے ہیں مہمانداری کرتے ہیں لوگوں کے مصائب میں کام آتے ہیں پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئیں
اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہو گیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت
موسیٰ پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش میں جوان ہوتا کاش میں زندہ ہوتا جسوقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا
ورقہ نے کہا کہ ہاں یہی سنت ہے سب پیغمبروں کی پھر اوسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورہ مدثر اوتری اور قرآن اوترنا متواتر شروع ہوا ف

۵۰۶ الْفَاذَّةُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ **قَالَهُ** حِينَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خدا نے اس مقدمے میں میرے اوپر کچھ نہیں اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگوں نے
حضرت سے سوال کیا کہ گدھوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ان میں زکوۃ واجب نہیں لیکن اگر کوئی راہ خدا میں دیگا مقرر ثواب

ہوگا اسواسطے کہ اونکی نیکی کا ثواب اور انکی بدی کا عذاب دیر سے ہوگا ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر مومن کو تحسین کرے تو اوسکی نیت
رکھو واجب ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ ۸۸۷
الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اوتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر
بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہیں خدا تو مینھ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہیں کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا ۸۸۸
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی
شفا بھی اوتاری ہے ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤں کے خواص الہام کیے اکثر طب وحی سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب
سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ نے بہت علاج کی ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ۸۸۹
مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ
عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہیں ایک رفیق اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوسپر رغبت
دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہ سے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ
کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہیں اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو حکومت کہتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہیں چلتا چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا ہے
کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہے مجھکو بد کام کا وسوسہ نہیں دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہیں اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے
نڈر نہیں ہو سکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ ۸۹۰
كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر
نہیں بھیجا جسنے بکریاں نہ چرائی ہوں اصحاب نے کہا اور کیا آپنے بھی بکریاں چرائیں ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں بھی مکے والوں کی
بکریاں چند قیراط کی مزدوری پر چرائیں ہیں ف بکریاں چرانے میں یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکھیں تاکہ آدمیوں کی سرداری کریں
قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہے سونے کے م هِشَامُ ابْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ ۸۹۱
مسلم میں ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد میں دجال سے بڑا نہیں ف
یعنی سب مفسدوں اور گمراہ کرنے والوں سے دجال زیادہ تر ہے عالم میں کوئی ملا اوسکے برابر نہیں ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ۸۹۲

مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں
چھوڑا میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہونچانے والا ہو مردوں پر عورتوں سے ف یعنی مردوں کے حق میں عورتوں کے برابر کوئی
بلا اور فتنہ نہیں اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین میں خلل ڈالتی ہے غرضکہ اکثر فساد عورتوں کے سبب سے
۹۳ ہیں اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق ابن عمرؓ مَا يَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہونچا دیگا کہ خدا کو ملیگا تو
۹۴ پیر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگوں سے سوال کرنے والا قیامت میں نہایت ذلیل ہوگا ق ابن عمرؓ مَا حَقُّ امْرِءٍ
مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِيَّتُهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں
لائق ہے مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتیں گذریں بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگوں کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ
اپنے پاس اوسکی وصیت لکھ رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کریں اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا
۹۵ اس صورت میں تو واجب ہے اور اگر کسیکا لیا دیا نہو تو وصیت کرنا واجب نہیں مستحب ہے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ
الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا
يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن
حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں تھک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہے اور یہ اوسکی عادت نہیں ولیکن اوسکو بند کیا ہے ہاتھی کے
بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ کفار مکہ جو مانگینگے کوئی کام جسمیں آداب خدا کی تعظیم کریں
مگر میں اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا ف حضرتؐ چھٹے سال احرام باندھ کے مدینے سے مکے کو چلے تھے کہ رستے میں اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا
اونٹنی تھک گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب میں ہو چکا
۹۶ ق انسؓ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِيْ فَرَسَ اَبِيْ طَلْحَةَ الَّذِيْ كَانَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ بخاری اور
مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہیں دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہے جسکو مندوب کہتے تھے
ف ایکبار مدینے میں بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے
جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرتؐ وہاں سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرتؐ کی برکت سے نہایت

تر قدم ہو گیا تھا بجھ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا گھوڑے پر

۸۹۷ کمال شجاعت پر دلیل ہے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کو کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں **ف** یعنی صبر اور قناعت برابر کوئی روزی نہیں

۸۹۸ اسواسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر ای قناعت توانگرم گرداں ۔ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست **ق** زَيْدُ بْنُ

ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا

الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک

کہ میں نے گمان کیا کہ وہ قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھر میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز

مسجد میں افضل ہے **ف** حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ واسطے عبادت اور اعتکاف کے بنایا اور اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی

چند اصحاب بھی ساتھ ہو لیے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈر رہا ہوں کہ تراویح کی نماز تم پر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکے گی تو گنہگار رہوگے اپنے گھروں میں

پڑھو حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اس واسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے عمل سے ثابت

تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کرادی تھی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا سیعہ جو کہتے ہیں کہ

۸۹۹ تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے **ق** عَائِشَةُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ

بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسایہ

کے احسان کی وصیت کرتا ہے یہاں تک کہ میرے گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسایہ کو وارث کر دیگا **ف** یعنی یہاں تک ہمسایہ کے ساتھ

احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہے **م**

۹۰۰ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ

تَلَفًا مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں

کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان **ف** یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا خواہ

۹۰۱ مخواہ نقصان ہوتا ہے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا يَعْنِي الْعَزْلَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے

ذکر سنت ہونا تراویح کا اور پڑھنا جماعت سے

آنحضرت نے فرمایا کہ خیر کچھ مضائقہ نہیں ہمیں کیا دو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حمل ہو تو اوس
کے وقت ہم اوسے علیحدہ ہو جاویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۹۰۲ م انس مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ
الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوتی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اوسکو زینت
دیتی ہے اور نہیں ہوتی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی
ہے نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہے ۹۰۳ ق انس مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَىٰ
ذٰلِكِ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَهُ لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا
نہیں کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یوں فرمایا کہ مجپر قادر کر دیتا یہ حضرت نے زہردار بکری والی سے فرمایا ف خیبر میں ایک یہودی عورت نے بکری
میں زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمیں زہر ہے
پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی
صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ۹۰۴ ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَوْ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَىٰ
أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَ
احْلِقْ رَأْسَكَ قَالَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان تھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہو چکی ہوگی اور ایک روایت
میں یوں ہے کہ مجکو معلوم تھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب میں دیکھتا ہوں کیا تجکو ایک بکری ملے گی مینے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا تو تین روزے رکھ
چھ محتاجوں کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام
باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئیں اونکے مونھ پر جھڑتی جاتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہے کفارہ ادا
کرے اور اگر مقدور نہیں تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں کے برابر
۹۰۵ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری میں سہل
بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتوں کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہیں یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے
اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت چاہے بدوں مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال
تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھ مجکو حاجت نہیں

ہندوستان میں نصاریٰ اس وقت میں مسلمانوں پر طعنہ دیتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیاں تھیں بلکہ تمام عالم کی عورتیں اپنے واسطے
حلال کر لیں تھیں اور حال آنکہ پیغمبروں کو عورتوں کی طرف خواہش نہیں ہوتی اوسکا جواب یہ ہے کہ اگر عورت سے نفرت کرنا محمدہ کمال آدمی کا ہوتا
تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا میں نہ ہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری
ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب میں جو عبرانیوں کو لکھا یوں کہا ہے کہ تمام خلق میں نکاح کرنا معزز اور افضل ہے
اور مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی سو بیبیاں تھیں اور توریت میں موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی تین عورتیں تھیں سارا اور ہاجرا اور قطورا اور
حضرت موسیٰؑ کی دو عورتیں تھیں ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوبؑ کی چار عورتیں تھیں دو بیبیاں اور دو حرم سو اگر
عورتیں کرنا پیغمبری شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ کیوں کرتے اور باوجودیکہ خدا نے
ہمارے پیغمبر پر سے چار والی عورتیں جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشیں حلال کی تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول
نکرتے تھے پھر تو او خود میسر ہوئے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاریٰ کی اور اعتراض جو دین محمدی پر
کرتے ہیں اسی طرح واہی تباہی ہیں اگر تھوڑا بھی شعوردار آدمی ہو تو سمجھ لے اونکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہیں ق

۹۰۶ اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہیں جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں
سواے خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کرے گا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہے

۹۰۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْ
تِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر اوسکو معجزے دیئے گئے اسقدر کہ آدمی اسپر ایمان لاویں اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن
جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن سب پیغمبروں سے زیادہ میرے تابعدار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو
خدا نے معجزے دیئے کہ جسقدر سے اونکی رسالت اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونکا ایمان لاویں لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام
سب معجزوں سے بڑا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر زمانہ میں حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی
تو ہر زمانے میں تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبروں کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند کہ حضرت سے

وجہ فضل اعجاز قرآن بر معجزات دیگر انبیاء

ہزاروں معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اس واسطے حضرتؐ نے صرف اسی کو ذکر کیا عادت الٰہی یوں جاری ہے کہ جس زمانے میں جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو اوسکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون سیکھے عنایت ہوتا ہے تاکہ اونکو رسالت پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے معجزات میں اکثر شفاے امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرتؐ کے وقت میں فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا اس واسطے حضرتؐ کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری میں شبہہ ہو تو ایک سورت کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کے اپنی جان و مال کیوں اہتیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن تحریف میں اختلاف نہیں پڑا اس واسطے کہ اسلام میں بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق سالیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اون میں اعجاز نہ تھا اسی واسطے اونمیں تحریف و اختلاف ہو گیا

۹۰۸ خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں سے کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں جو جوانی کو نہیں پہونچے مگر کہ خدا اوسکو جنت میں داخل کریگا سبب اپنی رحمت بابے کے لڑکوں پر **ف** یعنی بباعث لڑکوں کی کمال شفقت ہوتی ہے اور جسقدر محبت زیادہ اوتنی ہی اون کے موت کی مصیبت زیادہ پھر جس بابے ایسی مصیبت میں صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا

۹۰۹ م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہیں کہ جو مسلمانوں کے کاموں کا مالک ہو پھر محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیر خواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ جنت میں نہ داخل ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو اونکے حق میں بہتر ہو سو عمل میں لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام میں رہا تو جنت سے محروم ہوا

۹۱۰ م اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مرد مسلمان مر جاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نہ کرتے ہوں خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوں مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق میں قبول کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباسؓ تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے [illegible] مسلمان جمع کرتے تھے موجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو چالیس کی سفارش قبول

ہے سو ان پر زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضے حدیث میں آیا ہے کہ بین صفیں کریں ۔ عن جابرؓ ما من صاحب ابل لا یفعل فیہا حقہا ۹۱۱
الا جاءت یوم القیامۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تستن علیہ بقوائمہا واخفافہا ولا صاحب بقر لا
یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیامۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر تنطحہ بقرونہا وتطؤہ
بقوائمہا ولا صاحب غنم لا یفعل فیہا حقہا الا جاءت یوم القیامۃ اکثر ما کانت وقعد لہا بقاع قرقر
تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا جماء ولا منکسر قرنہا ولا صاحب کنز لا یفعل فیہ حقہ
الا جاء کنزہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع یتبعہ فاتحا فاہ فاذا اتاہ فر منہ فینادیہ خذ کنزک الذی
خبأتہ فانا عنہ غنی فاذا رای ان لا بد منہ سلک یدہ فی فیہ فیقضمہا قضم الفحل ۔ مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں ہے کہ اونکا حق ادا نہ کیا یعنی اونکی زکوٰۃ نہ دی ہوگی مگر قیامت کے دن وہ اونٹ آویں گے
جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہو کر یعنی تیار ہیں زیادہ موٹے تازے ہیں اور اونکا مالک سر زمین میں بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اونٹ اوسپر
دوڑ کر اپنے پاؤں اور تلیوں سے کچلتے جاویں گے اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو اونکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر وہ گائے بیل قیامت کے
دن آویں گے جیسے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہو کر اور اونکا مالک سر زمین میں بیٹھے گا اس طرح کہ گائے بیل سینگوں سے اسکو بھونکیں گے اور اپنے پاؤں سے
اوسکو روندیں گے اور کوئی مالک بکریوں کا ایسا نہیں جو اونکی زکوٰۃ نہیں ادا کرتا مگر وہ بکریاں آویں گی قیامت کے دن جتنی کبھی تھیں
اون سے زیادہ تر ہو کر اور اونکا مالک سر زمین میں بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگوں سے بھونکیں گی اور اپنے کھروں سے اوسکو
روندیں گی کوئی اونمیں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہیں جو اوسکی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر قیامت میں مال اوسکا
گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا ایسا منہ کھول کر پھر جب اوسکے پاس آویگا [illegible] تو وہ پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تو چھپا رکھتا تھا مجھکو اوسکی کچھ پرواہ نہیں پھر جب مالک دیکھیگا کہ اس سے چھٹکارا کچھ نہیں تو لاچار
ہو کر اپنا ہاتھ اوسکے منہ میں ڈال دیگا سو وہ اسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح ف یعنی جو جانور [illegible] کی اور
مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اوسپر ایسا عذاب ہوگا [illegible]
اوسکے سر کے بال [illegible] عن ابی ہریرۃ ما من صاحب ذہب ولا فضۃ لا یؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیامۃ ۹۱۲
صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ کلما بردت اعیدت لہ فی یوم

كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ مسلم

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اوسکا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اون سے مالک کی کروٹ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغی جاوینگے عذاب اوسپر ایسے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہاں تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاوے گی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کیطرف ف ان دونون حدیثون میں زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہے ہندوستان میں ہمارے روپے کا جابجا کچھ چرچا ہے لیکن افسوس کہ زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برس کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہے اور جاہل آنکے شادی وغمی اور نام ونشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہیں کیسا ہی بخیل کیوں نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہے لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بخیلونکو دیکھا کہ اونھوں نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ مین دیا پھر حسرت سے بے نصیب مر گئے تو اونکے لڑکوں اور وارثوں نے اوس مال کو چند روز میں اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہے کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اوڑا دیں اور پھر پچاس ہزار برس کے دن میں ایسے سخت عذابون میں جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہے گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتون میں غور وفکر کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجالاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نہ مانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہے شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا
چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور +

۹۱۳ م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ غائب مسلمان کے حق میں دعا مقبول ہے سو اسطے کہ خوش آمد اور ریا سے دور ہے

۹۱۴ م اُمِّ حَبِيْبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتیں سنت کی خدا کی واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے
بہشت میں گھر بناویگا راوی کو شک ہے کہ اسطرح فرمایا کہ یوں فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت میں گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہے کچھ لفظ کا فرق ہے
اس حدیث میں بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **ق** معقل بن

915

يسار مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری
اور مسلم میں معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں مرتا ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم
رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا **ف** یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ

916

أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ
إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیوں کے لشکر کی کافروں سے لڑے پھر کافروں کا
مال لوٹے اور سلامت رہے تو اون لوگوں نے دو تہائیاں اپنی مزدوریوں کی پائیں اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی
مزدوریاں پوری ہوگئیں **ف** یعنی جو بندہ غازیوں کو دو فائدے تو سردست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا ایک حصہ یعنی
بہشت سو قیامت میں ملیگا اور شہید ہونیکو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید بندہ غازی
سے نہایت افضل ہے **ق** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ

917

خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ
مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ
إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ
مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ
لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی تم میں سے ایسا مرد نہیں جو وضو کا پانی لیوے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک میں ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہیں گناہ اوسکے چہرے کے
اور اوسکے مونھ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونھ دھوتا ہے جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہے تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہیں پانی
کے ساتھ داڑھی کے دونوں طرفوں سے پھر دھولے دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک تو اوسکے دونوں ہاتھوں کے گناہ اونگلیوں کی

پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہے تو اوسکے گناہ بالونکے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہے اپنے دونو پاؤن کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پاؤن کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہے ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہوں سے پھرتا ہے اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہے کہ سب صغیرہ گناہوں سے آدمی پاک ہو جاتا ہے باقی اسکا بیان آگے ہو چکا **خ**

٩١٨ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اوس سے عنقریب خدا کلام کریگا اسطرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دوبھاشیا نہ ہوگا یعنی رو برو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا سیدھے اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوسکے موہنہ کے سامنے ہے سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے **ف** یعنی حساب وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائیں سب نیک و بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ میں کچھ دیا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے

٩١٩ عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا نہیں کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے رو برو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہے سو ہوگا تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے

کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے
واسطے مستعد ہوجاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہوجاویگا پھر حضرتؐ نے اپنے اس کلام کی
قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کردینگے نیکی کرنا
اور جو بخیل ہوا اور بے پروا ہوا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان کردینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحابہ سمجھے تھے کہ تقدیر
کے رو سے عمل بے فائدہ چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین ہر چیز کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری
سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب شنوائی کا اور ہر سبب سے ہوتا ہے اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل
ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اوسکا سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین
جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اوسمیں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتی
اور بہک جاتی ہے کسی نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر میں مت پیٹھ یعنی تقدیر کی
حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں ہے

٩٢ ابن مسعودٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ
مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں ہر کوئی نہیں مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا
ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہے
لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہوگیا ہے تابعدار ہے سو مجھکو سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ
کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ سوائے پیغمبروں کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہیں

٩٣ عمرؓ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

[illegible]

مسلم میں عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے تو کمال درجے کو پہونچاوے یا اور وضو کرے پھر کہے کہ گواہی دیتا ہوں میں
کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اوسکا بندہ ہے اور اوسکا رسول ہے مگر کھول
دیے جاتے ہیں اوسکے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے جس دروازے سے کہ اوسکا جی چاہے بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں …

۹۲۲ بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہے خ م ابو ہریرۃ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ
اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جسکے آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے
یعنی جسکے تین لڑکے مرگئے ہوں مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے ف
عورتوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے
حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتوں سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مرگئے ہوں حضرت نے فرمایا
۹۲۳ کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے ھ اُمُّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے
ہیں اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہیں الٰہی تو اجر دے مجھکو میری مصیبت میں اور دے مجھے اوس سے بہتر بدلا دے مگر خدا اوسکو اوس سے بہتر
بدلا اوسکو دیتا ہے ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہے ایکبار چراغ گل ہوگیا حضرت نے فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہوا کون بڑی مصیبت ہے جو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے یعنی ہر رنج اور تکلیف میں کم ہو یا زیادہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
۹۲۴ کہنا چاہیے ھ عُثْمَانُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ
إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم میں حضرت عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو
یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازیں اپنے درمیان کے گناہوں کی
۹۲۵ کفارہ ہوجاوینگی یعنی صغیرہ گناہوں کو مٹا دیگی ق ابْنُ مَسْعُودٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ
اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا کوئی مسلمان جسکو
کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوائے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہوں کو جھاڑ ڈالتا ہے جیسے درخت
اپنے پتے جھاڑتا ہے ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بشرطیکہ رنج میں صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے
۹۲۶ ھ جَابِرٌ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ

(حاشیہ: نمازیکا... ثواب... گناہوں... / بیماری و ... تکلیف ... کفارہ گناہ)

إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بوئے کسی درخت کو مگر جو چیز کہ اوس سے کھائی جاویگی سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوس میں سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث میں درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اوسکے پھل کھانے میں اور اوسکے پھل وغیرہ چرا جانے میں اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے میں درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا میں دینے کے برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغوں میں خواہ راہوں میں مستحب ہے اسواسطے کہ اوسکا ثواب مدتہا تک باقی رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع پہنچانے کی تو وہ سب سے بہتر ہے

927 ق عَائِشَةُ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہیں جو مسلمان کو پہنچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکا گناہ دور کرتا ہے یہاں تک کہ کانٹا چبھے بھی ف یعنی اگرچہ کم مصیبت و تکلیف ہو مسلم کا ثواب کا باعث جانے کے پھر بھی ثواب سے خالی نہیں سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے کہ ستاری اسکا نام ہے

928 ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہیں جو خدا کی راہ میں زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا لہو کے رنگ کا اور بو اوسکی مشک کی سی بو ف زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اوسکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے

929 ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوا مگر کہ شیطان اوسکو چھو لیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ روتا اور چلاتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہیں ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہیں لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اوپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہے اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پروں سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہے یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا

930 م عَائِشَةُ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہیں جس پر مسلمانوں کا گروہ کہ شمار میں سو کو پہنچ گئے ہوں جنازہ کی نماز پڑھیں اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کریں مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق میں ف عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں

چالیس مسلمانوں کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث میں سو کا ذکر ہے تو مطلب یہ کہ اگر چالیس مسلمان ہوں تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہے اور سینکڑوں مسلمان کی دعا مقبول ہے

۹۳۱ **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں گذرا ہے جس نے اپنی امت کو ڈرایا نہ ہو کانے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں اوسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہے ک ف ر یعنی کفر کا لفظ **ف** حضرت نے ایکبار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تمکو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہیں بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کا لفظ موجود ہے مسلمان کو نظر آویگا کافروں کو نہ سوجھے گی

۹۳۲ **م** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهِ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں جسکو خدا نے کسی امت میں مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی امت خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوئے ہیں کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہیں اور اوسکے حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہیں بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہے کہ اوسکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں اور وہ کام کرتے ہیں جنکا اونکو حکم نہیں سو جو شخص کہ اون ناخلفوں سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہے اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے اور جو اونسے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے اِن تین کاموں کے سوا پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں **ف** یعنی یہ قدیم دستور ہے کہ سب پیغمبروں کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہیں پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکی دین کو برباد کر دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بدعتیں نکال لیتے ہیں تو ایماندار و پر واجب ہے کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے میں کوشش کریں عمدہ مرتبہ تو یہ ہے کہ ہاتھ سے مٹاویں اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کریں اور نہیں تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتوں کو برا جانیں اور جو ان تینوں باتوں سے کوئی ایک بات بھی نکریں اونمیں کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہیں اور یہ جو بعضے جاہلوں میں مشہور ہے کہ موسی

بدین تمود او علیسی ہین خود عمکو کیا ضرور ہے ہم کیسکو مکھین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا سنت کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت **ق** عَائِشَةَ مَا مِنْ

۹۳۳ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہے زندگی اور موت میں **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبروں کے واسطے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعید رض

۹۳۴ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہیں مگر کہ وہ اس جہان میں پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہونگی ایسا نہیں ممکن کہ اونمیں سے کوئی رہ جاوے اور یہ جو بعضے کہتے ہیں کہ بہت روحیں قالب مین نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اوسوقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کریں اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کریں مطلب حدیث کا یہ کہ تمھارا یہ خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمھاری تدبیر کچھ نہ چلے گی **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا

۹۳۵ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہیں مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر **ف** اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوائے اسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ مرتبہ خدا کے نزدیک عزت پاوے **م** عَائِشَةَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا

۹۳۶ مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَاۤءِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ کوئی دن نہیں جسمیں خدا بندوں کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوس دن رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے حاجی کرنے والوں کے سبب سے فرشتوں میں پھر فرماتا ہے کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں **ف** عرفہ نویں تاریخ

ذی الحجہ کا نام ہے اور حج ان میں ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنوں سے افضل ہے (۱۳۷) وَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ
مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں
گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہیں معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہے ف یعنی زکوۃ دینے
سے مال نہیں گھٹتا ہر چند ظاہر میں نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا میں مال کے اندر برکت
بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے میں ہر چند بظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت میں
بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہے یوں لوگ کہتے ہیں کہ فلانا شخص کیا عجب اور مروت آدمی ہے کہ باوجودیکہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے
دم نہ مارا اور بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا (۱۳۸) عَنِ الْمِقْدَادِ مَا هٰذِهِ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ
مِنْهَا قَالَهُ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دوسری
بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پہلے ہی سے مجھکو ملایا تو ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ
کو پاتے یہ حضرتؐ نے مقداد سے کہا دوسری بار تینوں بکریوں کے دوہنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقدادؓ سے یوں روایت ہے
کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے میں آئے اور بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور کانوں سے کچھ سنائی دیتا تھا
ہم حضرتؐ پاس آئے حضرتؐ ہمکو اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ ان تین بکریوں کا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کریں گے سو ہم تینوں آدمی اوسکا
دودھ پیا کرتے تھے اور حضرتؐ کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی
سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد میں جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرتؐ انصاریوں کے
گھر تشریف لے گئے تھے اپنا حصہ دودھ پیا پر اسکے بعد شیطان نے میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہاں گئے ہیں کھا پی کے
تشریف لاویں گے لاؤ میں حضرتؐ کا بھی حصہ پی جاؤں سو میں اوسکو پی گیا پھر مجھکو پچتاوا آیا کہ میں نے کیوں حضرتؐ کا حصہ پی لیا شاید کہ
حضرتؐ یہاں سے بھوکے آویں اور یہاں اپنا حصہ نہ پاویں تو مجھکو بددعا کریں پھر تو میں اوس دنیا دونوں سے جاؤں غرض کہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونوں ساتھی سوتے تھے پھر حضرتؐ آئے اور اوسی دستور سے حضرتؐ نے سلام کیا اور مسجد میں گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا میں نے جانا کہ مجھکو بددعا کرینگے سو تو حضرتؐ نے یوں فرمایا کہ الٰہی روزی دے اوسکو جو مجھکو
کھلاتا ہے اور پانی دے اوسکو جو مجھکو پلاتا ہے میں نے جانا کہ اس دعا سے بکریاں موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک کے تھن دودھ سے

پھر مجھکو اہل صفہ کے سامنے رکھ دیا اور حضرتؐ کے سامنے رکھ دیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو میں نے کہا کہ ہاں ہم پی چکے ہیں پھر حضرتؐ نے پیا اور باقی مجھکو بلا دیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ حضرتؐ خوب آسودہ ہوگئے ہیں تب میں نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرتؐ سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونوں آدمیوں کو بھی اس رحمت کے دودھ میں شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہے حضرتؐ کی دعا کی **م عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ** مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہیں **ف** ایکبار حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیلؑ نہ آئے پھر حضرتؐ نے دیکھا کہ گھر میں کتے کا پلا ہے اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیلؑ آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہیں کرتے اسکا کیا سبب ہے تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں کتا اور تصویر ہوتی ہے **م اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا سَقَمٌ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٌ حَتَّى الْهَمُّ يُهِمُّهٗ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ خَطَايَاهُ** مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہاں تک کہ تشویش جو اوسکو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہوں کو دور کرتا ہے **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ رنج اور تکلیف میں صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے گناہوں کی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا میں صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہے **ق عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ** بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں انتظاری کرتا عشا کے نماز کی زمین والوں سے تمھارے سوائے کوئی **ف** ایکبار حضرتؐ نے بہت دیر کیے نماز پڑھی یہاں تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک میں یہ تمھارے سوائے نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہیں رہا یعنی سب پڑھ چکے تمھیں منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہیں معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کر کے پڑھنا افضل ہے **ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا** بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں

ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسولؐ نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو ظلم کرتے ہو کہ خالد پر تم مقرر زیادتی
کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہوں کو اور اپنے ہتھیاروں کو اور گھوڑوں کو خدا کی راہ میں بند کر رکھا ہے یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہے
اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہؐ کے چچا پر زکوٰۃ ہے اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوٰۃ **ف** زکوٰۃ تحصیل کرنے والے
عامل نے حضرتؐ سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباسؓ زکوٰۃ نہیں دیتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے
کے بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی ناشکری کرتا ہے اور زکوٰۃ نہیں ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرتؐ نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال
خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اس عبارت کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال فعل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اوس سے
ممکن نہیں کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور عباسؓ کے حق میں فرمایا کہ اوس پر دو سال
کی زکوٰۃ ہے اوسکو ادا کرنا چاہیئے شاید کہ حضرت عباسؓ سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوٰۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہے کہ حاکم اگر
مصلحت جانے تو زکوٰۃ میں مہلت دیوے اور ایک روایت یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عباسؓ کی دو سال کی زکوٰۃ میرے اوپر ہے اس
عبارت کے بھی دو مطلب ہیں ایک تو یہ شاید حضرتؐ نے عباسؓ سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوٰۃ میں مجرا دیا یا عباسؓ نے خود اپنی
خوشی دو برس کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرتؐ نے خود وقت حاجت کے اوس سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا
درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا اور امام مالکؒ کے نزدیک زکوٰۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہیں **نوع اخر**
دوسری قسم کی حدیث جنکی سند حضرتؐ تک پہنچا ہے یعنی وہ لفظ انکی جسکے معنی کیا **ق** انسؓ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَ
اَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ **قَالَهٗ** حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ
بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا حال ہے اون لوگوں کا جنہوں نے ایسا ایسا کہا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں
اور روزہ توڑتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحبت کرتا ہوں سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھر جاوے وہ میرا نہیں یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا کہ
جب سنا کہ کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمیں کہتے ہیں کہ میں نے عورتوں کی صحبت ساری چھوڑی اور بعضا کہتا ہے کہ میں گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا
ہے کہ میں بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب جو بڑے عابد زاہد تھے حضرتؐ کی بعضی بیبیوں سے حضرتؐ کی عبادت کا حال پوچھا اونہوں نے
جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرتؐ کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں خدا نے اگلے پچھلے گناہ

پیغمبر کے سب معاف کر دیے ہیں اپنا حال تو معلوم نہیں تو ہمکو بہت عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا
دوسرے نے کہا کہ میں روزہ رکھا کرونگا کبھی توڑونگا نہیں تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں کی صحبت سے جی چھوڑ دی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے میں حضرت تشریف لائے
اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہے خدا کی میں تو تمسے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہوں یہ جو حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن
برابر عبادت کرنا اور مباح چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو میں ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجھکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت میں میانہ روی پسند ہے اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہے وہ آخر کو گر بھی
پڑتا ہے خدا نے یہ حکم نہیں کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کریں اور آرام نہ کریں بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہیں اسمیں ہزاروں
حکمتیں ہیں دانا مسلمان کو لازم ہے کہ اسی حال پر نہایت مشکل سے ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاویں اور
اتنی سستی اور کاہلی بھی نہیں اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت
زیادتی ہو نہ بہت کمی ق عایشہ ما بال اقوام یتنزہون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم لہ خشیۃ ۹۴۴
بخاری اور مسلم نے حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے اون لوگوں کا جو آپ کو بہت دور کھینچتے ہیں اون چیز سے
میں کرتا ہوں سو قسم ہے خدا کی کہ میں مقرر اون سے زیادہ تر جانتا ہوں خدا کو اور اوسکی نسبت میں خدا سے نہایت خوف رکھتا ہوں ف
حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگوں کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگوں نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے میں تامل کیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع میں اجازت اور رخصت ہے اوسکو ہلکا جاننا یا
اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہیں ہے شعر بصدق و صفا کوش و ورع و تقی ولیکن میفزای بر مصطفی
ابو سعید ما تربۃ الجنۃ ق لہ لابن صیاد فقال ابن صیاد درمکۃ بیضاء مسک یا ابا القاسم قال ۹۴۵
صدقت مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنت کی خاک کیا ہے یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ جنت
کی خاک سفید میدہ مشک ہے اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیوں میں ایک شخص ابن صیاد
نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتیں جنوں سے دریافت کر کے لوگوں کو بتلاتا تھا اور پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت میں مسلمان ہوا تھا
پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم ہوا بعضے اصحاب اوسکو دجال جانتے تھے اور حضرت نے کو درست جواب سو اسواسطے دیا کہ اوسکو جنت کا علم تھا ق
سہل بن سعد ما یصنع بازارک ان لبستہ لم یکن علیہا منہ شیء وان لبستہ لم یکن علیک شیء ق لہ لرجل ۹۴۶

امرأۃ عرضت نفسھا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یردھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم میں سہل
بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے
پاس کچھ نہ رہیگا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرتؐ کو دی تھی سو اوسکو حضرتؐ نے نہ قبول کیا تھا ف
اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ حضرتؐ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں حضرتؐ نے قبول نہیں کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرتؐ
اگر آپ کو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے
کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی سے آ اوسنے کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو
میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کسطرح گذارا ہو سکے گا آخر وہ ناامید ہو کر وہ شخص اوٹھا حضرتؐ نے
دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہاں مجکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ
جا تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن یاد کروانے پر یعنی تو اوسکو سورتیں یاد کروا دے یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
تعلیم قرآن اور کم سے کم تر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی
دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کو تنگی تھی م ابن مسعودؓ ما تعدون
الرقوب فیکم قال قلنا الذی لا یولد لہ قال لیس ذاک بالرقوب ولکنہ الرجل الذی لم یقدم من ولدہ
شیئا قال فما تعدون الصرعۃ فیکم قلنا الذی لا یصرعہ الرجال قال لیس بذالک ولکنہ الذی
یملک نفسہ عند الغضب مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو
راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکے اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت
میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکی روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرتؐ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو
شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی
جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تمنے کہا لیکن خدا کے
نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرتؐ نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو
اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت

بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں ملا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوتی تو اوسکی
کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب ہونے نہ دیوے اگرچہ ظاہر میں کم زور ہو ق کعب بن ۹۴۸
مالك ما خلفك الم تكن قد ابتعت ظهرك قاله له مقدمه من تبوك بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو مول لے چکا تھا یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا
جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے ساتھ چلنے کے واسطے سواری مول
لی تھی مگر اونکا اتفاق جانیکا حضرت کے ساتھ نہیں ہوا تھا جب وس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا
ق انعمهم ما عندك يا ثمامة قاله لثمامة بن اثال عند اسلامه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۹۴۹
فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال میں ہے یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے
ایکبار نجد کے ملک میں لشکر بھیجا وہاں ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستونوں میں اوسکو باندھ دیا
جب حضرت اوسطرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر میں ہے ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہے ای محمد اگر تو نے مجھکو
مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی میں اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع
ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہاں سے ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال میں ہے ثمامہ نے وہی جواب
دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو
چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ میں جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت میں مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا
اور کہا کہ اے محمد روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سواب تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہیں اور تیرا دین میرے نزدیک سب
دینوں سے برا معلوم ہوتا تھا سواب سب دینوں سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہروں سے میرے نزدیک برا تھا سواب تو
سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا کہ یا حضرت میں حالت کفر میں عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپکے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے
اوسکو بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے میں گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہے ثمامہ
نے کہا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہوں اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہوں کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا کیونکہ
یمامہ کا ملک تھا وہاں سے اناج مکے میں آیا کرتا تھا ف حسان ما فعلت في الذي ارسلتك له فانه لم يمنعه ان كان [illegible] الا ۹۵۰

إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَهُ لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ
بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے تجھے بھیجا تھا
اور نہیں روکا مجھ کو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ میں نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر سے فرمایا اور ان کو کسی کام کے واسطے بھیجا
تھا تو جابر وہاں سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا اور طرف منہ کیے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے
کچھ بات کی تو حضرت نے یوں اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے
خواہ قبلے کی طرف منہ ہو یا نہ ہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہیں اور یہی مذہب ہے
سب اماموں کا ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى
يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْإِبِلِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے
اوسکے واسطے یعنی گم ہوئے اونٹ کے بھٹکنے سے تجھ کو کیا کام چھوڑ اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہے
کہ اپنے پانوں سے چل کر پانی پیوے گا اور درخت کو کھاویگا یہاں تک کہ اوسکا مالک اوسکو پاجاوے گا ف کسی نے حضرت سے کھوئے بھٹکے
جانوروں کا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اوس نے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نہ چاہیے اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں ہوتا اوسکے پاس موجود ہے یعنی اوسکی ٹانگیں چلنے پھرنے کو
مضبوط ہیں اور مشک اوسکے ساتھ موجود ہے یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہے کہ دس دس بیس بیس دن تک بدوں پانی اونٹ
رہ سکتا ہے غرض یہ کہ اوسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہے م
جَابِرٌ مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ
خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ کو کیا ہوا اے سائب کی ماں تو
کانپتی ہے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے سائب کی ماں کہا یا مسیب کی ماں فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجھ کو تپ ہے خدا اوسکو برکت نہ دے تو حضرت نے
فرمایا کہ گالی مت دے تپ کو اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے ف یعنی ہر چند
ظاہر میں تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ یہ بے صبری کا نشان ہے اسی طرح ہر بیماری کا
حال ہے م عَائِشَةُ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تجھ کو اے عائشہ کیا تجھ کو غیرت آئی

ف مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے مردوں کے واسطے دعا کرنے کو میں یہ سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہیں یا مجھکو دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو یہ میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا کہ یا حضرت مجھے عورت خاوند کی بیاری آپ سے خاوند ہے کیونکر رشک نکرے

١٥٤ **ح** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہے مجھکو کہ میں تمکو ہاتھ اوٹھاتے دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑوں کی دم ہیں یعنی جیسے چنچل گھوڑے کی دم نہیں ٹھہرتی ویسے تمہارے ہاتھ نہیں ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز میں یعنی ہلا جلا کرو پھر حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہیں سو فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہوں پھر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہیں حضرت نے فرمایا پورا کر لیتے ہیں پہلی صفوں کو اور صف کے اندر آپسمیں بھڑ جاتے ہیں یعنی ملے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں کچھ صف کے درمیان فرق نہیں چھوڑتے **ف** سنن ابی داود میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائیں ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا اس حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز میں نہ چاہیے اور صفوں کا پورا کرنا سنت ہے جبتک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نہ چاہیے اور جبتک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیے اسی طرح اور صفوں میں لحاظ رکھنا ضرور ہے

٩٥٥ **ح** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَالِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو کیا ہے کہ میں تمکو دیکھتا ہوں کہ تمنے بہت تالی بجائی جسکو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمیں امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب اوسنے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتوں کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نہکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مردوں کو فتنہ ہو جانا آیا ہے **ف** صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ایک قوم میں صلح کرنیکو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگوں نے ابی بکر رضی اللہ عنہ کو امام بنا کر نماز

شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز میں تھے تو حضرت بھی صف میں نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تا کہ صدیق
حضرت کو دیکھ کر پیچھے ہٹ جاویں اور صدیق رضی کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگوں نے تالیاں بجائیں تو صدیق
نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف میں کھڑے ہیں حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ اپنی جگہ پر رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر نے دونوں ہاتھ اوٹھا
شکر خدا کا ادا کیا کہ حضرت نے مجھکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ صف میں برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑھ کے امامت کی پھر حضرت
جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ وہاں قائم رہا صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ
کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوتی کہ حضرت نے
اونکو اپنی امامت کرنیکا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام

۹۵۶ اپنا امام بنائے ق ابن عباس و خ جابر ما منعك من الحج وفي رواية ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت
معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما يعني البعيرين والآخر يسقي ارضا قال فان عمرة في
رمضان تقضي حجة او حجة معي قاله لام سنان بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے اور صرف بخاری میں جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے ام سنان کی ماں سے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں یوں ہے کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ
حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانیکا باپ یعنی اوسکا خاوند اور ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے
فرمایا کہ البتہ رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان

۹۵۷ میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے نوع آخر دوسری قسم کی حدیث م ابو ذر ما اصطفى الله لملائكته او لعباده
سبحان الله وبحمده ق له حين سئل اي الكلام افضل مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل
کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے بندوں کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کسی نے

۹۵۸ پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے نوع آخر دوسری قسم کی حدیث خ ابو هريرة ما اسفل من الكعبين من
الازار ففي النار بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پائجامہ نیچے ٹخنوں سے ہو سو دوزخ میں ہے

۹۵۹ یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے ق رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس
السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة بخاری اور مسلم میں رافع

بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہا دے اور خدا کا نام اوس پر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین
تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافرون کی چھری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ
کرنا مناسب نہین **ف** یعنی جو چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوس پر وقت ذبح
لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک
جمے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہیں اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے **ف** عمر ما جاءک من هذا المال ۹۹۰
وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسک بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اسطرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اوسکے پیچھے اپنی جان
کو مت ڈال **ف** مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے زیادہ محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے
فرمایا اسکو لے اسکا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور
اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہیں نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے
اوٹھوا کر بازار سے گیہوں لائے امام احمد کے فرزند گھر میں بیٹھے روٹی کھاتے تھے اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے
اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھوں نے قبول کی اور چلے گئے
بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ مینے روٹی دی تو قبول نکی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوسوقت اوسکا دل روٹی
کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو امید نہ تھی کہ [illegible] کر چلے
تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جسطرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے **ف** یعلی بن امیہ [illegible]
ما کنت صانعا فی حجک فاصنعه فی عمرتک یعنی من الاحرام واجتنب [illegible] بخاری اور مسلم میں [illegible]
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے میں بھی کر یعنی جسطرح [illegible] احرام باندھا اور جو [illegible] سے
بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے میں بھی **ف** مصابیح مین یعلی رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص [illegible] اور [illegible] حضرت سے پوچھا کہ
عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ مین پہنے ہوں آمین کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر [illegible]
فرمائی **ف** ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه الله ومن [illegible]

وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تم سے چھپاکر جمع کرکر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کا مونہین سے آپکو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کردیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کردیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا میں آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا نیک ساوٹ کا صابر کردیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہیں ملی **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو چھوڑنے میں محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہیں بدلتی یہ بیہودہ نکمی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرونکا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہو جاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہاں اللہ ہے کہ بدون محنت کچھ نہیں ہوتا خو بدلنے کا طریقہ چاہیے تو احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے **نَوْعٌ آخَرُ** دوسری قسم کی حدیثیں **ق**

۹۶۳ | أَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہیں **ف** یعنی قیامت میں دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار میں جی اوٹھیگی ابوہریرہ رضہ سے لوگوں نے پوچھا کہ چالیس دن دونوں میں فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ یہ مجھکو معلوم نہیں میں نے حضرت سے یون ہی سنا ہے جیسا کہ میں نے کہا

۹۶۴ | **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زید انصاری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے **ف** بعضی روایت میں گھر ہے بعضی میں حجرہ بعضی میں قبر ہے ان تینوں کا ایک مطلب ہے کہ حضرت عایشہ رضہ کے حجرے میں حضرت اکثر رہتے تھے اور وہیں دفن ہوئے حضرت کی قبر اور منبر کے بیچ میں چند گز کا فرق ہے یعنی اوس قدر زمین بہشت میں اوٹھ جاویگا اور وہاں کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہے اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے میں اب معمول ہے کہ وہاں اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں **ف**

۹۶۵ | أَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہے **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب میں کئی بار ہو چکا

۹۶۶ | **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ مَا

منكبي الكافر مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر
کے دونوں کندھوں کے درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ میں کافر کا بہت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اوسکو زیادہ
آگ ستاوے ۹۶۷ م انس ما بين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء والمدينة مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میرے حوض کوثر کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا صنعا اور مدینے میں فرق ہے **ف** صنعا یمن میں ایک شہر کا نام
ہے مدینے سے وہاں تک کئی مہینے کی راہ ہے مطلب یہ کہ حوض کوثر بہت بڑا ہے **فصل** اس فصل میں ۹ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر یا ہے
۹۶۸ م ابي بن كعب يا ابا المنذر اتدري اي اية من كتاب الله معك اعظم قال قلت الله لا اله الا هو الحي
القيوم قال فضرب في صدري وقال ليهنك العلم يا ابا المنذر مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ میں بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی
القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہے ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجھکو علم مبارک ہو اے ابی منذر
ف ابی منذر کنیت ہے ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے
خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتوں سے افضل ہے کہ اوسمیں صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے
۹۶۹ ق عائشة يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا وهذا عيدنا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے **ف** مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کپڑا اوڑھے
لیٹے تھے اور انصاریوں کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دف بجا کر بعاث کی لڑائی کے گیت گاتی تھیں ابو بکر صدیق آکر آئے اور انھوں نے
لڑکیوں کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر میں شیطانی باجے کا کیا کام ہے حضرت نے موہنہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا
کچھ مضائقہ نہیں اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے گانے والیاں لڑکیاں تھیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہوں تیسرے
کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری دین کی کا آرائی چیز ہے اس حدیث سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں
جیسے شادی اور جلسہ اور عیدین میں بے مزامیر راگ یا دف کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ کسی کام میں کچھ ہرج نہووے اور گانے والا خوبصورت
لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع
ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راگ نہو م عائذ بن ۹۷۰

عُمَرُ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ یعنی سَلْمَانَ وَصُهَیْبًا وَبِلَالًا کَاَنَّهُمْ قَالُوْا لِاَبِیْ
سُفْیَانَ مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِهِمْ مسلم میں
عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ
دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب کہ اون تینوں نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے
خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو کہتے ہو ف
ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اس واسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہے کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر میں مسلمان ہوا اور ہنوز
دل مین ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہو کر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے
اس خیال سے کہ مبادا ایسا ہو کہ ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر
صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا
اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینوں صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا اے میرے بھائیو میں نے تمکو غصہ دلایا
یعنی معاف کرو اونھوں نے کہا کچھ غصہ نہیں اے بھائی تمکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے
اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے ق اَبُوْبَکْرٍ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا
بخاری اور مسلم میں صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کیا تیرا گمان ہے اون دو میں جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہے ف
صدیق اکبر سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوف کے مارے میں اور حضرت غار میں جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر جا پہنچے ہمارے
سر پر کھڑے ہوتے تھے تب میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اون میں سے کوئی اپنے پاؤں پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غم کیوں ہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہے ہم دونوں کو وہ ضائع نہ کریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا
پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اوّل یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ
مرتبہ ہے جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار میں آوے دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا
ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جاں نثاری کیا ہوگی تیسرے یہ کہ معمول ہے کہ ایسے
سخت وقت میں جسمیں جان کا خوف ہو اوسکو ساتھ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہے تو حضرت کا صدیق کو

ساتھ

یقینا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نمازیں جماعت سے کہ حضرتؐ کے نزدیک صدیق اکبر سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار

۹۷۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگوں کے نماز پڑھانے سے جبکہ میں نے تجکو اشارہ کیا تھا **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب میں عنقریب گذرا کہ حضرتؐ کہیں گئے تھے صدیق اکبر نماز لوگوں کو پڑھاتے تھے جب حضرتؐ نماز میں تشریف لائے تو صدیق نے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ گئے حضرتؐ نے نماز پڑھائی

۹۷۳ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ فَتَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ **قَوْلُهٗ** وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے یعنی بعد غروب کے سو میں نے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کرکے دوبارہ دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملے گی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہے تو نکلیگا پچھم کیطرف سے سو یہی مطلب ہے قرآن میں خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی ٹہرنے کی جگہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہے کہ ایک رات اور ایکدن چل کر بند ہو جاتی ہے دوسرے دن کوک کے دوسرے دن نہیں چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بے حکم الٰہی نہیں طلوع کرتا جب وہ حکم معطل کا تھا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی اوپلٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسی کا نام قیامت ہے

۹۷۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر جب تو شوربا پکایا کرے تو اوسمیں پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیوں کی خبرگیری کیا کر یعنی اوسمیں سے بانٹ کھایا کر **ف** حدیث میں بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہے اور تنہا خوری کی مذمت

۹۷۵ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر چھپائے رکھ اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کر اور اپنے شہر میں جا پھر جب تو خبر پاوے ہمارے غالب ہونے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب کا وہ مکہ معظمہ میں آئے تھے

حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور میں نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کروں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ابوذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرتؐ نے اونکا مکے میں رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم ہوا کہ جہاں جان کا خوف ہو وہاں اپنا دین چھپانا درست ہے لیکن اوس صورت میں دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آیئو ہ

۹۷۶ اِنَّهَا يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْىٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا قَالَهُ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي مسلم میں ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہے اور یہ حکومت خدا کی امانت ہے اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہیں جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اوسے بخوبی ادا کیا یہ حضرتؐ نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہیں کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت نہو سکے اوسکو حکومت نہ دیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہے سردار کو نہیں چاہیے کہ اوسکو

۹۷۷ اپنا مال جانکر اپنی خواہش کے موافق اوسکو خرچ کرے بلکہ آپکو خدا کا خزانچی سمجھکر حقداروں کو دلاوے اور سکو نہ لیوے ہ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ مسلم میں ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر میں تجھکو ناتوان دیکھتا ہوں اور اللہ میں چاہتا ہوں تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہوں تو دو آدمی پر بھی حاکم ہوجیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق میں یہی بہتر ہے کہ کسی طرح کی حکومت اور سرداری نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کے واسطے کیوں اپنی جان کو عذاب میں ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی ہووے جو اسے سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب و عزت بھی بیشمار ہے چنانچہ دوسری حدیث میں حضرتؐ نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت میں عرش کے سایے کے نیچے ہوگا بہر صورت حکومت کھٹکے سے خالی نہیں اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگواروں نے حکومت

۹۷۸ باوجود میسر ہونے کے نہیں اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دارالسلطنت کی قضا نہ اختیار کی ہم اَبُو سَعِيْدٍ يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابو سعید جو راضی ہوگیا

خدا کی مار کی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیمبری پر وہ بہشت کے لائق ہو گیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے کہ جسکے سبب
بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہیں اونکے درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید نے کہا یا رسول اللہ
وہ کون سی عبادت ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا ف یعنی ایمان
مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے ق اَنَسٌ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكَى يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ ۹۷۹
قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ قَالَ اَبُو عَمْرٍو وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهِ قَالَ بَلْ
هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمرو کیا حال ہے ثابت کا کیا وہ بیمار ہے مراد ثابت
سے ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے اور ابو عمرو کنیت ہے سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئیں دوزخی کہتے تھے جب اوسکے قول کی حضرت کو
خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے ف انس سے روایت ہے کہ جب آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ
تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنی بلند کرو اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز پر کہ تمھارے عمل اکارت ہو جاویں اور ثابت بن قیس انصاریوں کے خطیب تھے
اونکی آواز بہت بلند تھی اونھوں نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ میں دوزخی ہوں اسواسطے کہ میری
آواز بہت بلند ہے تب حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت بن قیس کیوں نہیں آتے کیا بیمار ہے سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا
ہمسایہ ہے مگر مجھکو اوسکی بیماری نہیں معلوم پھر سعد بن معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور ثابت آئے کہ پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے
ہو کہ میری آواز بڑی ہے تو میں دوزخی ہوا سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے یعنی آیت کا یہ مطلب نہیں جو ثابت سمجھا
بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہے اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہے سبحان اللہ حضرت اصحاب کیا با ادب اور
خوفناک تھے ق اَنَسٌ یَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو عمیر کیا کیا لال نے ۹۸۰
یعنی تیری لال کو کیا ہو گیا ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں وہ لال مر گیا تھا لڑکا اوسکے
غم میں اداس بیٹھا تھا جب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت میں اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی
بھی خاطر داری کرتے تھے ق اَبُو مُوسٰى يَا اَبَا مُوسٰى لَقَدْ اُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے ۹۸۱
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ اللہ نے تجھکو بانسری دی گئی ہے داؤد کی بانسریوں سے ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے
حضرت نے سفر میں ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیری آواز میں

حسن داؤد کا اثر ہے عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازوں میں زبور پڑھتے تھے ایسی طرح پر کہ
غمگین آدمی بھی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش میں نہ رہتا اور تاریخ میں لکھا ہے کہ جب
داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے قریب آ جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا
چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آ جاتا اور اکثروں کی روح بدن سے نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہے بشرطیکہ اوسکو
شرع راگوں میں اور واہیات تحریروں میں صرف کرے بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمیں ہم عبادت اور ہم لذت دونوں موجود ہیں

۹۸۲ ح أبو هريرة يا أبا هريرة اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد أن لا إله إلا الله
مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونوں جوتوں کو
سو جب ملے تو اس باغ کے اس طرف کو وہ گواہی دیتا ہوا اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور پوجنے کے لائق نہیں اسکی گواہی دیتا ہو دلی
یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی بشارت دی ف ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم
نتھا کہ حضرت کہاں ہیں ناگہاں میں نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ میں ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابوہریرہ حضرت کی
جوتیاں لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہاں جاتے ہو ابوہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابوہریرہ کو
دھکا دیا کہ یہ بات لوگوں کو مت سنا ابوہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابوہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے
کیوں نہ جانے دیا عمر فاروق نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہیں میں ڈرتا ہوں کہ لوگ
اس بشارت سے کہیں عمل کرنا چھوڑ دیں یا حضرت لوگوں کو چھوڑیے کہ عبادت کریں آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام
خلقت کو ایسی بات نہ سناوے جس سے اونکے عقیدے اور عمل میں خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیاں ابوہریرہ کو اسواسطے دیں تھیں کہ
تا لوگ اونکی بات کو سچ جانیں حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور
مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث میں صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ لا اله الا الله کہنا
دین اسلام کا پتا ہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان میں سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہو گئے

۹۸۳ خ أبو هريرة يا أبا هريرة
ما فعل أسيرك البارحة بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری میں پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا میں اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے میں ایک شخص

آیا

آیا اور اناج بھر بھر کے لینے لگا میننے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑ کے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے
رکھتا ہون میننے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میننے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی اور عیالداری بیان
کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہے اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج اوٹھایا میننے اوسکو پکڑا اور کہا کہ
مین تجکو حضرت کے پاس پکڑ کے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون میننے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ
تیرے قیدی نے کیا کیا میننے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہے اور پھر آج کی رات آویگا سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی
آیا اور اناج اوسنے لیا اور میننے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجاونگا اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دونگا
جس سے اللہ تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا
اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میننے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا
کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا میننے کہا کہ اوسنے ایسے گمان مین فائدے کی چیز بتلائی میننے اوسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے
بتلائی میننے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہے لیکن اس بات میں وہ تجھسے سچ بولا تجکو معلوم
ہے کہ تین رات سے تو کسکے ساتھ بات چیت کیا ہے ابوہریرہ میننے کہا کہ مجکو معلوم نہیں حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا خ اَبُوْهُرَیْرَۃَ ٩٨٤
یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرا غلام تیرے
پاس آیا ہے ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ جب میں اپنے ملک سے مدینے میں آیا مسلمان ہونے کو تو میرا غلام راہ میں گم ہو گیا مین حضرت پاس
آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا ق سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ ٩٨٥
مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ یُقْرَوْنَ فِیْ قَوْمِهِمْ بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو
پاچکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگوں کی مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم میں ف صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ مدینے کے قریب
کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیاں چرائی پر تھیں مجکو خبر ہوئی کہ اونھیں کو عطفان کی قوم پکڑ لیے جاتی ہے سو میں مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ
ماری کہ لوگو دوڑو پھر میں اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ میں اونکو پا گیا اور میں نے تیر مارنا شروع کیا اور میں یوں کہتا جاتا تھا کہ میں اکوع کا بیٹا ہوں
اور آج کمینوں کی موت کا دن ہے سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہ ہوئی اور میں نے اون سے ساری اونٹنیاں چھین لیں اور اونکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس
راہ میں حضرت ملے یعنی سوار لوگوں کو لیکر مدد کو چلے آتے تھے سو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہیں اونکو پانی نہیں پینے دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب

حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تم اوپر غالب ہوا اب کہ در گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم میں کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہووے تو در گذر کرنا افضل بات ہے

۹۸۶ ھ عمر يا ابن الخطاب اذهب فناد في الناس انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون ۵ صحیح مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگوں میں کہ مقرر یہ بات ہے کہ نجاوینگے بہشت میں سوا ایمانداروں کے ف جنگ خیبر میں ایک منافق لوٹ کے لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے تیر لگا وہ مرگیا لوگوں نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہیں آتی عبادت کی جزا ایمان اور خالص نیت سے ہے

۹۸۷ ق عمر يا ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الاخرة ولهم الدنيا وفي رواية يا ابن الخطاب اولئك عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ اے خطاب کے بیٹے اون کافروں کے واسطے ستھرائیاں و عیش آرام کی چیزیں جلدی کی گئیں دنیا کی زندگی میں ف مصابیح میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوس پر بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور جس کا تکیہ دیے تھے جسمیں کھجور کے درخت کے چھوترے بھرے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں پوجتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال میں ہے اے عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایمانداروں کو مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کی عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافروں کو اکثر عیش اور آرام دنیا میں اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت میں اونکا کچھ حصہ نہیں اسی واسطے اکثر بزرگوں نے دنیا کی عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت میں محروم ہو

۹۸۸ ق سهل بن حنيف يا ابن الخطاب اني رسول الله ولن يضيعني الله ابدا بخاری اور مسلم میں سہل بن حنیف رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے میں بیشک خدا کا پیغمبر ہوں اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ میں حضرت نے مصلحت جانکر کافروں سے ظاہر میں دبکر صلح کی چنانچہ صلح میں یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافروں کا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافروں کے حوالے کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو ندیویں اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رض نے سبب حمیت اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت میں اور اونکے دوزخ میں حضرت نے فرمایا کہ ہاں یوں ہی ہے عمر فاروق رض نے کہا کہ پھر ہم کیوں لیتے ہیں دین میں اسطرح کی ذلت احتیاط کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

میں حکم خدا اگر تاہوں خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نہ کریگا چاہے جتنا پیچ کھائیں چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ
سے جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی اسی واسطے لوگ بیچ میں سمجھے
۹۸۹ ع عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر
آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے میں تمکو معاف کر چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا
قصور ہوا تھا عمر فاروق رض نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اسکو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیوں کے
ایمان صدق سے جانچ لیے ہیں اونکے گناہ پر کیوں نہیں تو کیوں اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہے اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی
معلوم ہوا کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اونپر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہیں جسکو خدا نے بخشا اوسکا
کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اوسکو کیوں بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری نے اور پالی کا پیٹ پھٹے ع أُسَامَةُ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ ۹۹۰
بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَمَّا غَشُوهُ مسلم میں اسامہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اسامہ کیا تونے اوسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہے گروہ حرقات کا جو قوم جہینہ
کی ایک شاخ ہے اوسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا کہ اسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے ملک کو بھیجا
تو میں اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو برچھا ماروں اوسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو میں نے اوسکو برچھا مارکے مار ڈالا پھر یہ قصہ میں نے
حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی میں نے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے
فرمایا کہ کیا تونے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجھکو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت
کرنیکا حکم نہیں اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہے اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا بھی نہ دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب
کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ع أَنَسٍ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ مسلم میں انس سے روایت ہے ۹۹۱
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک ف انس سے روایت ہے کہ حضرت کسی سفر میں تھے
اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا
اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سنتے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں تو بیبیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو سرود کہنے سے او

چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ یا شیشہ کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت نے ڈر سے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشۂ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتونکو مرد کا راگ سننا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہیں کہ یہ شبہ فساد کا سبب ہے

۹۹۲ **ق** انس یا انس کتاب اللہ یأمر بالقصاص ویروی کتاب اللہ القصاص **قاله** لانس بن النضر بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہے یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا **ف** دوسرے باب میں اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثوں نے دیت کا قبول کیا اور بدلا نہ لیا

۹۹۳ **ق** ابو هريرة يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته عندك في الإسلام منفعة فإني سمعت الليلة خشف نعليك بين يدي في الجنة قال بلال ما عملت عملا في الإسلام أرجى عندي منفعة من أني لم أتطهر طهورا تاما في ساعة من ليل أو نهار إلا صليت بذلك الطهور ما كتب الله لي أن أصلي بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بلال بتلا دے مجھکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ میں نے تیرے دونوں جوتونکی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت میں نماز پڑھنا لکھا **ف** اس حدیث میں تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کریں اور غیر ونکو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا

۹۹۴ **م** ابو هريرة يا بني كعب بن لؤي أنقذوا أنفسكم من النار يا بني مرة بن كعب أنقذوا أنفسكم من النار يا بني عبد شمس أنقذوا أنفسكم من النار يا بني هاشم أنقذوا أنفسكم من النار يا بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم من النار يا فاطمة أنقذي نفسك من النار فإني لا أملك لكم من الله شيئا غير أن لكم رحما سأبلها ببلالها مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے اے مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے عبد الشمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے اے فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ میں نہیں مالک ہوں تمھارے بچانے کا خدا سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری برادری کا حق ہے سو میں اوسکو ملاؤنگا

تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کروں گا **ف** جب آیت اتری کہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ یعنی عذاب الٰہی سے ڈرا اے محمد اپنے
قریب برادری والوں کو تو حضرت نے ابتدائے اسلام میں قریش کو مکے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور سب سے نیچے تک سب ایک جدی
برادروں کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے میں کسیکو
دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو مخفی ادا ہوگا

۹۹۵ **ق** أَنَسٌ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں انس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے نجار کی اولاد کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت
نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدوں قیمت نذر کرتے ہیں اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں **ف** حضرت مدینے میں آئے تو مسجد
نہ تھی جہاں نماز کا وقت آتا وہاں نماز پڑھ لیتے تھے سو اس جگہ حضرت کی مسجد ہے وہاں کھجور کا باغ تھا انصاریوں کی ملکیت کا حضرت
نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون نجاروں نے بلا قیمت نذر کیا وہاں کافروں کی قبریں تھیں حضرت نے
اونکی ہڈیاں کھدوا کر مسجد بنائی

۹۹۶ **ھ** أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم میں ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی
بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف میں یعنی ایک قرارت میں یا ایک بولی میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری
امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفوں میں سو میں نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر
سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفوں میں یعنی عرب کی سات بولیوں میں اور حکم ہوا کہ تجھکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو
میں نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو میں نے کہا ای خداوند میری
امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا میں نے تیسرے سوال کو اوس دن کے واسطے کہ سب خلق جھکے گی میری طرف سبکی
سب یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی **ف** اُبَی بن کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرارت میں پڑھا میں اوس
قرارت کو نہیں جانتا تھا میں اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونوں قرارتوں کو درست فرمایا سو میرے دل میں اوس وقت ایسا شک

پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ویسا شک نہ تھا جو حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ مارا میرے سینہ پر کہ میں خوف کے مارے پسینے میں ڈوب گیا اور
گویا اپنے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عوض
ایک حرف کے سات قرات یا سات بولیوں کی اجازت لی تا کہ امت پر ایک قرات مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب
اپنے حبیب کو اپنی امت کے اوپر ایسا مہربان دیکھا تو ارشاد کیا کہ تین بار سوال کر لے بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دوبار سوال کیا اور تیسرا سوال
قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسی کی واسطے نہ کہہ سکیں گے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش چاہیں گے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی
دین محمدی کی رغبت کریں گے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبروں پر ثابت ہوئی ۹۹۷ م قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ
إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ
يَا صَبَاحَاهْ مسلم میں قبیصہ بن مخارق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد میں عذاب الٰہی سے تمہارا
ڈرانے والا ہوں اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جس نے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہیں تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگوں کو بچائے سو
ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہیں سے چلانے لگا کہ اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آ پہنچا ف جب آیت میں
حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے رشتہ داروں کو ڈرائیے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے اپنے رشتہ داروں یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی
یعنی مجھکو یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ میں پڑیں گے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے کہ میں گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہوں کہ کفر چھوڑو
مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا گھبرا کر اپنی قوم کو پکارتے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہے ۹۹۸ م ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ
هٰذِهِ يَعْنِي الْأُضْحِيَّةَ مسلم میں ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو ٹھیک کر ف ثوبان
حضرت کے غلام تھے اونسے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت کئی روز تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت
رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا ۹۹۹ ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ
بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی
مدد کر جبریل سے ف حسان صحابی تھے [illegible] کافروں نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلائی اور حسان کے واسطے
دعا کی کہ جبریل اونکے مددگار [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی ہجو کرنا درست ہے بشرطیکہ اوس میں [illegible] ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس

یعنی صبر نیکو فیض بخش کی حدیث ہے خ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ ۱۰۰۰
بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ
مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی بخاری مین حکیم بن حزام رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے
سو جسنے اوسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے
لیا تو اوسکو ہرگز برکت ہوگی اور اوسکا حال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے
ہاتھ سے یعنی دینے والا ہاتھ جو اوٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے ف حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ
مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے
مال میں خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال میں برکت نہیں یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی
کھاوے اوسکو آسودگی نہیں ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری میں روایت ہے کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ مین مدتگی پھر کبھی
کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہیں لیا صدیقؓ اور فاروقؓ اپنی خلافت میں بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم
نہ لیتے تھے ف اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ بخاری اور مسلم میں زبیر بن عوام سے ۱۰۰۱
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈھون پر پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب
ہو جاوے ف صحاح میں روایت ہے کہ زبیر میں اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ اے زبیر تو اول سینچ لے
کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہیں
حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم میں دونوں کی رعایت تھی کہ دونوں برابر سینچیں جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اوسکے
حق میں [illegible] تھی یہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول
وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے خ اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا سَعْدُ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِكَ قَالَہٗ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ۱۰۰۲
فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہیں تیرے فیصلے کرنے پر حضرت نے
سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اون سے صلح تھی پانچویں سال ہجری
[illegible] جب جنگ خندق ہوئی [illegible] قریظہ حضرت سے پھر گئے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ گئے تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی

پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرت اوسپر عمل کرین یہودی اور سعد بیشتر ہم قسم تھے انہین مددگار تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچادینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے جو تو حکم کردیا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوے بعضی روایت مین آیا ہے کہ وہ تو سو تھے **ق** عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي بخاری اور مسلم میں علی مرتضی علیہ السلام اور سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد تیر مار میرے ماں باپ تجھپر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد میں کافروں نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگوں سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماں باپ تجھپر قربان ہون سوا ے سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہے آدمیوں کی اخلاق مین کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کر دیا اور شیطان سے ولی پیدا کر دیا یہ اوسی کی قدرت ہے **ھ** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ کہاں ہے تیری ڈھال جو مینے تجھکو دی تھی **ف** حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اوسکا دوسرے باب میں ہو چکا **ھ** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يَعْنِي امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ افضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہیں **ف** سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوے ان میں سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر وہ عورت ملنے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانوں کو خلاص کروایا **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا تمکو تعجب نہیں آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو **ف** بریرہ لونڈی تھی اور اسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام حضرت عائشہ نے

١٠٠٣

١٠٠٤

١٠٠٥

١٠٠٦

بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح میں رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث
اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچوں میں روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہیں قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت
عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے پھر ملاپ کرلے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہیں
حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اوسکی سفارش کرتا ہوں اوسنے کہا مجھکو تو اوسکی کچھ حاجت نہیں اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی
کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند غلام ہو تو اوسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو
تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہیں هـ ابن عمر يا عبد الله ارفع ازارك قال فرفعته ١٠٠٧
ثم قال زد فزدت مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمر نے
سو میں نے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو میں نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہاں تک اونچا
کرنا چاہیے اونھوں نے کہا کہ آدھی پنڈلیوں تک یا ٹخنوں کے اوپر رکھنا جائز ہے اور آدھی پنڈلیوں تک مستحب ہے ق ابو موسیٰ یا ١٠٠٨
عبد الله الا اعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله قاله لابي موسى بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کیا میں تجھکو نہ بتلاؤں ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے وہ خزانہ لاحول ولا قوة الا بالله ہے یہ حضرت نے
ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے اور یہ روایت ہے کہ حضرت کے ساتھ ہم سفر میں تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے
حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہیں یاد کرتے ہو جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہے اور میں حضرت کے پیچھے لاحول
ولا قوة الا بالله پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت میں اسکا اتنا اجر ہے تو ایسے جیسے خزانے کو رکھ چھوڑیں عمدہ
چیز ہے ق عبد الله بن عمرو يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل قاله له ١٠٠٩
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تو نہ ہو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے
چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عمل عبادت خواہ نماز خواہ
روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل میں نور نہیں جمتا خ ١٠١٠
عدي بن حاتم يا عدي هل رأيت الحيرة قلت لم أرها وقد أنبئت عنها قال فإن طالت بك حياة لترين الظعينة
ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا إلا الله ولئن طالت بك حياة لتفتحن كنوز كسرى قلت كسرى بن

هُمْ مِّنْ هُمْ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ بخاری میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ دیکھا ہے میں نے کہا میں نے اوسکو نہیں دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا اکیلی عورت سفر سوار ہوکر حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہاں تک کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوائے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاویں گے بادشاہ ایران کے خزانے میں نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے واگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اوسکو لیوے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم میں سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھاشیا جو درمیان میں ایک دوسرے کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا میں نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا سو تجکو میرا حکم پہنچاتا سو وہ کہیگا کہ ہاں تیرے پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا میں نے تجکو مال اور اولاد نہیں دی اور تجپر فضل و کرم نہیں کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہے تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائیں نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہے مکے اور اوسمیں کئی مہینے کی راہ ہے ف مصابیح میں روایت ہے عدی ابن حاتم سے کہ میں حضرت کے پاس تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی حضرت سے ۔ حدیث فرمائی عدی رض کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک عورت سفر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور خزانے ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت میں تو میں بھی موجود تھا اور جو تم لوگوں میں جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی ع کے وقت میں ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل او معجزہ ہے کہ حضرت نے آئندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا

۱۰۱۱ ھ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضی

تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں **ف** ہجری کے نویں سال جب حضرت جناب تبوک کو
گئے چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینے میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضیٰ علی بھاری ہیں اسواسطے اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو اس بات
سے رنج ہوا ایسا ہو کر حضرت کو جا ملے اور منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تمہیں کچھ رتبہ نہیں جانا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر
خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمہاری عزت میرے نزدیک ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں
اسواسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال قرب
جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوائے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت
لائق نہیں سو سراسر بے جوڑ بات ہے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے
اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں ہر طرح کی خلافت
مراد نہیں یعنی جنگ تبوک سے پھرنے تک خلافت تھی ہمیشہ نہیں جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی دم تک تھی جبتک حضرت موسیٰ
طور سے تشریف لائے تھے ہاں یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمیں اونکے سوائے دوسرے
خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق اور فاروق اعظم کے فضائل بھی احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہوئیں
ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اوسکے سوائے اور حدیثوں کو خیال نکرنا یا جہالت ہے یا تعصب ۵ عن عمر ما
اَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ قَالَهُ حِينَ أَكْثَرَ عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ مسلم میں عمر
فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر کیا تجھکو کفایت نہیں کرتی گرمی کی آیت جو سورہ نساء کے آخر میں ہے یہ حضرت نے
اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورہ نساء کا
آخر آیت یہ ہے يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنی اے پیغمبر تجھسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر
مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہن ہوں یا زیادہ تو دو تہائی لیویں اور اگر
بھائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت گرمی کے موسم میں اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا ۵ عن ابو ہریرۃ
یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیه مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا

اور اوس کا باپ ایک جڑ کی دو شاخیں ہیں **ف** یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک ہی اصل سے پیدا ہیں جیسے
ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوۃ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق

۱۰۱۴ سے یہ حدیث فرمائی **م** ابو ہریرہ **یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی كَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ كَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ** مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیوں نہیں اپنی
نماز خوبی سے پڑھتا کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر میں
دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے جیسا کہ آگے سے دیکھتا ہوں **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور ادھر ادھر
دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو

۱۰۱۵ کمال بے ادبی ہے اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیٹھ سے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی **یَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ** بخاری اور مسلم میں عبد اللہ
بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہے یعنی آپ
روزہ دار ہیں اور دن بھی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اوترا پھر اوس نے ستو گھولے
اور حضرت پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے اودھر یعنی سیاہی پورب سے
نمود ہو تو روزہ دار کے کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگوں کو شبہ ہوتا تھا کہ شاید ابھی دن

۱۰۱۶ باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی جڑھی وہی وقت ہے روزہ کھولنے کا **ہ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ **یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا** **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم میں عبد اللہ بن
سرجس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے دونوں نمازوں سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو
تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں آیا اور حضرت فجر کی نماز پڑھتے تھے سو اوسنے

شاید دو سنت رکعتیں مسجد کے ایک کنارے میں پڑھیں پھر حضرتؐ کے ساتھ نماز میں داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کھڑی ہوتے سنت پڑھنا نہ چاہیے
اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے الگ
سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے ۱۷ م عمرؓ یا فلان بن فلان و یا فلان بن
فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فاني قد وجدت ما وعدني الله حقا فقال عمر يا رسول الله
كيف تكلم اجسادا لا ارواح فيها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غير انهم لا يستطيعون ان يردوا
علي شيئا مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے فلانے کے بیٹے فلانے اے فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تمسے اللہ اور
اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تمنے سچ پایا سو تحقیق خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے
ہیں دھڑوں سے جن میں روح نہیں سو حضرتؐ نے فرمایا تم میرے قول کو اونسے زیادہ تر نہیں سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت میں برابر
ہو مگر یہ بات فرق ہے کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہیں دے سکتے **ف** جب جنگ بدر میں ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے
تو حضرتؐ نے اونکے دھڑ ایک کنوے میں ڈلوا دیے پھر اونپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمھارے قتل اور ذلت کا
اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردوں کو سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا
نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے اونکی سماعت کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جب مردے کو دفن کر کے لوگ پھرتے ہیں
تو مردہ لوگوں کے جوتوں کی چپ چپ سنتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مردوں کو سماعت نہیں یہ حضرتؐ کا معجزہ تھا جو اون کافروں نے سنا جیسے
ٹھیکریوں نے حضرتؐ کے ہاتھ میں تسبیح کی تھی اس حدیث میں سوائے اون کافروں کے اور مردوں کی سماعت کا ذکر نہیں صحیح بخاری میں
روایت ہے کہ خدا نے اوس وقت اون کافروں کو زندہ کر دیا تھا کہ حضرتؐ کا کلام سنکے پشیمان ہوں اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے
واللہ اعلم ۱۸ م قبيصة بن مخارق يا قبيصة ان المسألة لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة
حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش
او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت فلانا فاقة
فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسألة يا قبيصة سحت
يأكلها صاحبها سحتا كذا وقع في كتاب مسلم حتى يقوم والصواب تقول وكذا اخرجه [illegible]

قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر ایک کو تین قسم کے آدمیوں میں سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا
بوجھ اپنے اوپر اٹھالیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ اوتنا مال پاجاوے پھر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا
مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرتؐ نے یوں فرمایا کہ زندگی کی سد رمق
حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچے یہاں تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دیں اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو
سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوائے سوال
کرنا اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم میں اسی طرح حتی یقوم کی روایت ہے اور ٹھیک یقول ہے جسطرح ابوداود نے لام سے
روایت کیا ہے **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اسطرح پر کہ جیسے دو آدمیوں میں مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے
بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونوں میں صلح کرواوے تو اوس قدر مال کو اپنے ذمے پر کرلیوے تو اوسکو سوال کرنا درست ہے
عرب میں اسطرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ جو فاقے کی گواہی
تین آدمیوں کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ بدون گواہی کے فاقے والے کو سوال کرنا درست
نہیں سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین صورتوں میں درست ہے انکے سوائے کسیطرح سوال درست نہیں مصابیح میں
قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مال ضامن ہوا اور حضرتؐ سے میں نے سوال کیا حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا کہ زکوٰۃ کا مال جب آویگا تو میں تجھکو دونگا تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ١٠١٩ عَنْ جَابِرٍ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ فَلَوْلَا قَرَأْتَ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَضُحٰهَا
قَالَهُ حِيْنَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے
پڑھا کر والشمس وضحٰها اور سبح اسم ربک الاعلی اور اتنی اتنی بڑی اور سورتیں یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب کہ اونھوں نے عشا کے وقت سورہ
بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم میں جاکر
امامت کرتے سو ایکبار معاذ نے سورہ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علٰحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے
اوسکو منافق کہا وہ مرد حضرتؐ پاس گیا اور اوس نے کہا کہ یارسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہیں رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑھی میں اپنی نماز علٰحدہ پڑھ کے چلا گیا سو
معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرتؐ نے معاذ کو یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قرات سے جماعت چھوڑ دیگا معلوم

کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدوں اونکی مرضی طول قرأت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہے کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے ہوں گے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے

١٠٢٠ ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے بندوں پر معاذ نے کہا میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ دانا ہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندوں پر یہی ہے کہ اوسکی بندگی کریں اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک کریں اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کریں یعنی عبادت کریں لا شریک جان کر میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ دانا ہے حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ اونکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندوں پر واجب ہے اور بندوں کا حق خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے اللہ ہر طرح کی امید ہے

١٠٢١ ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھالے وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت اول جا ضرور سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی تنگ تھیں اوسمیں سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزوں پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے سے وضو کروانا درست ہے

١٠٢٢ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثیں ق جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب میں ہوچکا کہ تھوڑے گوشت اور ایک سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھا لیا جنگ خندق کے ایام میں

١٠٢٣ ﮪ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے

حکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت
دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا کہ جمع کرو ف یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے
۱۰۲۴ اول حکم منسوخ ہوا ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَكُنْتُمْ
مُتَفَرِّقِيْنَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ
انصار بھلا نہیں تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نے تمہاری آپسمین الفت اور محبت کر دی
میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے ف جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے
نو مسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں دیا تو نوجوان انصاریوں نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے
ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے زبردستی مسلمان ہوئے ہیں حضرت نے اونکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے
انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر میں باہم اونمیں بڑی عداوت تھی لڑائی قتل خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونوں گروہ
۱۰۲۵ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہوگئے ساتھ احسان خدا یا حضرت نے ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ
رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ
مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے
اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا یہ ہوا نہیں ہیں مقرر اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول میں نے ہجرت کی خدا کی
طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہے ف مصابیح مین ابو ہریرہ
رضی سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہے اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہے تب انصار
نے کہا کہ حضرت کو اپنے برادری کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث
۱۰۲۶ فرمائی ق عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ
أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو

تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہے **ف** یعنی جسطرح خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوسکے حق مین نکاح کرنا سبب ہے حرام کاری اور نظر بازی سے بچنے کا اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاویگی **ق** عائشہ

یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کر کے بدلا لیوے اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مین اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہے اوس مرد کو جسکو نہین جانا مین مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہے بڑی لمبی حدیث کا جب عبداللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے حضرت عائشہ رض کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہ رض سے یون روایت ہے کہ ہجری پانچویں سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کر کے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی میں جا ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کر کے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے لگ گئی وہان تلاش میں دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتیں اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھیں اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونیکی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا میں وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لیے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ یہ وہ بی بی ہے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے اوسوقت تعجب سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہے میں جاگ پڑی اور اوسکی کوئی بات نہ سنی مین نہ بولی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر میں پہنچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر تھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اب ویسی مہربانی نہ تھی گھر میں آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اوسوقت تک گھر مین پاخانے نہ تھے شہر کے باہر جاتے

ماں کے ساتھ حاجت کو گئی اوسکا پیر چادر میں اولجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بددعا دی میں نے کہا تو اوسکو کیوں بددعا دیتی ہے
وہ تو بدری صحابی ہے تب اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والوں کا شریک ہے یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہو گئی
میں حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کروں میں نے اپنی ماں سے کہا اے اماں کیا بات ہے جسکا لوگوں میں چرچا ہے میری ماں نے
کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ میرے حق میں
لوگ ایسی گفتگو کرتے ہیں اوس رات تمام رات مجھکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے
چھوڑ دینے میں صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت میں جبرئیل ع کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی
بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہیں مجھکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال نہیں آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے
حضرت پر کچھ تنگی نہیں کی اوسکے سواے اور بہت عورتیں موجود ہیں اگر بریرہ لونڈی سے پوچھیے تو آپکو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اوسکو بلایا
اور فرمایا کہ اے بریرہ تونے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھکو اوسکی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہے اوسکی
جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ میں نے کبھی اوسکی پاکدامنی میں کچھ فرق نہیں پایا ہاں اتنی بات البتہ ہے کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہے بکری خمیر کھا جاتی ہے
اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہیں کرتی پھر حضرت مسجد میں تشریف لیگئے اور منبر پر یہ حدیث فرمائی یعنی اے مسلمانو کوئی
اس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگوں کو تہمت لگائی اور مجھکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب
کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں آپ کا بدلا لینے کو تیار ہوں اگر تہمت کرنیوالا ہماری
قوم یعنی اوس سے ہووے تو میں اوسکی گردن ماروں اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کریں تو سعد بن عبادہ
خزرج کے سردار اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ اے معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہے ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہیں اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت
کیا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا کہ اے سعد بن عبادہ تو بیہودہ گوئی کرتا ہے قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو
قتل کریں گے کیا تو منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے غرض کہ قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عایشہ رض
سے روایت ہے کہ میں بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عایشہ تیرے حق میں ایسی
ایسی باتیں سنی ہیں اگر تو بے گناہ ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تجھسے کچھ قصور ہو گیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ
جب بندہ قصور کرکے توبہ کرتا ہے تو خدا معاف کرتا ہے جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے میں نے حضرت سے کہا کہ مجھکو معلوم ہے

کہ آپ کو اس بات کی خبر پہونچی ہے اور آپکے دل میں جم گئی ہے سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے
اور اگر نا کردہ گناہ کا اقرار کروں تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہیں بن سکتی
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے حضرت میرے
پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیاں حضرت پر ظاہر ہوئیں اور سورۂ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والوں کی مذمت
بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہوکر فرمایا اے عائشہ بشارت ہے تجھکو کہ خدا نے تیری پاکدامنی بیان کی میرے ماں باپ نے کہا اے عائشہ اوٹھکر
حضرت کی تعظیم اور تعریف کریں اوسوقت نہایت غصے میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی میں اپنے خدا کی
تعریف اور شکر کروں گی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہ مجھکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا
لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق میں قرآن اوتریگا جو قیامت تک پڑھا جائیگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو
سکتا ہو کہ عیب لگا جائے وہ آخر کو خوب صاف ہو جاتا ہے اور پاک کی پاکی زیادہ ظاہر ہوجاتی ہے دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائشہ
کو برا کہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اونھیں منافقوں میں وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوائے خدا کے کسیکو نہیں جیسا کہ اسکا
مرد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلانے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ
فَإِنِّيْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عورتوں کے گروہ خیرات کرو اسواسطے
کہ دوزخیوں میں تمھیں بہت زیادہ نظر پڑیں یعنی دوزخ میں ایسے عورتیں مردوں سے زیادہ دیکھیں **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے
پھر آئے ... پھر خدمت میں عورتوں نے یہ پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتیں زیادہ ... میں
پس حضرت نے فرمایا کہ لعنت کو سا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کا حق نہیں ... یعنی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات
کرنا دوزخ سے بچاتا ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیوں کے گروہ مسلمان ہوجاؤ تو بچ رہو یعنی قتل او جزیہ اور ذلت سے **ف** حضرت نے یہ جب یہود کو
فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَائِشَةُ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ
لَتَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا وَأَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوْا **قَالَهُ** أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ...
سلام بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے یہود کے گروہ ...

خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمہارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آنے کے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان نکلنے کے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آویگا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہودی مدینے مین آ رہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو ان کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسی کو نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا مگر ان میں جو دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام رض کہ وہ ان میں بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے

١٠٣١ **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین **م** اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اَیْ سَکَتَ وَمَا یُضِیْرُکَ مِنْہُ اِنَّہٗ لَا یَضُرُّکَ یَعْنِی الدَّجَّالَ **قَالَہٗ** لَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اِلَّا لَفْظَۃَ اَیْ بُنَیَّ مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجکو رنج میں ڈالتی ہے دجال سے اللہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر اے بیٹے کی لفظ اوسمیں نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہے

لا یضیرک و در نسخہ قدیمہ

١٠٣٢ **ق** اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰی مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ کَذَا وَکَذَا **قَالَہٗ** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ حِیْنَ عَادَہٗ وَاَبُوْ حُبَابٍ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تونے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب انکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے تھے اور ابو حباب کنیت ہے عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ میں مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس میں بیٹھے تھے اوسوقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بند کی اور کہا کیوں خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہو کر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھ کر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہاں موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگر یہ

اگرچہ یہ نہیں سنا تو سمجھ تو قرآن پر قربان ہیں پھر تو مسلمانوں اور ان کافروں میں نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ لڑ مرتے پھر حضرت سب کو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جا کر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ وہ حسد کی جہت سے عذر ہے اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہاں کے لوگوں نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھیں اب جب آپ یہاں تشریف لائے اور اوسکی ریاست میں خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتیں کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے

۱۰۴۳

الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَهُ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس پکار درخت والوں کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن میں اور ابو سفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافروں نے ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمان کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافروں پر حملہ کرتے تھے میں لگام کھینچتا تھا کہ حضرت جلدی نہ کریں اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگوں نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ میں جانثاری کی بیعت کی ہے اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہی سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے چلے آئے گائیں جیسے بچوں کی طرف جھکتی ہیں پھر خوب لڑے اور حضرت نے پھر ان کافروں کو مار کر لڑائی فتح ہو گئی جنگ حنین آٹھویں سال ہجری فتح مکہ کے ہوئی ف

۱۰۴۴

اَلْمُسَیَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهٖ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے روبرو اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے میں جھگڑونگا یعنی تیری اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشواونگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اونکے مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختوں نے کہا اے ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہے حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہے اور کلمہ نکہا ف

۱۰۴۵

اَبُوْ مُوْسٰی اَیُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِیْ سَفَرٍ وَكَانُوْا یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی شور نکرو اللہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے یہ حضرت نے سفر میں فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے

بظاہر اس معلوم ہوتا ہے کہ ذکر میں زیادہ شور کرنا درست نہیں اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہیں اور
دوسرے کے بھی ۲۲۹ م ابو ہریرة یا ایہا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین
قال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من
طیبات ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ
حرام ومشربہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ
خدا پاک ہے نہیں قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارونکو جیسا کہ حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قرآن مین اے پیغمبرو
کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو میں البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہوں اور خدا نے قرآن مین فرمایا اے ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزونکو جو دیئے تمکو ہیں پھر حضرتؐ نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے دونوں
ہاتھ آسمان کیطرف اور یوں کہتا ہے کہ اے رب میرے اے رب میرے اور حال اونکا کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن اوسکا پالا گیا حرام غذا
سے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہے جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع میں درست ہو چوریکا
مال اور غصب کا مال پاک نہیں اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمیں موجود ہے اور قرضچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اوسمیں کسیکا
دعوی نہیں لیکن اسطرح مال لینا شرع میں درست نہیں تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہے کہ خدا اوسکو
قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبروں اور مسلمانوں کو خدا کا ایک سا
حکم ہے اسمیں رد ہے اون لوگونکا جو کہتے ہیں کہ او صاحب ہم او پیغمبر لوگ ہیں ایسے نہیں جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کریں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر شکستہ کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال
کا ہوا تو دعا قبول ہونیکی کون صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین سارے عبادات
سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہے نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے ناواقف
کہتے ہیں کہ حلال مال ہی نہیں کسکو ملتا ہے اوسکی تلاش بیفائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے
موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمیں کوئی خلاف شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب
جو مال ان طرحوں سے حاصل ہو وہ حلال و پاک ہے غرضکہ جسکا ایماندار کو دنیا میں خدا کو منہ دکھانیکا یقین ہے اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرام

تاکید طلب حلال

١٠٣٧ جدا فراموش ست کنگو نہیں ہو (ابن) عباس يا أيها الناس إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له ألا وإني نهيت أن أقرأ القرآن راكعا أو ساجدا فأما الركوع فعظموا فيه الرب وأما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن أن يستجاب لكم مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبریوں سے اب کچھ باقی نہیں رہا سوائے نیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ میں قرآن پڑھوں رکوع کرتا یا سجدہ کرتے سو رکوع میں تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے میں بدل دعا میں کوشش کرو کہ سزاوار ہے سجدے میں تمہاری دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ واسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہے میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہاں مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا بشکل خواب کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونیکا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہے رحمت الٰہی جوش ہی مارا چاہے **م**

١٠٣٨ أبو سعيد أيها الناس إنه ليس بي تحريم ما أحل الله لي ولكنها شجرة أكره ريحها يعني الثوم **قاله** حين قال الناس حرمت حرمت فقال من أكل من هذه الشجرة الحديث مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار میں حرام کرنا نہیں جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہے کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگوں نے کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا چنانچہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے **ف** یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے اختیار میں نہیں یہ خدا کی شان ہے اور لہسن کی حرمت شرعی نہیں کراہت طبعی ہے **م**

١٠٣٩ أنس أيها الناس إني إمامكم فلا تسبقوني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فإني أراكم أمامي ومن خلفي ثم قال والذي نفس محمد بيده لو رأيتم ما رأيت لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قالوا وما رأيت يا رسول الله قال رأيت الجنة والنار مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہارا امام ہوں مجسے آگے رکوع کیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ میں دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ اگر تم دیکھتے جو میں نے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کے واجب ہے رکوع اور سجود اور قیام اور قعود میں امام سے سبقت حرام ہے حتا اول

الا لوگ اوس بجرد کرلیوے تو مقتدی کو کرین پھر منے کی برائی بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہے اور ڈرنے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب

۱۰۴۰ بیداری اور علم ہے حم ابن عباس يا أيها الناس عليكم بالسكينة فإن البر ليس بالإيضاع قاله يوم عرفة

بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑانا اونٹ دوڑانا

نیکی اور خوبی نہین یہ حضرت صلعم نے عرفے کے دن فرمایا ف عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت

۱۰۴۱ غل اور شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے تھے اور دوڑاتے آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی عم علي يا أيها الناس أقيموا الحدود على أرقائكم

مسلم مین حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمھارے

غلام گناہ کریں تو اونکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھہ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کی نزدیک

۱۰۴۲ مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں عم أبو سعيد

يا أيها الناس إن الله يعرض بالخمر ولعل الله سينزل فيها أمرا فمن كان عنده منها شيء فليبعه

ولينتفع به م مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالی ابھی اشارے کرچلا ہے شراب میں اور شاید کہ آگے

اوتاریگا اوسمیں کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کردیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ

اوٹھالیوے ف جب قرآن میں اس مضمون کی آیتیں اوترین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگو نکو فائدے بھی ہیں اور گناہ

بھی ہیں تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پر دار سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہ حدیت

فرمائی ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے

فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ پیئے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام

۱۰۴۳ رستے میں کیچڑ ہو گئی عم سبرة بن معبد الجهني يا أيها الناس إني قد كنت أذنت لكم في الاستمتاع من النساء

وإن الله قد حرم ذلك إلى يوم القيامة من كان عنده منهن شيء فليخل سبيله ولا تأخذوا مما

آتيتموهن شيئا مسلم میں سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ

کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور

جو اونکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اوسکو کچھ بھی نہ پھیر لیوے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا

جیسے مرتبہ اول میں بیان تھی سو معلوم ہوئی باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ص جابر يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّي لَا اَدْرِي ۱۰۴۴
لَعَلِّي لَا اَحُجُّ بَعْدَ عَامِي مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے واسطے کہ مجکو
معلوم نہیں شاید کہ میں حج نہ کروں گا اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی
سال انتقال فرمایا اسی واسطے اوسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے ص ابو هريرة ۱۰۴۵
يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو اللہ نے تم پر حج کرنا فرض کیا
سو حج کیا کرو ف یہ حدیث دلائل وجوب حج سے ایک دلیل ہے خ ابی امامة يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ ۱۰۴۶
تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ بخاری میں ابوامامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا
خرچ کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہ ہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے
قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا رکھنے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں برائی
ہے کہ اسیر حساب اور غیر کو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھربار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو
سال بھر کا قوت دیتے تھے م جابر يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے ۱۰۴۷
فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھروں میں رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاویں اپنے گھروں میں رہو تاکہ تمہارے نقش قدم لکھے جاویں
ف بنی سلمہ انصار کی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اوس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آبسیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہرچند مسجد دور ہونے سے تمکو آنے جانے تکلیف ہے لیکن یہ کتنا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کے شمار میں ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی
جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے نوع آخر
دوسری قسم کی حدیثیں ق ام سلمة يَا ابْنَةَ اَبِي اُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهُ اَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ۱۰۴۸
بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتوں کا حال پوچھا سو اوسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا
پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونھوں نے مجکو مشغول کر دیا بعد ظہر کے دو رکعتوں سے سو وہ دونوں رکعتیں یہ ہیں ف مصابیح
کریب سے روایت ہے کہ مجکو عبداللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھنا مستحب ہے یا نہیں

حضرت عائشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک دن
دیکھے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تب میں نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتیں ظہر کی
قضا تھیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو بعد عصر کے پڑھے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا
کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہیں اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہیں خ أَنَسٍ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ ۱۰۴۹
فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یہ ہے
کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہشت اوپر کی بہشت میں ف حارثہ بدر میں شہید ہوا تھا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس
آکر کہا یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت میں ہو تو میں اوسکے غم میں صبر کروں اور اگر جنت کے سوا کہیں اور ہو تو محنت کرکے اوسکو روؤں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس بریں میں
ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے خ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا أُمَّ خَالِدٍ ۱۰۵۰
هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَةً فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری میں ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ بوٹی کی چادر اچھی ہے اے ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت میں بجائے سنا کے سنہ دونوں مقام پر آیا ہے اور دونوں
ان لفظوں کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمیں ایک چادر سیاہ دھاریدار اون
کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں یہ کسکو دوں اصحاب چپ رہے اور میں کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلاکر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہوں مستحب ہے ق عَائِشَةَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي ۱۰۵۱
فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجکو مت ستا عائشہ کے مقدمے میں اسواسطے کہ سوائے عائشہ کے تم میں سے کسی عورت کے
لحاف میں مجھپر وحی نہیں اوتری ف اس حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو
تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہوں گے حضرت کی سب بیبیوں نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیوں کے گھر تحفے
بھیجا کریں عائشہ کی کیا خصوصیت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اوسمیں ایسا کمال
دیا ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہیں آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب بیبیوں سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ سے

١٠٥٢ کہا کہ میں آپ کی بیچ زبانی سے ... یارسول اللہ صلعم اَنَسٍ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اَنِّی اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْهِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَةٍ لَیْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ یَجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَّزَکٰوةً وَّقُرْبَةً یُّقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ام سلیم کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہ کہ میں تو آخر آدمی ہوں راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے میں بددعا کروں کہ اوسکے وہ لائق نہو تو اے رب وسی دعا کو اوسکے گناہوں کی طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کیجیو کہ قیامت کے دن اوس بددعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو انس سے روایت ہے کہ میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرتؐ نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب تجھکو بڑھاپا نصیب نہو اوس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرتؐ نے مجھکو بددعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بددعا دی ہے حضرتؐ نے فرمایا کیسی بددعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرتؐ نے مجھکو یوں بددعا دی کہ عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور لڑکے کو میری بددعا نہیں لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق میں برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرتؐ کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماں باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہیں جیسے لے کمبخت ارے بے نصیب مگر دل سے اوسکا برا نہیں چاہتے ہر چند حضرتؐ بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ [illegible] کر کے ایسی بددعا کی تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر غصے کسی کے حق میں کبھی بددعا نکل جاوے تو اوسکو برا نہ ہو بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو **شعر** اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو + ایسی شفقت کسی ماں باپ میں دیکھی نہ سنی + اب تو امت کو ہے لازم کہ جسے لیا ہو رسول + راہ اوسکی چلیں بدعت کی کریں بیخ کنی

١٠٥٣ ؎ اَنَسٍ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ قَالَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافروں کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے بھلا احسان کیا یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ میں نے اس واسطے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرتؐ ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں

١٠٥٤ ؎ اَنَسٍ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا هٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ قَالَهٗ حِیْنَ رَاٰهَا تَجْمَعُ عَرَقَهٗ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر میں آ کر سوتے تھے ایک روز حضرت کے سوتے ہی پسینا بہہ نکلا میری ماں

بھی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشی میں بھرنے کی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پوچھتی ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ میری عطر کی شیشی ہے اسمیں میں آپ کا پسینا ڈالتی ہوں کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسری روایت میں ام سلیم نے جواب دیا کہ اپنے لڑکوں کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہوں حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

۱۰۵۵ م انس یا اُمَّ فُلَانٍ انْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَہٗ لِامْرَأَۃٍ کَانَ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کر دوں یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہے **ف** ایک عورت بھی

۱۰۵۶ دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے **ق** عائشۃ یا بنیا ھل رأیت فیھا شیئا یریبک یعنی عائشۃ قالہ حین قال فیھا اھل الافک ما قالوا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب

۱۰۵۷ حضرت عائشہ کے حق میں تہمت کرنے والوں نے کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب میں مفصل ہو چکا **ق** عائشۃ یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالہ لفاطمۃ حین بعثھا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیہ یناشدنہ العدل فی عائشۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بچی کیا تو نہ چاہے گی جو میں چاہتا ہوں یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہ رضی کے حق میں برابری چاہتیں تھیں **ف** دوسرے باب میں اسکا قصہ

۱۰۵۸ مفصل ہو چکا **ق** عائشۃ یا عائشۃ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ جاءنی رجلان فقعد احدھما عند رأسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند رأسی للذی عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند رأسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبہ قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطۃ وجف طلعۃ ذکر قال فاین ھو قال فی بئر ذی اروان بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمیں میں نے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا اوسے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوسے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت کو دوسرے نے جواب میں کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہے اوسنے کہا کس نے اسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید بن الاعصم

کے بیٹے نے کیا ہے اوسنے کہا کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اون بالوں مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے
کی بالی کے غلاف مین اوسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کوئیں مین **ف** مصابیح میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ ایکبار حضرتؐ پر جادو ہوا چیال بندہی گاکہ ماکروہ کام کو حضرتؐ جانتے کہ میں کرچکا اور بخاری میں یون روایت ہے کہ حضرتؐ بیبیوں سے
صحت نہ کرسکتے تھے چنانچہ ایک ور حضرتؐ میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ چند اصحاب
کے ساتھ اوس کوئین پر تشریف لے گئے اور اسکو نکالتے ہوئے حضرتؐ کو صحت حاصل ہوئی میںنے کہا یا حضرتؐ اوس جادوگر یہودی کو سزا
دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تو شفا دی کس واسطے لوگوں میں فتنہ انگیزی کرون اور شور و غل مچاؤن حضرتؐ پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت
تھی کہ کافر حضرتؐ کے معجزے دیکھکر حضرتؐ کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو اثر نہیں کرتا تو جب حضرتؐ پر جادو کا
اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرتؐ کو جادوگر کہنا درست ہوا **ق** عَائِشَة يَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۱۰۵۹
يَعْنِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت
ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مصابیح میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ
ننگے بدن ننگے پاؤن اوٹھینگے میںنے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھیں گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب ایسی ایسی مصیبت
میں گرفتار ہوں گے حواس کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسیکو دیکھے **ھ** عَائِشَة يَا عَائِشَةُ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً مسلم میں حضرت عائشہؓ سے ۱۰۶۰
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ تو زیادہ گو بدزبان ہو **ف** اسکا قصہ ہوچکا کہ یہودیوں نے حضرتؐ کو زبان دابکے بددعا کی
حضرت عائشہ رضہ نے اونکو اوسی طرح جواب دیا اور زیادہ کے لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی حضرت اونھوں نے کہا اوس سے زیادہ
کیوں کہا **ق** عَائِشَة يَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ۱۰۶۱
ذٰلِكَ السَّمِّ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو میںنے
خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہوچکا ہی جان کی رگ ٹوٹ جاوے اوسی زہر سے **ف** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہے **خ** يَا عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا طَلَ [illegible] ۱۰۶۲
[illegible] دُنْيَانَا الَّذِيْ نَعِيْشُ عَلَيْهِ [illegible] لِمَا نَبِيْعُ [illegible] حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ اے عائشہؓ میرے [illegible] اکہ خلا اور ملا جاتے [illegible] کو حسیر ہم میں یعنی [illegible] **ف** حضرت عائشہ رضہ سے [illegible]

رہ گیا ہے حضرت عائشہ رضہ نے جادو ہوا اور فرمایا حضرت نے اپنی صحت کی دعا اوس جادوگر یہودی کو سزا حضرت رر

۱۲

کہتے ہیں وہ شخصوں کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں اون کے
حال پر صادق ہیں غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہیں حضرت نے گمان کہا یقین نہیں اس واسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے

۱۰۶۳ خ عائشۃ یا عائشۃ ما کان معکم لہو فان الانصار یعجبہم اللہو بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے عائشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اس واسطے کہ انصاریوں کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہے **ف** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ مینے ایک
عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر ین گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح
میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۰۶۴ م عائشۃ یا عائشۃ مالک حشیا رابیۃ قالت قلت لا شیء فقال لتخبرنی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رأیت امامی قلت نعم فلہدنی فی صدری لہدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مہما یکتم الناس یعلمہ اللہ قال نعم قال فان جبرئیل اتانی حین رأیت فنادانی فاخفاہ منک فاجبتہ فاخفیتہ منک ولم یکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرہت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک ان تاتی اہل البقیع فتستغفر لہم مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا
تیرا حال ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ
اسکا سبب بتلا دے یا تو مجھکو ظاہر و باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہ رض نے کہا مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر
قربان پھر مینے حضرت کو سب حال بتلا دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مینے اپنے آگے دیکھا مینے کہا کہ ہاں سو حضرت نے مہربانی
سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھ پر ظلم کریگا
یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس ہیں جاتا حضرت عائشہ رض نے کہا کہ جس چیز کو لوگ چھپاتے ہیں خدا اوسکو جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں جانتا ہے حضرت نے فرمایا
کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجھکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور تجھسے مینے چھپایا اور جبرئیل
کبھی میرے پاس نہیں آتا تھا اور تو نے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان میں یہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤں اور ڈرا میں کہ تو
گھبرائیگی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہ حکم کرتا ہے کہ تو بقیع کے دفن والے مردوں پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ **ف**

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کے گمان میں میں سو گئی پھر
حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہیں سو میں
بھی اپنی کرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہاں تک کہ حضرت قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے رہے پھر
حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت وہاں سے پھرے تو میں بھی پھری حضرت جھپٹے میں بھی جھپٹی میں جلدی سے
آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہے حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہے کئی
قدم کا فرق ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا سنت ہے **ق** عائشۃ یا عائشۃ ما یؤمنی ١٠٦٥
ان تکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ھذا عارض ممطرنا **قالہ** لما قالت
لہ یا رسول اللہ اری الناس اذا راوا الغیم فرحوا رجاء ان یکون فیہ المطر واراک اذا رایتہ عرفت فی وجھک
الکراھیۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہے شاید اس آندھی اور بدلی
میں عذاب الہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہے آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے
پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا تھا یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں لوگوں کو جب بدلی دیکھتے ہیں
تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اس میں مینہ ہوگا اور میں آپکو جو دیکھتی ہوں کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہیں تو آپکے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے
ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ حضرت کا جوف موہنہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب
آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور جانے جیر کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو میں نے اسکا
سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بے خوف ہونیکا کیا مقام ہے آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ
بدیکا برا مت بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہے کہ بندہ اپنے مالک سے ڈری ہری بات میں لرزتا رہے ۵
عائشۃ یا عائشۃ من ادخل ھذا الکلب ھھنا مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ کتا اس مکان ١٠٦٦
میں کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ یوں ہے کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر میں کتا گھس آیا تھا اس
سبب سے اونکے آنے میں دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی **ھ** ابو ھریرۃ یا عائشۃ ناولینی الثوب و ١٠٦٧
تدری انھم کرہ فقالت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ

مجھکو کپڑا اوٹھانے اور دوسری روایت مین ہے کہ جانماز اوٹھانے سو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجھکو حیض ہے کہ ولد ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہے اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی

۱۰۶۸ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ يَعْنِي بِئْرَ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اوس کنوئیں کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے کھجور کے درخت جیسے شیطانوں کے سر یعنی ذی اروان کنوئیں کے **ف** حضرتؐ پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اوس کنوئیں کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرتؐ نے بیان کیا

۱۰۶۹ **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تجھکو سلام کرتے ہیں **ف** پورا قصہ حضرت عائشہؓ سے یوں روایت ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک طرف سے دوسرے کو سلام پہونچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کر کے دینا افضل ہے جیسے عائشہؓ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی

۱۰۷۰ **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے عائش چھری دے **ف** عائش اختصار ہے عائشہ کا مصابیح میں روایت ہے کہ سینگ دار سیاہ مینڈھا ہے کہ حضرتؐ نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر پر تیز کر دے پھر حضرتؐ نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور محمدؐ کے گھر والوں سے اور محمدؐ کی امت سے

۱۰۷۱ **م** عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی اے صفیہؓ عبد المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے **ف** جب آیت اتری کہ اے پیغمبر اپنی برادری والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے سب حضرتؐ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا میں اپنے مال پیسے میں مجھکو اختیار ہے آخرت کا میں مالک اور مختار نہیں بدون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو

۱۰۷۲ **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأَقْلِيشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل سمجھے اور اگرچہ تحفہ بکری کی پایہ کی جلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یوں ہے کہ اے مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو

اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت چاہیے تو آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہیے کنا عورتوں کو خاص کرکے اسواسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہیں ہوتا کم چیز کو بھیجنے میں حقیر جانکر اور ہر اونکو نصیحت کرنی میں تو محبت کم ساں اور عداوت پیدا کی ❊

الباب السادس

چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وے ہیں جنکے سرے پر لیس آیا ہے خ عائشۃ لیس احد یحاسب الا ھلک بخاری میں ۱۰۷۳
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہوجاویگا ف قیامت میں دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامہ اعمال دکھلائے جاوینگے اوسمیں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایمانداروں کا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمیں ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ق ابوھریرۃ لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک ۱۰۷۴
نفسہ عند الغضب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں کہ جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق ابوھریرۃ لیس الغنی ۱۰۷۵
عن کثرۃ العرض انما الغنی غنی النفس بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پروائی اسباب یا مال کی زیادتی سے بے پروائی تو حقیقت میں دل کی بے پروائی ہے ف یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع ع آنکہ غنی تر اند محتاج تر اند تو حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا جسکا دل غنی ہے اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نرہی کہ تونگری ملے ساتھ مال ق ابوھریرۃ لیس المسکین ۱۰۷۶
الذی تردہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ ولا اللقمتان انما المسکین الذی یتعفف اقرؤا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھراوے حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھو کہ لائق دینے کے وے لوگ ہیں کہ باوجود محتاجی کے لوگوں سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر یعنی لپٹ کے پیچھا نہ چھوڑیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال نہیں کرتے اونکے دینے میں زیادہ ثواب ہے لہذا فقیروں سے اونکا حق مقدم ہے اونکے حق سے اسواسطے کہ انھوں نے گداگری کو اپنا پیشہ مقرر کرلیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور یہ بیچارے کہاں سے لاویں

خواہ دنیا کی عزت خواہ توکل اور قناعت سے خ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیِٔ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَہَا بخاری میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندوں کے جور اور ظلم کے مقابلے میں اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی ایسا کرتے ہیں

۱۰۷۸ ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ وَلَہٗ وَلِاَصْحَابِہٖ ہِجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ وَلَکُمْ اَنْتُمْ اَہْلَ السَّفِیْنَۃِ ہِجْرَتَانِ یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِیْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبْشَۃِ سَبَقْنَاکُمْ بِالْہِجْرَۃِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْکُمْ بخاری اور مسلم میں اسما بیٹی عمیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہیں تمسے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والوں کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتوں کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسما سے کہا تھا جب حبش سے آئیں کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں تمہاری نسبت ف ابتدائے اسلام میں جعفر طیار نے مع چند اصحاب مکے سے حبش کے ملک میں ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب مدینے میں ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے میں ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کے اوسوقت نکاح میں تھیں اور حبش سے آئیں تھیں کہا کہ اے اسما ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہمنے ہجرت میں سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسما نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک میں گئے تھے ہمکو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک میں آئے جہاں کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہیں پھر اسمانے یہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ میں تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اونکا حبش میں جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا

۱۰۷۹ ق عُثْمَانُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُ خَیْرًا اَوْ یَنْمِیْ خَیْرًا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہے لیکن بہت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

۱۰۸۰ خ اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَۃَ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا حُرُمٌ بخاری میں صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجکو پھیر دیا نہیں ولیکن ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہوچکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے

۱۰۸۱ ھم اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ

السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ
تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جسمیں بارش ہو اور بارش ہو اور نہیں کچھ اوگے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ
برسے اور زمین سے کچھ نہ اوگے کہ اسمیں بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ ۱۰۸۲
وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰة نہیں ف یعنی خدمتی غلام
اور گھوڑے پر زکوٰة نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو اونپر زکوٰة ہو ھ جَابِرٌ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ۱۰۸۳
وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰة اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰة اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھوہارے میں زکوٰة ف
اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے
تخمیناً پانچ من کچھ ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر میں زکوٰة نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور
میوہ جب تک پانچ من نہو اوسمیں زکوٰة نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے
اور بہت سب میں زکوٰة ہے یعنی دسواں حصہ ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ ۱۰۸۴
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ كُلُّنَا
نَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی
اور جنت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو
جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے
یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کو
برا جاننا معتبر نہیں مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور
موت کو برا جانتا ہے ھ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ مسلم ۱۰۸۵
میں فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو
بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی میں عدت کے اندر عورت کا خرچ خاوند پر واجب ہے

سب کا حکم یکساں اور طلاق بائن میں عدت کے اندر نفقہ خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں ہو بحدیث مذکور اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن میں
خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہیں اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر میں تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت
جو بھیجے تھے فاطمہ نے حقیر لیے اور اونکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہیں جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ خاوند پر واجب

۱۰۰۶ نہیں ق جابر لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ نیک کام
نہیں ف حضرت سفر میں تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش میں پڑا ہے اور لوگوں نے اوسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے لوگوں نے
کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہیں سب علما کا یہی

۱۰۰۷ مذہب ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور ضرر کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے ق ابو موسیٰ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگوں سے نہیں جو غم
اور مصیبت میں سر کے بال مونڈا وے اور کپڑے پھاڑے اور منہ سے کھرچے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم میں یہ
کام کرتے جسطرح ہندو لوگ بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے
عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اسواسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام

۱۰۰۸ مخالف صبر کے ہیں ق انس لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ
صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور
مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے
مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہوں گے
سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب شورہ زار میں اور مدینے میں پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے

۱۰۰۹ دجال کیطرف سب کافر اور منافق ق ابو ذر لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذَالِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي
رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ بخاری اور مسلم میں ابو ذر رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہیں جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہیں تو اوسنے کفران نعمت کیا

اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر
کہکے یا دشمن خدا کا کہکے اور حال آنکہ وہ ایسا نہین ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی ہے اور بخاری نے یون روایت
کی ہے کہ نہ عیب لگاوے ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا اور کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا باپ چھپا کر
دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا بے ایمان کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر
۱۰۹۰ کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ق ابن مسعود لَيْسَ
مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ اَوْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں مونہہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت
مین یون ہے کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف کفر کے بول یعنی وا بلا وا مصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہائے
یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کر کے چلا کر رونا پیٹنا سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر کرے اور انا للہ وانا
الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمیں نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین خ
۱۰۹۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہیں جو قرآن کو
سمجھ بوجھ کے دنیا سے اور شعر و سخن سے بے پروا ہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور شد کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہین ف عرب کا
دستور تھا کہ مجلسون اور سیر و سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہیں کہ ایسی فصاحت اور ملاحت سے مملو نہیں اور اگر قرآنکا مطلب سمجھے
تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے اوسکا
دل سرد نہو وہ حقیقت میں حضرت کی راہ سے بے نصیب ہے اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
۱۰۹۲ بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے ق ابن مسعود لَيْسَ مِنْ
نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا وَيُرْوٰى لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَ مَنْ
سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ
آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی
اور دوسری روایت یون ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے

یعنی قابیل کو نام رکھا اور اللہ تعالیٰ محمد ... کی رسم اول العزمی سے نکلی تب جتنے عالم میں قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ہوگا ...

۱۰۹۳ جو شخص کہ رسم خلاف شرع نکالے گا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا ف ابن مسعودؓ لیس هو کما تظنون انما هو کما قال لقمان لابنه یا بنی لا تشرک بالله ان الشرک لظلم عظیم قاله لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم شق ذلک علی اصحابه وقالوا اینا لم یظلم نفسه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہیں جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک مت ٹھہرا اسواسطے کہ شرک کرنا بڑا ظلم ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ لایا اونکو قیامت میں امن امان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے کہا کہ ہم لوگوں میں کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہیں کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کہ بیجا کام ہے تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہیں جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہیں بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو +

۱۰۹۴ **فصل فی نعم وبئس** اس فصل مین وے حدیثیں ہیں جن میں نعم اور بئس کی لفظ ہے م جابرؓ نعم الادام الخل مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار گھر میں روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھ موجود نہیں سرکہ حاضر ہے حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اوسکے واسطے بہت سامان درکار نہیں ایک تو رہنا لیا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ طعم کے سبب سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ طعم کو کاٹ کر دور کرتا ہے

۱۰۹۵ ق حفصةؓ نعم الرجل عبد الله لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لے گئے میں دوزخ کو دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب میرے فرشتے نے مجھے کہا تو مت ڈر یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد گذار کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے

۱۰۹۶ خ ابو هریرةؓ نعم الصدقة ...

اللقحة الصفي منحة والشاة الصفي منحة تغدو باناء وتروح باخر بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خوب ہی دودھ والی
کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو اور بکری خوب دودھ والی کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور
بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے بہتر فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہے ۱۰۹۷ ابو هريرة
نعما لاحدهم ويؤدي نعما للمملوك ان يتوفى يحسن عبادة الله وصحابة سيده نعما له مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ کیا اچھی بات ہے غلام کے حق میں کہ مرجاوے
خدا کی بندگی اور اپنے میاں کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق میں ہے ف غلام میاں کے تابعدار کی تعریف اسواسطے
فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی ۱۰۹۸ عدي بن حاتم بئس الخطيب انت قل ومن يعص الله
ورسوله قاله لرجل خطب عنده فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى مسلم میں عدی بن حاتم
ؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یوں کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ کے
روبرو خطبہ پڑھا سو یوں خطبے میں اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے ان دو کی نافرمانی کی
سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر
۱۰۹۹ ابو هريرة بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے جسمیں مالدار بلائے جاویں اور محتاج چھوڑے جاویں
اور جو دعوت نہ قبول کرے اسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت ہے کہ شادی کے کھانے میں سواے امرا اور مالداروں کے
محتاجوں کو نہیں پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجوں کو بھی بلاوے تو برائی بھی جاتی رہے اور دعوت نہ قبول کرنے کو
اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہے کہ مسلمانوں کی آپسمیں محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب
محبت زیادہ ہونے کا ہے جسنے دعوت نہ قبول کی اسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ۱۱۰۰ ابن مسعود
بئس ما لاحدهم ان يقول نسيت آية كيت وكيت بل هو نسي واستذكروا القرآن فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من
النعم من عقلها بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کے حق میں کہ یوں کہے
کہ میں فلانی فلانی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ وہ مجھے بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردوں کے سینوں سے

ہو جاتا ہے اور قرآن سکھ کر بھی اسی طرح وہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگیں **ف** فوت ہمان رسی سے چھوٹ نکلنا اسی طرح ہے قرآن کی چند آیتیں کی صورت ذکر ترک کرے تو قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اور کی غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار کیا جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہے اسکا آسان بات سمجھے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح سے کہنے کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے **فصل** اس فصل مین وے حدیثیں جنکے سرے پر بینا اور بینما کی لفظ ہے

۱۱۰۱ **ق** جابر بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس میں چلا جاتا تھا ناگاہ مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اوس سے کا ما خوف کے مارے پھر میں پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجھکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجھکو اوڑھایا پھر خدا نے یہ آیتیں اوتاریں کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھا کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر **ف** اول اقرأ کی سورت اوتری پھر قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافروں سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا

۱۱۰۲ **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونوں ہاتھوں میں ڈالے گئے سو مجھپر بہت بھاری پڑے اور اونھوں نے مجھکو رنج اور تشویش میں ڈالا تو مجھکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مارا سو وے جاتے رہے تو اون دونوں کنگنوں کی تعبیر مینے اون دو جھوٹوں کی کہ میں درمیان مین ہوں صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا یمن میں ایک شہر ہے حضرت کے وقت میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی اسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب میں ایک ملک

ہے وہاں کا جیلہ کذاب حضرت کی پیغمبری میں شرکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں
خدا نے فتح اسلام دکھلادی صرف اون دو جھوٹوں کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب میں کنگن ہاتھ میں دیکھے تو اوسکی تعبیر
تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور مرد اگر خواب میں پہنے دیکھے تو وہ بے گناہ گی جیسے اگر میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ حالت
ملنے کی اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم **ق** ابْنُ عُمَرَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى

١١٠٣

اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو پیئے اوسمیں سے یہا
یہاں تک کہ میں دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر پیئے ایسا جو تھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو
یا لوگوں نے کہا کہ اوس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہے **ف** اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی
دودھ کہ پیتے خواب میں دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصا
حالت طفولیت میں اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب اونکی
خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا

١١٠٤

عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ
ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِيْ وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ
قُلْتُ اِلٰى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ فَلَا اَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا
مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہاں تک کہ میں نے اونکو
پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو میں نے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف
میں نے کہا کہ کیا حال ہے انکا یعنی انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی ایڑیوں کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑ کر
مرتد ہو گئے تھے پھر ناگاہ دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہاں تک کہ میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے کہا کہ آؤ میں نے کہا کدھر اوسنے
کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کیا حال ہے انکا ان سے کون قصور ہوا اوسنے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی ایڑیوں کی
طرف میں گمان نہیں کرتا کہ ان میں سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے مویشی [illegible]

بچانے والے لوگ بہت سے کہ جن میں بعضوں نے تو مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے
... ان لوگوں کو ... قتل کیا ... ان لوگوں کا انجام خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلا دیا یعنی جب ...
کا مطلب اونکے سبب یوں اونکا بیان کیا ہے کہ مراد ان مرتدوں سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہیں سو ... حق پوشی کرتی ہیں انکی
... کسی بیوقوف سے پوچھا کہ ... اور ... کے ہوتے ہیں ... حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث میں مجمل
اور مفصل ہزاروں مقام پر صاف ظاہر ہے یہ گمان باطل اونکی شان میں کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی

۱۰۵ یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہیں خدا کی مار ان سیہ دلوں پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں ق اَبُوْسَعِيْدٍ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ
رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس
حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو میرے سامنے کیے گئے اور اون پر کرتے ہیں اونمیں سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچتا ہے اور بعضا اسکے
نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹا جاتا تھا یعنی بہت لمبا تھا اصحاب نے کہا سو آپ نے اسکی
کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے
ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رض کا دین نہایت کامل تھا اور

۱۰۶ حد سے زیادہ تھا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا
ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا
ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنوئیں پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہے سو میں نے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے
چاہا پھر اسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق نے لے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے میں کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا
اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول چرس ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو میں نے تو آدمیوں سے ایسا عجیب غریب زور آور کسیکو نہیں دیکھا
جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ... یہاں تک کہ ... پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی ... سیر ہو کے اونکی ... پر بٹھلایا
ف عرب میں اونٹوں کی کثرت ... اور ... کہ پانی پلانے کے وقت اونٹوں کو کنوئیں پر لاتے ہیں پھر ... حوض پانی ملا کر ... مکان پر بٹھلاتے

میں ہو ڈول کھینچے سے بڑے دیجاکی سرداری سے مراد ان حدیثون میں ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرت کے بعد صدیق رضہ خلیفہ ہونگے ایک دو ڈول کہ اشارہ ہے دو برس کی طرف یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلیگا چنانچہ صدیق رضہ دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رضہ خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اونکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہوگیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار سے زیادہ شہر مع بلاد اور قلعہ فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئیں اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہوگئے جو حضرت کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلایا **ق** ۱۱۰۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہاں ایک عورت ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہے سو میں نے کہا یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر رضہ کا محل ہے سو مجھکو عمر رضہ کی غیرت یاد پڑی سو میں پلٹ آیا پیٹھ دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اسواسطے میں اوس عورت پاس نہیں گیا **ف** بخاری میں پوری روایت یوں ہے کہ عمر فاروق رضہ نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہیں اس حدیث میں عمر فاروق رضہ کو بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **خ** ۱۱۰۸ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں حضرت ایوب ع برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو اونسے اونکے رب نے کہا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکھتا ہے بے پرواہ نہیں کر چکا یعنی تو محتاج نہیں کیوں اسکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب ع نے کہا کہ کیوں نہیں مجھکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پرواہی نہیں **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پرواہ نہیں ہو سکتا کہ اوسکو سرور مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ننگا غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہیں

عن ابی ھریرۃ بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماؤہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج منھا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد تھا ایک بیابان میں کسی زمین میں سے سواوسنے ایک آواز سی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہاں کی جھیلوں سے اوس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص رستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے اودھر ادھر کرتا ہے سواوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا اے خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیوں پوچھا سواوسنے کہا میں نے اوس بدلی میں آواز سنی جسکا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سینچ فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کسطرح شکرگذاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور میں کھاونگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت میں پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال میں سے تہائی مال خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو موجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلانے ملک فلانی جگہہ فلانے کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکرگذاری کرے اوسکو اتفاقی نجانے اپنے حق میں داد الٰہی سمجھے

۱۱۱۰ **ق** مالک بن صعصعۃ بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فقد قال وسمعتہ یقول فشق ما بین ھذہ الی ھذہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذھب مملوۃ ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبرئیل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ھذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قال مرحبا بہ فنعم المجیء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فیھا آدم

قال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء ففتح فلما خلصت اذا بيحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف
فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح
قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم
صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد
ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا
موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما
بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبريل قيل
من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت
فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت لي سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار
نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبريل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات
ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها
وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت قال امرت بخمسين

صلوٰۃ كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلوٰۃ كل يوم وإني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل
أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت
فأمرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى
موسى فقال بما أمرت فقلت أمرت بخمس صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك قال سألت ربي
حتى استحييت ولكني أرضى وأسلم فلما جاوزت نادى منادٍ أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق
عليه لكني تتبعت فيه سياق البخاري بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور
کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوس نے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے
تھے سو اوس نے چیرا اور بیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے
بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا
نظر برابر قدم ڈالتا تھا سو اوس پر میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجھکو جبرئیل یہاں تک کہ پہلے آسمان پاس پہنچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ
کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے
جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب اندر ہوا ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدم ہیں سو جبرئیل
نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے سو اوسکو سلام کر تب میں نے اوسکو سلام کیا اوس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر
جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہاں تک کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے
ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب اندر ہوا
یکایک یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور وے دونوں خالائی بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں سو انکو سلام کر تب میں نے انکو سلام کیا سو ان دونوں نے سلام کا جواب دیا
پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے
کہا کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا

خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہیں سو اوسکو سلام کر تو میں نے
اوسکو سلام کیا تو اونسے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پہونچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا
بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہے سو اوسکو
سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑھا یہاں تک کہ پانچویں آسمان کو پہونچا
سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا
بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں سو اوسکو سلام کر تو میں نے
اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو جبرئیل لے چڑھا یہاں تک کہ چھٹے آسمان کو پہونچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے
چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا
ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب میں داخل ہوا ناگاہ وہاں موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام
کیا سو اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب میں وہاں سے آگے بڑھا رونے لگے کہا اے موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہے
موسیٰ نے کہا میں روتا ہوں اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جاوینگے پھر جبرئیل
مجھکو لے چڑھا ساتویں آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل کہا اور تیرے
ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا [illegible] سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ
وہاں ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا
اور نیک پیغمبر آیا پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ مجھے پہلے سے کا بیری کا درخت بلند ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیوں کے
کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے اور ناگاہ وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں کھلی اور دو چھپی تو میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہیں جبرئیل نے
کہا چھپی ہوئی دو نہریں تو جنت کی نہریں ہیں اور کھلی نہریں تو نیل اور فرات ہیں پھر مجھکو بیت المعمور دکھلایا گیا [illegible] ستر ہزار فرشتے
ہزار [illegible] پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو میں نے دودھ لیا سو جبرئیل نے
کہا یہ دودھ [illegible] دین اسلام کی صورت ہے جس پر تو اور تیری امت ہے پھر میرے اوپر ہر روز نماز فرض ہوئی ہر ایک دن میں پچاس وقت کی

پھر میں وہاں سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو میں نے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰؑ نے کہا مقرر تیری
امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم میں آزما چکا ہوں لوگوں کو تجسے پہلے اور میں علاج کر چکا ہوں قوم بنی اسرائیل کا
نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سوال کر اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو میں پھر گیا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی میں
موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے اوسی طرح بھی اول ہی کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر میں خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس
نمازیں اوتاریں پھر میں موسیٰؑ پاس آیا پھر موسیٰؑ نے اوسی طرح کہا پھر میں لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر میں موسیٰؑ پاس گیا پھر موسیٰؑ نے
اوسی طرح کہا پھر میں پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر میں موسیٰؑ پاس گیا پھر موسیٰؑ نے اوسی طرح کہا پھر میں پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ
نمازوں کا حکم ہوا سو میں موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو میں نے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم ہوا تو موسیٰؑ نے کہا مقرر
تیری امت سے ہر روز پانچ نمازیں بھی نہو سکیں گی اور البتہ میں لوگوں کو تجسے پہلے آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہوں نہایت
تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا میں اپنے رب سے یہاں تک کہ میں شرما گیا یعنی اب
عرض نہیں کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہوں مانے لیتا ہوں پھر جب میں موسیٰؑ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ میں نے جاری کیا اور مضبوط
کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتارا اپنے بندوں سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم
دونوں میں آئی ہے لیکن میں نے اسمیں بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے **ف** حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے
کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوس چند گز مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علیحدہ کر دیا
کعبے کا ناندان اوسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یوں ہے
کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر میں تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم میں لے گئے پھر وہاں سے معراج کو چلے
تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعضی روایت میں امّ ہانی کا گھر مذکور ہے امّ ہانی علی مرتضیٰ کی بہن کا نام ہے
حضرت کا اور اوس کا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور ہجر عرب میں ایک مکان ہے وہاں کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے
دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن میں تا کہ کھیل کود کی ہوس دور ہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس دور کرے اور دل میں ایسی
کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلیٰ سے اعلیٰ حاصل ہووے اور حضرت موسیٰؑ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب تھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہیں بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک اون میں سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے

تو بہشت میں بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی مدت میں بہت لوگ ایمان لائے اور قیامت تک آتے جاوینگے تو بہشت میں میری امت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر
معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کیوں کہتے پچاس بار کو پانچ بار تک کا بیکو کم کرواتے اور حضرت موسیٰ نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر والے
جوان کو لڑکا کہتے ہیں بلکہ اسمیں حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبروں سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل
اور فرات سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے نکلتی ہیں یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہروں کا نمونہ ہیں یا حقیقت میں
نیل اور فرات کی مدد اونھیں نہروں سے ہوتی ہو گو ہمکو نہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں
میں گئے وہاں دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر ہو ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہیں پھر کبھی دوبارہ نہیں
پلٹ آتے ہیں اور بیت المعمور ہر چند ساتویں آسمان پر ہے لیکن ہر ایک آسمان میں اوسکی شبیہ برابر اسی طرح کا عبادت خانہ ہو اور کعبہ عین اوسکے نیچے ہو بالفرض اگر وہاں
سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم میں روایت ہو کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب
کے برابر ملیگا اور پانچ کی پچاس ہو گئیں سو امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی ہوا **ف** معراج مکے میں ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمیں خلاف ہے
کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہو کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی
ثابت ہوتا ہو اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی کرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے
نشانیاں نہ پوچھتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے میں رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجیں ہوئیں ایک
معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمیں اختلاف ہو کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود سے مشہور
روایت یہ ہو کہ نہیں دیکھا اور یہی مذہب اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یوں ہو کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا یوں روایت کرتے ہیں
کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہو اس واسطے کہ قرآن میں اوسکا صاف بیان ہو اور بیت المقدس سے آسمانوں
کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہو **ق** ابن عمر بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَشَّوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ
صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا عَنْکُمْ
فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَامْرَأَتِیْ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْھِمُ الْمَوَاشِیَ فَاِذَا اَرَحْتُ
عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُھُمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنَّہٗ نَأٰی بِیْ ذَاتَ یَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْ نَامَا
فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِھِمَا اَکْرَہُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا مِنْ نَوْمِھِمَا وَاَکْرَہُ اَنْ اَسْقِیَ الصِّبْیَۃَ قَبْلَھُمَا

والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دابي ودابهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه كانت
لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتى آتيها بمائة دينار فتعبت حتى جمعت
مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها
فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت
استاجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر وراعيها فخذها
فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر وراعيها فاخذه فذهب به فان كنت
تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اوسکے غار کے موںھ پر ڈھلک پڑا سو اونکو
اوسنے بند کرلیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کاموں کو جو خدا کے واسطے کیے ہوں سو دعا مانگو اوسکے وسیلے سے شاید خدا اس پتھر کو تمہارے
اوپر سے کھول دیوے تو اونمیں سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا یوں ہے کہ میرے ماں باپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں اونکے
واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا
تھا اور البتہ ایک دن مجھکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو میں گھر میں نہ آیا یہانتک کہ مجھکو شام ہوگئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر دودھ دوہا جس
طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا سو میں ماں باپ کے پاس کھڑا ہوا مجھکو برا لگا کہ میں اونکو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے
بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پیروں کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال تھا صبح تک یعنی میں اونکے انتظار میں دودھ لیے رات بھر
کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے بن پیے یہ لڑکوں کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محبت اور شفقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اوس
پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھیں سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھوں نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے
کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ میں اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتوں سے رکھتے ہیں یعنی میں اوسکا کمال عاشق
تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر میں نے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرامکاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نہ مانا یہانتک کہ سو اشرفیاں میں اوسکو دوں یعنی سو اشرفیوں پر

راضی ہوئی سو میں نے محنت اور کوشش یہاں تک کی کہ سو اشرفیاں جمع کیں سو میں اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب میں اوسکے دونوں پیروں کے بیچ
واقع ہوا اوس نے کہا کہ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور مُہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے زنا مت کر تو میں اوٹھ کھڑا
ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس مصیبت کو پس
تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی میں نے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اوس برتن بھر مزدوری پر جس میں سولہ رطل چاول آتے
تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوس نے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق میں نے اوسکے آگے کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوس کی طرف سے منہ موڑا تو میں اوسکو بوتا
یہاں تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور غلام اونکے چرانے والے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا
حق لیکر مجھپر ظلم کر میں نے کہا جا ان گائے بیلوں اور اونکے چرانے والوں کی طرف سو اونکو لے تو اوس نے کہا خدا سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا مت کر سو میں نے کہا میں تجھسے
ٹھٹھا نہیں کرتا سو ان گائے بیلوں اور اونکے چرانے والوں کو یعنی یہ سب تیرا ہی مال ہے سو اوس نے لیا اور لیا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے
کہ میں نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے جو باقی رہا تھا پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث میں بہت کام
کام کے فائدے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اوسکو نجات
دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے
خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹا ڈالنا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والے کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا
عمدہ وسیلہ ہے پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا مال لگاوے تو اوسکے حاصلات کا مالک بھی مالک ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ

بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ
بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ
فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ
لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اور اوسپر بوجھ لادے تو بیل نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کہ میں اس بوجھ لادنے کے واسطے نہیں پیدا ہوا ہوں میں تو کھیتی کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت نے
فرمایا کہ میں اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں اور جس حالت میں کہ کوئی چرانے والا اپنی بکریوں میں تھا تو اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا

1112

ان میں سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش میں جا پہنچنے والا یہاں تک کہ اسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا
کون ہے بکری کو قیامت میں بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہ ہوگا تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہو تو حضرت
نے فرمایا میں اس بات کو مقرر مانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہیں اور حال آنکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہاں نہ تھے **ف** قول راوی کا ہے یعنی ابوبکر اور عمرؓ
وہاں نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس میں نہیں تھے یا یہ قول حضرت کا ہے یعنی باوجود یکہ بیل اور بھیڑیے کے
وقت کلام دونوں شخص موجود نہ تھے مگر ان کو اسکا یقین ہے یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے
صدیقؓ اور فاروقؓ کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم
بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے

١١١٣ **ق** ابو ہریرۃ بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ له فغفر له بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ
پائی پھر راہ سے اوسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدر دانی کی سو اوسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے
اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو کافی ہے مغفرت کا سبب ہے

١١١٤ **ق** ابو ہریرۃ بینما رجل یتبختر فی حلة تعجبه نفسه مرجل جمته اذ خسف الله به فهو یتجلجل الی یوم القیامة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ناگاہ خدا نے اوسکو
زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکریں کھاتا دھنستا چلا جاتا ہے **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالوں میں کنگھی کرنا درست ہے بلکہ
سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپ کو دور کھینچا تو مغضوب الہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا
کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہیں پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت ڈال دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ
آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی نفس پر تھامے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا
گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کے چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کم تر ہو ہو سکے تو اوس
سے نا امید ہونا نہ چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لعن کا لفظ ہے

١١١٥ **ق** جابر لعن اللہ الذی وسمه **قاله** لما رای حمارا قد وسم فی وجهه بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جبکہ منہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا

ف جانور کا موسہ مخرم امام ابو یوسف علما کے نزدیک موسہ کے سوا اور بدن ہیں یاری کے واسطے داغنا درست ہو **ق** ابو ہریرہ لعن اللہ السارق ۱۱۱۶
یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور
کو کہ انڈا جو چراتا ہو تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہو اور رسی چراتا ہو تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہو **ف** چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہو امام اعظم
کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہو تو مطلب اس حدیث کا یہ
لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہو جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہو جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہو یا یہ مراد ہو کہ جب
آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو شیطان اوسکا ہاتھ بھی کٹوا دیگا یا کہ یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا اب منسوخ ہو
ق ابن عمر لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے ۱۱۱۷
فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جڑا وے اور اوس عورت
پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدا وے **ف** بال میں بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہو اس واسطے
کہ اسمیں تغییر خلقت الٰہی ہو اور تزویر اور بناوٹ بھی ہو کہ آدمی دھوکا کھاوے **ق** عائشۃ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور ۱۱۱۸
انبیائھم مساجد بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اون لوگوں نے
پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم میں روایت ہو کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہیں
میری امت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد ٹھہراوے اور جندبؓ سے روایت ہو کہ پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت
سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتوں نے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنائیو میں تمکو منع کیے
دیتا ہوں یہود اور نصاریٰ پیغمبروں اور نیکوں کی قبروں پر مسجدیں بناکر عبادت کرتے تھے اور قبروں کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے
حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہو وہ قبر پر بجا لانا ہے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسیواسطے قبروں کو سجدہ کرنا
اور اوسکے گرد گھومنا درست نہیں اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہو اور اسواسطے قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہو ہندوستان میں اولیا کی قبروں پر
اکثر شرک کے کام ہوتے ہیں اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے
ہیں خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھیں اور ان کاموں سے کنارہ کرکے محمدی بنیں آمین **م** ابن عمر لعن اللہ من ۱۱۱۹
مثل بالحیوان مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے جو بے سبب جانور کے ہاتھ پاؤں اور ناک کان کاٹے

ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمیں ایذا رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے م عَنْ عَلِیٍّ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ
١١٢٠
مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوس پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے
اور خدا لعنت کرے اوس پر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان میں رکھے
اور خدا لعنت کرے اوس پر جو زمین کے نشان بدل ڈالے ف ماں باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے ایک یہ کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے
اس طرح کہ جب یہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا تو وہ اسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت میں یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت
سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے راجپوت کرتے ہیں اوسکو جھٹکا کہتے ہیں دوسری صورت یہ کہ قبر یا بت پر
یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو پری کے واسطے ذبح کریں تیسری یہ کہ جب ذبح کے وقت تو خدا کا نام لیں لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز
غیر خدا کی کریں جیسے سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینوں صورتوں میں جانور تو مردار ہوا اور کرنے والا بموجب اس حدیث کے لعنتی ہے
اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہیں اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہیں کہ سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا
جاتا ہے اور جو ہر یہ خدا ہی کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے تو یہ بہانہ ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑ گئی تو صرف نام
خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ جو ہر یہ خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والوں سے کہئے
ہم اس گائے بکری کو ذبح کر دو اسکے عوض دو چوگنا ہم سے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت میں ایسی مدد اور منت کا ادا ہونا
ہرگز نہ سمجھیں گے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو جو ہر یہی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے غرض نہیں انصاف کی راہ سے دیکھ لو قرآن
اور حدیث اسکے حرام ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہیں فتاویٰ در المختار اور تفسیر احمدی وغیرہ میں موجود ہے کہ
جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوس پر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام
سے جانور حلال ہوتا تو فقہ میں اسکو کیوں حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث میں جو بدعت
والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین میں اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع میں کچھ اصل نہو تو حقیقت میں
بدعت اور سنت اور شریعت میں ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت میں تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت
کی اوسنے حقیقت میں سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے میں آیا اور زمین کی نشان جیسے راہ کے منار اور دیہات
کے ڈانڈوں پر درخت اور ٹیلے یا باغ کی کھائی خندق یا گھروں کی دیواریں انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمیں قصہ اور فساد ہوگا

کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب معلوم ہوگا **ف** لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب میں لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوائے اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہیں جیسے شیطان اور فرعون
اور ابو جہل کہ انکا کفر بلاشبہہ ثابت ہے تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہے لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہیں اسواسطے کہ
لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہیں اور سوائے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نرہیگا کہ مسلمان فاسق کے حق میں بعد سزا پا
چکنے کے بدون سزا بخشش کی امید ہے اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہے جیسے کہ اس فصل کی حدیثوں میں چور اور ماں باپ کے
گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے **فصل** اس فصل میں دو حدیثیں ہیں جنکے شروع میں
لو کا لفظ ہے **ق** ابوہریرۃ لو آمن بی عشرۃ من الیہود لآمن بی الیہود و یروی لو تابعنی عشرۃ من الیہود لم یبق
علی ظہرہا یہودی الا اسلم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاویں تو سب کے
سب میرا ایمان لاویں اور دوسری روایت یوں ہے کہ اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو سب مسلمان ہوجاویں کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے
یعنی اگر مدینے کے یہودیوں سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین میں غور اور بوجھ نہیں رکھتے ہیں
قوم اور سرداروں کے تابع ہیں انکا حال بھیڑوں کا سا ہے کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑیں چلتی ہیں **ق** ابن عباس لو
ان احدہم اذا اراد ان یاتی اہلہ قال بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ
ان یقدر بینہما ولد فی ذلک لم یضرہ الشیطان ابدا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان
ما رزقتنا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہم کو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو پس اللہ اگر جورو خاوند کے
درمیان اوس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اوسکو شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکیگا **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری کے
غرض اولاد کی رکھے صرف آبروریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہونا مقدر ہو
ق ابوہریرۃ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے بیچ کی راہ یا اور کسی تو میں انصار کی راہ پر چلتا **ف** دین میں امت پر نبی کی طاعت واجب ہے نبی پر امت کی
اطاعت نہیں تو اس حدیث میں اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہیں اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ

١١٢١ — ١١٢٢ — ١١٢٣

١١٢٤ دنیاوی کاموں میں اور مباحات میں حضرت کو انصاریوں کی خاطرداری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر میں بدون تیری اجازت پھر تو اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوٹے تو تجھپر گناہ نہوگا **ف** اس حدیث کا مطلب آگے ہوچکا

١١٢٥ **م** أَبُو أَيُّوبَ لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو اللہ خدا ایسی قوم کو لاتا جنکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا **ف** اس حدیث سے حضرت نے اپنے صحابہ کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضوں نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضوں کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہیں اور سب روز عبادت کریں بعضوں کا ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالیں تاکہ حرام کاری میں گرفتار نہوں یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور بدلا دیتا ہے ویسی اوسکی غفاری بھی صفت ہے کہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہوں سے ڈرتے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید ہو جاوے کیونکہ ناامیدی کفر ہے اور اس حدیث کا وہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفاری ماں کر گناہوں پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ صاف کفر ہے

١١٢٦ **ق** أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِي دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَهُ لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ أُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم میں حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی ہوتی تو بھی میرے واسطے حلال ہوتی مقرر درہ تو میرے دودھ شریکی بھائی کی بیٹی ہے مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے سو اپنی بیٹیوں لڑکیوں اور اپنی بہنوں کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ مت کہا کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھوں نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا **ف** حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن سے جسکا عزہ نام ہے آپ نکاح کیجیے حضرت نے نہ مانا اسواسطے کہ جورو کی حیات میں سالی سے نکاح کرنا درست نہیں پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت میں نے سنا ہے کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہے آپ نکاح کیا چاہتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہے کہ اول تو درہ میری بی بی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور دوسرے دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے

١١٢٧ **م** أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ لَوْ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ بَعَثَهُ إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگوں پاس جاتا تو تجکو وہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون لوگوں نے اوسکو گالی دی اور

١١٢٨ مارا جاتا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک میں ایک شہر کا نام ہے وہاں کے لوگوں کی خوش خلقی اور نرم دلی کا بیان کیا ق ابن عمرؓ لَوْ تَرَكَتْهُ
بَیَّنَ یَعْنِی اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ما اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا
ف ابن صیاد کا حال اگلے باب میں ہو چکا کہ مدینے میں یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آئندہ باتیں کچھ بیان کرتا تھا سو ایک دن وہ ایک کپڑا
اوڑھے لیٹا ہوا کچھ کرتا تھا حضرت او دیکھنے نکلے درخت کی آڑ میں ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنیں اوسکی ما نے کہا ای ابن صیاد دیکھ محمد آتے ہیں
سو وہ چپ ہو رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اوسکی ما نہ روکتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا
١١٢٩ حال بھی ہو کر دریافت کرنا درست ہے تاکہ اوسکے بطلان سے لوگوں کو خبردار کریں ق جابرؓ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا قَالَهُ لِأُمِّ
مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اوس میں گھی رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے مشک سے گھی نچوڑ لیا جس میں سے
حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدینے میں ایک بی بی تھیں اون سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک بھر گھی تھا میں اوسکا گھی ہمیشہ
حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم ہوتا تھا ایک روز میں نے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
١١٣٠ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو تجھے گھی اوس سے ملا کرتا یہ معجزہ تھا حضرت کا ق ابو ہریرۃؓ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ
كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ رویا کرو بہت
اور ہنسو تھوڑا ف یعنی ہوتے تمہارے اوپر ... قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کماں
١١٣١ یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو ہوا اور جو رکھوں جاؤ جو تم پر غم غالب ہو تا وہ غفلت کا سبب ہے جو جیسے سے رہتے ہو ق علیؓ لَوْ
دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِي أَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ أَمِيرٌ مِنْ أُمَرَائِهِ
بخاری اور مسلم میں علی مرتضیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اوس میں گھستے تو ہمیشہ قیامت تک وہیں پڑے رہتے یعنی اوس آگ میں جسکو
عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا وہ ایک سردار تھا حضرت کے سرداروں میں سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہیں بھیجا
کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ لشکر سے غصے میں آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا
کہ اس آگ میں گھس جاؤ اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے ڈر سے کہا ہے سو
ہم آگ میں کیونکر گھسیں جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور استاد

امیر کی اطاعت خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ میں درست نہیں
تابعداری نیک کام میں چاہیے

۱۱۳۲ خ ابو هریرة لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع او کراع لقبلت بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا پے کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پایا مجھکو تحفہ دیا جائے تو قبول کروں ف یعنی دعوت اور تحفے میں تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہ چاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہے

۱۱۳۳ م ابو هریرة لو دنا منی لاختطفته الملائکة عضوا عضوا یعنی ابا جهل مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے ف ابوجہل نے اکابر کافروں سے پوچھا کہ تمہارے ہوتے محمد ایسا مونہہ خاک پر ملتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے کافروں نے کہا کہ ہاں ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر میں اوسکو اس حالت میں دیکھوں تو اپنے پاؤں سے اوسکی گردن کچل ڈالوں سو ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اولٹے قدموں خوف کے مارے بھاگا لوگوں نے کہا تو کیوں اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجھکو اپنے اور محمدؐ کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اوسکے گرداگرد بہت آگ اور بہت ڈر معلوم ہوئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث صحیح ہے

۱۱۳۴ م ابو موسی لو رایتنی وانا استمع لقراءتك البارحة قاله له مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جس وقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو تجھکو بھلا معلوم ہوتا اور زیادہ خوش آوازی پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت ادھر سے گذرے تو کھڑے ہوکر سنا کئے صحیح ہے یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی

۱۱۳۵ خ ابن عباس لو سألتني هذه القطعة ما اعطیتکها ولن تعدو امر الله فیك ولئن ادبرت لیعقرنك الله وانی لاراك الذی اریت فیك ما اریت وهذا ثابت یجیبك عنی قاله لمسیلمة وثابت هو ثابت بن قیس بن شماس بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو بھی نہ تجھکو دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق میں ٹھہر چکا ہے تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجھکو ہلاک کریگا اور دونو جہان میں فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کونچے کاٹیگا اور مقرر میں تجھکو وہی جانتا ہوں جو مجھکو خواب میں دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے ف عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے میں آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمدؐ اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہد

محکو دیتا کہ میں ملک کا مالک ہوں تو میں اسلام قبول کروں اور تابعدار ہوں تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی
چھڑی تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی میں تیرا حال خواب میں دیکھ چکا ہوں کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت
بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے میں کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے
لائق نہیں اوسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ
ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا پچھاڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہاں حضرت کی پیغمبری میں شرکت کا
دعوی کیا حضرت کو خط لکھا کہ ہم نبوت میں تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو
حقیقت میں خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگاروں کے لیے ہے بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی
چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزاروں لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت میں فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور
اوسکے لوگوں کو مٹایا اگر صدیق اکبرؓ اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین میں فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی میں بحث
رہتی ہے اوسکے مذہب والوں سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین میں ایسے ایسے عمدہ کام اون سے
۱۱۳۶ ہوئے خ ابن عباس لو فعله لاخذته الملائكة يعني ابا جهل لما قال لئن رأيت محمدا يصلي عند الكعبة لأطأن على عنقه
بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ ذرا بھی آگے آتا اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر میں
۱۱۳۷ محمد کو کعبے کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن کچل ڈالونگا ف اسکا قصہ تیسری حدیث میں مفصل ہو چکا ق جابر لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتك
هكذا وهكذا وهكذا قاله له بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آئیگا تو تجکو دونگا اسقدر اور اسقدر اور اسقدر یعنی لپ بھر بھر کی تین بار
دونگا یہ حضرت نے جابرؓ سے کہا تھا ف جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی میں بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوئے تو
اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب میں نے یہ حدیث بیان
کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھسے کہ اپنا لپ بھر اور گن میں نے اون درموں سے اپنے دونوں ہاتھ بھر کے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ہر ایک
۱۱۳۸ درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اسکا نائب اوس وعدے کو پورا کرے م ابو هريرة لو قلت نعم لوجبت
ولما استطعتم قاله حين قيل اكل عام يعني وجوب الحجة مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال
حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تم سے نہ ہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے ف حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا

لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے
سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی تامل نہ کیا اور بیہودہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے ق

١١٣٩ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَهُ لِأَسِيرٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ أَصَابُوا مَعَهَا الْعَضْبَاءَ فَأَوْثَقُوهُ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اس حالت میں کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب گئے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ میں تو مسلمان ہوں ف مصابیح میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیوں پکڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہم قسم لوگوں کے بدلے گرفتار ہوا ہے جب حضرت وہاں سے ہٹے تو اوسنے کہا اے محمد میں تو مسلمان ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار میں قبل قید ہونے کے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب جھوٹ نہیں چلتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونوں اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے خ

١١٤٠ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ أُنَاسٌ مِنْ فَارِسَ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ م بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیوں کی اولاد اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یوں ہے کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پاجاتے ف مصابیح میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی آیت اوتری وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی پاک ہے وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین ایک چند ستاروں کا نام ہے جو بہت متصل ہیں جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر نہیں کام کرتی ہے تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث سے فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بہت بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم اور اوسکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علماء دین نے فرمایا ہے کہ اگر امام اعظم نہ ہوتے تو دین کا قصد لوگوں کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل میں ابوحنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہ ہوتے خ

١١٤١ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ يَعْنِي أُسَارَى بَدْرٍ بخاری میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندوں کے حق میں سفارش کرتا تو میں انکو چھوڑ دیتا یعنی حضرت نے جنگ بدر کے
قیدیوں کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے میں ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور
ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں انکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م اسامة بن زيد

۱۱۴۲ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیوں اور رومیوں کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ میں اپنی عورت سے صحبت کے
باہر انزال کرتا ہوں حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہے اوس نے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ لڑکے کو حمل سے
سے کچھ ضرر ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمیں کچھ ضرر ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ
پلانے والی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور حمل بھی رہتا ہے اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی میں تحری جائز ہے

۱۱۴۳ ق انس لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اوسکے ساتھ اور تیسرے جنگل کو
بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہیں بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہے ف یعنی آدمی کی
حرص اگرچہ بہت مال زر موجود ہو کسی طرح نہیں گھٹتی اور نہ بلکہ کبھی کم نہیں ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہیں بھر سکتی پھر حرص کی
اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر گفت چشم تنگ دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور بعضی روایت میں آیا ہے کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر
کو منسوخ ہو گئی

۱۱۴۴ خ ابو هريرة لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا
شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس
تین راتیں نگذریں اور کچھ اوسمیں سے میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھوں ف حدیث میں سخاوت اور ترک دنیا کی
فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے

۱۱۴۵ م جابر لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ فَاَنَّ رَجُلًا
جَاءَهٗ يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمام عمر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جو حضرت سے اناج مانگنے آیا
تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب ڈیڑھ من کے جو دیئے وہ مرد اور اوسکی جورو اور اوسکے مہمان بہت مدت تک کھاتے رہے یہاں

نکلے اور بیچے اناج کو ناپا تو برکت کیا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور اول باب میں اس مضمون کی حدیث ہے کہ اناج کے تولنے ناپنے میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ مول لیتے اور بیچتے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ خیرات کے واسطے تولنا نہ چاہیے کہ اس میں برکت نہیں رہتی ہے اس واسطے کہ تولنے والا خرچ کرنے والے کی طرح خدا پر بھروسہ نہیں رکھتا اناج پر رکھتا ہے

١١٤٦ ھ ابن عباس لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمین علی المدعی علیہ مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگوں کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردوں کے خونوں اور مالوں کا ناحق دعوی کریں ولیکن مدعا علیہ پر قسم ہے ف یعنی اگر شرع میں مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت سے بے دین لوگ لوگوں کے ناحق خون کرا ڈالتے اور مال ہضم کر جاتے اس واسطے شرع میں یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہوں تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہوں اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث میں موجود ہے

١١٤٧ ق ابوھریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییأس من الجنۃ ولو یعلم المؤمن بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یأمن من النار بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز نا امید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہووے ف شعر اگر در دہد یک صلای کرم ؛ عزازیل گوید نصیبی برم ؛ [illegible] رسد وول ؛ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول ؛ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتیں ہیں اور خدا کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اوسکی ذات کامل ہے ویسی اوسکی صفت

١١٤٨ ق ابوجھیم عبداللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ بخاری اور مسلم میں ابوجہیم سے روایت ہے جنکا نام عبداللہ بن حارث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسکو کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہاں کا کھڑا رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث میں راوی نے صاف روایت نہیں کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہیں کہا ہے کہ چالیس برس مراد ہیں مہینے یا دن مراد نہیں واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اوس وقت میں گناہ ہے جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہیں

١١٤٩ ق ابوھریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا کہ خدا کے پاس عذاب ہے تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اوسکی بہشت سے کوئی نا امید ہوتا

١١٥٠ ق ابوھریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف

الاوّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ
لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف میں ہے پھر
جھگڑا فیصل ہو سکا کوئی طریق سوا اس کے کہ قرعہ ڈالیں تو البتہ قرعہ ہی ڈالیں اور اگر جانیں کہ کیا ثواب ہے ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے
میں تو جماعت کے واسطے مسجد میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کتنا ثواب ہے عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں گھسٹتے
ف یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگوں میں جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی صف اول میں
داخل ہوں پھر جانیں کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالیں جس کا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف میں داخل ہو اور اگر جماعت فجر
اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد میں بسبب ضعف اور ناتوانی کے پاؤں سے نہ آسکیں تو لڑکوں کی طرح گھسٹتے ہوئے آویں حدیث میں اذان اور صف
اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث میں آیا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت
مستحب ہے تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور جماعت پوری ہو خ ابن عمرؓ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ اَبَدًا ۱۱۵۱
بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جو کہ تنہائی میں ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نکلے ف معلوم ہوا کہ
رات کو تنہا سفر کرنا درست نہیں اس واسطے کہ اس میں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی
میں رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات میں سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل
مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سرے پر لولا کا لفظ ہے ق ابن عباسؓ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي ۱۱۵۲
لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ قَالَهُ حِيْنَ اَخَّرَهَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل اور گراں نہ جانتا تو میں ان کو واجب کر کے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کریں یہ حضرتؐ نے زیادہ دیر کر کے عشا کی
نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے
ھ ابوہریرہؓ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا ۱۱۵۳
میں ان کو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی ہر نماز میں ف مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق [illegible] وقت اور [illegible]
اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے [illegible] دفع ہوتی ہے [illegible] اور قرات قرآن اور [illegible] اور سکوت [illegible] زیادہ تر مستحب ہے
کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک بہت [illegible] چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت [illegible] ۱۱۵۴

بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریوں میں سے میں ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری صحاب مجکو ایسے پسند
خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجمیں موجود نہوتی تو میں اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا ۱۱۵۵ م انسؓ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ
اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف ہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دیگے
تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردوں کا بھول جاؤ
معلوم ہوا کہ مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن اس واسطے نہیں سنتے کہ انکی زندگی دشوار ہو جاوے م ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنَّا
۱۱۵۶ مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَهٗ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ لَمَّا اَهْدٰى اِلَيْهِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے ہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرتؐ نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اوسنے گورخر کو شکار کرکے
حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنی محرم کو بدیہ شکار کا لینا درست نہیں اس واسطے ہم قبول نہیں کرتے معلوم ہوا کہ عذر ویسے سے دعوت کا قبول
۱۱۵۷ نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہے ق انسؓ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ بخاری و مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ میں عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم میں عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم کے بند
کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع میں بہ نیت حج مکے میں داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے
پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے میں حضرت کو احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب
۱۱۵۸ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں قربانی کی سبب سے ناچار ہو گیا نہیں تو میں بھی احرام اوتار ڈالتا ق انسؓ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا بخاری و مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوٰۃ کی
ہو تو میں اسکو کھا جاتا ف حضرتؐ نے ایک کھجور راہ میں پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ میں پڑی پاوے جسکے گر جانے
۱۱۵۹ سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَّلٰكِنْ
لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ اگر مسلمانوں پر رنج نہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا و لیکن میں بار برداری اور سواری نہیں پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہیں جسپر اصحاب کو
سوار کروں اور مجھپر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان مجھسے چھوٹ رہیں ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہیں جو نو سپاہیوں سے زیادہ ہوں اور حضرت
اوسکے ساتھ نہ گئے ہوں یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی میں شریک ہوں لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور

قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ جا سکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ تھا
کہ جانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت رکھنے کا بیان ہے ق ۱۱۶۰ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ
لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی ف حضرت موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلویٰ اترتا تھا اور
حکم خدا یہ تھا کہ باسی نہ رکھا کرو ہر روز تمکو تازی میسر ہوگی اور تر چڑیوں کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا
رکھا کہ اگر کل نہ ملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہو رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم
نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھیں اور ظاہر میں
حضرت آدم سے کہتی تھیں کہ میں تمکو نہیں چاہتی یا کہ یوں خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہوں کھلایا یعنی عورتوں میں
خیانت کی جڑ اول حضرت حوا سے شروع ہوئی م ۱۱۶۱ ابْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ
مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر انکو خدا بخشتا اور انکو بہشت میں
لیجاتا ف اس حدیث کا مضمون وہ نہیں جو کا مطلب یہ کہ اوسمیں دلاسا ہے اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی کے
مخالف نہیں تاکہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہے

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر نہیں اوران کی لفظ ہے م ۱۱۶۲ اُمُّ الْحُصَیْنِ الْاَحْمَسِیَّۃُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ
مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا مَا قَادَکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ مسلم میں ام الحصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر نکٹا ہو حبشی غلام حاکم
کیا جاوے تو بھی تم اوسکی طاعت اور تابعداری کیجو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے ف یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی
میں اوسکی طاعت واجب ہے اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہیں جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہوں اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہیں
ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو م ۱۱۶۳ جَابِرٌ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ
شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْکَ بِغَیْرِ حَقٍّ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا
پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہیں اوسکی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہ مذہب
ہے کہ جب لگے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ مارا گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالک کے نزدیک

یعنی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہو لیکن کچھ قیمت معاف کرنا

۱۱۶۴ صحیح ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہیں خ ابن عمر ان تطعنوا فی امارتہ فقد کنتم تطعنون فی امارۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان لمن احب الناس الی وان ہذا لمن احب الناس بعدہ یعنی اسامۃ بن زید بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو البتہ تم تو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں سے وہ مجھکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے ف زید حضرت کے آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام میں بھیجا تھا جب وہ وہاں شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگوں نے اونکی سرداری میں کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبوں میں داخل ہیں

۱۱۶۵ خ ابن عمر ان دعیتم الی کراع فاجیبوا بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت میں صرف بکری کے پاؤں کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو

۱۱۶۶ خ البراء بن عازب ان رایتمونا تخطفنا الطیر فلا تبرحوا مکانکم حتی ارسل الیکم وان رایتمونا اوطاناھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم قالہ یوم احد لعبد اللہ بن جبیر واصحابہ وکانوا خمسین رجلا بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیاں ہمکو اچک لیگئیں تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے دن کافروں کو اپنے قدموں سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ میں تمکو نہ بلا بھیجوں یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیوں سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ احد میں حضرت نے کافروں کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبداللہ بن جبیر تھے متعین کرکے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانوں نے حملہ کیا کافروں کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہوگئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافروں کی شکست دیکھ کر وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا تھا ناکا خالی ہوگیا کافر اودھر سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی

۱۱۶۷ ق ابو ہریرۃ وزید بن خالد الجہنی ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم بیعوھا ولو بضفیر یعنی الامۃ غیر المحصنۃ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ و زید بن خالد سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی **ف** یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دیوے چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہندوستان میں کیا مدرسم ہو گئی ہے کہ لونڈیاں حرام کرتی ہیں اور اونکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہیں کرتے اسواسطے مال لیتے ہیں اور اونکا نکاح کر دیتے ہیں یا اونکو بیچ ڈالتے ہیں اونکا جواب دہی اور عذاب قیامت میں مالکوں کی گردن پر ہوگا

١١٦٨ **ق** ابن عباس إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ **قَالَهُ** لِامْرَأَةٍ كَانَتْ تُصْرَعُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی **ف** عطا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت جنتی ہے حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہو جاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں نے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت میں ہرگز نکھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بہشت ہے

١١٦٩ **ق** عائشة إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ **قَالَهُ** لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ وَسَأَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھا کرتا تھا **ف** معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہے

١١٧٠ **خ** ابن عمر إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ **قَالَهُ** حِينَ أَمَّرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے حضرت نے آٹھویں سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اور اوسکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنا لیا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جس طرح بالفعل انگریزوں میں معمول ہے کہ اسمیں اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہیں بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جسکو مسلمان اپنا سردار بناویں وہ خدا اور رسول کو پسند ہے جیسا کہ صحابہ نے خالد کو سردار

مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نہ کیا اسی طرح صدیق اکبرؓ کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث میں صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہے تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہو گئی

۱۱۷۱ ق جابرؓ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک میں ہو تو بہتر ہے اور نہیں تو ہم مونہہ لگا کر نہر سے پانی پی لیویں ف حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اوس انصاری نے سرد پانی میں دودھ ملا کر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو مونہہ لگا کر پینا سنت ہے

۱۱۷۲ ق جابرؓ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں بہتری اور شفا ہے تو سینگی کے پچھنوں میں اور شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں بھی شفا ہے ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اوسکا علاج پچھنے لگانا ہے اور اگر سودا کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اوسکی تدبیر ہے اس حدیث میں تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہے اور پچھنے لگانے سے یعنی پس عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہے اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور جمعے میں منع ہے لیکن بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم میں روایت ہے کہ جنگ خندق میں جب سعد بن معاذ کے ہاتھ میں ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند نہ ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا حضرت کے اصحاب میں بھی داغنے کا معمول تھا تو علمای حدیث نے کہا ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہیں کہ اسمیں تکلیف اور خطرہ ہے اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوائے داغنے کے کوئی علاج کارگر نہ ہوتا ہو اوس وقت میں داغنا درست ہے

۱۱۷۳ م جابرؓ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا اِئْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یوں تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیوں اور رومیوں کا سا کام کرتے وے لوگ اپنے بادشاہوں پاس کھڑے رہتے ہیں اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں سو ایسا نہ کیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر

حضرت نے انکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضوں کے نزدیک اس حدیث پر
عمل ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اس واسطے کہ حضرت نے مرض الموت میں بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی
معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا نماز کو نہیں توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہیں لیکن
محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگوں کے ہٹانے کے واسطے درست ہے ۱۱۷۴ **مُعَیْقِیبُ بْنُ اَبِیْ فَاطِمَةَ اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً**
مسلم میں معیقیب بن ابی فاطمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز میں سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے کنکریاں ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز میں بہتر نہیں اور اگر تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو تو
ایکبار کر کچھ مضایقہ نہیں ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تھوڑا کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہیں توڑتا **ح** ۱۱۷۵ **جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ**
فَأْتِیْ اَبَا بَکْرٍ قَالَهُ لِامْرَأَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْهِ فَقَالَتْ اَرَأَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ بخاری میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو نہ پاوے تو ابوبکر پاس آئیو یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا جسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ
بھلا بتلائیے تو کہ اگر میں آؤں اور حضرت کو نہ پاؤں **ف** یعنی اگر میں آؤں اور حضرت کو نہ پاؤں یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کروں
حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو میں کرتا ہوں سو وہ کریگا علما نے کہا ہے کہ اس حدیث میں صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے
ق ۱۱۷۶ **عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَکُمْ بِمَا یَنْبَغِیْ لِلضَّیْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ یَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّیْفِ الَّذِیْ**
یَنْبَغِیْ لَهُمْ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم میں پھر وے تمہارے واسطے سامان کریں
جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکریں تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو **ف** بعضے کافروں سے
حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح میں یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک میں آویں جاویں تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو
اس حدیث میں وہی لوگ مراد ہیں اور یہ مطلب نہیں کہ مسافر بحکم اور زبردستی مسلمانوں سے [illegible] مہمانی مانگے ہاں البتہ یہ کہ مہمانداری [illegible] ھ
۱۱۷۷ **اَنَسٌ اِنْ یَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰی اَنْ لَا یُدْرِکَهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ** مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آ پہنچے گی **ف** جس لوگوں
نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم میں ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف [illegible] ہونے کا
کہ تم سب مر جاؤگے تو تمہارے حق میں گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان نہیں تو گویا سارا جہان نہیں ان لوگوں نے متفق قیامت کا سوال کیا تھا

حضرت نے بخاری قیامت کا قول دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ میں قیامت کا وقت نہیں جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر

۱۱۷۸ ہے کہ قیامت کو نہیں جانتا ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ يَعْنِيْ اِبْنَ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھکو اوس پر قابو نہ ملیگا اور اگر ابن صیاد دجال نہیں تو اوسکے قتل کرنے میں تجھکو کچھ بہتری نہیں ف ابن صیاد مدینہ میں یہود کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے حالات تھے لڑکوں میں کھیلتا تھا کہ حضرت وہاں ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اوسنے کہا ہاں اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو میں اسکی گردن کاٹوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت میں دجال ہے تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اوسکے دھوکے اسکے مارنے میں کیا فائدہ ہے

۱۱۷۹ م ابن عباس لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے میں عاشورے کا یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب ہجرت میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہو گئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نویں اور دسویں دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے

۱۱۸۰ م انس لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو ضرور بہشت میں جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق میں فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچوں وقت کی فرض نماز رمضان کے روزے اور حج اور زکوٰۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا کہ میں اسمیں نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا مطلب نہیں کہ سوائے فرض کے میں سنت و نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزوں میں کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہ ہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ویسا ہی اون سے کہونگا

۱۱۸۱ م ابو ہریرہ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ

وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت
میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا
تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسے یوں کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں
کہ میں تو اون سے سلوک کرتا ہوں اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اون سے احسان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہیں اور میں
اون سے غمخوری کرتا ہوں اور وے مجھسے جہالت کرنے میں گالیاں دیتے ہیں **ف** یعنی اگر حقیقت حال یوں ہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھ بد
سلوکی کرنے سے دوزخ میں پڑینگے کیونکہ باوجود تیرے احسانات اور غمخوری کے کچھ برادری کا حق نہیں ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھہ کہ تو اس
غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا میں کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ
واسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادری اور غمخوری کی نہایت خوبی بات ہوئی **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جن کے سر پر
حرف کی لفظ ہے **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر
خیرات وہ مالداری سے ہو **ف** یعنی ہر ایک نادار محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہیں اسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری
کرے کیونکہ اونکا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن
مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور اونکے
شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہیں یعنی تبع تابعین پھر ان تینوں زمانوں کے بعد
وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر سبقت کریگی اور قسم گواہی پر سبقت کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق
بیفائدہ قسمیں کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ف** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور
ہم وضع لوگوں کا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضے [illegible] ایک سو برس کا [illegible] صحیح [illegible] ہے کہ قرن کی مدت پچھ
معین نہیں سو حضرت [illegible] اصحاب کا زمانہ ابتدا بعثت سے آخر صحابی کی موت تک [illegible] برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو سترہ برس ہوا اور
تبع تابعین کا زمانہ [illegible] اور ملک کا نام ہوگا سو اسی وقت [illegible] بہت عجیب بات ہوئی اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا
[illegible] اور ایک [illegible] ریاست کرکے کچھ مسائل اور عقیدے آگئے اور علما [illegible] بادشاہوں کی زیادتیاں شروع

۱۱۶۲

۱۱۶۳

[illegible]

غرض کہ اسلام میں بڑی مصیبت پڑی اور دین اولٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین میں کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا
ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے
شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہو جاوے گی اور یہ مطلب نہیں کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب بالکل کبھی
نہ گمراہ ہو جاوینگے بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل کثرت ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل صحابہ
اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں بے رد اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اوسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول و فعل اون تینوں زمانوں
کے بعد رائج ہوا تھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اوسمیں صریح دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو
حق ناحق کہ جہان میں ہو چکیں ہیں اور ہونگی سب کی بھلائی اور برائی بوجھ جاوے

۱۱۸۴ ه ابو هریرة خیر امتی القرن الذی بعثت فیه ثم الذین یلونهم قال ابو هریرة والله اعلم اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانة یشهدون قبل ان یستشهدوا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمیں میں بھیجا ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر صحابہ کے
بعد وے لوگ بہتر ہیں جو اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت والے ہیں یعنی تابعین ابو ہریرہ رض نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا
یا نہیں حضرت نے فرمایا پھر وے لوگ باقی رہجاوینگے جو فربہی اور موٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اونکو خوف خدا
اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے راحت
اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش اور تازگی میں مشغول ہو کر بندۂ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے
ناحق گواہی دینے کو طیار رہینگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے خلاصہ مطلب کے
جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوا اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسیکی رسم
اور راہ کو قبول نکریں امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں تھے دین کا بوجھنا اونکی محنتوں کے
سبب سے مسلمانوں کو آسان ہو گیا اسواسطے کہ وے خیر القرون میں داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے میں اونکو اپنا پیشوا بنایا

۱۱۸۵ ق انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلوں سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اوسکے بعد
عبد الاشہل کی اولاد بہتر اوسکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اوسکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلوں میں خیر اور خوبی ہے **ف**

ف یہ ہیں انصار و اصحاب کے جنہوں نے ایسا ملے تھے حضرت کی مدد سے کی اس واسطے سب کی مجمل تعریف کی گئی جن لوگوں سے زیادہ مہمان نوازی ہوئی اونکے علاوہ اور تمام لکھے ہوئی بیان کی ھ ابو هريرة خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخير صفوف النساء آخرها

1186

وشرها اولها م مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی صف ہے ف حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے تھے اول مردوں کی صفیں ہوتی تھیں بعد اونکے عورتوں کی سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر اس واسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتوں سے نہایت دور ہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اس واسطے کہ وے دیر کر کے نماز میں آئے امام سے دور ہے عورتوں سے قریب ہوئے احتمال ایک مرد عورت کے متصل ہونے میں فساد کا خوف ہے اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اس واسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب ہے اوسمیں کمال پردہ پوشی نہیں اور پچھلی صف مردوں سے دور ہے اوسمیں پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہے اور نکا ایک مقام پر متصل ہونا چاہیے خ جابر خيركم احسنكم قضاء بخاری میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں

1187

بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بہتر ہو ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے اونٹ کم عمر کا قرض لیا تھا پھر اس شخص کو تب کے اونٹ آئے حضرت نے جابرؓ سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جائے کہ کیا حضرت اسکا اونٹ کم عمر کا نہیں ملتا اور بہتر اونٹ ہیں حضرت نے فرمایا کہ وہی دیدو اوسکو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جو شخص قرض ادا کرنے میں بہتر ہو مستحب ہے اور اس طرح کے قرض میں زیادہ دینا سود میں داخل نہیں اس واسطے کہ سود میں زیادہ دینا شرط کرتے ہیں اور اسمیں شرط نہ تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج ورابیا اور ایسی چیزیں سونا چاندی میں کہ اسمیں بیاج نہیں خ عثمان وعلي خيركم

1188

من تعلم القرآن وعلمه بخاری میں حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم لوگوں میں وہ بہتر ہے جو قرآن کو سیکھے اور غیروں کو سکھلاوے ف خواہ دیکھا اور قرأت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگوں کو بوجھاوے لیکن ہاں یہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ ... زیادہ تر افضل ہے کہ غرض ... قرآن تہذیب نفوس ہے محض ترتیل حروف ق ابو هريرة خير نساء ركبن الابل نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على

1189

زوج في ذات يده بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتیں کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں اون میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں یعنی سب عرب کی عورتوں میں قوم قریش کی عورتیں بہتر ہیں نہایت مہربان چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان ہے خاوند کے مال کی

ف مولا علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھیں حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کریں ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں پر میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر سے رو دیں اور چلاویں اور میں نے ہی بھی ہو گئی ہوں تو ان عذروں کے سبب میں نکاح نہیں کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہے کہ درد والی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع ہونے دے

١١٩٠ ق عليه خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانہ میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل اور اپنے زمانے میں یعنی امت محمدی میں خدیجہ سب عورتوں سے افضل ہے

١١٩١ م ابو هريرة خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جس پر آفتاب نکلا جمعے کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت میں داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہو گی مگر جمعے کے دن ف جمعہ دن میں تمام عالم پیدا ہوا اتوار سے پیدائش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود نے سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدائش سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کریں اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتدا اسے پیدائش عالم کی اتوار سے ہوئی اور اوسکے گمان فاسد میں حضرت عیسیٰ مقتول و مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام میں جمعہ بڑا دن ہے اس واسطے کہ حضرت آدم کی پیدائش اور بہشت میں داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہو گی تو انسان کی جنس کو صرف جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہے لازم ہے کہ اس دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوں ہر چند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم میں بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہو گئی

١١٩٢ م عوف بن مالك خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ مسلم میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم اونکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور برے سردار وے ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وے تم سے بغض رکھیں تم اونکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہو گا اسواسطے اوسکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انتظام کارخانے میں خرابی ہو گی اسواسطے اوسکی مذمت کی اس حدیث میں حاکموں کو نصیحت ہے کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں

اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے
سرے پر افعل التفضیل کا صیغہ ہے **خ** ابن عباس اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
١١٩٣
وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن
خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی زمین میں کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق
کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم میں کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل
اور لڑائی اور شکار کرنا کجروی سے سب گناہ مراد ہوں چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہے کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہے
ویسے ہی گناہ کا بھی وہاں دونا عذاب ہے اسواسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہے اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کر کے
طائف میں رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمیں جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعنہ کرنا
اپنے نسب و خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ کو ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور سوا اسکے ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہے تفصیل کی کچھ
حاجت نہیں **م** ابو ہریرہ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا
١١٩٤
وَلَوْ حَبْوًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقوں پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی ہے اور اگر وے لوگ جانیں جو
ثواب ہے تو مقرر اونکے واسطے آویں گھسلتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا منظور ہوتا ہے اور سحر کو نیند
کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانوں پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہے اسواسطے ان دونوں وقتوں کی نماز اون سے نہیں ہو سکتی معلوم ہوا
کہ عشا اور صبح کی نمازیں کاہلی کے سبب سے چھوڑ دینے اوسمیں نفاق کی علامت ہے تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے دل کو سمجھا دے
ق ابو ہریرہ و عائشہ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے
١١٩٥
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں سے زیادہ پیارا وہ عمل ہے جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا سا ہو **ف** مدامی عمل خدا کو پسند ہونے کے واسطے
سبب ہے کہ اسکا کرنے والا امیدوار رہتا ہے غافل نہیں کہ کبھی کرے کبھی چھوڑ دے دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمیشہ عمل کرنے سے وس عمل کی
دل رنگین ہو جاتا ہے اور نور اوسکو اور صفائی حاصل ہو جاتی ہے اور گاہ گاہ کرنے میں اوسکا اثر دل میں نہیں جمتا جیسے
بجلی کے چمکنے سے ایک دم تو روشنی ہے پھر آخر کو تاریکی ہے اسی واسطے اہل طریقت والے درویشوں نے فرمایا ہے کہ جو آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ
شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہ ہو **م** ابو ہریرہ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ
١١٩٦

الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہروں کے مکانات میں خدا کے نزدیک مسجدیں دوست تر
ہیں اور شہروں کے مکانات میں خدا کے نزدیک دشمن تر بازار ہیں ف مسجدیں اس واسطے زیادہ تر پسند ہیں کہ وہ عبادت گاہ ہیں اور ان میں
خدا یاد آتا ہے اور بازار اس واسطے ناپسند ہوئے کہ وہاں دنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ خرید و فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہیں

۱۱۹۷ یا تنگ وقت پڑھتے ہیں خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ
الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤدؑ کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن کھاتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد کی نماز ہے کہ آدھی رات تک
سوتے تھے اور تہائی رات تک تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایک دن روزہ کھانا اور ایک دن رکھنا اس واسطے پسند ہوا کہ ہمیشہ
متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہے روزے کی کیفیت باقی نہیں رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات میں اس واسطے پسند ہوئی کہ اسمیں جسم کا حق
اور خدا کا حق دونوں بخوبی ادا ہوتا ہے رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہے جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور جاگنا ہی ہے اور آخر کو سبب
بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبروں کا طریقہ طریق اعتدال ہے تو عبادت میں زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی اعتدال
خدا کو پسند ہے کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہے اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہے تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سونے

۱۱۹۸ سے دور ہو جاوے م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہیں اول
سبحان اللہ دوسرا الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہیں ان چاروں میں ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی

۱۱۹۹ چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهَا
مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطوں میں سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس
شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہے جسکے سبب سے تمنے عورتوں کی شرمگاہیں حلال کر لیں ف جو شرطیں اور قول قرار کہ نکاح میں واجب الادا ہیں
سوا ان کے اول تو مہر ہے دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب
سے مقدم ہے اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہے اور بعض شرطیں نکاح میں واجب الادا نہیں جیسے خاوند کا جورو کے گھر میں رہنا جورو کو اپنے

۱۲۰۰ گھر نہ لانا جورو کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْوَفُ وَيُرْوَى إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ

عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ
يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ وَرُوِيَ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ
وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ
اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جس کا مجھ کو تم پر
ڈر لگا ہو وہ چیز ہے جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالیگا دنیا کی رونق اور آرائش سے صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرائش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے
فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کہا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ایک خیر بھی بدی لاویگی یعنی جب
زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے
خیر سے خیر ہی ہوتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جس کو ربیع کی فصل اوگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ
چرے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھیلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے مگر اوس جانور سبزہ کھانے والے
کو ہلاکت نہیں کہ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ جب اوسکی دونوں کوکھیں تن گئیں یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی
کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ میں پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیریں ہے سو جسنے اوسکو لیا
اور بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا وہ مال اوس کی اچھی مددگاری ہے اور جسنے اس مال کو ناحق لیا
یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہے کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہیں
ہوتا اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل حریص بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو حریص مالدار نے مال کو جمع کر کر کھایا اور چھوڑ دیا اور
کا حق ادا نہ کیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہے جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے حق میں
کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ باعث جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے اوس جانور کا حال ہے
جسنے گھاس کو چر اچھا آسودہ ہو کر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کر کے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں
اور گرگری کا کچھ ڈر نہیں سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از
حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے میں اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر میں صرف کر کے اپنے رب کی شکرگزاری کرتا ہے

١٢٠١ ق عَائِشَةُ أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے
ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہے یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا تھا جب حضرت کے انتقال کے
بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہے اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ تر سخی تھیں اس حدیث میں معجزہ ہے کہ آیندہ کی
بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا

١٢٠٢ ق ابو هريرة أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ یہ مصرع ہے کہ ع اللہ کا نام سچا
سب جھوٹا ہے حسن یعنی سوائے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہے **ف** زمانہ جاہلیت میں لبید نام ایک شاعر عرب میں تھا اوسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور
موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت و نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع
میں منع نہیں بلکہ پسندیدہ ہے جیسے گلستاں اور بوستاں اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا

١٢٠٣ م ابو هريرة أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہے **ف**
یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہے تو خواب میں عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک
نہیں پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہیں

١٢٠٤ م ابو هريرة أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا زمرد خدا کے نزدیک قیامت کے
دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہے جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت میں کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہیں سوائے خدا کے **ف** ایران
کے بادشاہوں کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی میں ملک الاملاک اور ہندی میں مہاراج ہے چونکہ اسمیں کھلا شرک تھا اور صفات الٰہی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو کب مناسب ہے کہ چھوٹا منھ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر خدا کو درست نہیں جیسے رحمن اور
قدوس

١٢٠٥ م جابر أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہے جسکا قیام دراز ہو
ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قرأت زیادہ علمانے کہا ہے کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت
بہتر ہے اور تہجد کی نماز میں طول قیام افضل ہے

١٢٠٦ م ثوبان أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ
يُنْفِقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا

فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہے جسکو اپنے جورو لڑکوں پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار افضل ہے جسکو جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہو اور وہ دینار بہتر ہے جسکو جہاد میں اپنے ساتھیوں پر یعنی نوکر چاکر اور غازیوں پر خرچ کرتا ہو **ف** جورو لڑکوں پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہوا اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ معلوم ہی خصوصاً راہ خدا میں زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہوا اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیروں کے دینے سے اپنے جورو لڑکوں کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہوا اور خیرات نفل ہی اور حال یہ کہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی

۱۲۰۷ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمیں محنت اور مشقت بعض سے ہوا اوس وقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمیں دخل نہیں ہی

۱۲۰۸ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی سجدے کی حالت میں سو سجدے میں بہت دعا کیا کرو **ف** سجدے میں کمال رتبہ تعظیم کا ہی اور بندگی کی نہایت عاجزی ہی کہ اوس نے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت میں نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت میں دعا مانگنا غنیمت جانے

۱۲۰۹ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر میں جہاز پر چڑھ کر کافروں سے لڑے گا اوس پر بہشت واجب ہی

۱۲۱۰ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ بخاری اور مسلم میں ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم کے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے **ف** ام حرام سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت میرے گھر میں سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے میں نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر باتجمل ہوتے ہیں سو جو لشکر کہ اول سمندر میں جہاد کریگا اوسکو بہشت واجب ہوا میں نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ میں اون غازیوں میں شریک ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو اونمیں اول ہی چنانچہ ام حرام اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت میں شام کے ملک سے سمندر میں جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد میں شریک ہوئیں پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر

گر کے شہید ہو وین ام حرام سے روایت ہو کہ حضرت اونکے گھر مین دوپہر کو سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگ اوٹھے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا
کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے میں نے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون
غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہو یہ حدیث معجزہ ہو کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات
کی خبر دی ویسی ہی ہوئی

۱۲۱۱ م ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونمین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہو اور کشت
خون اوسکے مخالف ہو اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہو حدیث مین اشارہ ہو کہ
قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا

۱۲۱۲ خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب والا ابو طالب ہو اوسکے پاؤن مین دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہو ف ابو طالب نے
کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے سو اسطے سب دوزخیون سے اوسپر عذاب ہلکا ہو معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا
یہ حال ہو کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہو تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا فصل اس فصل مین بے حدیثین ہین
جنکے سرے پر کل کا لفظ ہی

۱۲۱۳ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہو سوائے دُھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسیمیں
جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دُم جمتی ہو آدمی کے بدن میں اوسکو دُھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا
بدن تمام مٹی ہو گل جاتا ہو مگر دُھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول اسی سے شروع ہوتی ہو اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے
ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک اوس سے متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ دُھڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی
یا اوسکے باریک اجزا اصلی گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

۱۲۱۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہو اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور
اوسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع میں جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسلئے کہ اکثر عالم مین فساد
انہین تین کامون سے ہوتا ہی جب ہر مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اور اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا

اور جب مسلمان کی آبرو ریزی بھی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا سخت تر ہوا اوسکی آبرو ریزی سے حرام کا ہی اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی بڑا اند رشوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہو گئی سو اسواسطے کہ ان کا سوائے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی تفصیل جامع ہی مسائل شریعت کی عمدہ غرض یہ سوا اوسکا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ أُمَّتِي

1215 مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ فَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہوجائیں گے مگر اونکے گناہ نہیں معاف ہوں گے جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی ظاہر میں داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یوں کہے کہ اے میاں فلانے میں نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی **ف** پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف ہوگا اسواسطے کہ اوس میں گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہیں وصاحب جسکا خدا سے پردہ نہیں اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو اللہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوسنے بیحیائی کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث میں آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہوں اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہوں **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ

1216 أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی بدعت نکالی یا شریعت سے راضی ہوا اوسنے نہ مانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے کا انکار ہی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ

1217 صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمیں آفتاب نکلے آدمیوں کی ہرایک ہڈی اور ہرایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری میں سوار اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لادینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کردینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہرایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہیں جو تمپر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اوسکی سواری پر سوار کرا دینا اوسکا اسباب لادینا نماز کے واسطے مسجد میں حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل ہیں انہیں سے جو ساتھے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے

۱۲۱۸ **ق** اَبُوْمُوْسٰی کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کردے وہ حرام ہی **ف** اسمیں بھنگ اور افیون اور شراب اور تاڑی سب داخل ہیں انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی

1219 **ق** اِبْنُ عُمَرَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرایک چیز تقدیر سے ہی یہانتک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا **ف** یعنی جب تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر اور کرتب کو اوسمیں دخل نسمجھے اور نادان پر ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا اور نادان کو ذلیل نکرے

۱۲۲ **ق** اِبْنُ عُمَرَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ہرایک شخص حاکم ہی اور ہرایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا **ف** پوری اس حدیث کی یوں روایت ہی کہ بادشاہ سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسے نیک کام سکھلایا یا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہیں اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میاں اور آقا کی خیرخواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی یا نہیں غرض کہ ہر شخص ایسے زبردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت میں پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اسکا حق کیوں نہ ادا کیا الخ

۱۲۲۱ سوال الصریب بتا ہیں یہ موقوف نہیں ہو جابرٍ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہو وہ حرام ہو بیشک خدا پر اسکا عہد ہو کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہو حضرت نے فرمایا کہ دوزخیوں کا پسینا یا دوزخیوں کا نچوڑ یعنی پیپ **ف** مصابیح میں روایت ہو کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا ہمارے ملک میں جوار کی شراب لوگ پیتے ہیں اوسکو مرز کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا اوسمیں نشہ ہوتا ہو اوسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۲ **ق** ابْنِ عُمَرَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز شراب ہو اور نشے والی چیز حرام ہی اور جسنے شراب پی دنیا میں پھر وہ شراب کو سدا پیتا رہا اور توبہ کیے مرگیا تو وہ آخرت میں بہشت کی شراب نہ پیے گا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہو اور حرام ہو خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہو اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا پر امام اعظم کے نزدیک محض حرام شراب وہی ہو جو شیرہ انگور سے اور جوش آکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین ایسے سوا مدہوش کرنے کے حرام نہیں لیکن اکثر علما محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہو چنانچہ ہدایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدرالمختار اور شرح وقایہ وغیرہ میں مذکور ہو چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی نے تاڑی اور بھنگ کی حرمت پر جواب لکھا ہیں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور بہت سا علما نے اوسپر دستخط کیے ہیں جو چاہے اوسکو دیکھے

۱۲۲۳ **ق** ابْنِ عَبَّاسٍ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ بخاری [illegible] عباس رضہ [illegible] حضرت سے فرمایا ہر ایک صورت بنانے والا دوزخ میں ہو **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہو

۱۲۲۴ **ق** [illegible] كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ بخاری و مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہو **ف** یعنی اوسمیں صدقے کے برابر ثواب ہو

فصل

[illegible]

۱۲۲۵ **ق** أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ فَأَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ قَالَهُ لَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ [illegible]

اور مسلم میں ام ہانی بنت ابو طالب کی بیٹی سے [illegible] فرمایا کہ [illegible]

[illegible] حضرت نے ام ہانی سے [illegible]

١٢٢٦ اور کیا امام والی نے اپنے بھائی کا ذکر حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق جابر [illegible]
بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَهُ لَهُ بخاری و مسلم میں جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
بیچا تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا ف جابرؓ سے روایت ہے
کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو حضرت نے
اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے
اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت مدینے میں پہنچے تو میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا حضرت نے
چار دینار اور کچھ سوا کے اور سوا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجکو دیئے ف جب چیز بیچی تو بائع کو اوسمیں
کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابرؓ جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور

١٢٢٧ عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نہ تھا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ
أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ مسلم میں عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان
ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے قناعت دی اوسکو دیا اوس پر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا
کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی ہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور
قناعت ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل و حقیر کر دیتی ہے شعر ای قناعت توانگرم گردان
کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ہ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا

١٢٢٨ نام ہے خ ابْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
مجکو یہ خبر پہنچی ہو کہ تم نے اسامہ کے حق میں کچھ کہا ہو اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہو ف اسامہ کو حضرت نے آخر عمر میں

١٢٢٩ ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگوں نے کہا کہ جوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے میں کیا حکمت ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م
أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي
الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ مَعَ بُعْدٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ
تُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہے

خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اوس انصاری کو فرمایا جس سے لوگوں نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے لے اوندھیری اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے
اوس پر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اوس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نہیں چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت
دور رہتا تھا تو اوس نے جواب دیا کہ مجھکو اس بات کی خوشی نہیں کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اس واسطے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا
آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤں تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونوں میں ثواب ہے جس کا
گھر دور ہو اوسکے قدم زیادہ ہوں تو اوسکا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے ۱۲۳۰ **م** ابن مسعود قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ
وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ
أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ **قَالَهُ** لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُو وَتَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي
رَسُولِ اللّٰهِ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی عمروں
اور گنے ہوئے دنوں اور بانٹی ہوئی روزیوں کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہرگز کسی چیز کو اوسکے وقت
معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجھکو دوزخ کے عذاب یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت ام
حبیبہ سے فرمایا جبکہ اونکو یوں دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجھکو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابوسفیان کی طرف سے
اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت میں مقرر ہو چکا ہے وقت معین سے
تقدیم یا تاخیر ممکن نہیں تو اسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہیں کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہیں لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ
مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے ۱۲۳۱ **ق** ابوہریرہ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِي رَجُلًا
مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات
تمھارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ انصاری
اوسکو لے گھر لے گئے جورو سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اوس نے کہا کچھ نہیں ہے مگر لڑکوں کا کھانا رکھا ہے ابوطلحہ نے کہا کہ لڑکوں کو بہلا کر سلا دے اور حضرت کے
مہمان کی توقیر کر سو لڑکوں کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ بجھنے کے بہانے سے اٹھکر چراغ کو گل کر دیا تاکہ مہمان جانے کہ
گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہیں تنہا کھانے سے شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے حضرت کو
وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص

ایمان یہ تھے کہ محتاجی کی حالت میں اپنی جان پر اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے وَیُؤْثِرُوْنَ
عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے صحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اونکو سختی اور حاجت ہو بھلا
۱۲۳۲ ایسے کامل لوگوں سے کیا ممکن ہے کہ اہل بیت کا حق چھین لیویں اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کرلیں حق تعالی بدگمانی سے پناہ میں رکھے خ اَبُوْهُرَیْرَةَ
قَدْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَکُوْنُوْا اَنْبِیَاءَ فَاِنْ یَکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری میں ابوہریرہ
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوئے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل میں
الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حالانکہ وے پیغمبر نہ ہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت میں کوئی ہوگا تو عمر فاروق رض ہوگا ف بیشک حضرت
کی امت سب امتوں سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت میں بطریق اولی ہوا چاہیں اس حدیث سے بڑی عمرؓ
۱۲۳۳ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لفظ ہے م اَبُوْهُرَیْرَةَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ
شَدِیْدٍ مِنَ النَّارِ قَالَهٗ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ لِیْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تو نے تو اپنے گرد بڑا مضبوط ٹٹ سا یا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ میں
تین لڑکے گاڑ چکی ہوں ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور وہ اونکی آتش فراق میں صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ میں ہو گیا
عورت تو جھی تھی کہ بدقسمتی سے اوسکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج مت کر اونکے سبب سے
۱۲۳۴ تو بلائے عظیم سے بچیگی خ عُمَرُ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا
لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا بخاری میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر
حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ میں بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج
۱۲۳۵ تھا اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا غم دور ہو جاوے ق اَبُوْهُرَیْرَةَ
لَقَدْ اَهْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ یعنی المطری سے فِی الْمِدْحَةِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نے تو
ہلاک کر ڈالا یا یوں فرمایا کہ تم نے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیجا تعریف کی ف حضرت نے ایک
شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مبالغہ اور تعریف کرنا نہایت
برا ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ میں آتا ہے اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے م عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ لَقَدْ

بہ تصحیح محشی المُطْرَاے حد سے زیادہ تعریف کیا ہوا

ثالث

لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ
بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **قالہ** لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِي أَقَرَّتْ بِالْحَمْلِ مِنَ الزِّنَى مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
اوس عورت نے توبہ ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگاروں میں بانٹی جاوے تو مقرر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوس سے بڑھ کر
اپنی جان نثاری سے بھی کچھ افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق میں فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار
کیا تھا **ف** حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت میں نے حرام کاری کا گناہ کیا مجھکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اوسکے
والی سے فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ بچہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے
اوسکے کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن نہ کھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق رض
نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس پر نماز پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری کسیکو معلوم نہ تھی
اوسنے خود خوف حد سے اقرار کیا اور حد کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگاروں کی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوس پر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع ہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا
برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا ایسا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہے

۱۴۳۷ خ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا **قالہ** لِأَعْرَابِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا بخاری میں ابو ہریرہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یوں دعا مانگی کہ الٰہی مجھ پر
رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم مت کر **ف** یعنی رحمت الٰہی میں بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگاروں کو کفایت کرتی ہے تو کیوں تنگ
حوصلہ ہوتا ہے

۱۴۳۸ م لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا **قالہ** لِرَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ
فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ وَقِيلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے دیکھا بارہ فرشتوں کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اونمیں کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے حضرت نے
اوس مرد کو فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضوں نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے **ف** حضرت نماز
میں تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز میں یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے پڑھا
اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہیں کہ آسمان پر اوسکو اوٹھا لیجاتے ہیں

۱۲۳۹ م ابو هريرة لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي الناس مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت میں چلتا پھرتا تھا سبب تو اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگوں کو تکلیف تھی **ف** معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت میں پہنچاتی ہے

۱۲۴۰ م ابو هريرة لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي فسألتني عن أشياء من بيت المقدس لم أثبتها فكربت كربة ما كربت مثلها قط فرفعه الله لي أنظر إليه ما يسألوني عن شيء إلا أنبأتهم به وقد رأيتني في جماعة من الأنبياء فإذا موسى قائم يصلي فإذا رجل ضرب جعد كأنه من رجال شنوءة وإذا عيسى بن مريم قائم يصلي أقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفي وإذا إبراهيم قائم يصلي أشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت الصلوة فأممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم عليه فالتفت إليه فبدأني بالسلام مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں تو حطیم میں تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزیں اور نشانیاں پوچھیں جو مجھکو خوب یاد نتھیں اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی ہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کر دی کہ میں اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے میں اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج میں میں نے اپنے تئیں پیغمبروں کے گروہ میں دیکھا سو موسی کو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھونگر والے بال والا دبلا ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور ناگاہ عیسی ابن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے اوس سے زیادہ تر مشابہت میں قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہے اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہے سب لوگوں میں سے زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمھارا صاحب ہے صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے اون پیغمبروں کی امامت کی پھر میں جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو میں اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسی نے مجھکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے میں حطیم کے اندر لوگوں سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اون لوگوں نے وہاں کی نشانیاں حضرت سے پوچھیں حضرت کو یاد نتھیں خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت ٹھیک ٹھیک وہاں کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہگئے معراج کے قصے میں روایت ہے کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر میں معراج کا قصہ کسی سے کہوں تو کون مجھکو سچا جانے گا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافروں نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو جھگڑنے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہیں کہ جو خدا کہ ایک دم میں جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہے وہ قادر ہے کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے

بیان بعضی کیفیت معراج

آسمان پر لیجا کے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شواہ میں مین ایک قوم کا نام ہے اوسکے لوگ گھر اپنے مال والے اور بدلے ہوتے ہیں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیمبر لوگ نماز پڑھتے ہیں ہرچند اوس عالم میں عبادت فرض نہیں **ق** المسور بن مخرمۃ ۱۲۴۱
ومروان بن الحکم لقد رایت ھذا ذعر ابعنی احد الرجلین اللذین رجعا ابی بصیر من المدینۃ بخاری ومسلم میں
مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردوں سے ایک مرد مراد ہے جو ابی بصیر کو
مدینے سے پلٹا لیگئے تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطوں پر عہد ہوا تھا اونمیں سے ایک یہ بھی شرط
تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دیں اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش
اوسکو نہ دیویں حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو ہمیں سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اوسکے
بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافروں میں ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے میں تشریف
لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرت کے پاس مدینے میں آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے موجب عہد کے ابی بصیر کو
اونکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھہ کوس پر پہنچے تو ماننے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم
ہوتی ہے اوسنے کہا ہاں بہت عمدہ ہے ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت
پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے
فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے
پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانوں کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے
جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونکو لوٹنے مارنا شروع کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے
مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے سوجیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بچایا **ھ**
ثوبان لقد سالنی ھذا عن الذی سالنی عنہ وما لی علم بشیء منہ حتی اتانی اللہ بہ **ق** لہ حین سالہ ۱۲۴۳
حبر من احبار الیھود عن اول طعام اھل الجنۃ وعن الشبہ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا
جو کہ پوچھا اور حال ایکہ مجکو اوسکا کچھہ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک
عالم حضرت سے پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیوں کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے **ف** مصابیح میں یہ حدیث ثوبان سے

یہ روایت علی کا ہوئے صدق پہ بلکہ ٹھیک

کہ جب حضرت مدینے میں آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہوں کہ انکو سوائے پیغمبر کے
کوئی نہیں جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیوں سے پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیوں کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی
باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگوں کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا
باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں

۱۲۴۳ خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا اے ابو ہریرہ کہ مجھ سے اس بات کو
تجھ سے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ میں نے دیکھا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگوں میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے
دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا
سعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث
کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزاروں حدیثیں انسے روایت ہیں اب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبروں سے اٹھینگے حساب کے پہلے میدان
میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائینگے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اس وقت حضرت شفاعت کرینگے اور حساب کتاب کرواکے انکو اس
مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت کبری ہے یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسروں کا اس میں دخل نہیں دوسری شفاعت اس کے
وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت انکی شفاعت کرکے انسے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم
کنارے تک پہنچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہیں نکالے جاوینگے جنکے بدن سوا سجدہ کی جگہ کے جل
بھن گئے اور پانچویں شفاعت سے بہشتی لوگوں کے درجے زیادہ بلند ہو جاوینگے اور چھٹی شفاعت سے ان کافروں کو جنہوں نے حضرت سے احسان
کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم

۱۲۴۴ خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَهُ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے کا

کی پناہ مانگی جا اپنے لوگوں میں مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف**
حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیوں کو رشک ہوا اوس سے یوں کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے
ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت میں یوں ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یوں سکھلایا کہ جب حضرت تیرے
پاس آویں تو یوں کہنا کہ میں خدا کی پناہ چاہتی ہوں تجسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے
اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا **م** جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ لَقَدْ
قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى
نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم میں جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیرے بعد چار بول
تین بار کہے اگر اونکو تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اوسے بھاری پڑیں وے چار بول یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں حمد ہوں کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کی
تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف** حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی
اپنی جانماز پر کہ الٰہی کرتی تھیں پھر حضرت گھڑی دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر میں مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اوسی طرح
ذکر کر رہی ہو اونھوں نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظ تین بار کہیں جنکا
ثواب تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں ہلکی اور ثواب میں بھاری ہے ... ابن
الا ان لقد كان من قبلكم ليمشط بمشاط الحديد ما دون عظامه من لحم او عصب ما يصرفه ذلك عن
دينه ويوضع المنشار على مفرق راسه فيشق باثنين ما يصرفه ذلك عن دينه وليتمن الله هذا الامر
حتى يسير الراكب من صنعاء الى حضرموت ما يخاف الا الله والذئب على غنمه ولكنكم تستعجلون بخاری میں خباب
بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم سے آگے ایسے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے چھیلے جاتے تھے
تسپر بھی اونکو یہ بات اونکے دین سے پھیرتی نہ تھی اور اونکے سر پر آرا رکھا جاتا تھا سو اونکا سر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اونکو ایسے دین سے نہ پھیرتی اور البتہ خدا اس
دین کو پورا اور کامل کریگا یہاں تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکریوں پر مگر بھیڑیے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو
ف خباب سے روایت ہے کہ ہم نے مکے میں شکایت کی کفار سے ... حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سائے میں چادر کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے

واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا ان کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غصہ آیا
پھر حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ انکے گوشت نوچے گئے اور چیر
ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بےخوف
چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہے کہ
دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر اوسکو مخلصی ہوگی

۱۳۴۷ خ عَائِشَةُ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ
فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا
أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ
وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ
قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي إِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا **قاله** لما حين قالت هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اوسدن پائی جب طائف کی گھاٹی
مین انصار ہونے مجھسے بیعت کی جس دم کہ مینے آپکو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نہ مانا یعنی
اسلام قبول نکیا سو مینے رنجیدہ ہو کر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اوس مکان مین میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو
مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہین سو اوسنے مجکو پکارا اور کہا کہ اللہ نے سنا
تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور اللہ نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس فرشتے
سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا ای محمدؐ مقرر خدا نے سنا جو
تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھے حکم کرے جو تیرا جی چاہے
اگر تو چاہے تو کافرون پر ملا دون اون دونون پہاڑون کو جو مکے کے درمیان ہین تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا ان

کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین یہ حضرت نے حضرت
عایشہؓ سے کہا جب کہ حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت گذرا **ف** جب کہ ابوطالب
اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر
باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہے وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبدیالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد
چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نسنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو سکھا دیا اونھون نے بہت سی
بےادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالیں پھر حضرت غمگین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب
میں پہنچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی لاچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا
تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ
کیا سمجھا اس حضرت میں صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے ایسا کرم بجوڑا الرسول خیرخواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا
جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّابِرِیْنَ وَاِمَامِ الْکَاظِمِیْنَ م ابن مسعودؓ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ
۱۲۴۸
اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ میں نے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر میں اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز میں نہین آتے **ف** اس حدیث سے
کمال تاکید نماز جمعے کی فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ میں لکھا ہے کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق
نہیں اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہے کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت میں اور خود کسی اور ضروری کام میں مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض
عین ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے فرض بالکفایہ نہیں کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر میں مال کا تلف کرنا
بھی درست ہے خ عَائِشَةَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ
۱۲۴۹
ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰهُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰهُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ میں نے ارادہ کیا کہ میں کسیکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون تاکہ کہنے والے
کوئی اور بات کہیں یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے کہا کہ ابی بکر کے سوا اور کسیکی خلافت نہ مانیگا اللہ اور مومنین بھی دفع کر دینگے

یا یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ مانینگے مومنین **ف** اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ میں اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین انکار کرینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاویں اور خلافت نامہ اونکو لکھ دیوین لیکن تقدیر الٰہی اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوائے ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہیں اور اجماع بھی سوائے صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی

۱۲۵۰ **م** ابو الدرداء لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کروں کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر میں گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہیں کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہیں **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ میں ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ کسکی لونڈی ہی لوگوں نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگوں نے کہا کہ ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اوسے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنایا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لیا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہیں اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہیں درست تا کہ نطفے میں شبہہ نہ پڑے

۱۲۵۱ **م** جُدَامَةُ بِنْتُ وَهْبٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم میں جدامہ بنت وہبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کروں یہانتک کہ مجکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا مد جانتے تھے اور اوسکا نہایت ضرر لڑکے کے منع کرتے ہیں اسی واسطے حضرت نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم میں یہ معمول ہی اور اولاد کو

کچھ ضرر نہیں ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الاتباع نہیں صرف ایک ضعیف احتمال ہے کیونکہ جان کی تکلیف اٹھانا ہے [illegible]

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتویں باب میں چند فصلیں ہیں اور کئی طرح کی حدیثیں ہیں اول قسم میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سرے پر الف لام ہے **خ** سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ **قَالَهُ** حِينَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ بخاری نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہم ان سے لڑیں گے اور وے ہم سے نہ لڑیں گے ہم ہی ان پر چڑھ جاویں گے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار گروہ ہو کر ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب میں گذر چکا ہے اسی طرح ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نہ رہا بلکہ حضرت ہی آٹھویں سال مکے پر چڑھ گئے اور اوس کو فتح کیا

۱۲۵۳ **ق** عَائِشَةُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحوں کے لشکر ہیں جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون میں سے ازل میں آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم میں ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اون میں سے وہاں ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہاں بھی جدا و پھٹکارا **ف** یعنی روز ازل میں خدا نے روحوں کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اون میں استعدادیں رکھیں سو جن روحوں میں اوس عالم میں مناسبت تھی وے اس عالم میں باہم شیر و شکر ہو گئے اور جو وہاں بے میل تھے وے یہاں بھی چھوٹے چھٹکے رہتے کبوتر با کبوتر باز با باز۔ اور یہی نسبت ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے **شعر** حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم۔ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ **م** أَبُو مُوسَى وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ مسلم میں ابو موسیٰ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجھ کو اجازت ملے تو گھر میں جا اور نہیں تو پلٹ جا **ف** جب کسی کے مکان میں جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کر کے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان میں جاوے اور نہیں تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہے تو بے اطلاع گھس جانے سے برا ہوگا

۱۲۵۵ **م** جَابِرٌ الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین یا پانچ اور کنکریاں مارنا طاق ہے یعنی حج میں اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ [illegible] اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب کوئی تم میں سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دوبارہ فرمایا تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے [illegible] درست نہیں صفا اور مروہ [illegible] پہاڑ ہیں

۱۲۵۶ ق عن عمر بن الخطاب الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قاله لجبرئيل حين جاءه على صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البناء بخاری ومسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے اور یہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھا کرے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجھکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس آدمی کی صورت پر آئے تھے سو اونھوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتوں کو اور اوسکی کتابوں کو اور اوسکے پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو کہ بھلی ہو یا بری جبرئیل نے کہا تم نے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ نہیں جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی میں تم اور میں دونوں برابر ہیں جبرئیل نے کہا تو اوسکے نشان ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی جنے اپنے مالک اور سرکار کو یعنی مالکوں کے نطفے سے لونڈیاں جنیں اور انکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیوں کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ قیامت کے قریب کنیززادوں کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہے کہ تو دیکھیگا ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں کو کہ اترایا کرینگے عمارت میں یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہو جاوینگے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر فخر کرینگے **ف** پوری روایت اس حدیث کی یوں ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد ظاہر ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اوسپر کچھ سفر کا اثر معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا سو چلا آیا یہاں تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے ملا کر اور اپنی دونوں ہتھیلیاں حضرت کے زانو پر رکھیں اور کہا کہ ای محمدؐ مجھکو اسلام کی حقیقت بتلا حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروقؓ نے کہا کہ پھر وہ مرد

چلا گیا اور میں دیر تک حیرت میں چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی
زیادہ جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے ہیں اسواسطے
کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہے یعنی سب حدیثوں کی یہ حدیث جڑ ہے اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث میں بیان
ہوے سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہے حضرت جبرئیل نے
چار چیزیں حضرت سے پوچھیں اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن
ہیں توحید اور رسالت کی گواہی دینا اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور
اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیبوں سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اور فرشتوں کا یوں
اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہیں رنگ برنگ صورت پر پیدا ہیں موجب حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے
پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا اتارا ہوا کلام ہے جو اس میں ہے سو سچ ہے کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار
کتابیں ہیں دس حضرت آدم پر اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں جو تمام
عالم میں مشہور ہیں توریت انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اسواسطے
کہ اول تو اب وہ ٹھیک نہیں اور دوسرے یہ کہ وے منسوخ ہیں اور تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن
کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سے
آدمیوں کی طرف بھیجا تاکہ انکو نیک راہ بتلاویں اور انکو دین اور دنیا سنواریں اور انکو قسم قسم کے معجزات دئیے کہ انکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نلاوے
وے سب گناہوں سے پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہوں کھانا قصد نتھا بھول چوک تھی اسی
طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت
پر ختم ہوگئے اسواسطے ہمارے حضرت کے بعد پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد دوسرے اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا یہ جز رکن نہیں جیسا کہ شیعہ
کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی
عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھکنا اور مردوں کا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور
دوزخ اور بہشت سب چیزیں حق ہیں انمیں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے

بدون اسکی خواہش چپی ہے مگر کوئی بوجہ اسکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب عذاب
کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا باعث اور گمراہی ہے اسواسطے کہ عقل ہماری یہانتک کہان کہ واقف ہو
کہ کارخانے خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا یہ بیان مفصل کی حضرت نے حقیقت ایمان کی اور
ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا ہی کفایت ہے
حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہین
اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور
حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب چھوڑ کے یا ادہر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ
ہاتھ یا نوں ہلاوے یا نظر کر ادھر اودھر دیکھے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد
کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور کبھی
اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعضے لوگ احکام
ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنا فقہ اور کلام
اور تصوف پر ہے سو اس حدیث مین حضرت نے تینوں مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ
ہے تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہے معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین
ان تینوں میں سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہے اسواسطے کہ درویش بے فقہ کے شیطان ہے کہ احکام الٰہی سے غافل ہے حرام اور
حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح ہے اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور شوق اور حضور دل کے ناتمام
ہے یہی راہ مستقیم ہے اور باقی گمراہی

۱۲۵ ـ ف عُمَرَ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہُ اِلَی اللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہُ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا فَہِجْرَتُہُ اِلٰی مَا ہَاجَرَ
اِلَیْہِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہو
تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ

اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین یون آیا
کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا نام ام قیس تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہیں کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین
اگر مثلا نماز کی نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو
ہرگز درست نہیں لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہیں اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہوجاوے
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہیں ہرچند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن
بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہیں اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے
تو سبحان اللہ ورنہ نہیں تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات میں بھی ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا
اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے
بچے بلکہ اگر ایک عمل میں کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علحدہ ثواب پاوے مثلا مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی
نیت ہوسکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہ سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور
سلام کرنا پانچویں علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات سکھلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت میں اصل ہے اور
مدعی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث پڑھنے
والوں کی شروع سے نیت درست ہوجاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھیں امام شافعی سے روایت ہے کہ
اس حدیث کو دین میں ستر جگہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہے عبادات میں اور معاملات مین اور عادات میں سب جگہ حدیث
حدیث [illegible] بعضے اسکو متواتر کہتے ہیں واللہ اعلم

۱۲۵۸ م ابو ایوب الانصاری قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ
وَمَنْ [illegible] مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا [illegible] انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوستدار ہیں اور لوگ اور خدا اور خدا
کا رسول انکے دوست اور حامی ہیں **ف** حدیث میں ان چھ قوموں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سبقت میں اور محبت کی ہدی

۱۲۵۹ وَ ابو ہریرۃ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ وفی روایۃ البخاری بضع وستون وفی

ق اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَی الشَّکِّ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت میں ستر ہیں اور مسلم کی روایت میں شک ہے راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخیں فرمائیں یا ساٹھ ف یعنی ایمان بہت بڑے درخت کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے علم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اسکی شاخیں ہیں اور حیا انمیں بڑی عمدہ شاخ ہے اسواسطے کہ شرع میں حیا اوس حالت کو کہتے ہیں جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوے تو بقرار کر دیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخیں ہیں یا ساٹھ سو کثرت مراد ہے اسواسطے کہ نیکیوں کی کچھ حد نہیں سوا خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہیں گھیر سکتا جیسے اکثر تمام نیکوں اور خوبیوں کی جڑ ہے ویسے ہی کفر سب گناہوں اور برائیوں کی جڑ ہے سو اگر کافر میں کوئی نیک بات ہو تو آخرت میں اوسکے کچھ کام نہ آوے گی اسواسطے کہ بنیاد ہی نہیں جیسے بے جڑ کے درخت میں پھل نہیں لگتا آخر کو خشک ہو جاتی ہے

١٢٦٠ ق اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہیں حکمت اوس علم کو کہتے ہیں جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے یمن میں بہت بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہیں

١٢٦١ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی کا اوسپر جبر نہیں ہو سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا بھی اسکی اجازت ہے

١٢٦٢ ق اَنَسٌ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں داہنی طرف کے لوگ مقدم ہیں ف مصابیح میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائیں طرف صدیق اکبر تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائیں طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ اوس طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو

١٢٦٣ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک عمدہ خو ہے

١٢٦٤ ق اَنَسٌ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی چوٹیوں میں ہے ف اسواسطے کہ گھوڑے رکھنا جہاد میں عمدہ سبب ہے دین اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے

١٢٦٥ ق اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُهَا

ف دونوں بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا کفارہ ہے
اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوس میں گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے ق حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى ۱۲۶۶
يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم میں حکیم بن
حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا اختیار میں ہے جب تک کہ دونوں جدا نہیں ہو جاویں فرمایا کہ انکو اختیار ہے یہاں
تک کہ جدا ہو جاویں پھر اگر دونوں سچ بولے اور دونوں نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو
انکو اوس خرید و فروخت میں برکت ہوگی اور اگر دونوں جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو انکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک
کہ بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے ہیں جہاں چیز بکے تو دونوں کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو بیچے اور مشتری مول لیوے اور جب کہ کوئی
دونوں میں سے اوٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہو گئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے
نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونوں طرف سے ہوا تو بیع تمام ہو گئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث میں امام شافعی کے نزدیک
مجلس کے جدائی مراد ہے اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے
نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگروں اور دکانداروں کے مال میں برکت نہیں ہے کہ جھوٹھ اور دغا بازی بہت
رائج ہو گئی خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَاَتَهُ بِشَرِيْكِ ۱۲۶۷
بْنِ سَحْمَاءَ بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی تیری پیٹھ میں یہ حضرت نے ہلال ابن امیہ
سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو
حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہوں سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی
عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یہی ہے تحقیق عادہ ہے تو ہلال
نے کہا میں قسم کھاتا ہوں اوسکی جسنے تمکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہوں سو البتہ خدا وہ آیتیں اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے
بچیگی سو جبرئیل اوترے اور اس مضمون کی آیتیں سورہ نور میں اوتریں کہ جو لوگ عیب لگاویں اپنی جورو کو اور شاہد نہوں اونکے پاس سوا اپنی جان
کے تو ایسوں کی گواہی یہ ہے کہ چار گواہی دیوں اللہ کے نام کی کہ تحقیق میں سچا ہوں اور پانچویں بار یوں کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت
سے ٹلتی ہے مار یوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچویں بار یوں کہے کہ اللہ کا غضب اوس عورت پر اگر مرد سچا ہے

ہلال یا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہو کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹا ہے تم دونو
مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہو پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو
روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاوے گی یعنی پچھواسا بچاؤ اگر تو جھوٹی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید
پلٹ جاوے گی یعنی اپنے عیب کا اقرار کرے گی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکروں گی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا
کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا اور پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا نطفہ ہے
سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر اوتر چکا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا

۱۲۶۸ کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو ق اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جماہی شیطان کے اثر سے ہو سو جو کوئی تم مین سے جماہی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا دے جہانتک اوس سے ہو سکے

۱۲۶۹ ق اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتوں کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کو چاہیے ف یعنی اگر امام بھولے ہوکے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کر دے اور مرد سبحان اللہ کہہ کے

۱۲۷۰ ق سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِي مَرَضِهِ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا بڑی ہے فرمایا کہ بڑی ہے حضرت نے سعد سے فرمایا کہ جب وصیت کہا اپنی بیماری میں کہ میرے مال کی دو تہائی خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع میں سعد بیمار ہوئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھوں نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہیں درست ہے

۱۲۷۱ ح اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ بخاری میں ابو رافعؓ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب حکمہ بکے تو ہمسایہ کی بہ نسبت دوسرا آدمی اوسکو نہیں مول لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہیں

۱۲۷۲ [illegible] مِنْ أَمْرِ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھسنا گھر گھر شیطان کا کام ہے ف

گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہو اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسمین داخل ہیں کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہو خ ابن مسعود اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ ۱۲۷۳
مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ
اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہو وہ اسطرح کہ اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہے اور اگر کفر اور
گناہ ہین تو دوزخ قریب ہے ق جابر اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی ہو او لگھات کا نام ف ۱۲۷۴
یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور ہے چنانچہ شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود لیکن عہد
و پیمان کے توڑنے کی نوبت نہیں ح اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ ۱۲۷۵
اُوْتِيْتُهٗ بخاری میں ابوسعید بن معلیؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہو جو مجھکو
ملی ف قرآن میں خدا نے حضرت کو اسا احسان جتایا کہ ہمنے تمکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن
عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہو اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اسمیں سات آیتیں ہین اور کسی نماز میں سورہ فاتحہ دوبارہ کم سے کم پڑھی
جاتی اور اوسکا نزول بھی دوبارہ ہوا مکے میں بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وے تمام
اس سورت میں مجمل موجود ہیں ق عائشہ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا ۱۲۷۶
کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہو ف پوری روایت یوں ہو کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہو سرد پانی سے لیکن
یہ علاج ہر تپ کو جاری نہیں ہوتا ۔۔۔ اگر گرم ملک اور ۔۔۔ ہوں ۔۔۔ ایک تپ کی یہی علاج ہو ۔۔۔
ملک گرم ہو اگر اسی قسم کی وہاں تپ ہوتی ہو طب میں اسکو حمی یومی کہتے ہیں ق انس و عمران بن حصین اَلْحَيَاءُ ۱۲۷۷
خَيْرٌ كُلُّهٗ بخاری اور مسلم میں انس اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہو خ عِمْرَانُ بْنُ ۱۲۷۸
حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوائے خوبی کے کچھ
نہیں لاتی ف یعنی حیا شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہو ق ابن عمر اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم میں ۱۲۷۹
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہو ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہو کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کاموں سے
بچا رہتا ہو ۔۔۔ ایمان ۔۔۔ اور یعنی شرم کم ۔۔۔ ایمان کم ہو اَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا اُمِرَ بِهٖ ۱۲۸۰

طيبة به نفسه احد المتصدقين مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے
موافق پورا دل کھول کر خیرات کرنے والوں میں ایک وہ بھی ہے ف یعنی جو دینے کا ثواب ہے اسمیں داروغہ اور خزانچی سامان بھی شریک ہے بشرطیکہ
خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوئے کسمساوے وہ ثواب سے بے نصیب ہے اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہے اور اوس ناپاک کا ناحق پیٹ
۲۸۱ پھولتا ہے اوسکے برابر دوسرا بخیل نہیں م ابو هريرة الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة وفي رواية الكرمة
والنخلة وفي رواية الكرم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں سے ہے کھجور سے اور انگور سے اور
دوسری روایت میں بجای نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہے اور ایک روایت کرم کی لفظ ہے مطلب سب لفظوں کا ایک ہی ہے ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی ورنہ مطلب نہیں کہ شراب نہیں دو درختوں سے ہوتی ہے سوای اسکے اور کسیکی شراب
۲۸۲ حرام نہیں ق ابن عمر الخير معقود في نواصي الخيل الى يوم القيمة بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑوں کی چوٹیوں میں وابستہ ہے قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے
اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہیں تو حقیقت میں خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ایماندار جہاد کی
۲۸۳ نیت پر گھوڑوں کی پرورش سے غافل نہوں ق ابو هريرة الخيل لثلثة لرجل اجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر
فاما الذي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله فاطال لها في مرج او روضة فما اصابت في طيلها ذلك
من المرج او الروضة كانت له حسنات ولو انه انقطع طيلها فاستنت شرفا او شرفين كانت له آثارها
وارواثها حسنات ولو انها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد ان يسقيها كان ذلك حسنات له فهي لذلك
الرجل اجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ثم لم ينس حق الله في رقابها ولا ظهورها فهي لذلك ستر ورجل
ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي على ذلك وزر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے واسطے ہیں ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہیں اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہیں اور تیسرے مرد پر وبال ہیں تو
جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑوں کو خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسی میں باندھا کسی چراگاہ
یا باغ کے چمن میں سو جو کچھ اوس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن میں جہاں تک کہ پہنچے اور جتنی گھاس کہ چری ہو اوس مرد کے واسطے اسے حسنات
ہوگئے اور اگر گھوڑے نے اپنی رسی توڑ کر پھر کے ایک یا دو بار دوڑ ماری تو اس مرد کے واسطے اوسکے پاؤں کی مٹی اور اوسکی لید حسنات ہوگی اور اگر وہ کسی دریا پر

گذرے سوا وسمیں سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اوسکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے ثواب کا سبب ہیں اور جس مرد نے کہ گھوڑوں کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانی سواری کے مانگنے سے بچے پھر وہ حدا کا حق جو گھوڑوں کی گردنوں اور پیٹھوں میں ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفوں کو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے پردہ ہیں یعنی عرب اور ذلت سے بچاؤ اور جس مرد نے کہ گھوڑوں کو باندھا فخر کے لئے اور نمود کے لئے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہیں **ف** یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے ایک قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمیں دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہیں تیسری قسم یہ کہ کافروں کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیاں مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے

۱۲۸۴ عن حذیفۃ بن الیمان قال قال الدجال اعور العین الیسریٰ جفال الشعر معہ جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار مسلم میں حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائیں آنکھ کا کانا ہے گھنے بالوں والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت میں اوسکی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا لطف دیکھنے کا نتیجہ

۱۲۸۵ عن ابن عمر الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے **ف** دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فانی اور تشویش سے خالی نہیں دوسرے یہ کہ گناہ میں گرفتار ہو جانیکا ڈر اور جاتے رہنے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم ساتھ ہوتا ہے تو اوسکو زندگی کا لطف کہاں تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت میں تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے نسبت دنیا قیدخانہ ہوا اور کافر کے حق میں دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہیں وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کا یا ہو جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو بہشت کے برابر ہے

۱۲۸۶ عن عبد اللہ بن عمرو الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ وفی روایۃ القضاعی وخیر متاعھا مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت میں بجائے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعھا ہے مطلب دونوں عبارت کا ایک ہے **ف** نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اوسکے خلاف مرضی نہیں کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کو زندگی کا بھلی لگتی ہے شعر زن خوش سیرت پارسا کند مرد درویش را پادشاہ گر

کے نذر آتش ہے۔ عورت نیک بخت ہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرای مرد نکو + ہم درین عالم است دوزخ او

۱۲۸۷ م تمیم الداری ؓ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ مسلم میں تمیم داری ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکموں کی اور تمام مسلمانوں کی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہ ہے کہ اوسپر ایمان لاوے اور اوسکے دین میں کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اوسکے حکموں کو بجا لاوے اور اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ ہے کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اسپر اعتراض کرنے والونکے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی اماموں کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانوں کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پہونچاوے اونکو برے کام سے بچاوے نیک کام سکھلاوے اور بدکاموں سے روکے اور اوسکے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے

۱۲۸۸ م ابو ہریرہ ؓ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا مسلم میں ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا سونے کے بدلے برابر برابر جیسا ایک ویسا دوسرا اور چاندی چاندی کے بدلے تول میں برابر برابر جیسی ایک ویسی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا وہی بیاج ہے

۱۲۸۹ ق عمر ؓ اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَيُرْوٰى اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ بخاری و مسلم میں عمر فاروق ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلنا گیہوں سے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہے مگر دست بدست بیاج نہیں اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہے مگر دست بدست نہیں اور ایک روایت یوں ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہے مگر دست بدست نہیں **ف** یعنی چاندی اور سونے میں اور تلنے والی چیزوں کے بدلے اور بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اوسمیں شرط یہ ہے کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ ہو اور تول میں دونوں برابر ہوں اگر تول میں کمی بیشی ہوئی ایک سیر سوا سیر ہوئی او دوسری جانب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا

بیان جنس ربا یعنی سود (حاشیہ)

سونے سے یا گیہوں کا بدلنا جو ہے تو اسمیں شرط یہ ہو کہ دست بدست ہو اسمیں کمی بیشی بیاج نہیں مثلاً ایک سیر گیہوں کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہے
اور اگر دست بدست نہو گیہوں تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو بیاج ہو ہرگز درست نہیں **خ** اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ ١٢٩٠
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب نیک مرد کا ایک حصہ نبوت
کے چھیالیس حصوں سے **ف** یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب میں غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا
ہی کی طرف سے ہوتی ہو تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ ساتویں گذری **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ ١٢٩١
اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک
اور درست خواب ایک حصہ ہو پیغمبری کا چھیالیس حصوں سے **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ١٢٩٢
بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ رضی سے جنکا حارث نام ہو روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہو اور پریشان خواب
شیطان کی طرف سے **ف** خواب تین قسم ہو ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہوں سے بچے اور دوسری
قسم خواب پریشان ہو جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑیں یا خدا کے بخارات سے کوئی شکل کی
صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو سات
نہ فرمایا کہ جو ظاہر بھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہیں **ق** عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ ١٢٩٣
قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش میں لٹکا ہو کہتا ہو کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسکو
جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اوسکو کاٹا **ف** یعنی برادری کا حق بہت مقدم ہو جسنے اوسکو ادا کیا تو اوس پر خدا کا رحم ہو اور جسنے اوسکو نہ مانا وہ خدا کی
رحمت سے دور پڑا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ ١٢٩٤
النَّفَقَةُ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا گروی جانور کی سواری کیجئے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا
دودھ پیجئے جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اوسپر خرچ ہو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اسکا دودھ
پینا دانے گھاس کے بدلے کہیں کو درست ہو اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک اسکا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ
نہیں درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا جو مالک کو ہو اور اوسی پر خرچ لازم ہو اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گروی ہو ویسے ہی
اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض میں سے منافع کر ناجاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ ١٢٩٥

عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اوسکے برابر ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو ابوہریرہؓ نے کہا مجھکو گمان پڑتا ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہو جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوٰۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کر دے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہے اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۲۹۶ **ق** ابو هريرة السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کہ باز رکھتا ہے تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہے اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والوں پاس آوے **ف** معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اسمیں سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہاں نہ ٹھہرے کہ اپنے گھر کی بے سدھی ہے اس حدیث میں وطن میں رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ اور جماعت فوت نہو اور جورو لڑکوں کے حق تلف نہوں

۱۲۹۷ **ق** ابن عمر الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور ناہمواری عورت میں ہے اور گھوڑے اور گھر میں **ف** اس حدیث سے ویسی نحوست نہیں جیسا جاہلوں کا اعتقاد ہے بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہے یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث میں موجود ہے جسکی سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے عورت میں ناہمواری یہ ہے کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی ناہمواری یہ کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی ناہمواری یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو

۱۲۹۸ **ق** انس الشُّرْبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ أَمْرَأُ وَأَشْفَى وَأَبْرَأُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم میں پانی پینا بہت جلد تر ہضم ہوتا ہے یعنی گرانی نہیں کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہے **ف** اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم میں پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہے

۱۲۹۹ **ح** ابن عباس الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیزوں میں ہے سینگی کے پچھنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے **ف** اس حدیث کی شرح چھٹے باب میں ہو چکی ہے جدا اس حدیث میں داغنے

منع فرمایا لیکن یہ اعتنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہو تو مطلب یہ کہ اگر اوسکو دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور ہے اور نہیں تو درست ہے

۱۳۰۰ **خ** جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری میں جابر رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمیں ہو جسمیں تقسیم نہیں ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدیں پڑ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہ رہا **ف** شفعہ دو قسم ہے شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہوں اور اومیں سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہیں لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بیچے تو اوسکے لینے میں اوسکے ہمسایے مقدم ہیں امام شافعی کے نزدیک شرکت میں تو شفعہ ہو اور ہمسایگی میں شفعہ نہیں اور یہی حدیث انکی دلیل ہو کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونوں صورت میں ہو شرکت میں بھی اور ہمسایگی میں بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہیں کہ ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا

۱۳۰۱ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے **ف** جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت رہی اور دوسری وجہ یہ ہو کہ تا اوسکے پوجنے والے شرمندہ ہوں اوسکا زوال اور نقصان دیکھکر

۱۳۰۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہو **ف** طب کا قاعدہ ہو کہ دوا الضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی دوا سرد اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہو اسواسطے کہ گرم خشک ہو یا یہ کہ بالخاصیہ گرم اور سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی سو اسواسطے کہ علم طب میں ثابت ہو کہ بہت گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہو حالانکہ کاسنی سرد ہو اور اسی طرح جوز کلاں تپ کو مفید ہو گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہو جالینوس نے اپنی کتاب میں اور بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہو کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہو بلغم کو کاٹتی ہو اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہو اور مسوں اور چتیوں اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہو اور سرکے کے ساتھ پھنسیوں کو مفید ہو اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پچکاتی ہو اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہو اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگائے تو سرد سر کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوسکا کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیج سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اوسکو ناک میں ڈالے تو ابتدائی نزول یعنی موتیا بند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہیں اور اگر چند روز اوسکو استعمال کرے تو حیض بند جاتا

ہو جاوے اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ پلانے سے اور گردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھونے سے
کیڑے کپڑے کے بھاگ جاتے ہیں معلوم ہوا کہ شہد میں بڑے بڑے فائدے ہیں یہاں تک تو طبیبوں کی عقل پہونچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہیں

۱۳۰۳ اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہیں ایک تو وہ جو وبا میں مر جاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آویں اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جس پر دیوار گر پڑے اور پانچویں راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد میں شہید ہو ف یعنی ان کو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد میں مارا جاوے

۱۳۰۴ م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہیں نہ لکھنا جانیں نہ حساب جانیں مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے ف حضرت نے دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت میں انتیس ہے اور بخاری کی روایت میں انتیس ہی ہے اور تیس ہی ہے شاید بعضے لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمیشہ تیس ہے اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہ ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو م

۱۳۰۵ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِي حُبِّ اثْنَيْنِ فِي حُبِّ طُولِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی محبت میں بڑی عمر ہونے کی محبت میں اور مال زیادہ ہونے کی محبت میں ف یعنی پیری میں عمر داری کی محبت اور کثرت مال کی محبت بہت بڑھ جاتی ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر داری کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوٹنے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہے اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہے کہ پیری میں اولاد کے کام آوے اور محتاجی نہو پیری میں محتاجی بہت ہے اس حدیث میں مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی

۱۳۰۶ ق اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمہ کے وقت ہے ف ایک

عورت قبر پر روتی تھی حضرت ادھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے ٹل جائیے تم پر وہ
مصیبت نہیں پڑی جو مجھ پر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہیں پہچانتی تھی کسیلے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب تو وہ گھبرائی اور
پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا یعنی اب میں آپ کا حکم مانتی ہوں اور صبر کرتی ہوں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداء مصیبت صبر کا وقت ہے اور وہی صبر کا شرع میں ثواب اور اعتبار ہے اسواسطے کہ جب
مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایماندار ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہیں ۔ ۱۳۰۷ م أَبُو هُرَيْرَةَ
اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان
تک درمیان کے گناہوں کا اوتار ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کرتی ہیں اور کبیرہ
گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور جس گناہ میں حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش ہووے
۱۳۰۸ ق أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ بخاری و مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے ف
پوری روایت اسامہ سے یوں ہے کہ حضرت حج میں عرفات سے چلے راہ میں حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا میں نے کہا کہ مغرب کا وقت گیا
نماز پڑھ لیجیے سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہاں نہیں آگے چل کے نماز پڑھینگے [illegible] پھر ہو گیا
اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہے اگرچہ اوس وضو سے نماز پڑھے اور معلوم
ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب و عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی ہے مذہب سب اماموں کا ۱۳۰۹ ق أَبُو هُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہوں سے بچاتا ہے ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچتا ہے اور جب گناہوں سے
بچا تو دوزخ سے بچا ۱۳۱۰ ق شُرَيْحٌ الْعَدَوِيُّ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ
عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ بخاری و مسلم
میں ابو شریح سے [illegible] روایت ہے کہ مہمانی کی حد تین دن ہے اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہے اور مسلمان مرد کو حلال
نہیں کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی کے یہاں یہاں تک کہ اوسکو گناہ میں ڈالے مسلم میں اتنی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کیونکر اوسکو
گناہ میں ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہو جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ

محتاج جاوے مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہے کہ ٹلتا

نہیں ہے کہاں سے اسکو کھلاؤں یا کہیں سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن

تک ہے سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہیں کہ

١٣١١ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہیں خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى

طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طاعون تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر

١٣١٢ بھیجا گیا ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طاعون شہادت ہے مسلمان

کی ف یعنی جس شہر میں طاعون پڑے اور وہاں کے لوگ وہیں ٹھہرے رہیں اور مر جاویں تو وے شہید ہیں اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیوں

١٣١٣ کے موت سے نڈر ہے اور ثابت رہے اور یہ جو فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن امت محمدی میں شہادت کا سبب ہے م مَعْمَرُ بْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم میں معمر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہوں کا بدلا گیہوں سے برابر چاہیے

١٣١٤ یعنی اگر دونوں میں کم یا زیادہ ہو تو بیاج ہے م اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ

وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم میں ابو مالک اشعری سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کا ثواب

یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی

مصیبت اور تکلیف میں نہ پڑنا ثابت رہنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اوس پر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے اگر اوس پر

عمل نکیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے ہی ہر شخص کام میں مشغول ہوتا ہے سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے

اگر نیک عمل کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے سو

ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور

نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہیں روکتی ہے یا نماز کے سبب سے قبر میں نور ہوگا اور قیامت کی

ظلمت میں نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچیگا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ میں دیا تو معلوم

فضائل طہارت و تحمید و تسبیح و نماز و صدقہ و صبر و قرآن

ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے اور نہیں تو اپنی محبوب چیز کو کیوں خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت میں
۱۳۱۵ جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان ونفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی ق ابن عمر الظلم ظلمات یوم
القیمۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیاں ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت میں
۱۳۱۶ ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا ق ابن عباس العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ بخاری اور
مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے ف امام
۱۳۱۷ شافعی کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے م معقل بن یسار العبادۃ فی الہرج
کہجرۃ الیّ مسلم میں معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے میں ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا
ف یعنی جب کشت و خون عالم میں رائج ہوا اور زمانے میں فساد پھیلا تو اوسوقت کی عبادت کا ثواب حضرت کی طرف ہجرت کے ثواب کے برابر ہوا اسواسطے
۱۳۱۸ کہ ایسے وقت میں بندگی نہایت مشکل کام ہے ق ابوھریرۃ العجماء جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز
الخمس بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہیں اور کنواں کھودنے میں اگر مزدور مر جاوے تو
بدلا نہیں اور اگر کھان کھودنے میں مزدور مر جاوے تو بدلا نہیں اور کافروں کے گڑے خزانے میں پانچواں حصہ ہے بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور
بغیر مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودنے یا کھان کھودنے میں اگر کنواں یا کھان میں گرکے
۱۳۱۹ اور مزدور دبکے مر جاوے تو کھدوانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہیں چاہیے ق ابوھریرۃ العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور
لیس لہ جزاء الا الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کا
اور جو حج کا ثواب ہے بہشت کے کوئی بدلا نہیں ف یعنی حج وہ ہے جس میں گناہ اور فسق سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہوں کو اس طرح کھو دیتا ہے
۱۳۲ کہ آدمی نیا ہو جاتا ہے ق ابوھریرۃ العمری جائزۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہے
ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہو گیا اور
۱۳۲۱ بعد اوسکے مرنے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہم نے اوپر بیان کیا یہی ہے مذہب امام اعظم کا ق جابر العمری لمن وھبت لہ بخاری اور مسلم میں
۱۳۲۲ جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی ف یعنی عمری تملیک کے سبب ملک کا ق ابو سعید الغسل
یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد بخاری اور مسلم میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر حق ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے لوگ اس حدیث کے سبب کہتے ہیں کہ جمعے کا غسل
واجب ہے لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہیں سنت اور مستحب ہے اگرچہ ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب
کہیے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہیں تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہے یعنی ثابت ہے اور نہایت مستحب ہے ق ابو ہریرۃ الفخر ۳۲۳
والخیلاء فی الفدادین من اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا
اور اترانا شور کرنے والوں میں ہے جو اونٹ والے ہیں اور نرمی مسکینی بکری والوں میں ف عرب میں حضرت کے وقت میں یہ گروہ تھے ہر ایک کی عادت بتلائی کہ اونٹ والے مزاج میں اور بکریاں چرانے
میں مسکینی کی تاثیر ہو کر اونٹ اکثر شریر ہوتا ہے اور بکری غریب اسی واسطے انبیا میں سب پیغمبر نے بکریاں چرانے کی عادت کی ق ابو ہریرۃ الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب ۳۲۴
وتقلیم الاظفار ونتف الآباط بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزیں پانچ ہیں اول ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھیں
کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچویں بغل کے بال اکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان میں کہ آدمیت ہے وہ ان پانچ چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ یہ پیدائشی باتیں
معلوم ہوتی ہیں کچھ حاجت نہیں لوگوں کے سکھلانے کی اول تو ختنہ میں پاکی اور ستھرائی ہے اور دوسرا فائدہ بھی ہے جماع میں یہ فائدہ ہے کہ میل نہیں جمتا پیشاب کا قطرہ نہیں رہتا
جماع میں زیادہ لذت ہوتی ہے اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے میں یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہے اور مونچھوں کے کترانے میں فائدہ
کہ مجوسی اور یہود کی مشابہت نہ ہو اور کھانے پینے میں کچھ نہ اٹکے اور ناخن کاٹنے میں یہ فائدہ کہ میل اور نجاست جمع نہ رہے اور بغل کے بال دور کرنے میں فائدہ
کہ میل نہ جمے اور وہاں کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور جس کو بال اکھاڑنے
کی عادت ہو تو یہی درست ہے اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہے اور دوسری حدیث میں پیدائشی چیزیں دس فرمائیں پانچ تو یہی جو اس حدیث میں ہیں اور باقی پانچ
یہ اول سر پر مانگ نکالنا جس کے سر پر بال ہوں دوسرے کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتھے مسواک کرنا پانچویں پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرت نے پانچ کو دس کر کے
کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا خ عبد اللہ بن عمرو الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس ۳۲۵
بخاری میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی
قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہیں اور دوسری حدیث میں سات فرمائیں مناسبت وقت کے جیسا ہے چاہا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے والے
پر قرآن یا حدیث میں وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب میں ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہیں سو چار گناہ تو دل سے متعلق
ہیں اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے نا امید ہونا خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے عذاب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہیں اول جھوٹی
گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہیں اول شراب پینا دوسرے یتیم کا مال

مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہیں اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہیں

اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہوں سے ہمیشہ ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے

اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی میں خلل ہے جسکا انجام مرنا ہے اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جسکو کبھی فنا نہیں اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ

۱۳۲۶ اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے م اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی

موذی ہے ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بد ذات ہوتا ہے اور بدکاری میں ہوتا ہے تعلیم نہیں قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہے اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہے

۱۳۲۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات میں داخل ہے ف یعنی اگر

کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہ ہو تو اوسکو دعا دے کہ خدا تمکو اور کہیں سے دلا دے یہ بھی خیرات میں داخل ہے اور اچھی بات سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے

۱۳۲۸ بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بخاری اور مسلم میں سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

کھنبی اوس قسم سے ہے اور اوسکا پانی آنکھ کی شفا ہے ف یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت میں من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسے کھنبی بھی بے بوئے

۱۳۲۹ ہوتے ہوئے زمین سے جمتی ہے اور اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی ٹھنڈک ہے چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَّذِيْ

يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا

گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ میں گھونٹا کریگا۔ جو آپ کو برچھا یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ میں آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جس طرح آپ کو حرام

۱۳۳۰ موت ماریگا وہ اوسی طرح کی دوزخ میں سزا پاویگا جیسے غیر کا ناحق مارنا حرام ہے ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہے م اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگوں سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ

امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن اوٹھاتے تاکا کرتا ہے یا یہ مطلب کہ قیامت میں پسینا لوگوں کے منہ تک پہونچیگا لیکن اذان

۱۳۳۱ دینے والوں کو سبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگوں میں باعزت اور سردار ہونگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار ایماندار کا بھائی ہے ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی

۱۳۳۲ ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیر خواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ

الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا

وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوی ایماندار بہتر اور پیارا ہے اللہ کے

نزدیک بہتر ہے اور دوست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہے حرص کر تو اوس چیز پر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور
مت تھک اور اگر تجھ کو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن یوں کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوس نے جو چاہا
کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ بسبب کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر
نہایت مستعد رہتا ہے جہاد کرتا ہے نیک کام بتلاتا اور برے کام سے روکنے میں کسی سے نہیں ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہے کسی رنج اور تکلیف سے
دین کے کام میں سست نہیں ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اوس سے دین کا کام بخوبی نہیں ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے
بہتر ہے لیکن بہتری دونوں میں ہے اسواسطے کہ ایمان دونوں میں موجود ہے گو اوسکا ایمان قوی ہے اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو سبب بھلائی اور سستی دور
ہونے کی علاج فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدے کے کاموں پر مستعد ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام میں سست ہو کر
تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہیں رہ سکتا سو اوسکی
بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی اس طرح ہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد میں نہ جاتا تو زندہ رہتا کہ اسکو تقدیر پر جو الزام
کرنا اور حسرت ہے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے میں اگر بولنا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہے اور ناحق پچتا کر غم
پر غم اوٹھاتا ہے

٣٣٣ ق ابو ہریرۃ المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا بخاری اور مسلم نے ابو موسیٰ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
دوسرے ایماندار کے حق میں ایسا ہے جیسے عمارت کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہے ف یعنی جیسے عمارت میں مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری
اینٹ سے ہوتی ہے اوسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہے کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے حاصل مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور دونوں اتفاق پر موقوف ہے

٣٣٤ ق جابر و ابن عمر المؤمن یأکل فی معی واحد والکافر یأکل فی سبعۃ امعاء بخاری اور مسلم نے جابر اور عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایماندار ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی حضرت نے سات بکریوں کا دودھ اوسکو پلایا پھر
دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہے تاکہ عبادت میں
سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہے کہ جانور کی طرح اوسکی حرص نہیں کم ہوتی

٣٣٥ م ابو ہریرۃ المؤمن یغار واللہ اشد غیرا مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا ایماندار غیرت دار ہوتا ہے اور خدا بہت زیادہ غیرت دار ہے ف اور ایک روایت یوں ہے کہ اسی واسطے
خدا نے ظاہر باطن کی بے حیائی سے منع کیا ہے حاصل یہ کہ غیرت ایمان کا مقتضا ہے بے غیرتی ایماندار کی شان نہیں

٣٣٦ ق عائشۃ الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأ القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا

خوب واقف ہو الکے لئے فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو کہ قرآن پڑھتا ہو اور اسکی زبان اس میں اٹکتی ہو اور قرآن پڑھنا اسپر مشکل ہو اسکو دو ثواب ملیں گے ایک
ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا **ف** یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہو اور اسکو بے تکلف پڑھتا ہو اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہو کہ وہ اون
فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جسکی زبان میں لکنت ہو اور جو محنت کرکے اوس سے حروف صحیح ادا ہو سکتے ہوں تو گویا محنت پر خدا کی کرم
اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نہ چاہیے اگر خوب واقف ہو تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر خوب نہ زبان میں چلتی تو بھی
دوہرا ثواب موجود ہی **ق** اسماء بنت ابی بکر المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ملی چیز سے آپ کو آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا **ف** ایک عورت نے کہا یا حضرت میری ایک سوت ہے تو مجھ پر اس بات میں کچھ گناہ تو نہیں
کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کروں جو حقیقت میں نہیں دی تاکہ سوت جلے اور جھٹلاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی صاف مکاری اور جھوٹ
ملائی ہے ہرگز درست نہیں کہ ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ **ق** علی المدینة حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیها حدثا او آوی محدثا فعلیه
لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم فمن
اخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ومن والى قوما بغير اذن
مواليه وفي رواية ومن ادعى الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله
منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا بخاری اور مسلم میں علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے ان دو پہاڑوں کے درمیان میں کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے
ہیں اور دوسرے کو ثور سو جو کوئی اوس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے خدا قبول نہ کریگا
اوس سے قیامت کے دن نفل عبادت کو نہ فرض کو اور امان مسلمانوں کی ایک سی ہے ادنی مسلمان بھی امان میں کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوس پر
خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بغیر اجازت اپنے اگلے مددگاروں اور سرداروں کے
اور دوسری روایت میں یوں ہے اور جو شخص اپنے باپ کے سوا غیر سے اپنا نسب لگاوے یا اپنے مالکوں کو چھوڑ کے غیروں سے نسبت کرے تو اوس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی
لعنت ہے قبول نہ کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم میں بادبی اور برے افعال درست نہیں ویسے ہی مدینے کی حرم میں بھی اور اگر لشکر اسلام
سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانوں پر اوسکی رعایت واجب ہو گئی جو اوسکی امان کو توڑے اوس پر لعنت ہے اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپس میں ایک دوسرے کی
مددگاری کا عہد کیا تو اوسکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہیں کہ شاید وہ رنجیدہ ہو اور عداوت پیدا ہو **ق** سعد بن
ابی وقاص المدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون لا یدعها احد رغبة عنها الا ابدل الله فیها من هو خیر منه ولا یثبت احد

عَلٰی لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ بہتر ہے
لوگوں کو اگر جانتے ہوتے نہ چھوڑیگا کوئی اسکو برا جان کر مگر کہ خدا دیگا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمیں لا دیگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی کڑی بھوک پیاس پر
اوسکی تکلیف پر مگر کہ میں اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف پوری حدیث یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے
لوگ مدینے سے نکل کر وہاں جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والوں کو مدینہ چھوڑنا بہتر نہیں اور اگر کوئی وہاں سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان
نہیں اوس سے افضل لوگوں کو خدا وہاں لا دیگا پھر فرمایا کہ جو مدینے میں تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ میں ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت
ثابت ہوئی اور وہاں کے رہنے والوں کو عمدہ بشارت ہے ۳۴۰ خ اَنَسٌ اَلْمَدِيْنَةُ يَأْتِيْهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے میں دجال آویگا تو فرشتوں کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری
کرتے ہیں سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہاں وباء بھی نہ آویگی ۳۴۱ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہے جس سے کہ محبت رکھتا ہے ف ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے
واسطے تو نے کیا سامان کیا ہے اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہیں لیکن میں اللہ اور اوسکے رسول
کی محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہے یہ حدیث بشارت ہے اہل محبت کو ۳۴۲ م اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ مسلم میں انس اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں گالی دینے والوں نے جو
کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر دو شخص آپسمیں ایک دوسرے کو گالی دیویں تو دونوں طرف کی
گالیوں کا گناہ اوسی پر ہے جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب میں زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیاں
دیں تو دونوں گناہ میں شریک ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن صبر جواب دینے سے بہتر
افضل ہے ۳۴۳ ق ابْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہے نہ اوسکو ہلاکی میں ڈالتا ہے ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو بلا میں پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد
نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ۳۴۴ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ
يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری و مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر میں سوال ہوتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے
کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے سو یہی مطلب ہے خدا کے قول کا جو قرآن میں ہے کہ ایمان والوں کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہے ف یعنی جو قرآن

میں ہو تاہے کا ایمان اور ذکر ثابت ہے پر خلاف ثابت کہتا ہو ثبوت اثبات سے ترجمہ و رسالت کی گواہی ہو معلوم ہوا کفر کا سوال جواب قرآن اور حدیث سے ثابت ہے

١٣٤٥ ق عن عبد الله بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں ف یعنی زبان سے غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ چرا وے

١٣٤٦ ق عن عبد الله بن عمرو المهاجر من هجر ما نهى الله عنه بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہے جو اسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اسکو کہتے ہیں کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک میں جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہوگی جو باطن سے ہجرت کرے یعنی چھوٹا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہے

١٣٤٧ ق عن عمر الميت يعذب في قبره بما نيح عليه وفي رواية ما نيح عليه بخاری اور مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر میں نوحہ کرنے سے ف [illegible] یہ عذاب اس صورت میں ہے کہ وہ آپ اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان میں نوحہ گری ہوتی ہو [illegible] وجود قدرت کے منع نہ کرے

١٣٤٨ م عن جابر الناس تبع لقريش في الخير والشر مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی میں قریش کے تابع ہیں ف یعنی قریش کی قوم عرب میں سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اگر وہ بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہے کہ جو خاندانی کے طریق کو لوگ پکڑتے ہیں

١٣٤٩ ق عن ابي هريرة الناس تبع لقريش في هذا الشأن مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم الناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا تجدون من خير الناس اشد الناس كراهية لهذا الشأن حتى يقع فيه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس امر [illegible] میں مسلمان اونکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیوں کا حال کھانوں کا سا حال ہے جو اون لوگوں میں کفر کی حالت میں [illegible] ہی لوگ اسلام میں بھی افضل ہیں جس وقت کہ دین یا ہو سیار ہو جاویں اور احکام شرعی کو خوب سمجھیں آدمیوں میں بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت [illegible] ہو [illegible] اس خلافت سے جب تک کہ اوس [illegible] ف یعنی قریش [illegible] ریاست قائم رہی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی پھر قریش کے آگے [illegible] ہو [illegible] جیسے کہ کان کئی طرح کی ہوتی ہیں کہ بعضی کان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کہ بعضے خاندان عمدہ ہیں شجاعت [illegible] ریاست غیرت ہمت اونمیں پیدائشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان [illegible] ایسے نہیں ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر میں بہتر خاندان تھا وہی اسلام میں بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علی نور ہوگی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے [illegible] کچھ فضیلت نہیں [illegible] فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت کرتا ہو [illegible] یعنی جو خالص کفر میں اسلام سے بہت نفرت کرتا ہو اسلام کے بعد بھی اسی طرح [illegible] جیسے عمر فاروق اور خالد وغیرہ اسواسطے کہ جو کفر میں بہت مضبوط ہو وہ اسلام میں بھی خوب مضبوط ہو [illegible] لوگ جو جھگڑتے ہیں [illegible] دو طلب کرتے ہیں خلافت

۱۳۵۰ اور امانت سے نہ ملی سرداری کہ اوسکو رکھتا ہو وہی افضل ہو اس واسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہیں اور جب کہ اوسکو سردار بنایا تو وہ جانفشانی کرتا ہو ق ابن عمر
النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیوں کی مثال جیسے سو اونٹ کے
اون میں پاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف یعنی جیسے سو اونٹ میں بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہیں نکلتا ویسے ہی سو آدمیوں میں ایک بھی کامل آدمی صحبت کے
لائق نہیں مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہیں اور کامل کمیاب

۱۳۵۱ م ابو موسیٰ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ
وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ
مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہیں آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہو یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور میں پناہ ہوں اپنے
اصحاب کی پھر جب میں جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہو یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہیں میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے
رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم میں ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا وہ فوراً حضرت سے
حل ہو جاتا حضرت کے بعد صحابہ میں اختلاف ہوا اول خلافت میں بعد اوسکے بعضے مسائل میں اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد
اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا

۱۳۵۲ ق ابن عمر الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے ف
امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے علی مرتضیٰؓ سے کہ حضرت وتر کی
تین رکعتیں پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور ابو ایوبؓ سے اور جامع الاصول میں بخاری و مسلم کی حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں جیسے مغرب کی تین رکعتیں ہیں
وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے جسکو جاگنے پر اعتماد ہو

۱۳۵۳ ق عائشہ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کر دینے کا حق اوسی کا ہے جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہے

۱۳۵۴ ق ابو ہریرہ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ف
یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے بچھونے پر اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اوسکی قسمت میں پتھر
یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے

۱۳۵۵ ق ابو ہریرہ الْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کا لا اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے ف یعنی تجارت میں جھوٹی قسم

کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اوسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا اور کبھی
بہی اوسکو جھوٹھا جانکر اوس سے خرید و فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری و بیوپار کی برکت راستی مین ہو ١٣٥٦ خ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْيَمِينُ عَلَى النِّيَّةِ
عَلَيْهِ بخاری نے ابن عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہو جب کہ مدعی گواہ
نہ لاوین ١٣٥٧ م اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہو ف
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی ہی معتبر ہو پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو
اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہو

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین
ہین جن کے سرے پر ایما کا لفظ ہو ١٣٥٨ م اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین حاضر نہو ف حضرت نے اوسلئے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین
خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو بدخیال آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات میں عورت کا نکلنا درست نہیں ١٣٥٩ ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ
امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان
مرد کو چھڑا دیگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے ١٣٦٠ م جَرِيرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وورد
اَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم میں جریر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو اللہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک
روایت میں یون ہو کہ جو غلام بھاگا گا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ اونمین پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر
بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہیں جانا تو کافر نہیں ہوا اوسنے کفران نعمت کیا ١٣٦١ م اَبُوهُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوهَا وَاَقَمْتُمْ فِيهَا
فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس بستی میں تم گئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اوسی میں ہو اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو اللہ اور اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور
رسول کا ہو پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہین ف اس حدیث میں بیان ہو فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافر والے خالی کر دیا صلح سے
قابو میں آیا وہ سب کا سب نذل ہو بیت المال کا اوسکو فی کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہاں جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوینگے
اوسلئے کہ مصارف بیت المال میں غازی بہی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اوسکو
غنیمت کہتے ہین ١٣٦٢ خ عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ

عمر فاروق نے کہا اور جسکی تین مسلمان گواہی دیں خدا اوسکو بہشت میں داخل کریگا عمر فاروق نے کہا پھر ہم نے کہا اور دو آدمی کی گواہی سے بہشت میں لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بہی بہشت میں لیجاتی ہی عمر فاروق نے کہا پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانوں کی گواہی نجات کا سبب ہے

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ایکم ہی

۳۶۰ | **خ** ابن مسعود أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ بخاری میں عبداللہ بن مسعود نے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کون تم میں ایسا ہو جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم میں ایسا نہیں اوسکے نزدیک اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو اللہ اوسکا مال تو وہی ہے جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اوسکے وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہے جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ میں خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہیں کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہیں وے نادان ہیں کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا دینگے اسکے کچھہ کام نہ آیا

۳۶۱ | **م** عقبة بن عامر أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ يُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ مسلم میں عقبہ بن عامر نے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کون تم میں ایسا ہے کہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے کوہان والیاں لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی چوری اور غصب کیا کسی اور کا حق کاٹا ہو تو ہم نے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہیں حضرت نے فرمایا او پھر کیوں نہیں تم میں سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہو کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتیں قرآن کی پڑھے اوسکے حق میں بہتر ہو دو اونٹنیوں سے اور تین آیتیں بہتر ہیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں بہتر چار اونٹنیوں سے اور اسی طرح آیتوں کا شمار اونٹنیوں کے شمار سے بہتر ہے یعنی پانچ آیتیں پانچ سے اور چھہ چھہ سے **ف** بطحان او عقیق مدینے سے دو کوس پر دو نالے ہیں وہاں بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہیں اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا حاصل مطلب کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہو اسلئے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے اور دنیا کا فانی

۳۶۲ | **م** جابر أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ يعنى جدياً اسك ميتاً فتناوله فأخذ بأذنه فقالوا ما نحب أنه لنا بشيء وما نصنع به قال أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ أَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہو کہ بکری کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درم سے ملے بھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا او ہم نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو

لے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمیں عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہیں سو اب تو بھلا کیونکر یا چیز ہو کہ اوسمیں جان نہیں پھر حضرت نے فرمایا
خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہے ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ
۱۳۶۶ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل و ناپاک ہے مر ابو ہریرہ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ قَالَهُ لَنَا
تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسکو یاد ہے وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے ٹھیکرے کا کنارہ
حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس میں حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوگی ف یعنی شب قدر آخر مہینے میں تھی جب کہ چاند باریک ہو گیا تھا
۱۳۶۷ عالم کے سامنے ذات مراتب اور حدیثوں میں بیان کرتی ہے فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر نشان خ ہے أَنَسٌ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ
قَالَ لِلْيَهُودِ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَالُوا أَخْيَرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیسا شخص ہے تم میں عبد اللہ بن سلام جب حضرت نے مدینے کے یہودوں کو کہا عبد اللہ بن سلام کے
مسلمان ہونے کے بعد یہودی نے کہا وہ ہمارا افضل ہے اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتاؤ تو کہ اگر عبد اللہ
مسلمان ہو جاوے یہودی نے کہا کہ خدا اوسکو اسلام سے پناہ میں رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
تو یہودی نے کہا کہ یہ شخص ہم میں نہایت برا ہے اور برے کا بیٹا اور اوسکو نہایت گھٹایا تو عبد اللہ بن سلام نے کہا اسی بات سے میں ڈرتا تھا یا رسول اللہ ف عبد اللہ بن
سلام مدینے کے یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑی مفتری ہیں میرے اسلام کے ظاہر ہونے سے پہلے میرا
حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ میں مسلمان ہوا ہوں تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد اللہ ایک مکان میں پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے
اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبد اللہ کا حال پوچھا اول وے لوگ اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہے اہل باطل کا
۱۳۶۸ کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہیں اور جسنے کہ اونسے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوس پر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہیں مر ابن عباس أَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوا
وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسٰى هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ
أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ
نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا ازرق نالا ہے حضرت نے فرمایا گویا
کہ میں دیکھتا ہوں موسی کو کہ اوترتا ہے ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہے خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی اے رب میں تیرے حضور میں حاضر ہوں

پھر حضرت آگے تشریف لے چلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہو اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہو حضرت نے فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں یونس بن متی کو سرخ اونٹنی جوان
اور پشمین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہو اوسکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہو اور وہ بھی اللھم لبیک کہہ رہا ہو **ف** یعنی حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے
اور مدینے کی راہ میں فرمایا حضرت نے یہ حال خواب میں دیکھا یا وحی سے جو کچھ دیکھا **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے شروع پر استفہام کا

۱۳۶۹ امر ہو **ق** مالک بن بحینۃ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مالک سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کیا صبح کی تو چار رکعتیں پڑھتا ہو کیا صبح کی تو چار
رکعتیں پڑھتا ہو **ف** صحیح مسلم میں عبداللہ بن مالک سے روایت ہو کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہو اور موذن اقامت کہتا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف میں پڑھنا منع ہو اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہو اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہو

۱۳۷۰ **ھ** ابو ہریرۃ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ
قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ
فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَہَتَّہٗ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہو کہ غیبت کیا
چیز ہو اصحاب نے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسکا نام غیبت ہو
لوگوں نے کہا بھلا فرمائیے تو اگر میرے بھائی میں سچ مچ وہی بات ہو جو میں نے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی میں فی الحقیقت وہی ہو جو تو نے کہا
تھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمیں وہ بات نہیں جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا **ف** یعنی سچی بات کا نام تو غیبت ہو اور
اگر جھوٹی بات ہو تو اوسکا نام بہتان ہو خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی برا مانے وہی غیبت ہو خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن
کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہو لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے
روبرو اور فاسق کی جو کھلے پردہ گناہ کرتا ہو اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا لنگڑا تو درست ہو

۱۳۷۱ **ھ** ابو ہریرۃ اَتَدْرُوْنَ
مَا ھٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِہٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَھُوَ یَھْوِیْ فِی النَّارِ الْاٰنَ
حِیْنَ انْتَھٰی اِلٰی قَعْرِھَا **قَالَ** لَمَّا سَمِعَ وَجْبَۃً مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا
ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ میں ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ میں اب تک اوترتا تھا
یہاں تک کہ اوسکی تہ میں پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا **ف** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ ہم اصحاب حضرت کی
خدمت میں حاضر تھے کہ سنی ایک ایسی آواز جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ
کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہو

۱۳۷۲ **ھ** ابو ہریرۃ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ

المفلس من امتی من یاتی یوم القیمة بصلوة وصیام وزکوة ویاتی قد شتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفک دم هذا وضرب
هذا فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت
علیه ثم طرح فی النار مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ
جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیکر اور حال
اسکا یہ ہو کہ اسکو گالی دی اور اسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اسکو مارا سو اسکی نیکیوں سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور
اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصاص ادا ہونے سے پہلے اوسکی نیکیاں ہو چکینگی تو اون مظلوموں کے گناہ لیے جاوینگے سو اوس ظالم پر ڈالے
جاوینگے پھر وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیاں کم ہوئیں اور لوگوں کے
حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جسکی نیکیاں چھن گئیں اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ
دنیا میں نہایت مالدار ہو اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حساب اور کثرت عبادت پر نہ پھولے خ عمر

۳۳۷

اتدری من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے
پاس آیا کہ تمکو تمہارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اول حدیث جبرئیل میں مفصل ہو چکا ق ابن مسعود اترضون ان تکونوا

۱۱۷۵۱

ربع اهل الجنة قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیده انی لارجوا ان
تکونوا نصف اهل الجنة وذلک ان الجنة لا یدخلها الا نفس مسلمة وما انتم فی اهل الشرک الا کالشعرة البیضاء
فی جلد الثور الاسود او کالشعرة السوداء فی جلد الثور الاحمر بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم
اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں چوتھائی ہو ہم نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو ہم نے کہا
ہاں حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں آدھے ہوگے اسواسطے
کہ بہشت میں سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہیں ہو تم اہل شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا جیسے ایک سیاہ
لال بیل کی کھال میں ف یعنی آدھی بہشت میں امت محمدی ہوگی اور نصف میں اور پیغمبروں کی امتیں ہونگی اول حضرت نے [illegible] فرمایا
پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کریں اور [illegible] خوشی میں ترقی ہو ق عمر اترون هذه المرأة طارحة ولدها

۱۳۷۵

فِي النَّارِ قلنا لا والله فقال لله ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها ما قاله حين راء امرأة من السبي تبتغي اذا
وجدت صبيا في السبي اخذته فالزقته ببطنها فارضعته بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم
جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہے اپنے لڑکے کو آگ میں ہمنے کہا قسم ہے خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکیگی تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ خدا کا رحم اپنے بندوں پر بہت زیادہ
ہے اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہے جب اوسنے قیدیوں میں اپنے
بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث میں بیان ہے وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا
۳۷۶ مطلب حل ہوتا ہے **م** اتريدون ان تقولوا كما قال اهل الكتاب من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا واطعنا
غفرانك ربنا واليك المصير **قاله** لما نزلت لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه
يحاسبكم به الله فقالوا كلفنا من الاعمال ما نطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد انزلت عليك هذه
الآية ولا نطيقها مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب والوں نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا
مانا بلکہ تم یوں کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا
کہ سورۂ بقرہ کے آخر میں یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب
خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اون کاموں کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہیں مثل نماز اور روزہ اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت
اوتری اور یہ ہمارے قابو میں نہیں **ف** یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے اختیار میں نہیں اگر اسکا بھی حساب ہو تو ہمارا
کہیں ٹھکانا نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی کرو یہ بندے کو لائق نہیں کہ اپنے مالک کے حکم میں تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی
ان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ وہ آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے فرمانے ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو
تکلیف نہیں دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہے یعنی خیالات اور خطرات پر مواخذہ نہیں تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ سب علما کا یہ مذہب ہے کہ خطرات پر
۳۷۷ مواخذہ نہیں لیکن عزم پر مواخذہ ہے عزم اوس ارادے کو کہتے ہیں جو دل میں جم گیا ہو اور ٹھہر چکا ہو **خ** ام سلمة اتريدين ان يدخل الشيطان
بيتا اخرجه الله منه **قاله** [illegible] الى ام سلمة بخاری میں حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اوس گھر میں داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے یہ حضرت نے اوس عورت سے
فرمایا جو ام سلمہ کی [illegible] حضرت [illegible] ام سلمہ صاحبہ [illegible] گئے تب کوئی عورت [illegible]

آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہو اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر میں داخل کیا چاہتی ہو
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے مجلس کرنا شیطانی کام ہے مصیبت میں صبر چاہئے کہ اسی سے کام بچا رہے

۱۳۷۸ ق عائشة أتريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك قاله لامرأة رفاعة القرظي وقد طلقها ثلاثا

بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر پلٹ جاوے یہ نہیں درست ہے جب تک کہ تو اس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہیں درست ہے یہ حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دے دی سو میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو میں نے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوند سے نکاح نہیں درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

۱۳۷۹ ق البراء بن عازب أتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها وألين

بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں **ف** ایک بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا عیش اسباب اس لائق نہیں کہ اوسکی خواہش کیجئے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب جنت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی

۱۳۸۰ ق أبو بكرة أرأيتم إن كان أسلم وغفار ومزينة وجهينة خيرا من بني تميم وبني عامر وأسد وغطفان أخابوا وخسروا قال نعم قال والذي نفسي بيده إنهم لأخير منهم قاله للأقرع بن حابس حين قال إنما بايعك سراق الحجيج من أسلم وغفار ومزينة وجهينة

بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اونکو نقصان اور ٹوٹا پڑے لوگوں نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا
قسم ہے اوس پاک کی [illegible] قوم بہتر ہے [illegible]
کہ اوسنے حضرت سے یوں کہا [illegible] حاجیوں کی چوروں نے بیعت کی ہے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ [illegible]
قوم کے کی [illegible] عمر کی حالت میں حاجیوں کا اسباب لوٹ لیتے تھے [illegible] اور بنی عامر اور [illegible]

اور سلمہ وغیرہ مسلمان ہوچکے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے
لگا اور قوم کی بڑائی اور تجارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہو جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری
اور شرافت ذاتی بدون دین داری کے کچھ حقیقت نہیں شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ؛ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

١٣٨١ ق انس ارایت ان منع اللہ الثمرۃ بم یستحل مال اخیہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ کہ اگر خدا
روک لے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے مال کو حلال کرلیگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب میں ہوچکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے

١٣٨٢ سے منع کیا یعنی قبل پکنے کے اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا خ ابو امامۃ ارایت حین خرجت من بیتک الیس
قد توضأت فاحسنت الوضوء قال بلی یا رسول اللہ قال ثم شہدت الصلوۃ معنا قال نعم یا رسول اللہ قال
فان اللہ قد غفر لک حدک او ذنبک بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا
کیا تو نے اچھی طرح وضو نہیں کیا تھا اوسنے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا اوسنے کہا ہاں یا رسول اللہ
حضرت نے فرمایا سو بتحقیق خدا نے تیری حد بخشی یا تو فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق
کیا مجھ پر حد مارئیے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی کیا پھر حضرت نماز میں مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز میں شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے
کہا کہ مجھ پر حد مارئیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت میں صاف آیا ہوا اسی
واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہوجاتے ہیں اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا

١٣٨٣ کہ ہم کو تفحص ضرور نہیں اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے ق ابن عمر ارایتکم لیلتکم
ہذہ فان راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الارض احد بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اپنی اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہے کوئی باقی نہ رہیگا
ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر میں ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس یا زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر
ہوگی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر الٰہی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیہودہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے
جھوٹھے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے

١٣٨٤ اوسکا دعوی غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے ق ابن عباس ارایت لو کان علی امک دین فقضیتہ

أكان يؤدي عنها قالت نعم قال فصومي عن أمك بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتی بھلا اوسکی طرف سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور اوسپر قرض روزے تھے اگر میں روزے رکھوں تو اوسکی طرف سے ادا ہوں گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہے وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے اسحٰق کا اور اکثر امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری حدیث ہے کہ زندگی میں کسی کے بدلے روزہ رکھنا درست نہیں اسی طرح بعد موت کے بھی

١٣٨٥ **ق** ابو هريرة أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم میں سے کسیکے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اوسمیں سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل باقی نہ رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہے پانچ نمازوں کا کہ اوسکے سبب سے حق تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے **ف** یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہیں رہتا اوسی طرح نمازی کے سارے گناہ نہیں رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجھنا بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں بھی حضوری دل اور ہیبت رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیئے تاکہ گناہوں کا میل دل سے چھوٹے

١٣٨٦ **ق** جابر أصليت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما وفي رواية ثم فاركع ركعتين وتجوز فيهما قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد على المنبر فقعد سليك قبل أن يصلي بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت میں ہے کہ اوٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور اونمیں اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہیں درست ہوسکتی کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھے تو نماز اور کلام نہیں چاہیئے

١٣٨٧ **ق** ابو هريرة أصدق ذو اليدين بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے **ف** مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے اور جماعت میں صدیق اور فاروقؓ بھی تھے مگر ہیبت سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام اوسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ

سوال کیا حضرت نے فرمایا کچھ بھی نہیں یعنی نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں تب حضرت نے اصحاب
طرف متوجہ ہو کر حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہے اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت آگے کو بڑھے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے
نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاوی نے کہا ہے کہ اوس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا یہ کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے
شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا
کہ جب امام بھولے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے نہ کلام کر کے
اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم **ق** كَعْبُ بْنُ

٣٨٨ عُجْرَةَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً لَا أَدْرِي
بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ قَالَ لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھ کو تکلیف دیتے ہیں تیرے
سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں
نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں **ف** معلوم ہوا کہ جب
محرم کو سر کی جوں تکلیف دیویں تو بالوں کو منڈا دے اور یہ کفارہ دے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ

٣٨٩ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیاں موٹی موٹی پاوے
ہم سب نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے وہ اس کے حق میں بہتر ہے تین گابھن اونٹنیوں موٹی تازی والیوں سے **خ** أَبُو سَعِيدٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ

٣٩٠ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات میں پڑھے **ف**
صحابہ نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل هو الله قرآن کی تہائی ہے یعنی اس کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے **م** سَعْدُ بْنُ

٣٩١ أَبِي وَقَّاصٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ
تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے
اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پس حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو

اوسکے واسطے بڑی نیکیاں لکھی جاوینگی اور بہت سے گناہ مٹ جاوینگے اگرچہ وہ گنہگار ہو ف یعنی جب یہاں سے پہنچے سے بڑی نیکیاں ہونگی تو
کہ فقط ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہو تو سو کا دو چند ہزار ہوا **فصل** پانچویں فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر الا ہو قال او هریرة

۱۳۹۲ الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه انه اعور وانه یجیء بمثال الجنة والنار فالتی یقول انها الجنة
هی النار وانی انذرکم کما انذر به نوح قومه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا
ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت
مین آگ ہوگا اور مین تمکو ڈراتا ہوں جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

۱۳۹۳ ما ابو ذر الا اخبرک باحب الکلام الی الله ان احب الکلام الی الله
سبحان الله وبحمده **قاله له** مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہوں خدا کے بہت پیارے کلام کو سو حضرت
پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان الله وبحمده ہو یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا

۱۳۹۴ ق علی الا اخبرک ما هو خیر لک منه تسبحین الله ثلاثا
وثلثین وتحمدین الله ثلاثا وثلثین وتکبرین الله اربعا وثلثین **قاله** لفاطمة رضی الله عنها حین سألته خادما
بخاری اور مسلم میں علی مرتضیؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہو سبحان الله تینتیس بار اور الحمد لله تینتیس بار
اور الله اکبر چونتیس بار یہ حضرت نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب کہ اونھوں نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی **ف** پوری روایت یوں ہو کہ حضرت فاطمہؓ
حضرت کے پاس گئیں چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہیں اوس وقت
حضرت سے ملاقات نہ ہوئی حضرت عائشہؓ سے پیغام کہہ آئیں جب حضرت تشریف لائے تب حضرت عائشہؓ نے پیغام پہنچایا اوسی وقت حضرت
اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون
لیٹے رہو پھر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرو یا خود مقصود حضرت کے حضرت فاطمہؓ کو
لونڈی دینی اور یہ ذکر الہی سکھلانا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہو کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس ذکر کو پڑھے
تو اوسکی ماندگی جاتی رہے

۱۳۹۵ سلمة بن الاکوع الا اخبرکم باشد حرا منه یوم القیمة هذین الرجلین الراکبین المقفیین
مسلم میں سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ گرمی اور سوزش ہو یہ دونون
سوار مرد مین جو پیٹھ پھیر کے چلے حضرت نے اشارہ دو مسافرون کی طرف کیا **ف** مسلم میں سلمہؓ سے روایت ہو کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی میں نے
اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین

۱۳۹۶ وحارثة بن وهب الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو اقسم على الله لابره الا اخبركم باهل النار كل عتل جواظ مستكبر بخاری و مسلم میں حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤں جو بیچارے غریب ہوں لوگوں کی نظروں میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہاں میں تمکو بتلاؤں دوزخی لوگ جو جھگڑالو موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہو ف یعنی بہشت غریب نیک مسلمانوں کا مقام اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والوں کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پرواہ نہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے

۱۳۹۷ وزيد بن خالد الجهني الا اخبركم بخير الشهداء الذي يأتي بشهادته قبل ان يسألها مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں بتلاؤں بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھے سے پہلے گواہی دیوے ف بے مانگے گواہی دینا اوس صورت میں افضل ہے جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت معاملات میں قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہیں چاہیے اونکی مذمت میں اور حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد وہ لوگ پیدا ہو نگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہو جاوینگے

۱۳۹۸ وابو واقد الليثي الا اخبركم عن النفر الثلاثة اما احدهم فأوى الى الله فآواه الله واما الآخر فاستحيا فاستحيا الله منه واما الآخر فأعرض فاعرض الله عنه بخاری و مسلم میں ابو واقد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں میں خبر دیتا ہوں تین شخص کی سو اون میں ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو منہ موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری میں ابو واقد سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت مسجد میں بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اون میں سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو میں سے ایک نے حلقے میں مکان خالی پایا سو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تب حدیث فرمائی یعنی جو اہل مجلس میں بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اوسکی قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس میں شریک ہوا اور تیسرے نے جب بے لائق جگہ نہ پائی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہے لیکن ثواب میں کم ہے اور وہاں سے بھاگ کر چلے آنا گناہ ہے

۱۳۹۹ وابو هريرة الا ادلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطى الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہ مٹاتا ہو تمکو اور درجے بلند کرے صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سختی کے وقت میں اور کثرت آمدورفت مسجدوں کی اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو یہی حقیقت میں محبوس رہنا ہے ف رباط اوسکو کہتے ہیں کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی

اور

اور کہو پاس سے جاوین تاکہ فرشتون کا لشکر آئے پاس اوسکے اور نکالا جاوے ... شیطان کے لشکر کو ... کہتے ہین بعض وقتون مین پورا وضو کرنا نہایت سختی مین یا بیماری مین اچھی طرح ہر عضو کا دھونا اگرچہ تکلیف ہو اور وضو کی کثرت اور دور سے مسجد مین آنا نماز کے واسطے اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھا رہے

١٤٠٠ ق عائشةؓ الا استحیی من تستحیی منه الملائکة یعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا نہ شرماؤن مین اوس سے کہ فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفانؓ سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے صدیقؓ اور فاروقؓ آئے اور بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے کپڑا درست کر لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ ہو اتنا ایمان زیادہ

١٤٠١ خ ابو بکرة الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول الله قال الاشراک بالله وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس وقال الا وقول الزور وشهادة الزور الا وقول الزور وشهادة الزور الا وقول الزور وشهادة الزور فما زال یقولها حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی و ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دیے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک کہ مین نے کہا کہ حضرت نہیں چپ ہونگے

١٤٠٢ م ابن مسعودؓ الا انبئکم ما العضه هی النمیمة القالة بین الناس مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت کہنے سے لوگون مین فساد ڈالے

١٤٠٣ ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی الله وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لهم رحم ابلها ببلالها بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہیں میرا تو مددگار خدا ہے اور مسلمانون مین جو نیک ہے اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہے مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہے مین اوسکو تر و تازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل کر کے کہا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہیں واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کیا گیا اوسکا فلانا نام ہے ہمکو کچھ ضرور نہیں ہے چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہے اسکو صاحب پر حوالہ کرنا بہتر ہے اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیقؓ اور فاروقؓ یا علی مرتضیؓ مراد ہین واللہ اعلم

١٤٠٤ ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ههنا وان القسوة وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعة ومضر بخاری اور مسلم مین ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ایمان ادھر ہے اور مقرر کرکے اپنی اور دلون کی سختی ان لوگون مین ہے جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پونچھون کے

ہاں سے جو ہے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں یعنی قوم ربیعہ و مضر میں **ف** اون حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی سو بیچے
اون کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر کے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کروے
ہلاکت کے سبب مخالف ہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہو اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونوں سینگ اوسمیں لگا دیتا ہے کہ کافروں کا سجدہ
اوسی کی طرف واقع ہو ۴۰۵ م عُقبةَ بنِ عامرٍ أَلَا إِنَّ القُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ القُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ القُوَّةَ الرَّمْيُ قالَهُ عَلَى المِنْبَرِ
وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیراندازی ہے
حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ آیت پڑھی کہ کافروں کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہو سکے **ف** قرآن میں قوت کی لفظ محتمل تھی حضرت نے
اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا انکو حکم کرتا ہے تیراندازی ہے تیراندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار یہی تھا اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی
میں داخل ہو اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار بھی دور سے ہے ۴۰۶ ق المِسْوَرُ بنُ مَخْرَمَةَ أَلَا إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ المُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ
فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ
بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہیں کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کردیں سو میں اونکو اجازت نہیں دیتا پھر بھی میں اونکو اجازت نہیں
دیتا پھر بھی میں اونکو اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیدے اور اونکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے
مجکو بھی وہ چیز رنج دیتی ہے جو اوسکو رنج دیتی ہے اور مجکو تکلیف دیتی ہے جو اوسکو تکلیف دیتی ہے **ف** علی مرتضی نے ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا
فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو یہ گمان ہے کہ حضرت اپنی بیٹیوں کے واسطے غصہ نہیں کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح
کرتے ہیں تب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف کردیا اگر کوئی کہے کہ شرع میں چار نکاح مرد کو درست
ہیں پھر حضرت نے کیوں منع کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت صاحب شریعت تھے حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کریں اسواسطے کہ حضرت کے علاوہ
مرضی کا شرع میں درست نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہیں اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ
کی بیٹی سے نکاح جائز ہو ۴۰۷ ق فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ العَالَمِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الأُمَّةِ قَالَهُ لَهَا
بخاری اور مسلم میں فاطمہ زہرا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہیں ہوتی کہ تو مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بیبیاں ہوں فرمایا اس امت کی
عورتوں کی سردار ہو یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا **ف** مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کے پاس بیٹھی تھیں کہ فاطمہ زہرا

فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام ۱۲

آئی

آئیں حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی کی یعنی کان میں بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگیں جب حضرت نے اونکو
غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر وہ ہنسنے لگیں میں نے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ نے کہا کہ حضرت کا بھید تو میں نہیں ظاہر کرنیکی
پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہے اوسکی میں تمکو قسم دیتی ہوں کہ اون سرگوشی کا حال مجھے بتلا دو فاطمہ نے
کہا ہاں اب تو کچھ مضائقہ نہیں اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال
دو بار دور کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اسواسطے میں رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان میں کہا کہ میرے
اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو میں تیرا بہتر پیشوا ہوں اور کیا تو اس سے راضی نہیں ہوتی کہ جنتی عورتوں کی سردار ہووے
۱۴۰۸ یا یوں فرمایا کہ مسلمانوں کی عورتوں کی سردار ہو اس حدیث سے بڑی بزرگی اور فضیلت فاطمہؓ کی ثابت ہوئی **ق** اِبْنِ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا
یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا اَوْ یَرْحَمُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہیں کرتا ولیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے
ف مصابیح میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن
ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش میں بیہوش پڑے ہیں پوچھا کہ کیا یہ مر گیا لوگوں نے
کہا کہ غش میں ہے تو حضرت روئے اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل میں غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا
۱۴۰۹ درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہے **خ**
اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہیں آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے وے گالی دیتے ہیں مذمم کو
اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں تو محمد ہوں **ف** محمد کے معنی ہیں نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی ہیں نہایت برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے
حضرت کو محمد کہنے کے بدلے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجھکو اونکی
۱۴۱۰ بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہیں تو مجھکو کیا میرا نام تو حقیقت میں محمد ہے **م** حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ اَلَا رَجُلٌ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ
جَعَلَہُ اللّٰہُ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَھَا ثَلٰثًا لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ مسلم میں حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی
نہیں جو ہمکو قوم کفار کی خبر لادے تو خدا اوسکو قیامت میں میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات میں فرمایا **ف** جنگ احزاب یعنی

...نے جمع ہوکر گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافروں کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت نہ ہوئی پھر حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو مجھکو اب کچھ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا نام لیا گیا مجھکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے چلا جا وہاں کسیکو چھیڑیو
مت حضرت کے پاس سے چلا تو مجھکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ میں حمام میں ہوں جب میں وہاں پہونچا تو میںنے ابو سفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ
سینکتا ہے میںنے چاہا کہ ایک تیر اوسکو ماروں لیکن حضرت کی بات یاد کرکے میں رک رہا پھر میں پلٹ آیا اور حضرت کو اونکی خبر پہونچائی تو حضرت نے اپنا
کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجھکو اوڑھایا میں گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے
حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ۴۱۱ م جابرؓ الا لا یبیتن رجل عند امرأة ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کواری نہیں مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی
عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی ہو لیکن اس حدیث میں کواری عورت پاس رہنے سے
صاف منع نہیں فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یوں ہے کہ کواری پاس اجنبی مرد نہیں رہتا ۴۱۲ خ ابن عمرؓ الا من کان حالفا فلا یحلف الا
باللہ بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کھایا چاہے تو سوا خدا کے کسی کی قسم نکھاوے ف جاہلیت کفر میں
عادت تھی کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہو مخلوق کی قسم
کھانا درست نہیں ۴۱۳ م جندب بن عبداللہ الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائهم وصالحیهم مساجد
الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انهاکم عن ذلک مسلم میں جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے
تھے اپنے پیغمبروں اور اولیا کی قبروں کو مسجدیں بناتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبروں کو مسجدیں نہ بنائیو میں تمکو اس سے منع کرتا ہوں ف قبرستان میں نماز پڑھنا اسواسطے
منع ہے کہ اسمیں شبہہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہے بلکہ اول شرک عالم میں اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے تاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبر کو
سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہے تو صاف کفر ہے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر الم ہے ۴۱۴ ق عبداللہ بن عمروؓ الم اُخبر انک تصوم
ولا تفطر وتصلی اللیل فلا تفعل فان لعینیک حظا ولنفسک حظا ولاهلک حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من کل
عشرة ایام یوما ولک اجر تسعة [illegible] وانک اذا فعلت ذلک هجمت عیناک ونفهت نفسک بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا مجھکو خبر نہیں ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے سو ایسا مت کیا کر اسواسطے کہ تیری دونوں آنکھوں کا حصہ ہے یعنی حق

اور تیری جان کا حصہ ہے اور تیری جورو کا حصہ ہے سو روزہ رکھ اور کبھی کھا اور رات کو نماز پڑھ اور سو بھی کر اور روزہ رکھا کر ایک دن اور ایک دن نہیں کہ اوسکو
اوس دن کے سوا ہے اور دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ البتہ جو تو یوں ہی کریگا تو دونوں تیری آنکھیں ناتوانی سے اندر گھس جاویگی اور ضعیف ہو جاوے گی
تیری جان **ف** عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد تھے اونہوں نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت میں مشغول رہتے جورو سے جدا ہو گئے
ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہے اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھے خبر
نہیں لیتا شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو اونکے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت
کرتا ہے کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط کرے کہ حقوق ضائع ہوں
٢١٥ نہ اتنی تفریط کہ جانوروں کی طرح جماع اور خواب و خور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ
يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا اون
آیتوں کو جو اس رات کو اوتریں اونکے برابر کبھی نہیں دیکھیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو
کیا تھا بال میں گیارہ گرہیں دی تھیں جب قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اوتریں تو گیارہ گرہیں کھل گئیں حضرت کو صحت حاصل
٤١٦ ہوئی جو فرمایا کہ اونکے برابر کوئی آیت نہیں یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ
اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے ہو
آدمی کو جب مر جاتا ہے تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہے جب کہ اوسکی بینائی جان کی
٤١٧ پیروی کرتی ہے **ف** یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہے یہ سبب ہے آنکھ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ
اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کعبہ بنایا تو اوسکو ابراہیم کی بنیاد سے کم کر دیا تو میں نے
کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پھر کے بنائے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یوں ہی کرتا **ف** کفر کے زمانے میں قریش نے کعبہ بنایا
تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کے قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اس واسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو یہ خوف ہوا
٤١٨ کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹا دیا شاید اسلام سے پھر جاتے **ق** اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قَالَ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم میں ابوبکر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر سے کہا آپ نکلنے کے مدینہ کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو

غار میں پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایہ تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر میں رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لفظ افلا ہے

۱۴۱۹ **ق** ابو ہریرۃ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں تمکو وہ چیز نہ بتلاؤں جس سے تم اپنی اگلی امتوں کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگوں سے بڑھ جاؤ اور نہ ہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج صحابہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہیں مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہیں لیکن وے ہم سے بڑھ گئے زکوٰۃ و خیرات دیتے ہیں اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۲۰ **ق** عائشۃ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا **قَالَ** حِينَ قِيلَ لَهُ أَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہوں یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اوٹھاتے ہیں اور حال تو یہ ہے کہ اللہ نے آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہے **ف** حضرت شب کو اور سحر کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف اوٹھاتے ہیں آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے کے واسطے نہیں ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو فضل الانبیاء کیا بندگی کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہیں ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکرگزاری واجب ہے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلطامات ہیں اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جسکو عبادت کی حاجت ہو

۱۴۲۱ **م** عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے مقدمہ میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہے کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ اوس سے محنت لیتا ہے یہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے **ف** جب اونٹ رویا تو حضرت نے اوسپر اور سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہے کہ

متورم شدن پای حضرت از کثرت قیام ۱۲

شکایت کردن شتر ...

١٤٢٢ جانور بھی حضرت کو پہنچاتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نہ کرے وہ گنہگار ہو عذاب کے لائق قَ انسٌ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی

مَعَ رَاعِیْنَا فِیْ اِبِلِهٖ فَتُصِیْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا **قَالَهٗ** لِقَوْمٍ مِّنْ عُکْلٍ اَوْ عُرَیْنَةَ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم

نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اونٹوں میں تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا **ف**

آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے میں بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چراگاہ پر مدینے سے باہر تھے اونکو وہاں چرانے والے کے ساتھ بھیجا حضرت نے وہاں کا

پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مارکے اونٹوں کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑے آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور آنکھوں میں

١٤٢٣ سلائیاں پھروائیں اور اونکو میدان میں ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مرگئے **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر میم مع ہمزہ اور واو ہی قَ انسٌ اِنَّ الَّذِیْ

اَمْشَاهُ عَلٰی رِجْلَیْهِ فِی الدُّنْیَا قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

جسنے اوسکو دنیا میں اوسکے دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے موہنہ کے بل چلاوے **ف** ایک شخص نے حضرت سے پوچھا

کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں کافر موہنہ کے بل چلینگے کس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی ہو

١٤٢٤ وہی دیسکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں قَ انسٌ اَلَیْسَ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَعْنِیْ مَالِکَ بْنَ الدُّخْشُمِ

قَالُوْا اِنَّهٗ یَقُوْلُ ذٰلِکَ وَمَا هُوَ فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا یَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری و مسلم

میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی کہ میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن

دخشم ہے اصحاب نے کہا وہ یہ کہتا ہے لیکن اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنی وہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی

دیکر پھر دوزخ میں بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے **ف** حضرت کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی

طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید و رسالت کی گواہی دی وہ جنتی مسلمان ہے اور اگر اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہ ہوگا تو خدا اوسکو سمجھیگا ہمکو

١٤٢٥ اوسکی تفتیش کچھ ضرور نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہے **م** ابو ذرٍّ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةً وَکُلِّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةً

وَکُلِّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةً وَکُلِّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ صَدَقَةٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَیَکُوْنُ لَهٗ فِیْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْهِ فِیْهَا وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَهَا

فِی الْحَلَالِ کَانَ لَهٗ اَجْرٌ **قَالَهٗ** لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ

کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تمکو نہیں دیا جسکا تم صدقہ دو سبحان اللہ کہنا

صدقہ ہے اور ہر تکبیر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور بری کام سے روکنا صدقہ ہے
اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمیں بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں
ثواب ہونے کی کیا وجہ ثواب تو عبادت میں ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب ہوگا
تو اسی طرح جب اوس نے شہوت کو حلال میں رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے کہ اوسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا
حلال میں صرف کیا حضرت سے اپنے چند اصحاب نے کہا جنھوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لے گئے وے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ
رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں **ف** یعنی صدقے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی
پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب حاصل ہے یہاں تک کہ جماع میں بھی ثواب ہے جماع میں تو اسوقت ہے جب نیت
بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد کی اوس سے امید رکھے

۱۴۳۶ **م** ابو سعید اَوَ کُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوینگے
کی راہ میں جاری ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانوں کے جوروں لڑکوں میں اوسکی آواز ہے جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا
میرے پاس لایا جاویگا جسے یہ کیا ہو میں اوسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگوں میں عبرت ہو جاوے **ف** یعنے لوگ جماع کے شوق سے
جوروں کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے
اوسکی سنگسار کیجا حکم کیا پھر خطبے میں یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد میں نہ جانا اور گھر سے کا یہی انجام ہے کہ لوگ ہمیں گرفتار ہوتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے
بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع میں مشغول رہتا ہے

۱۴۳۷ **ق** ابو ہریرة اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **قاله** لِسَائِلٍ سَأَلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں حضرت نے اوس شخص سے کہا جسے
ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز درست نہو تو عرب میں اکثر لوگوں کی نماز نہو سکے واسطے کہ تم عرب لوگوں میں ہر ایک کے
پاس دو دو کپڑے نہیں ہوتے

۱۴۳۸ **م** عائشة اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ **ق** وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہ جانا کہ
میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہیں یعنی اوسپر عمل نہیں کرتے یہاں تک صرف مسلم کی روایت ہے اگلی روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ ہانک لاتا یہاں تک کہ مکے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اوتارتا جیسا لوگوں نے اوتارا **ف**

حضرت نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھولدے اور آٹھویں تاریخ حج کرنے کے لیے
مکے میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اوتارنے میں تردد تھا سو اسی لیے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ میں قربانی ساتھ لایا ہوں نہیں تو اگر مجھکو پہلے سے معلوم ہوتا تو قربانی ساتھ نہ لاتا اور اب چاہتا ہوں کہ اگر میں حال
جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے احرام اوتارا میں بھی اوتارتا **فصل** اس فصل میں بکر دو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر اسی حرف ہے **ق** جابرؓ اِمَّا اِیَّاکَ
قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ **قَالَہٗ** لہ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جاکہ البتہ تو اپنے گھر میں آنے
والا ہے تو جب تو اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہے کہ میں تازہ نکاح کرکے جہاد میں حضرت کے
ساتھ گیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری
کیجیو یعنی جماع کر لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط آپ سے یہی منظور رکھ اور تو سفر سے آتا ہو کثرت سے جماع مکر تا کہ ناتوانی ہو گی اور اگر عورت کو
حیض کے دن ہوں تو صبر کر تاکہ وہ پاک ہو جاوے شہوانی کیجیو **ق** مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّکِ لَوْ اَعْطَیْتِہَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ
قَالَہٗ لَہَا لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِیْدَۃً بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموں کو
دیتی تو تیرا ثواب اسمیں بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہؓ سے فرمایا جبکہ اونھوں نے ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھوں نے
اونھوں نے ایک لونڈی بن حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی رشتہ
پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہے **م** اَبُوْ قَتَادَۃَ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ
الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلْیُصَلِّہَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَہَا فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّہَا عِنْدَ وَقْتِہَا **قَالَہٗ** غَدَاۃَ لَیْلَۃِ
التَّعْرِیْسِ بَعْدَ مَا صَلَّی الْفَجْرَ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ گناہ تو یوں ہی کہ عمدًا کچھ قصور کرے یہ نہیں کہ سوتے رہنے میں نماز قضا ہو تقصیر تو اوس پر ہے جو
نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سوتے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ
اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یوں نہ کرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ
آج سے شاید وقت بدل گیا حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات
رہے سو رہے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیویں ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھا ول حضرت جاگے وہاں سے آگے
بڑھکے قضا کی نماز پڑھی اصحاب نے کہا کہ اس نماز میں تقصیر کا کیا کفارہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** ابن عباسؓ اَمَا اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ
کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَیُرْوٰی لَا یَسْتَنْزِہُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ یہ دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور ان کو کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا ان دو میں ایک تو چغلی کے واسطے آمد و رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا
پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرتا تھا ف حضرت دونوں قبروں پر گذرے اور ایک شاخ کھجور کی چیر کے دونوں قبروں پر گاڑ دی
اور فرمایا کہ جب تک یہ ہری رہینگی تو خدا کی تسبیح کرینگی اور اسکی برکت سے انکے عذاب میں تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث اشغال یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب سے
نہ کرنا طہارت کرنا ایسے کام نہیں جو آدمی پر مشکل ہوں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہے ۴۳۳ هو ابو سعید الخدری
لم استحلفکم تهمة لکم ولکنه اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله یباهی بکم الملائکة قاله حین خرج علی حلقة من اصحابه
فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر الله ونحمده علی ما هدانا للاسلام ومن به علینا قال آلله ما اجلسکم الا ذاک قالوا
الله ما اجلسنا الا ذاک مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ میں نے تم سے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہیں دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا
اور مجھکو خبر دی کہ اللہ جل جلالہ تمہارے سبب سے فرشتوں سے فخر کرتا ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس
چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اسکی تعریف کرتے ہیں کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہم پر احسان کیا
حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہے کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہیں بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہیں بٹھلایا
ف معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی ایسے دوست یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو
قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہیں کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکروں سے فرشتوں میں خدا فخر کرتا ہے یعنی
اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ آدمی شہوت اور غصہ کے حال میں گرفتار ہیں پھر بھی یاد خدا سے غافل نہیں ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی
فضیلت ثابت ہے ۴۳۴ عن سعد بن ابی وقاص اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی قاله لعلی رضی الله
عنه عند خروجه الی غزوة تبوک بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو ہو میرے نزدیک بمرتبہ ہارون
کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں یہ حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا جنگ تبوک کے چلتے وقت ف منافقوں نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے
ساتھ نہیں لیجاتے ذلیل جانکے اونکو گھر میں چھوڑ جاتے ہیں تب حضرت نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی ہاں اس حدیث کا پانچویں باب میں مفصل
ہو چکا ۴۳۵ عمرو بن العاص اما علمت ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان
قبله قاله له حین قبض یده عن البیعة فقال ما لک یا عمرو فقال اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قال ان یغفر لی مسلم میں
عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا ہے کہ اسلام اگلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہوں کو

پھیلایا حضرت نے عمرو بن عاص نے کہا جب کہ اوسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کیا ہے عمرو تجکو کیا ہوا جو تونے بیعت کی عمرو نے

کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ شرط کروں حضرت نے فرمایا کون سی شرط کرنی چاہتے کہا یہی مغفرت کی شرط ف جبکہ مسلمان ہوا تو اوسکے گناہ

تو خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہیں لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ گناہ

نہیں معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث میں کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہیں لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوائے اسلام کے اور عبادات

سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہیں لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ بعضی روایت میں آیا ہے کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہیں

واللہ اعلم ص أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ٧٣٦

مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یوں کہتا کہ اعوذ بکلمات

التامات من شر ما خلق یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی پورے تاثیر والے کلاموں کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نہ کرتے یہ حضرت نے اوس

مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا ف معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موذیات کی تاثیر

ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا ٧٣٧

وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَمَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهِ أَمَا وَأَبِيكَ بخاری

اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے

جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم میں اسی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم

دونوں نے اس روایت میں اتفاق کیا اور خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ مرنے لگے اور روح حلق میں پہونچے اوس وقت تو یوں کہے کہ فلانے کو اتنا

او فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا صرف مسلم میں اما ابیک کی روایت ہے ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ میں اپنے مال کو کیونکر صدقہ

کروں اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کر صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال دیوے کو جی بچا رہنے کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب

جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دیا اور فلانے کو اتنا سو جانے کہ اگر اوس وقت نہ کسیکو دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیروں کو

ملا یعنی وارثوں کو ق الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا إِلَى ٧٣٨

قَوْلِهِ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ قَالَهُ لِأَبِي طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو خدا کی قسم میں تیرے

واسطے مانگے جاؤنگا جب تلک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک ہوگی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے واسطے دعا

کافر ہیں حضرت کی کہ چاہا تھا کہ شاید ابو طالب کا آخری حال اچھا ہو پر چاہا ہوا خدا کا ہی لوگ ہیں جو حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت و اف
ابو طالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو میں خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کروں گا ابو جہل نے کہا کیا ابو طالب تجھے باپ
دادے کا دین بہت چھوڑنا اور بہت حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابو جہل وغیرہ منع کرتے رہے آخر کو ابو طالب نے کہا کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت سے منع ہوئی ابو طالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت شفقت رکھتے تھے اور حضرت کو اونکی مغفرت
۴۳۹ کی بہت آرزو تھی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ
صُوْرَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ڈرتا نہیں جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہو کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے
بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت میں گدھا ہے اور ظاہر میں
آدمی کہ اپنے امام کی طاعت نہیں کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت میں ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نہ کرے اور سب امام کی اطاعت
۴۴۰ واجب ہے **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر مثل ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا
جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ
قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَيَجْتَهِدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ
وَيُرْوٰى فَلَا تَتَّسِعُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردوں کی کہاوت جن
پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اوسکے نقش
قدم گھسٹتی جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اوسکے دونوں ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہیں اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے
حلقے سے مل جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو پر نہیں کر سکتا اور دوسری روایت یوں ہے کہ زرہ نہیں کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی جب خیرات
کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہیں دینے کے وقت خوب پھیلتے ہیں بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرنے کا جب اوسکا دل ارادہ
کرتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا کسی نے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے
۴۴۱ اور روح قبض ہوتی ہے **م** اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ
مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمیں خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گھر کی جسمیں خدا کی یاد نہیں ہوتی جیسے زندے اور مردے
۴۴۲ کی مثل یعنی جس گھر میں خدا کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جسمیں خدا کی یاد نہیں وہ سنسان ہے **م** جَابِرٌ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ

غمر علی باب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات مسلم نے جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری نہر
گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہووے اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہے ج ١۴۴٣
النعمان بن بشیر مثل القائم فی حدود اللہ والواقع فیھا کمثل قوم استھموا علی سفینۃ فاصاب بعضھم اعلاھا وبعضھم
اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا اذا استقوا من الماء مروا علی من فوقھم فقالوا لو انا خرقنا فی نصیبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا
فان ترکوھم وما ارادوا ھلکوا جمیعا وان اخذوا علی ایدیھم نجوا ونجوا جمیعا بخاری نے نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہو یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون میں گر پڑا یعنی گناہون میں پڑ گیا اوس قوم کی مثل ہو جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہتے جب اونھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے
والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہو سو اگر اوپر
والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبینگے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے
خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گہر میں رہتے ہوں بعضے اون میں سے گناہوں سے اور خلاف شرع کاموں سے بچتے ہوں اور
بعضے بد کاموں میں مشغول ہوں اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگاروں کو بد کاموں سے نہ روکیں تو آخرت میں وے عذاب میں دونوں شریک ہیں اور اگر دنیا میں عذاب آویگا تو
سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کاموں سے راضی ہوں یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر
یعنی خلاف شرع کام سے لوگوں کو روکنا واجب ہو اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہونگے تو اوسمین سبکی بربادی ہو ق ابن عمر مثل القرآن مثل ١۴۴۴
الابل المعقلۃ ان عقلھا صاحبھا امسکھا وان ترکھا ذھبت بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے
اونٹ کی سی مثل ہو کہ اگر اوسکے مالک نے باندھ رکھا تو اوسکو اپنے قابو میں رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہو کہ ہمیشہ دور
کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا ق ابو موسی مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجۃ ریحھا طیب وطعمھا طیب ومثل المؤمن الذی ١۴۴۵
لا یقرأ القرآن مثل التمرۃ لا ریح لھا وطعمھا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن مثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر
ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ لیس لھا ریح وطعمھا مر بخاری و مسلم میں ابو موسیؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار
کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہو ترنج یعنی میٹھے میوے کی مثل ہو کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی
مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہے کہ اوسمیں بو نہیں اور اوسکا مزہ میٹھا ہو اور اوس منافق

کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہو ونا مرکی سی مثل ہو کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہیں پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہو کہ اوسمین بو نہیں اور مزہ اوسکا کڑوا **ف** یعنی مومن قرآن خوان میں دو صفتیں ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگوں کو پہونچتا ہو اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہو اور جو مومن کہ قرآن خوان نہیں اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا گر ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور منافق قرآن خوان میں ظاہری اثر ہو گو باطنی نہیں کہ اوسکا اعتقاد درست نہیں اور جو منافق کہ قرآن خوان نہیں ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن

۴۴۶ **وعن** جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَمِيلُ أَحْيَانًا وَتَقُومُ أَحْيَانًا وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہو کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہو تو کبھی اوٹھتی ہو اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہو کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہو یہان تک کہ جڑ سے اوکھڑ جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہو ہوا سے کم جھکتا ہو اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہو جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہو تو اوسکے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہو اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہو اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہو یعنی مومن کو لازم ہو کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور یہ ایمان کا کفارہ ہو

۴۴۷ **وعن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل آپس کی محبت اور ترحم میں تن کی سی مثل ہو جب کہ بعض تن بیمار اور بیکل ہوا باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ میں شریک ہو جاتے ہیں **ف** یعنی اگر آنکھ میں درد ہو تو تمام تن کو بیکلی ہوتی ہو اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا حال ہو کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمیں شریک ہیں یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہو کہ ایسی محبت آپس میں حاصل کریں اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو آرام نہ دیوے اوسکے ایمان میں نقصان ہو

۴۴۸ **وعن** ابن عمر مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہو جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان میں کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمیں **ف** یعنی منافق شک اور شبہے میں گرفتار ہو کبھی ایمان کی بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہو اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہو وہ کبھی ادھر کا اور کبھی اودھر کا

۴۴۹ **وعن** جابر مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي مسلم میں جابر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہو جسنے آگ جلائی تو اوسمیں ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہو اور میں پکڑنے والا ہوں تمہاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑا لیے بھاگے جاتے ہو میرے ہاتھ سے **ف** یعنی تم شہوات اور گناہوں میں ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ میں گرتے ہیں

اور دین اور ہر ایک حکمت سے منع کرتا ہوں تم کو روکتا ہوں جیسے کوئی کسی کا پٹکا پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہیں رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی امت پر ثابت ہوتی ہے

۱۴۵۰ ق جابر مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زاد مسلم فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبروں کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا تو اوسکو پورا بنایا اور سنوارا لیکن ایک اینٹ کا مکان چھوڑ دیا اور لوگ اوس گھر میں آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیوں نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہے سو میں اوس اینٹ کا مکان ہوں میں اس طرح آیا کہ میں نے پیغمبروں کو ختم کیا

ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر میں ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے آپ حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ گر ہوتا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں ایاکم اور ایاک ہے

۱۴۵۱ ق ابو سعید إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہیں [illegible] سو حضرت نے [illegible] وہاں کی حق [illegible] کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ آنکھ نیچی رکھنا اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینے والی چیز دور رکھنا [illegible] اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھانا اور بد کام سے منع کرنا [illegible]

۱۴۵۲ ق عقبة بن عامر إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible] عورتوں کے پاس [illegible] تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا خاوند [illegible] کا حال کیا ہے کہ یہ لوگ بھی عورت کے پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے بھائی بندوں کا عورت پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فتنے کی

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے بھائی بندوں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت کے پاس جانا اور بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں

۱۴۵۳ خ ابو هريرة إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اس واسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے ف یعنی بے تحقیق صرف بدگمان پر کسی مسلمان سے بد ظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے

۱۴۵۴ ق انس إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بد دعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق

۱۴۵۵ جیسا کہ معلوم ہی کی عادت ہو ر ابو قتادة إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں واسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہو پھر برکت کو گھٹاتی ہو ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہو
۱۴۵۶ اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا میں نہ مانا سو فرمایا کہ اس میں ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہو اور چیز بک جاتی ہو لیکن اوس مال میں برکت نہیں رہتی قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِيَّاكُمْ
وَالْوِصَالَ خ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے روزے رکھنے سے اور بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہو یعنی
دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے کے روزوں سے بچو پے در پے کے روزوں سے ف وصال اور پے در پے کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو دن یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی نہ کھاوے
۱۴۵۷ معلوم ہوا کہ پے در پے کا روزہ مکروہ ہو اور اگر طاقت نہو تو حرام ہو ھر ابو هريرة إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ قَالَهُ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے
تو صدیق اکبر اور فاروق اعظمؓ کو دیکھا فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو انھوں نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی میں بھی اسی واسطے نکلا
ہوں پھر حضرت اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر میں نہ تھے انکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور
اصحاب کو دیکھکر کہا کہ الحمد للہ کہ آج کے دن کوئی میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہیں پھر وے ایک ٹوکری میں تر اور خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے
فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب آسودہ ہوئے تو صدیقؓ اور فاروقؓ
سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تم سے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت میں بے تکلف دوست کے
گھر جانا اور وہاں کھانا درست ہو یہ سوال ہی داخل نہیں حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ برابر
موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہیں اور یہ مطلب نہیں کہ اوسکا ذبح کرنا شرع میں حرام ہو فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے برے راوی ہیں
۱۴۵۸ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم میں
براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اسمیں کچھ جھوٹھ نہیں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں الٰہی اپنی
مدد اتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے براء بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ
حنین میں کیا بھاگ گئے تھے تب اونھوں نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہیں پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگوں کے
قدم اوکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافروں نے حضرت کو گھیر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اترے اور کافروں پر حملہ
کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام میں باپ دادا کے نام سے فخر نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی کہ دادا نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی

۱۴۵۹ اولاد میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا م انس انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقه من امته الا رجل واحد مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت میں اول سفارش کرنے والا میں ہوں اور پیغمبروں میں کسی پیغمبر کی تصدیق ایسی نہیں ہوئی جیسی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبروں میں بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جسکی ایک مرد کے سوا اوسکی امت میں کوئی تصدیق کریگا ف یعنی حتی کثرت سے میری امت مسلمان ہوئی کسی پیغمبر کی نہیں اسواسطے اول میں ہی سفارش کرونگا بہشت میں سفارش ترقی درجات کی ہوگی

۱۴۶۰ ق ابو هريرة انا اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی نسبت قریب تر ہوں عیسی بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہیں اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہیں ف سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادت شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ اونکا ایک اور مائیں کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت میں برابر ٹھہرے تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسی سے قریب تر ہوں میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہیں یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل میں ہمارے حضرت کی بشارت میں کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا

۱۴۶۱ ق ابو هريرة انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن ترك مالا فلورثته بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں اونکی جانوں سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرجائے اور قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثوں کا حق ہے ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کا ابتدائے اسلام میں معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانوں سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فرمایا حضرت نے اسواسطے نماز چھوڑتے تھے کہ لوگ قرض … رکھکر … ہوں … قرض ادا کرنے میں غفلت نکریں

۱۴۶۲ م ابو هريرة انا سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع … ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والوں میں پہلا میں ہوں اور مقبول الشفاعۃ پہلا میں ہوں ف … حشر میں قبریں پھٹ کر مردے زندہ ہوکے نکلیں گے سو اول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی … پیغمبروں کی یوحنا کی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یوں گواہی دی ہے … تمسے نہیں کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یعنی میرے بعد خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم آتا …

تعلیم مجھکو میری تعلیم کا اب حاجت نہیں اور یہ جو فرمایا کہ میں قیامت میں بنی آدم کا سردار ہوں سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونوں عالم میں بنی آدم کے سردار اور افضل ہیں
لیکن دنیا میں کافروں کو اوسکا یقین نہیں اور قیامت میں جب کہ تمام خلق مصیبت میں گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکیں گے اوس وقت ہمارے
حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہو جاوے گی ۴۶۳ م جابر انا شہید علی ھٰؤلاء یوم القیامۃ
یعنی قتلیٰ اُحد مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدوں پر ف جنگ احد میں ستر اصحاب شہید ہوئے
حضرت دو دو لاشوں کو ایک ایک قبر میں دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خواں ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی میں انکی خاص
شہادت کا گواہ ہوں ق حدیث انا فرطکم علی الحوض بخاری اور مسلم میں [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارا پیشوا اور پیش رو ہوں حوض کوثر پر ۴۶۴ م ابو موسیٰ
انا محمد و احمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ وفی اطراف ابی مسعود ونبی الرحمۃ ونبی الملحمۃ ولم یذکر ونبی التوبۃ ۴۶۵
مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ ہوں اور نبی الرحمۃ ہوں اور اطراف ابی مسعود میں یوں
روایت ہے کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہوں اور اوسمیں نبی التوبہ کا ذکر نہیں ف حضرت نے اس حدیث میں اپنے نام اور اپنی صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے
معنی سب مخلوقات سے زیادہ سراہنے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ
اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگوں نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہے اور نبی الرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام میں کچھ سختی اور تنگی نہیں سراسر رحمت ہے اور نبی
الملحمۃ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم میں پھیلایا اور اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہے جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف
کیا نصاریٰ ہند میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہیں کسی پیغمبر نے
خونریزی نہیں کی اوسکا جواب یہ ہے کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہے اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے سو جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو چھوڑے اور حق بات کو
کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے خراب نہوں چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے
تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچیں علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہیں حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت
داؤد کا جہاد عالم میں مشہور ہے جسکو شک ہو توریت میں دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل میں ہمارے حضرت کی بشارت میں داؤد نے یوں فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے
اپنی تلوار حمائل کرکے اور پڑ [illegible] عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور زبور کی ۷۲ فصل میں حضرت کے حق میں یوں فرماتا ہے کہ وہ میرے
بندوں میں صداقت سے حکم کریگا محتاجوں کو بچاویگا ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور [illegible] اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط
ان دونوں دلیلوں سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہے اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند ہو اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ دونوں بشارتیں عیسیٰ کے حق میں ہیں

سو صاف وعظ ہوا واسطے کہ عیسیٰ ہی نے کہا تھا کہ میرے بعد کس کا ذکر کیا ہوا ہے نبی لوں اور مجاہد صادق ہیں تا کہ یہ دونوں بشارتیں ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہیں

۱۴۶۶ سہل بن سعد انا وکافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ واشار بالسبابۃ والوسطی مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت میں پاس ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف ف یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے اور اسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت میں اشارہ طلب ہے کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے ان دونوں انگلیوں کو فصل قریب ہے

۱۴۶۷ حدیثیں ہیں جنکے سر پر رسم ہے ق عائشہ دونکم یا بنی ارفدۃ قالہ یوم عید السودان وکانوا یلعبون بالدرق والحراب بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیوں کو اے ارفدہ کی اولاد حضرت نے عید کے دن حبشیوں سے کہا اور وہ کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیوں سے ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہے جسکی وہ نسل ہیں اور یہ روایت ہے کہ عید کے دن حضرت عائشہؓ کے گھر میں حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن میں ڈھال اور برچھے سے کسرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے پھری گدکے کی کسرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہیں کہ یہ سرور کا سبب ہے

۱۴۶۸ ق عائشہ علی رسلک فانی ارجو ان تؤذن لی قالہ لابی بکر قبل الھجرۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی مت کر ٹھہر جا اسواسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ مجھکو بھی ہجرت کی اجازت ہو جاتی ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیقؓ سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کے لئے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے میں آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے ایسے وقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسی کو نہ ٹھہرایا

۱۴۶۹ ق صفیۃ بنت حیی علی رسلکما انما صفیۃ بنت حیی بخاری اور مسلم میں حضرت صفیہ بنت حیی سے روایت ہے کہ حضرت نے دو انصاری مردوں سے کہا کہ جلدی مت کرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری میں دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئیں اور حضرت وہاں اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کر کے جب رات زیادہ گئی حضرت انکو پہنچانے چلے راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے انکو یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہیں بدگمان مت ہو انصاریوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون میں ڈر لگا کہ تمہارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کر دے تا کہ لوگ بدگمانی میں گرفتار ہوں

۱۴۷۰ ق ابو موسی علی رسلکم ابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی ھذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی ھذہ الساعۃ احد غیرکم قالہ حین اعتم بالصلوۃ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی مت کرو ٹھہرو میں تمکو سکھلاتا ہوں اور



تو خبری سناتا ہوں کہ البتہ خدا کا تم پر احسان ہے کہ تمہارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یوں حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سوا اس گھڑی میں کسی نے نماز
نہیں پڑھی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب بہت رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے
کہ اس وقت کی عبادت تمہارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں اسوقت تمہارے شریک نہیں م ابوهريرة عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَ
يُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور
آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں ف یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھے سخت ہو یا آسان تو خوش ہو
یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بڑھاوے اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی نہیں م ثوبان عَلَيْكَ
بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قاله له مسلم میں ثوبانؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نہ کریگا کہ خدا اوسکے سبب تیرا درجہ بلند کرے اور اوسکے سبب تیرا گناہ نہ گھٹاوے
حضرت نے وہاں سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھوں نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت میں لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی م جابر عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے
بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھوں پر دو سفید داغ ہوں کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ اول حضرت نے کتوں کے قتل کا حکم کیا
یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتوں کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جابر عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ
مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوش ذائقہ ہے جابر نے کہا پھر میں نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہاں اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے
جسنے بکریاں نہیں چرائیں ف جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک منزل میں اترے اور ہم وہاں پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور پیغمبروں نے بکریاں اول اسواسطے چرائیں تو امت کا انتظام کر سکیں م ابوهريرة عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ
لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر وہ عمل لازم پکڑو جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہیں ہوتی یہاں تک کہ تم تھک
جاؤ ف حضرت عائشہؓ سے بخاری میں روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر سوتی نہ تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی
حضرت گھر میں آئے تو رسی کا حال پوچھا تو میں نے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جتنی تک بہتر ہو کہ خوشی سے ادا ہو اوسمیں
جی لگے کہ خدا تو اجر رحمت کو نہیں گھٹاتا جب تک تم کو ملال اور ماندگی عبادت میں ہو خ عائشہ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَا

والفحش بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ دوسرے
باب میں گذرا ہے یہود نے حضرت کو سام کہا تھا حضرت عائشہؓ نے بھی عوض میں سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں
ہیں جن کے سرے پر لام ہے ۱۴۷۷ **ق** جابرؓ لَکَ الثَّمَنُ وَلَکَ الْجَمَلُ لَکَ الثَّمَنُ وَلَکَ الْجَمَلُ **قالہ** لہ بخاری و مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے یہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر
اوسکو قیمت اور اونٹ دونوں بخشے پھر یہ حدیث فرمائی ۱۴۷۸ **م** ابو مسعود عقبۃ بن عمرو لَا تَصَادِیَنَّ لَکَ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سَبْعُ مِائَۃِ نَاقَۃٍ
کُلُّہَا مَخْطُوْمَۃٌ **قالہ** لرجل جاء بناقۃ مخطومۃ فقال ہذہ فی سبیل اللہ مسلم میں ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے
عوض سات سو اونٹنی نکیل والیاں قیامت میں ملینگی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا میں ہے ۱۴۷۹ **م** جابرؓ لِکُلِّ
دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰہِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہے پھر جب وہ دوا بیماری کو
پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہے **ف** یعنی حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی میں ٹھہر چکی ہے گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ
ہر بیماری کی دوا ہے لیکن وہ دوا اپنی تاثیر میں مستقل نہیں حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہے یہی سبب ہے کہ سو بار آزمائی دوا بھی جگہ مطلق نہیں اثر کرتی ۱۴۸۰ **ق** ابن مسعودؓ
وانسؓ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود و انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن کے لیے
ایک جھنڈا ہو گا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت میں ۱۴۸۱ **ق** ابو ہریرۃؓ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ
یَدْعُوْ بِہَا فَاُرِیْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک
پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے کہ اوسکو وہ مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھوں اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن
ف ہر چند پیغمبروں کی بہت دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہے اور باقی میں امید ہوتی ہے یقین نہیں سو حضرت نے فرمایا
کہ میں نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کی سختی میں انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی نہایت شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی
شعر ای مسلمانوں کرو شکر خدا تمنے پایا مصطفیٰ سا پیشوا دیکھو کیا ہے تمہارا رحم مصطفیٰ ہول محشر کا بھی ساماں کر گیا تمکو لازم ہے اوسکی پیروی مدد دور کرو
دشمنوں کی [illegible] ۱۴۸۲ **خ** معن بن یزید لَکَ مَا نَوَیْتَ یَا یَزِیْدُ وَلَکَ مَا اَخَذْتَ یَا مَعْنُ بخاری میں معن بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
تجکو ہو چکا جو تو نے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے مال یزید کے بیٹے
معن کو تاریکی میں دیا یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہو گئی اور

اوسکا ادا کرنا درست ہوا بدون اوسکی کے سبب اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام محمد کا اگر تاخیر کی مین باپ یا بیٹے کو زکوٰۃ دیدے اور تنگی سے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے

۱۴۸۳ دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہین خ عَائِشَةُ لَكُنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہے ف بخاری مین روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہیں اوسکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہے مقبول حج وہ ہے جسمین گناہ نہین ق

۱۴۸۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی طاعت کا

۱۴۸۵ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میاں پر واجب ہے اور اوس سے کام مکروہ ہے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو

۱۴۸۶ ق جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيُ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں یعنی پچھلا پیغمبر ہوں

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے مرسل رمل ال ہے

۱۴۸۷ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی نہیں پیغمبری سے مگر بشارت دینے والی چیزوں کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزیں کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ نیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوائے سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نہ رہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

۱۴۸۸ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَنَكَّسَا صَبِيَّيْنِ صحیح بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود میں نہ بولا سوائے تین لڑکوں کے ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرے لڑکا اوس حالت میں کہ دودھ پیتا تھا ف یعنی شیرخوارگی کی حالت میں ان تین کے سوا کوئی بچہ نہیں بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو قرآن میں مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں جریج ایک عابد مرد تھا عبادت خانے میں نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی ماں وہاں آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز میں مشغول رہا اوسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ماں اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز میں تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون بددعا دی کہ الٰہی یہ جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے تب تک اسے موت نہ دے پس بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو میں جریج کو ڈگاتی ہوں اور اوسکا تقوی طہارت کھوتی ہوں سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نہ کیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادت خانے پاس چرایا کرتا تھا

سو واسطے اوس کے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ جریج کا لڑکا ہو پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہو گئے اور اوسکو عبادتخانہ
سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر پیٹنے لگے جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجھکو مارتے ہو لوگوں نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی یہ تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا
وہ لڑکا کہاں ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اسکو چھوڑ دو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ میں انگلی گڑا کر کہا کہ او
لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دیں جریج
نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہیں جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو ویسی طرح بنا دیا اور تیسرا جو اوس لڑکے کا قصہ مجمل ہے تو کہ اوسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو
دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کر اور اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجھکو ایسا مت کر پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اوسکو چوری
اور حرام کاری کی علت میں مارتے تھے اوسے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا مت کر اور لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کر پھر لڑکے نے
کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہے اسواسطے میں نے تیرے خلاف دعا کی ۴۸۹ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ
كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللهِ قَوْلُهُ إِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَأْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہیں بولے جو حقیقت میں سچی ہو اور ظاہر میں جھوٹھی ہو سوائے تین بار کے دو باتیں خدا کے مقدمے میں
ایک اونکا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا قول بلکہ کیا اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق میں ف حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور
بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونہوں نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاویں حضرت ابراہیم نے موجب اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا
ستاروں کو دیکھکر فرمایا کہ میں بیمار ہوں یعنی موجب تمہارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے کہ میں بیمار ہونگا یا دل رنج کو بیماری کہا اور جب وہ قوم
عید میں شہر کے باہر گیا تو بتخانے میں جا کر سب بتوں کو توڑا اور تبر اوس بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب قوم نے پوچھا کہ بتوں کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے
کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر تبر رکھے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر کہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے
تھے اسی علت سے حضرت ابراہیمؑ نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا سو اسواسطے حضرت ابراہیم نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب
حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک میں گئے تو وہاں کے بادشاہ کا معمول تھا کہ جو خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو
مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نہ مارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھیں فرمایا کہ اگر بادشاہ تمکو بلاوے اور تمکو پوچھے
تو یوں کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے تو تینوں باتیں حقیقت میں سچ تھیں اور ظاہر میں جھوٹھ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا [illegible]
[illegible] أَهْلُ مَكَّةَ [illegible] إِبْرَاهِيْمُ [illegible]

تھا اور پس ان دونوں میں اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اوسکے لیے اوسمیں یعنی مکے کے لوگوں کے لیے جس وقت دعا کی اونکے لیے حضرت
ابراہیم نے ف تیسیر الوصول میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت اسمعیل کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھوں نے کہا اچھی طرح ہم گذرانتے
رہتے ہیں اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے کہا گوشت فرمایا تمہارا پینا کیا ہے کہا پانی آپنے اونکے دعا کی الٰہی اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی
۴۹۰ میں حضرت نے فرمایا کہ اون دونوں میں اور اس اناج تھا اگر ہوتا تو اوسمیں بھی دعا کرتے ق ابو ہریرۃ لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا
ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسیکو
بہشت میں اوسکا عمل نہیں داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت میں میرا عمل لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجھکو اپنے
فضل اور رحمت میں ڈھانک لیوے ف یعنی دخول جنت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہیں حقیقت میں نجات کا سبب خدا کا فضل ہے اور
۴۹۱ عمل اوسکا اثر اور نتیجہ ہے فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے راوی اکیلے ہیں م انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ان یترکہ
فجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما راٰہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان اوسکے گرد گھومتا اور اوسکی طرف دیکھتا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی
پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہے کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوک میں بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار میں نہ ہوگا ف بعضی روایت میں آیا ہے کہ آدم کا پتلا بنا
تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا میں تیار ہوا اور پتلا بہشت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ روح بہشت میں داخل ہوئی اور
پتلا دنیا میں بنا مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ میں چالیس برس پڑا رہا اس حدیث میں جنت سے مراد وہی باغ ہے فرشتوں کو معلوم تھا کہ اسکا کام کیا ہے اور اسکے پیدا
کرنے سے کیا غرض ہے سکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے اسکو جوف سا دیکھا تھا اور خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوک میں اسکو اپنی جان پر قابو نہ رہیگا اور یوں بولا
۴۹۲ کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر فضیلت دی تو میں اسکی نافرمانی کرونگا اور اگر مجھکو اس پر حکم دیا تو اسکو ہلاک کر ڈالونگا ق جابر لما کذبنی قریش قمت فی الحجر
فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجھکو معراج
کے مقدمے میں قریش نے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو میں انکو اوسکے نشانے اور پتا بتانے لگا شروع کیا اور
۴۹۳ میں اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے راوی دو ہیں ق فاطمۃ بنت قیس اما ابو جہم فلا یضع عصاہ
عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ قالہ لہا لما طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص البتۃ فخطبہا
ابو جہم ومعاویۃ بن ابی سفیان بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی

کندھے

لاٹھی کندھے سے نہیں اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اوسکے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ
قیس سے کہا تھا کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ
بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسیکا عیب
بیان کرنا درست ہے کہ صلاح پوچھنے والا دھوکا نہ کھاوے یہ غیبت میں داخل نہیں **ق** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم اما الاسلام ۱۴۹۴
فاقبل واما المال فلست منه في شيء **قاله** للمغيرة بن شعبة حين اسلم بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں اور مال کا حال تو یہ ہے کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہیں یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ
وے مسلمان ہوئے **ف** کفر کی حالت میں مغیرہ کافروں کے قافلے کے ساتھ تھے پھر اونکو دھوکا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہوکر آئے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے دغا کرنا درست نہیں ہرچند کہ کافروں کا مال مباح ہے مگر اوسی شرط سے کہ علانیہ ہو اور عہد شکنی نہ ہو اور جب
کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان میں رہے تو اوسکا مال چرانا اور دغا دینا ہرگز درست نہیں **ق** عبد الله بن سلام اما الطرق التي ۱۴۹۵
رايت عن يسارك فهي طرق اصحاب الشمال واما الطرق التي رايت عن يمينك فهي طرق اصحاب اليمين واما الجبل فهو منزل
الشهداء ولن تناله واما العمود فهو عمود الاسلام واما العروة فهو عروة الاسلام ولن تزال متمسكا به حتى تموت
بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہیں جو تو نے اپنے بائیں دیکھیں سو وے کافروں کی راہیں تھیں جنکے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ
اور وے راہیں جو تو نے اپنے داہنے دیکھیں سو وے نیکوں کی راہیں تھیں جنکے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہے کہ وہ شہیدوں کا مقام ہے او
تجکو نہیں ملنے کا یعنی تیری قسمت میں شہادت نہیں اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہے تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم
تک **ف** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں اوسکے ساتھ چلا تو میں نے اپنے بائیں طرف کئی
راہیں دیکھیں میں نے اون میں چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا اسمیں مت چل کہ یہ کافروں کی راہیں ہیں پھر میں نے داہنی طرف راہیں دیکھیں تو اوس مرد نے کہا کہ اسمیں چل
میں اودھر چلا تو ایک پہاڑ میں نے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو میں نے کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار میں کھسک پڑتا تھا پھر میں اوسکے ساتھ آگے چلا تو میں نے
ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اوسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ میں نے کہا کیونکر میں اسپر چڑھ سکونگا کہ
اسکا سر تو آسمان سے لگا ہے تو اوسنے مجکو چڑھا دیا میں نے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ میں رہی پھر میں نے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
ق يعلى بن امية اما الطيب الذي بك فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعها ثم اصنع في عمرتك ما تصنع في حجك **قاله** لرجل جاءه ۱۴۹۶

بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصْفِرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری و
مسلم مین یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہے اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبے کو تو نکال ڈال پھر کرنے اپنے عمرے مین جو تو اپنے حج مین
کرتا ہے یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے
اور اوسپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہوں جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہین **ف** راوی سے
روایت ہے کہ مینے عمر فاروق رض سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہے کہ مین حضرت کی صورت وحی اوترنے کے وقت دیکھوں جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو
مکے کے پاس ہے اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور اوسنے پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے
کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رض نے میری طرف
اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب
حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہے جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی
نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سلا کپڑا پہننا درست نہیں

۴۹۷ وَجُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِيْ ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا قَالَهُ حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَأْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا بخاری اور مسلم مین
جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین لپ اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا
یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ صحابہ نے حضرت کے پاس غسل مین جھگڑا اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو
فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہوں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہے عرب کے اکثر تعارف سے غسل کرتے تھے سو حضرت نے
اصل کو ذکر کیا

۴۹۸ وَعَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مجکو تو حق تعالے نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا کہ لوگوں پر فساد اوٹھاؤں **ف** لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا جیسا کہ اوسکا قصہ پانچویں باب مین مفصل
ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ رض نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پس جادوگر
کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب خلق تھے کہ حضرت کا قصور اوسے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا لیا

۴۹۹ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ اَهْلُ
الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ لِجَانِبِهَا حِيْنَ سَاَلَهُ

عنها

عَمَا قَبْلَ اِسْلَامِہٖ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں پہلی نشانی تو یہ ہوگا کہ آگ لوگوں کو پورب سے
پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگا اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ
کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتوں کا حضرت نے
عبداللہ بن سلام کو اوس وقت جواب دیا جب اونہوں نے مسلمان ہونے سے پہلے ان تینوں باتوں کو پوچھا ف عبداللہ بن سلام یہ یہودی تھے بڑے عالم
تھے جب حضرت مدینے میں تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں حضرت سے وے سوال کرتا ہوں جنکا جواب سوا پیغمبر کے اور کوئی نہیں دے سکتا ہو
فرمایئے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہے اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں باپ سے مشابہ ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۵۰۰ پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوے م ابو سعید اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ
النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا
عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو وے تو اوسمیں نہ مرینگے نہ جیئینگے لیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ
لگے گی اونکے گناہوں کے سبب سے یا یوں فرمایا کہ اونکی خطاؤں کے سبب سو آگ نے اونکو بے دم کر دیا یہاں تک کہ جب جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا
حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہروں پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا اے بہشتیو ان پر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خود
رو دانہ جمتا ہے ساوے کوڑے کرکٹ میں ف یعنی کافر دوزخ کے لیے ہیں اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاویں نہ زندگی ایسی جسمیں چین
مگر گنہگار مسلمان دوزخ میں پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر اسکے بعد بہشت میں داخل ہونگے م زید بن

۱۵۰۱ ارقم اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ
فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ
كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى
الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاؤ اے
لوگو کہ میں آدمی ہوں عنقریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو میں اوسکا کہنا مانوں یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور میں تم میں دو بڑی بھاری عمدہ
چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اونمیں اول تو خدا کی کتاب ہے جسمیں نور اور ہدایت ہے سو خدا کی کتاب کو لو اور جو رسا اوسکو مضبوط پکڑو یعنی اسپر عمل کرو اور دوسری چیز میرے اہل

یعنی گمراہ نہوگے میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدمے میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے مقدمے میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے
مقدمے میں اور ایک یون روایت ہے کہ خدا کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور
دوسری روایت میں یون ہے کہ قرآن خدا کی رسی ہے یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہے جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف**
روایت ہے کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہے تو حضرت نے خطبہ پڑھا
خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک
کی راہیں پھیلی تہین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جتا دی اسواسطے کہ حضرت کو معلوم تہا کہ امت میں اختلاف پڑیگا قرآن
کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم و محبت میں بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی
سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں ہمیشہ رہنے والا نہیں ہو سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوس میں سراسر نور
اور ہدایت ہے ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اوس میں موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم و محبت کریو کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہیں گھر والوں کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں بی بی کو اہل بیت میں داخل نہ کیا تو جہالت ہے
یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے اور تمام
اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہیں بخلاف خارجیوں اور ناصبیون کے اکثر اہل بیت سے عداوت و بیر رکھتے ہیں اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل
بیت کا دوست کہتے ہیں لیکن حضرت کی بیبیوں کو اہل بیت میں نہیں داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت میں گنتے ہیں سو اوس میں بھی بہت امام
زادوں کو دشمن کہتے ہیں تو حقیقت میں وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی محبت کا دین میں کچھ اعتبار نہیں جیسے قرآن کی بعضی سورت کو مانا اور بعضی سورت کا
انکار کیا تو درست نہیں اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے ہیں کہ سوا اماموں کے قرآن کا مطلب کوئی نہیں سمجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید
توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہیں ق المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ۱۵۰۴
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ
أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ يعني فقد هو ادی بخاری اور مسلم نے
مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ تمہارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوئے ہیں اور البتہ میرے یہ ٹھہرا ہے
کہ اونکے جورو لڑکے جو قیدی ہیں اونکو پھیر دوں سو جس شخص کو تم میں یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوس پر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص یہ

اور جو شخص تم میں سے چاہے کہ اپنے حصے پر رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوینگے ان مالوں سے جو ہمکو اول خدا عنایت کریگا تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے یعنے بطور قرض دیوے
حضرت کی مراد ہوازن کا گروہ ہے ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکی جورو لڑکے اور مال اصحاب میں تقسیم ہوگیا
بعد اسکے وے لوگ مسلمان ہوے اور اپنی جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو بندیاں بطور ہو تو ہمکو بطور
قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال قرض لینا درست ہے ہ جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
فَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا
كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ
مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ بیشک خدا نے
اپنی کتاب میں یہ آیتیں اتاری ہیں کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو پیدا کی یعنے آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور
ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے آپسمیں سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے اللہ جل شانہ تمپر نگہبان
ہے یعنے تمہارا حال جانتا ہے اے ایمان دارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنے قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو
خدا سے بیشک اللہ خبردار ہے جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ایک مرد اپنے دینار سے اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہوں کے
صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا بھوکا
محتاج آیا حضرت کو اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوے تب حضرت نے خطبہ پڑھکر یہ حدیث فرمائی یعنے
تم آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو انپر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت میں یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان
ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری نے اشرفیوں کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یوں ہے کہ عمر فاروق
سب سے پہلے لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اوسکا اجر اور چلنے والوں کا
ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سب کا عذاب اوسپر پڑیگا ہ جابر رضی اللہ عنہ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد
بات تو یہ ہے کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور نہایت بُرے کام دین میں سے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی

١٥٠٣
١٥٠٤

ف یعنی میرے بعد قرآن اور میری سنت پے چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہیں اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہیں جب تم میری راہ
چھوڑکے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین میں سے کاموں سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہے جسکی شرع میں
۱۵۰۵ کچھ اصل نہو خ اِبْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا
مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ
بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا
انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص حاکم ہوئے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت میں اتنی طاقت ہے کہ کسیکا ضرر
کرسکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکوں کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکاروں سے درگذرے ف حضرتؐ کو معلوم ہوا
تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت میں انصاریوں پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش میں سنائی یعنی امت محمدیؐ کے حاکم کو لازم
ہے کہ انکے نیکوں کی تعظیم اور توقیر کریں اور انکے بدکاروں سے چشم پوشی کریں یعنی اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کریں تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور مطلب
نہیں کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کریں تو اوپر حد نہ مارے اسواسطے کہ حدود میں سفارش نہیں اور اونمیں حاکم کو کچھ اختیار نہیں جیسے حضرتؐ نے خود فرمایا
۱۵۰۶ کہ اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹوں خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي
أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي وَلٰكِنِّي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا
جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری میں عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ خدا کی قسم کہ میں دیتا ہوں ایک مرد کو اور چھوڑتا ہوں دوسرے مرد کو سو جسکو میں چھوڑتا ہوں وہ میرے نزدیک زیادہ
پیارا ہے اوس سے جسکو میں دیتا ہوں لیکن میں بعضے قوموں کو دیتا ہوں اسواسطے کہ میں اونکے دلوں میں بے صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعضی
قوموں کو سیر چھوڑتا ہوں کہ خدا نے اونکے دلوں میں بے پروائی اور خیر ڈالی ہے اونہیں میں عمرو بن تغلب بھی ہے ف حضرتؐ کے پاس کچھ مال آیا تھا
حضرتؐ نے بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا پھر حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہیں دیا وے رنجیدہ ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت
۱۵۰۷ اور نہ دینے کو رنج کا سبب مت سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہے کہ بے صبر لالچی لوگ ہیں انکو دیتا ہوں اور قناعت والوں کو قناعت پر چھوڑتا ہوں ق عَائِشَةُ أَمَّا
بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ
وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عائشہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ اے عائشہ مجھکو تیری ایسی ایسی بات پہونچی ہے سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کرے گا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو
تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے دوسری حدیث میں ہوچکا ہے

۱۵۰۸ ف جب حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچویں باب میں ہوچکا خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بخاری میں ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو
مقابلہ کیا جان کو شدت میں ڈالا ہے صاحب سے مراد صدیق اکبر ہیں ف اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیقؓ اور فاروقؓ سے کچھ بات میں بحث
ہوگیا تھا صدیق دوڑ اور گھبرائے ہوئے حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہوگئی

۱۵۰۹ ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ قَالَهُ لَهُ بخاری اور مسلم میں کعب بن مالکؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اس نے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہاں تک کہ خدا تیرے حق میں کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا ف
روایت ہے کہ کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے جب حضرت وہاں سے پلٹ آئے تو بہانے والوں سے پوچھا سب نے جھوٹی
قسمیں کھائیں حضرت کو راضی کر لیا کعب سے پوچھا تو یہ سچے مسلمان تھے انھوں نے کہا کہ یا حضرت میرے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا
درست کیا تھا آج چلتا ہوں کل چلتا ہوں یہی کہتے کہتے میں رہ گیا مجھکو حقیقت میں کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
کعب کے مقدمہ کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نہ کرے [illegible] راستی کی برکت سے یہ آیتیں کے بعد توبہ
اور آیت اوتاری اور جھوٹے منافقوں کی فضیحتی ہوئی اور آیتوں و ترس معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہے اگرچہ اول بظاہر سچ میں خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

۱۵۱۰ آٹھویں باب کی فصلیں ہیں فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر حرف میم ہے یعنی تمام کی نقلیں ہیں م اَلْمِقْدَادُ اَحَدُهُمَا سَرَّ اٰيَةً بِالْمِقْدَادِ
قَالَهُ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰى اَنْ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ بِشُرْبِهِ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلَبِهِ
الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوئیوں میں سے ایک خو یہ بھی ہے یہ حضرت نے
مقداد سے یہاں تک ہنسی کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانیکے سبب سے اور دوسری بار تینوں بکریوں کو دوہنے کی سبب سے ف اس حدیث کا قصہ پانچویں

۱۵۱۱ میں فصل گذرا اَمَا هٰذِهِ اِلَّا رَحْمَةٌ کے بیان میں م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ
مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا

۱۵۱۲ ف یعنی یہ کفر کی رسمیں ہیں اور اگر انکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہے ق اَبُوْ مُوْسٰى جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَ
جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ
بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتیں ہیں اونکی برتن اور جو چیز اونمیں ہے سب چاندی کی ہے اور سونے کی دو بہشتیں
ہیں اونکی برتن اور جو چیز اونمیں ہے سونے کی ہے اور اون قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں سوائے ایک جلال کی چادر
کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہے عدن کی بہشت میں ف اس حدیث میں وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ کا بیان ہے ھ ۱۵۱۳
اَبُوْ هُرَيْرَةَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ
مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ
كَذَا وَكَذَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ انکو میں نہیں دیکھا ایک قوم تو وہ ہیں کہ اونکی ساتھ کوڑے ہونگے
جیسے بیلوں کی دمیں کہ اوس سے لوگوں کو مارینگے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکاتی ہیں آپ دوسروں
کیطرف جھکتی ہیں اونکی چوٹی اونٹوں کی کوہان جیسے جھکے ہونگے وہ عورتیں بہشت میں نجاویںگی اور اوسکی خوشبو پاویںگی اور البتہ اوسکی خوشبو ملتی ہے اتنی اور
اتنی دور یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت میں ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہیں جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس
نہیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں یعنی اونکا ایسا لباس ہے جس سے بدن
نظر آتا ہے جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیاں اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہے اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہے کہ بدن چھپے جب
۱۵۱۴ بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہیں زبان پر ہلکے تول میں
۱۵۱۵ بھاری خدا کی نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم خ اِبْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ
اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتیں ہیں جنمیں اکثر لوگوں کو زیان اور نقصان ہوتا ہے ایک تو
تندرستی دوسرے فراغت خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہے کہ آدمی جو عبادت اور دین کا کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر
۱۵۱۶ لوگ اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیاوی کاموں میں غفلت اور واہیات میں اس نعمت کو برباد کر دیتے مفلس ہوجاتے ہیں ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ

والدابة الارض مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیاں ہیں کہ جب وہ نکلیں گی تو اوس جان کو ایمان لانا فائدہ نہ کریگا جو
اون نشانیوں سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان میں کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا
دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یہ نشانیاں ظاہر ہو وینگی تو قیامت ہو جاویگی ایمان کا سبب باقی نہ رہا اسواسطے اوسوقت کا
ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کریگا ق ابو هريرة ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل

1517

على فضل ماء بالفلاة يمنعه من ابن السبيل ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بكذا وكذا
فصدقه وهو على غير ذلك ورجل بايع اماما لا يبايعه الا لدنيا فان اعطاه منها وفى وان لم يعطه منها لم يف
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا قیامت میں نہ بولیگا اور نہ دیکھیگا اونکو نہ پاک کریگا
اور اونکو عذاب دردناک ہو ایک تو وہ مرد جو بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی رکھتا ہو اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ جسنے کسی مرد کے
ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے وہ جنس اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال یہ کہ اوسنے اتنی
قیمت کو نہ لیا تھا یعنی اوسنے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی امام سے بیعت کی اور اوس سے بیعت نہیں کی مگر دنیا ہی کیواسطے سو اگر امام دنیا سے
اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسے نہ دیا کچھ تو اوسنے عہد نہ پورا کیا ف مال کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہے لیکن عصر کے بعد
زیادہ تر گناہ ہے کہ اوسوقت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ه ابو هريرة ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا يزكيهم ولا ينظر اليهم و

1518

لهم عذاب اليم شيخ زان وملك كذاب وعائل مستكبر مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا کلام
نہ کریگا قیامت کے دن اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار دوسرا
جھوٹا بادشاہ تیسرا مفلس محتاج جورو لڑکی والا یعنی جو روزینہ بیت المال سے پاتا ہو یا نوکری وغیرہ سے ایسے لوگوں کی سرکشی کرے
ف ہرچند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق میں برا ہے لیکن ان تین شخص کے حق میں نہایت ہی قبیح ہے کہ باوجود پیری کے حرامکاری سراسر
تفاوت ہے اور باوجود بادشاہی و سرداری کے جھوٹ بولنا بیفائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہے ه ابو ذر ثلثة

1519

لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلث مرار قال ابو ذر خابوا وخسروا من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب
مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا کلام نہ کریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھیگا اور نہ اونکو

گناہوں سے پاک کریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین مرتبہ پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہو گئے یہ لوگ اور اونکو ٹوٹا پڑا
کون ہیں یہ لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کر کے احسان جتانے والا
۱۵۲۰ تیسرا بیچنے والا اپنی چیز کو گرم بازاری کر کے جھوٹی قسم کہا کر **ق** ابو موسیٰ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ
وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا
وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہیں
جسکو دوہرا ثواب ہے ایک مرد تو اہل کتاب یعنی یہودی و نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا
حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو
ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوس کے اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے
۱۵۲۱ واسطے دو ثواب ہیں ایک ثواب تعلیم و آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا **ھ** ابو قتادة ثَلٰثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ
فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ
يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک
مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک یہ تمام سال کا روزہ ہے عرفہ کے دن کا روزہ میں امید رکھتا ہوں خدا سے یہ کہ گناہ مٹا دیگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ میں خدا سے امید رکھتا ہوں کہ پہلے برس کا گناہ مٹا دیگا **ف**
مصابیح میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہے حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا
نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنی درست نہیں پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے میں
۱۵۲۲ تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر روزہ رکھنے کا ثواب ملیگا **ھ** اُمِّ سلمة ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتیں بیوہ عورت کو اور سات راتیں کنواری عورت کو **ف** یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتیں برابر
۱۵۲۳ اوسکے پاس رہے اور کنواری پاس سات راتیں رہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا **ق** انس ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ
الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي
الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتیں

ہیں کہ جسمیں وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص کہ جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہے دوسرے
یہ کہ محبت کرے کسی مرد سے اسطرح کہ نہ چاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کی واسطے یعنے محبت میں دنیا کا کچھ لگاو نہیں تیسرے یہ کہ برا جانے کفر میں پھر لیٹ جانا بعد اوسکے کہ خدا نے
اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہے آگ میں ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے **ف** تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہے کا یہ بیان ہے کہ خدا اور
رسول کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام میں کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ استاد ہو **ق** ابو مالک الاشعری ۱۵۲۴
أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ مسلم
ابو مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں ہیں زمانہ کفر کی رسمیں ہیں جنکو چھوڑینگے نہیں ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا
لوگونکی نسب میں تیسرے مینہ کو چاہنا ستاروں سے یعنے ملکت کی تاثیر سے مینہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں
جاری ہیں تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں اور خاندان پر فخر کرنا اور غیر کی نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے اللہ بچاوے
ہمکو **ق** عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ ۱۵۲۵
مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری و مسلم عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جسمیں وے چاروں ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمیں ایک خصلت ہوگی ان چاروں سے تو اوسمیں ایک خصلت
نفاق کی ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب سپرد کی امانت کبھی تو اوسمیں خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ کہے تیسرے یہ کہ جب قول
اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے **ف** منافق دو قسم ہیں ایک یہ کہ دل میں کفر ہو صرف
زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت میں منافق تھے اسیطرح کے تھے دوسرے یہ کہ نہیں کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور
کرتا ہے سو یہ حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد عادتوں سے بچا رہے جسکا مومن کو اقرار ہے اور اسلام کا
لطف اسمیں کچھ ظاہر نہ ہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا **ق** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ **قَالَهُ** لرجل ۱۵۲۶
سَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ
فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ
تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ وَيُرْوَى أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ وَلِأَبِي دَاوُدَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ بخاری و مسلم من صحیح مسند

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں یہ حضرت سے اوس مرد نے کہا جنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر
اوس مرد نے کہا کیا مجپر اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر اسطرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے
حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا مجپر اوپر اسکے سوا بھی روزہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر
یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکواۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجپر زکواۃ کے سوا کچھ دینا فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ
نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اس پر نہ بڑہاؤنگا اور نہ اسمیں کچھ گھٹاؤنگا
تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ مراد کو پہونچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے
یا یوں فرمایا کہ جنت میں داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے **ف** حضرت نے حج کا ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال
سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ میں نہ بڑہاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنے ان فرض چیزوں میں اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا
اور یہ مطلب نہیں کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی
زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کے قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق** عَائِشَة خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي
الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ پانچ جانور ہیں وسے سب بد ذات ہیں مار ڈالے جاویں حرم میں ایک کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچویں کتا کاٹنے والا
ف جسے کہ ہیں اونکا مار ڈالنا درست ہوا تو اور جگہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ
فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ
تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ
تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایے میں رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہیں سایہ
نہوگا یعنے قیامت میں ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا
دل مسجد ہی میں لگا رہتا ہے یعنے بار بار جماعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہے اور مسجد کے ساتھ چاؤ میں لگا رہتا ہے چوتھے وے
دو مرد جو خدا ہی کیواسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچواں وہ مرد جسکو مالدار با عزت عورت

۱۵۲۷

۱۵۱۸

عورت نے لایا ہے بدکاری کے واسطے سو اوسنے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ مرد کہ جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک
کہ نہیں جانتا اوسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتواں وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان میں سو جاری ہوگئیں
اوسکی دونوں آنکھیں یعنے خوف الہی سے رویا م عَنْ عَائِشَةَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ
الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدایشی سنت ہیں ایک تو مونچھ
کترانا دوسرے داڑھی چھوڑنا بالقدر قبضہ تیسرے مسواک کرنا چوتھے پانی سے ناک صاف کرنا پانچویں ناخن کاٹنا چھٹے انگلیوں کے جوڑوں کو
دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتویں بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا
راوی نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہووے جو یاد نہیں لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا
مراد ہو خ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا
وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چالیس
خصلتیں ہیں اون سب سے اعلی اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہے کہ اوسکا دودھ پیوے میں کوئی ایسا عامل جو عمل
کرے ایک خصلت پر اون چالیس خصلتوں سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو جنت
میں داخل کریگا ف اس حدیث میں اون چالیس خصلتوں کو مفصل نہیں ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام مراد ہیں یعنی خلق کو طرح
طرح کی فائدہ رسانی **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر قسم ہے بلفظ وَالَّذِی م أَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ وَلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ
أَصْحَابِ النَّارِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ نہ سنے گا مجکو
کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے میں بھیجا گیا یعنے شریعت کا مگر کہ وہ ایمان
نہ لانیوالا دوزخیوں سے ہوگا ف امت دو قسم ہے ایک امت دعوت یعنے جنکو اسلام کیطرف بلاتے ہیں کافر اور مسلمان سب داخل
ہیں دوسری امت اجابت یعنے جو لوگ ایمان لائے ہیں صرف مسلمان داخل ہیں اور امت سے مراد اس حدیث میں امت
دعوت ہے ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب یہ بھی حضرتؐ کا

١٥٢٩ |

١٥٣٠

١٥٣

ایمان لانا فرض ہو تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاں حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر پہونچی ہو تو وسے لوگ معذور نہیں اور سوا صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال ہوگا

۱۵۳۲ ھ اَبُوْهُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ تم میں سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والوں اور مال سے باوجود مال اور گھر والوں کے

ف اس حدیث میں حضرتؐ نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانیں حضرت کے ظہر دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دم بدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیوں کا یہ حال ہے کہ خواب میں حضرتؐ کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہیں

۱۵۳۳ ھ حَنْظَلَۃُ الْاُسَیْدِیُّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم میں حنظلہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم سدا اسی رہو اوسی حال پر جسطرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو تو البتہ تمسے فرشتے مصافحہ کریں تمھارے فرشوں پر اور تمھاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار

ف مصابیح میں حنظلہؓ سے روایت ہے کہ میں اور صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس گئے میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کیونکر ہے میں نے کہا کہ ہم لوگ حضرتؐ کی خدمت میں رہتے ہیں آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہیں گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں پھر جب ہم حضرتؐ کے پاس سے جاتے ہیں اور جورو لڑکوں اور کسب کار میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر باتیں بھول جاتے ہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر حضور ہردم رہا کرے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہو جاوے فرشتوں کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہردم نہیں رہتا اسکو نفاق نہ سمجھنا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں شعر غفلت نہ ہوتی جہاں اگر ہو جاتے

از ہر دمی بسر بودی

۱۵۳۴ ق اَنَسٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری

اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ
پیارے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا خ اَبُو سَعِيدٍ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ ١٥٣٥
الْقُرْآنِ یعنی سُورَةَ الْإِخْلَاصِ بخاری میں ابو سعید اور قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے
قابو میں میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے م ابو ذر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ ١٥٣٦
مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ
يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا
مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ قَالَهُ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں شمار میں چھوٹے بڑے ستاروں کی
گنتی سے برتنوں کی کثرت جان [illegible] اونکی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہت چمکتے [illegible]
سے پیاسا رہے [illegible] جھکتا ہے اوس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اوس سے
پیے پیاسا رہے اور لمبائی چوڑائی اوسکی برابر ہے جیسا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے
اور شیریں تر شہد سے یہ حدیث ابو ذر سے فرمایا جبکہ ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں ف عمان اور
ایلہ شہر ہیں شام میں ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ ١٥٣٧
عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے البتہ میں ہانکونگا کچھ مردوں کو
اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہیں ف یعنی کفار اور منافقین [illegible] حوض کوثر سے ہانکے جاوینگے
م اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُونَ حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا ١٥٣٨
فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ بہشت
میں نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہوگے جبتک آپس میں محبت پیدا کروگے کیا میں تمکو نہ بتلادوں وہ چیز کہ جب اوسکو کروگے
تو آپس میں دوستدار ہوجاؤ سلام علیک کو رائج کرو اپنے مسلمان لوگوں میں ف یعنے بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر
موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کہنا سلام سے محبت حاصل

ہوتی ہے کہ دعائے خیر ہے یعنی خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والیکو اپنا دوست جانتا ہے
تو آپ بھی اوس سے محبت کرتا ہے ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے
نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے سو اسطے حضرت نے اسکو خاص کر کے بتلایا لیکن افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ہو گیا
ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کمر باندھتی ہیں محبت اور خیر خواہی
کی جگہ اون دلوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہو گئی ہے

۱۵۳۹ ابو ہریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم میں کوئی پورا
ایماندار نہیں ہوگا جب تک کہ میں اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤں **ف** یعنے جب میری سنت کو
باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے

۱۵۴۰ انس وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ پورا
ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یوں فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے
دوستی رکھتا ہے

۱۵۴۱ ابو ہریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ **قَالَہٗ** لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ مقرر تم پوچھے جاؤ گے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے
گھروں سے بھوک نے پھر تم نہ پھرے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی یہ حضرت نے ابی بکر صدیق و عمر فاروق سے فرمایا **ف** اسکا پورا
قصہ ساتویں باب میں گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے
جب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنے یوں سوال ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی میں صرف کیا یا معصیت میں

۱۵۴۱ انس وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَکُمْ وَلَتَتْرُکُوْنَهٗ اِذَا کَذَبَکُمْ یَعْنِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْحَجَّاجِ کَانَ عَلٰی رَوَایَا قُرَیْشٍ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم اوسکو مارتے ہو جب
وہ تمسے سچ کہتا ہے اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے جھوٹھ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے
آبکش اونٹوں پر تھا **ف** جنگ بدر میں جب حضرت کا لشکر اوترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکیکو جو قریش کے آبکش

اونکو نہیں پہچانا پکڑ لائے اور پوچھا ابو سفیان اور اوسکے لوگ کہاں ہیں سو کہا کہ میں اونکو نہیں جانتا لیکن ابو جہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہیں
تو اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہیں تب اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے
پوچھا اوسنے کہا کہ مجھکو ابو سفیان کی خبر نہیں لیکن ابو جہل وغیرہ تو موجود ہیں اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے
یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی ۱۵۴۳ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا
فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اوتریگا تم میں یعنی مسلمانوں میں عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل
ہوکر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا خوک کو اور اوٹھا دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اوسکو قبول نکریگا ف
قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور اپنے دین کو مٹاوینگے محمدی دین پر عمل کرینگے صلیب
سولی کی صورت کو کہتے ہیں جیسے یہ شکل ہے + نصاریٰ اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اس واسطے کہ اونکے گمان میں حضرت عیسیٰ اسی طرح
مارے گئے اور جزیہ ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ کے وقت میں نصاریٰ سے جزیہ قبول نکرینگے اگر وہ ایمان نہ لاوینگے
تو اونکو قتل کرینگے ۱۵۴۴ ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ
اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ طَرِيْقًا سَالِكًا قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری و مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے
نہیں ملتا تجھے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا مگر چلتا ہے وہ اوس راہ میں جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہے اور ابو ہریرہ
کی روایت میں طریقا کا لفظ سالکا فجا کی جگہ ہے لفظ مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھ فرق نہیں یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رضی کو فرمائی
ف مصابیح میں روایت ہے کہ عمر فاروق نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہونیکی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتیں چلا
چلا کر باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروق کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے میں ہو گئیں جب عمر فاروق اندر آئے تو حضرت کو
ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپکی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عورتوں سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتیں کرتی تھیں جب
تمہاری آواز سنی تو سب پردے میں ہو گئیں عمر فاروق نے عورتوں سے کہا اے دشمن اپنی جانوں کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی
تو عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تم سے ڈرتے ہیں کہ تم کڑی مزاج کے ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے کمال مضبوطی سے شیطانی کام تیرے

کر سکتا نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کے وقت میں محتسبی کی
خدمت تھی اسواسطے اونسے لوگ ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہیں ویسے بادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو
بادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسیطرح اس حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرتؐ پر ثابت نہیں ہو سکتی

۱۵۴۵ ق ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیہا حتی یرضی عنہا
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو بلاوے اپنی جورو کو اپنے
واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوس پر غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنے عورتکو خاوند سے اس کام میں انکار کرنا
درست نہیں کہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر قسم ہے بلفظ واللہ

۱۵۴۶ خ ابو ہریرۃ واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا
کی کہ میں مقرر استغفار کیا کرتا ہوں خدا سے اور توبہ کرتا ہوں دن بھر میں ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت میں استغفار کو سو بار فرمایا ہے
اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنے جب پیغمبر معصوم ستر بار زیادہ استغفار کریں تو اور گنہگار لوگوں کو بطریق اولی
استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے

۱۵۴۷ ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن
عبد اللہ قالہ زمن الحدیبیۃ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی
میں مقرر خدا کا رسول ہوں اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھو محمد بن عبد اللہ یہ حضرتؐ نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرتؐ
عمرہ کرنے کو چلے جب کہ قریب حدیبیہ کی سرحد پر پہنچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اگلی سال بے عمرہ کیے حضرتؐ
پلٹ جاویں اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاویں حضرتؐ نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہے جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافروں نے کہا کہ ہم
محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیوں لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیوں روکتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹکر محمد بن عبد اللہ لکھا

۱۵۴۸ ق ابو ہریرۃ واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اہلہ آثم لہ
عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی فرض اللہ علیہ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی اگر
تم میں سے کسیکا اٹک رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ
دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہے ف یعنے ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جسمیں اپنے گھر والوں کو ضرر پہونچے تو قسم کا

۱۵۴۹ تو زنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ آزردن دل دوستان جہل ہست و کفارت یمین سہل **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ اور ابو شریحؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا حضرتؐ نے فرمایا وہ شخص کہ جسکے ہمسایہ لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے نڈر نہیں **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے فرض ہے اور اوسکو رنج دینا حرام ہے

۱۵۵۰ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اوتار دے تسکین کو ہم پر اور قدموں کو جما دے اگر کفار سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم ہمیں اور مشرکوں نے البتہ ہم پر زیادتی کی ہے جب وے مثل فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم اونکی بات کو نہیں مانتے **ف** سال چہارم میں کافر دوڑ کے حضرت پر ہجوم کیا حضرتؐ نے پناہ لینے کے واسطے مدینہ کی گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر یہ **هـ** ہے

۱۵۵۱ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم میں عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمہاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تم لوگ اپنے تیروں کے حصوں کی غفلت **ف** یعنے روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس حدیث میں خبر ہے اون فتحوں کی جو حضرتؐ کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب کا

۱۵۵۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمیں بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمیں کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکیگا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ میں آجاوے **ف** اس حدیث میں اشارہ ہے اون فسادوں کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت یعنی اوس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کچھ کوشش کرنے والا اوسمیں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب فتنے اور

۱۵۵۳ اغا دین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** ابو حمید الساعدی ستھبت اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر
فلیشد عقالہ **قالہ** بتبوک بخاری و مسلم میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک سخت آندھی
چلے گی تو اوسمیں کوئی کھڑا نہ رہے جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک میں فرمایا **ف** نویں سال ہجری ملک
شام میں حضرت جنگ تبوک میں گئے سو وہاں ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی آئی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے
۱۵۵۴ اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈال دیا اور تبوک ہے کئی دن کی راہ ہے **ق** علی سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون
من خیر قول البریۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما
لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری و مسلم میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانہ میں کم عمر ناقص عقل کلام کریگے بہتر لوگوں کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان اونکا اونکے حلق سے نیچے
ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے جہاں کہیں تم اونکو پاؤ تو اونکو قتل کرو واسطے کہ اونکو قتل کرنیمیں
۱۵۵۵ اجر ہے اونکو ثواب ہے قیامت میں خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی لوگ مراد ہیں ... **ق** ابو ہریرۃ سیکون فی
آخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاہم مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری
پچھلی امت میں کچھ لوگ ہونگے جو حدیثیں ظاہر کرینگے اور وہ باتیں تمسے کہینگے جو نہ تمہارے باپ دادوں نے سنیں سو دور رہنا تم اونسے **ف**
اس حدیث میں اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام ... برخلاف علماء سلف کے جو اہل سنت ... واولیاء اللہ کی طرف
نسبت کرکے جھوٹی باتوں کی طرف ... بہت ... آمیں ... ہزار ...
۱۵۵۶ عالمگیر ہوگئیں **فصل فی المضارع** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں مضارع کا صیغہ ہو **ق** انس آتی باب الجنۃ
یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم میں انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں آونگا بہشت کے دروازہ پر قیامت کے دن سو میں دروازہ کھلواونگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے سو میں کہونگا کہ میں محمد
۱۵۵۷ ہوں تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجکو حکم ہے کہ کھولوں کسیکے واسطے تجھسے پہلے **ق** ابن عباس آمرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان
باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس
ما غنمتم وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **قالہ** لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی

سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمکو حکم کرتا ہوں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق
بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہین اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ غنیمت کے مال کا پانچواں حصہ
اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑی سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حدیث عبد القیس کے گروہ سے فرمایا **ف** یہ جو منع کیا شراب کے چار طرح
برتن سے تھے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرا سبز گھڑا جیسے مرتبان تیسرا نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کا برتن چوتھا مقیر یعنے روغن برتن
جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرتؐ نے اونکے برتنوں کا بھی استعمال کرنا منع کیا تا کہ شراب چھوٹے یا دیر سے پھر جب شراب کی عادت چھوٹ گئی
تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور حدیث میں یہ آیا ہے **۱۵۵۸** ابن عباس انک اللہ ہی عرض علی اصحابک من احدہم المدۃ
لقد عرض علی عذابہم ادنیٰ من ہذہ الشجرۃ قالہ لعمر بعد یوم بدر مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تم
ہوں وس سے جو میرے آگے لائی تیری ساتھی لیے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے جنگ بدر کے
بعد فرمایا **ف** جنگ بدر میں ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرتؐ نے اصحاب سے انکے مقدمہ میں صلاح پوچھی صدیق اکبرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری
قوم ہیں انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہوں اور انکے مسلمان اولاد پیدا ہو اور ایسے فدیہ لیجیے چھوڑنے کے عوض لوگ دیویں تا کہ حضرتؐ کے اصحاب مال کی قوت پکڑیں
اور فاروق اعظمؓ نے کہا یا حضرت ان لوگوں نے آپکو ستایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ انکی گردن مار دیجیے اکثر اصحاب کی صلاح حضرتؐ نے فدیہ لینے کی دیکھی تو
حضرتؐ نے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا پھر ان لوگوں کی بات اور تیری سمجھ کو فدیہ لینا لائق تھا تو حضرت ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے نیچے بیٹھے روئے فاروق اعظمؓ
نے کہا کہ یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں مجھکو بھی بتلائیے تا کہ میں بھی روؤں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا
اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس مقدمہ میں وحی ہوتی تھی حضرتؐ نے اسمین اجتہاد کیا تھا اگرچہ اوسمین کچھ چوک ہو جاتی
تھی جو تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا **ف** **۱۵۵۹** ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الاواخر
بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہوں تمہارے خوابوں کو موافق پڑ گئے پچھلی سات راتوں میں سو جو
شب قدر کا تلاش کرنیوالا ہو سو پچھلی سات راتوں میں تلاش کرے **ف** شب قدر کو حضرتؐ کے اصحاب نے خواب میں دیکھا کسی نے تیئیسویں ۲۳
کسی نے پچیسویں ۲۵ تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ضرور ہے جسکا شوق ہو تلاش کرے
یعنے طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے اسمین اجر کوئی نہ ہوگا **۱۵۶۰** ابو ہریرہ ارادنا فیہا حاریۃ قد ختم من الحرام
ثم الصف فقال کل اثم فیہ وصح فی مسلم عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل الشعر

میلا حول المدینۃ حمی بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تمکو ای حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنی مدینہ کے حرم سے
پھر حضرتؐ نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم میں ہو اور مسلم میں ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرتؐ نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رقبہ مدینہ کے گرد

۱۵۶۱ م ابو ھریرۃ اشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بھما عبد غیر شاک فیھما الا دخل الجنۃ مسلمیں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور تحقیق میں خدا کا رسول ہوں ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے کے ساتھ شک نہ لاتا ہوا ان دونوں میں مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید و رسالت میں اوسکو کچھ شک نہ ہو سو وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے

۱۵۶۲ خ انس اوصیکم بالانصار فانھم کرشی وعیبتی وقد قضوا الذی علیھم وبقی الذی لھم فاقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمکو وصیت کرتا ہوں انصار کے مقدمہ میں سو اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور البتہ وے ادا کر چکے جو اون پر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا ہے اونکا حق یعنی ثواب اور احسان قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنے سوا حدود کے اونکی خطاؤں کو نہ پکڑو

۱۵۶۳ م عایشۃ تأخذ احداکن ماءھا وسدرتھا فتطھر فتحسن الطھور ثم تصب علی رأسھا فتدلکہ دلکا شدیدا حتی تبلغ شؤون رأسھا ثم تصب علیھا الماء ثم تأخذ فرصۃ ممسکۃ فتطھر بھا قالہ لاسماء بنت شکل حین سألتہ عن غسل المحیض
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لیوے تم میں سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنی بیری کی پتی پانی میں جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہاں تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہنچے یعنی سر کو بیچ سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرتؐ نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیری کی پتی کو پانی میں جوش کر لینے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے

۱۵۶۴ ق جابر تبکیہ او لا تبکیہ ما زالت الملائکۃ تظلہ باجنحتھا حتی رفعتموہ یعنی عبد اللہ ابا جابر بخاری و مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تو اوسکو روئے یا نہ روئے ہمیشہ اوس پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کیے رہے یہاں تک کہ تم نے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہیں جابر کے باپ ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد میں شہید ہوئے کافروں نے اونکی ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرتؐ کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابرؓ نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگوں نے منع کیا اتنے میں عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرتؐ نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت ظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی قدر اور درجے کی زیادتی ہے

۱۵۶۵ م ابو ھریرۃ تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہووے گا

١٥٦٦ مومن کا زیور جہاں تک پہونچتا ہے وضو کا پانی ف یعنی جہاں تک وضو کا پانی لگتا ہے وہاں تک قیامت میں مقام کی روشنی ہوگی ق ابو هريرة تبلغ
المساكن إهاب أو يهاب مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر انکے یا یوں فرمایا کہ یہاں تک ف اہاب ایک مقام کا ہے
مدینے کے پاس مدینے کی آبادی یہاں تک پہونچ جاویگی

١٥٦٧ ق أبو هريرة تجدون من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه
مسلم بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤ گے بدتر سب آدمیوں میں دو رخے آدمی کو جو آوے ان لوگوں پاس ایک منہ لیکر اور جاوے اون لوگوں پاس دوسرا منہ لیکر ف
مراد منافق ہے جو مسلمانوں میں مسلمان ہے اور کافروں میں کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعوں میں شیعہ ہو اور سنیوں میں تقیہ کر کے سنی ہے اور اسیطرح وہ شخص ہے جو تعریف کسی کی اسکے
آگے اسکی کہے اور پیچھے اوسکی برائی

١٥٦٨ ق فاطمة بنت قيس تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله أعلم قال إني والله ما جمعتكم
لرغبة ولا لرهبة ولكن جمعتكم لأن تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع وأسلم وحدثني حديثا وافق
الذي كنت أحدثكم عن المسيح الدجال حدثني أنه ركب في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام
فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم أرفؤا إلى جزيرة في البحر حتى مغرب الشمس فجلسوا في أقرب السفينة فدخلوا
الجزيرة فلقيتهم دابة أهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقالوا ويلك ما أنت قالت
أنا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت أيها القوم انطلقوا إلى هذا الرجل في الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق
قالوا لما سمت لنا رجلا فرقنا منها أن تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فإذا فيه أعظم
إنسان رأيناه قط خلقا وأشده وثاقا مجموعة يداه إلى عنقه ما بين ركبتيه إلى كعبيه بالحديد قلنا ويلك
ما أنت قال قد قدرتم على خبري فأخبروني ما أنتم قالوا نحن أناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا
البحر حين اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم أرفأنا إلى جزيرتك هذه فجلسنا في أقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة أهلب كثير الشعر لا يدرى ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما أنت فقالت أنا
الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا إلى هذا الرجل في الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق
فأقبلنا إليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن أن تكون شيطانة فقال أخبروني عن نخل بيسان قلنا
عن أي شأنها تستخبر قال أسألكم عن نخلها هل يثمر قلنا له نعم قال أما إنه يوشك أن لا تثمر قال أخبروني عن
بحيرة الطبرية قلنا عن أي شأنها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال إن ماءها يوشك أن يذهب

قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له
نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة
ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب
فاطاعوه قال لهم قد كان ذلك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها في اربعين ليلة
غير مكة وطيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل واحدة منهما استقبلني ملك بيده السيف
صلتا يصدني عنها وان على كل نقب منها ملائكة يحرسونها وطعن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمخصرته
في المنبر هذه طيبة هذه طيبة الا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس نعم فانه اعجبني حديث تميم انه
وافق الذي كنت احدثكم عنه وعن المدينة ومكة الا انه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما
هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو واومأ بيده الى المشرق بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ جانتے ہو کیسے تمکو کس واسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر جانتا ہے حضرتؐ نے فرمایا اللہ قسم خدا کی نہیں میں نے جمع کیا
خوشی سنانے کو یا ڈرسانے کو ولیکن میں نے جمع کیا تمکو اس واسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایسی بات کہی جو موافق
پڑی اوس بات کے جو میں تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر اوس نے مجھ سے یوں بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو
لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر میں یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج
ڈوبتے پھر وہ جہاز کی چھوٹی کشتی میں بیٹھے سو ٹاپو میں داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا
بالوں کی بہتات سے تو لوگوں نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے وہ بولا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا اے لوگو اس دیر میں چلو جو یہاں ہے اس واسطے
کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوس نے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان ہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں
داخل ہوئے تو پایا وہاں ایک بڑا قد آور آدمی ہو رہا کہ ہم نے ویسا مخلوق ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا جکڑے ہوئے ہیں اوسکے دونوں ہاتھ گردن
کے ساتھ زانوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے کے ساتھ ہم نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر میرا حال معلوم ہو جاویگا تم مجھکو
بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز میں تو ہم نے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش میں تھا سو کھیلا کی لہر ایک مہینہ

پھر ہم آلگے بیچ ساحل ٹاپو کے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں پھر داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ سمجھے تھے اوسکا اگلا پچھلا
بالوں کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوسنے کہا میں جساسہ ہوں پس کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس دیر میں جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا
مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت ہے پھر اوس مرد نے کہا کہ مجھکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا اوسکا
حال تو پوچھتا ہے اوسنے کہا میں اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے اوس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلیگا
اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجھکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہے اوسنے کہا کہ کیا اوسمیں پانی ہے لوگوں نے کہا اوسمیں بہت پانی ہے اوسنے
کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجھکو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا کونسا حال اوس چشمے کا پوچھتا ہے اوسنے کہا اوس چشمے
میں کیا پانی ہے اور وہاں کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہیں ہمنے اوس سے کہا ہاں اوسمیں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اوسکے پانی سے
اوسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگوں نے کہا وہ مکہ سے نکلا ہے اور اوترا ہے مدینے میں اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہاں اوسنے کہا کیونکر
اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گرد کے عرب پر سو وہ ہوئے اوسکی اطاعت میں اوسنے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہم نے کہا ہاں اوسنے کہا خبردار ہو کہ
البتہ یہ بات اونکے حق میں بہتر ہے کہ اوسکی تابعدار ہوں اور البتہ میں تمکو اپنی خبر بتلاتا ہوں کہ میں مسیح ہوں دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب ہے کہ مجھکو اجازت ہو نکلنے
کی سو میں نکلونگا تو سیر کرونگا سو نہ چھوڑونگا کسی گاؤں کو مگر کہ میں اوسمیں اوترونگا چالیس راتوں کے اندر سوائے مکہ اور طیبہ کے کہ وہ دونوں حرام کئے گئے ہیں مجھ پر جس وقت میں چاہونگا کہ اون دونوں میں سے کسی میں
داخل ہوں تو میرے آگے آویگا ایک فرشتہ اور اوسکے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی کہ مجھکو اوس سے روکیگا اور البتہ اوسکی ہر ایک راہ پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرت
نے اپنے عصا سے منبر پر ٹھوکا دیا اور فرمایا کہ یہی طیبہ ہے یہی طیبہ ہے یعنی مدینہ خبردار ہو کیا میں تمکو اس حال کی خبر دے چکا ہوں تو اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ
مجھکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس خبر کے جو میں تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریائے شام یا دریائے یمن میں ہے
نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے اور حضرت نے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریائے شام
یا دریائے یمن میں فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اسواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید فرمایا جاننا چاہیے کہ آگے گذر چکی ہے یہ حدیث صاف حضرت نے فرمایا ہے کہ
دجال مشرق سے آویگا میان ورغ دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کی ہے یعنی معلوم ہوا کہ دجال موجود بالفعل مقید ہے قیامت کے قریب دن جدا نکلیگا
اور عیسیٰ مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا **ف** انس تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم
میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا لله وانا اليه راجعون کہتے ہیں تیرے جدا
ہونے سے اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہیں **ف** مشکوٰۃ میں انس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم بیٹے حضرت کے فرزند کا دم نکلنے لگا تو حضرت

۱۵۰۹

کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ بھی روتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے عبدالرحمن یہ رونا رحمت کی نشانی ہے پھر حضرت
دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے لیکن نوحہ گری اور شکوہ کرنا
البتہ صبر کے مخالف ہے اور حرام ہے ۱۵۷ ق ابن عمرو تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ
بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوس کو جس کو تو پہچانے اور جس کو نہ پہچانے یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جس نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت سلام کی کون عمدہ خصلت ہے ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ زبان سے خلاصہ اسلام ہے اور معلوم ہوا
کہ مسلمان سے سلام کرے پہچان کی تخصیص ضرور نہیں مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہے اسلام کا اور محبت کا سبب ہے ۱۵۸ م نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ تَغْزُوْنَ
جَزِیْرَةَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُهُ اللّٰهُ
مسلم میں نافع بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑو گے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوس کو فتح کریگا پھر تم لڑو گے ایران والوں سے سو خدا اوس کو فتح کریگا پھر تم لڑو گے
روم سے سو خدا اوس کو فتح کریگا پھر تم لڑو گے دجال سے سو خدا تم کو فتح دیگا ف جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اوس کے بعد ایران اور اوس کے
بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت میں ہو گی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آیندہ خبر مطابق پڑی ۱۵۹ خ اُمُّ سَلَمَةَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ بخاری میں
حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جنگ کے
علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہی تھی عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور
اوس وقت میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا ۱۶۰ ابو ہریرہ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ یَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا یَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰی فِیْهِ
حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ یَتَبَایَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا یَتَبَایَعَانِهٖ حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ یَلُوْطُ حَوْضَهٗ فَمَا یَصْدُرُ حَتّٰی تَقُوْمَ مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی اور حال یہ کہ مرد اونٹنی دوہتا ہو گا سو نہیں پہنچا ہو گا برتن اوس کے منہ تک کہ قیامت آ جاویگی
اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو نہ خرید و فروخت کر چکے ہونگے کہ قیامت آ جاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہو گا سو نہ اوس کو
درست کرنے پھر پاوے گا کہ قیامت آ جاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اوس سے غافل نہ رہیں اس واسطے کہ قیامت کی کوئی تاریخ
مقرر نہیں لوگ اپنی دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آ جاویگی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہاں
آ جاویگی جب لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے ۱۶۱ م اَلْمُسْتَوْرِدُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَکْثَرُ النَّاسِ مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
قائم ہو گی اور حال یہ کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر رہیں گے

عالم ہو جاوینگے ق ابو ہریرۃ تقیء الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ١٥٧٥
ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا
یاخذون منہ شیئا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیوے گی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی سے یعنی زمین کے
اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانیں قیامت میں سب ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا رشتہ
حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے رشتہ داروں کا حق کاٹا اور آویگا چرانیوالا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے
سو نہ لیوینگے اوس میں سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا جو قیامت سے ورے ہے تب کوئی آدمی مال کو نہ لیوے ق ابو سعید تکون الارض یوم ١٥٧٦
القیامۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ کما یکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹ پلٹ لیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کیواسطے جیسے ہر ایک
آدمی الٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں ف یعنے زمین کی صورت روٹی سی ہو کر خدا کی قدرت سے ہو جاویگی بہشتیوں کے واسطے اور
یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب و غریب میوے نکلتے ہیں اگر تمام زمین کو تیسری میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے ق
ابو ہریرۃ منزل غدا ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے ١٥٧٧
کہ حضرت نے فرمایا کہ اتریگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہاں کہ قریش وغیرہ آپس میں قسم ہوئے تھے کفر پر یعنے اوس مکان میں جسکا محصب نام ہے ف قبل ہجرت کے جب
حضرت مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب میں آپس میں قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکریں اور اونسے کسی چیز کی خرید و فروخت
نکریں یہانتک کہ وے تنگ ہو کر حضرت کو اونکے حوالے کر دیویں چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان میں گھرے
آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے اونمیں پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد و پیمان سے ہار گئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی
مدینے کیطرف آٹھویں سال مکہ فتح ہوا نویں سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہاں منزل ہوگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان میں اوترنیکا یہ فائدہ کہ خدا کا احسان ظاہر ہو کہ جہاں کفر کا فروغ تھا وہیں اسلام کو خدا نے غالب کیا
اور تا کہ کافر شرمندہ ہوں ق ابو ہریرۃ یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک ١٥٧٨
فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم میں سے کسی پاس تو کہتا ہے کس نے ایسا پیدا کیا
ویسا ایسا یہانتک کہتا ہے کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اوسکو پہونچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنے

چب وسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتی ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت و تاریکی دور ہو جاتی ہے

۵۷۹ ھر أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کیطرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینہ کا یہانتک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا منہ پھیر دینگے شام کیطرف اور وہیں جاکر ہلاک ہو جاویگا

۵۸۰ ھر أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کیطرف آؤ کشائش روزی کیطرف اور حال یہ کہ مدینے کا رہنا بہتر ہے اونکے واسطے اگر وے ہوں جاننے والے اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ نہ نکلے گا مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہو کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے میں لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کیطرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بد لوگوں کو جیسے دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک میں کشائش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حالانکہ اونکے حق میں یہ بہتر نہیں کہ حضرتؐ کی ہمسائگی چھوڑ دیں دنیا کے واسطے

۵۸۱ ق أَبُو سَعِيدٍ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری و مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اون سے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو فتح ہو جاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو اون سے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم میں سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحابی کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اون سے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم میں وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہو جاویگی ف اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب و تابعین و تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی

۵۸۲ ھر عُمَرُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ

يَسْتَغْفِرُ لَكَ فَافْعَلْ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر یمن والوں کی مدد کے ساتھ مراد کی قوم سے اور
پھر قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم بھر ایک داغ باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے کہ اوسکا وہ بڑا فرمانبردار اوسکو کا ہے
اگر وہ کسی چیز کی خدا کی قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کر دیوے سو اے عمر اگر یہ تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو ف اس حدیث میں اویس قرنی کی بزرگی
فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرتؐ کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرتؐ کے حضور میں حاضر ہوتے اور بعد
وفات میں عمر فاروقؓ حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ ہیں ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی عزت آدمی ہم لوگوں
میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اوسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت فقیر اور خستہ حال ہے ہمارا اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ تو ہمکو اوس سے ملا دیگا اور
کہاں ہے کہا کہ عرفات کے پیلو جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چاہیے عمر فاروقؓ اور علی مرتضیؓ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز پڑھتے ہیں اور گرد اونٹ چرتے
ہیں عمر فاروقؓ نے اونکو سلام کیا اور وہ بھی نماز سے جواب دیا عمر فاروقؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبداللہ ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان و زمین میں ہیں
سب عبداللہ ہیں یا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہے عمر فاروقؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے ہمکو تمھارا پتا علامت
سو ہمنے تمکو پہچانا ہے کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروقؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کیواسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ میں ہمیشہ اپنی حالت پر خاص کر کسی اور
شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں اے خدا تمھارے روبرو مجھکو مشہور کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ
کہ تم دونوں آدمیوں کا کیا نام ہے علی مرتضیؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمرؓ ہیں اور میں علیؓ بن ابی طالب ہوں تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے اٹھ کھڑے ہوئے کہا کہ اے امیر المومنین
اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ جزاکم اللہ امت کیطرف سے تمکو ثواب دیوے پھر عمر فاروقؓ نے کچھ لباس اور خوراک دینی کا ارادہ کیا اویس قرنی
نے قبول نہ کیا اور کہا بہت سا ہے کہ دو درم بس کہ پڑی عار ہے اور اونکو سو اونٹ دیے اور بھوکے لوگ کے ۔ کوئی بھاگ سکے کا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا سا آسودہ
سو اوسکے عمر فاروقؓ اور علی مرتضیؓ اوس سے رخصت ہوئے ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروقؓ اور علی مرتضیؓ پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی سوا
اسکا یعنی صحابہ سے افضل نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود حضرتؐ نے اپنے واسطے بعضے لوگوں سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچوں
وقت کی اذان میں تمام امت کے لیے تمام مجموعی کو حاصل ہونے کیواسطے دعا کرنے کو فرمایا ہے جابرؓ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ
وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ
مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت میں اور پیا کرینگے نہ پاخانہ پھرا کرینگے اور نہ
ناک سنکیں گے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوٹ اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور حمد کی جیسا اونکو سانس کا

۱۵۸۴

انجام ہوتا ہے ف یعنے بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے
اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسیطرح اوس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا
ہوگا ۱۵۸۴ اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ
كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ
فِي بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم میں ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمیں
قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر سب لوگ قرأت میں برابر ہوں تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ میں بھی برابر ہوں تو
امامت کرے جسنے پہلے اول ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جو اونمیں بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی جگہہ
کے مقام میں نہ بیٹھے ویکے گھر میں اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ میں لکھا ہے امامت میں افضل عالم ہے اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا
اور اس حدیث میں قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کے وقت میں جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے میں اکثر لوگ قاری ہوتے ہیں اور عالم
نہیں ہوتے اسواسطے فقہ میں عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے فقہ میں پرہیزگاری ہجرت کے قائم مقام کیا ۱۵۸۵ اَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ
الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنت میں کا بعضا مکان جتنا کہ
چاہے تب تلک خدا اوسکو باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنے جنت اتنی بڑی ہے کہ بیچ مقام
کے باوجود جنتیوں کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا ۱۵۸۶ اَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ
يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کی تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی
اور سیاہ چادر پہنے ہوگے ق ۱۵۸۷ اَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مردے کے تین چیزیں اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو لوٹ آتی ہیں دو اور ایک
رہجاتی ہے قرابتی لوگ اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہے ف اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے
کہ مثلا ایک شخص کے تین دوست ہیں اونمیں ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست جسکے واسطے یہ شخص تن من دھن نثار کرتا تھا اور دوسرا
دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست دونوں سے کمتر سو جب اس شخص کے حاکم نے سخت قہر طلبی کی تو پہلا اوس پیارے معتمد
پاس گیا کہ میری اس مصیبت میں ساتھ دو سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسے صاف جواب دیا تب لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اور اوسے کہا کہ چل میں

نے ساتھ ظالم کے دروازے تک چلتا ہوں مگر اندر نہ جاؤنگا پھر بے تیسرے دوست یاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسکو کہا خاطر جمع رکھ میں تیرا ساتھی ہوں
چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہے کہ مرنے کے بعد گھر میں رہجاتا ہے اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہیں جو قبر تک ہی کو پہونچا دیتے ہیں اپنے گھر
دوست اعمال ہیں جو میت کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں اور اوسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہیں سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہے کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ پھیر لیویں اور
صورت آشنا مصیبت میں کام آویں آدمی کیا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہیں پہچانتا اور انجام کار غافل ہو کر بیوفا اور بیمروت کو بھلا اپنی عمر برباد کرتا
کرتا ہے شعر مال و اولاد تیری قبر میں جانیکے نہیں تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑا لیکے نہیں جز عمل کوئی رفیق بھی تیرا یار نہیں کیا قیامت ہے کہ تو اوس سے خبردار
نہیں ق ابو ہریرۃ یترکون المدینۃ علی خیر ما کانت لا یغشاھا الا العوافی و آخر من یحشر راعیان من مزینۃ
المدینۃ ینعقان بغنمھما فیجدانھا وحوشا حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوھھما بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر رہینگے وہاں مگر وحشی جانور اور چڑیاں اور پچھلے جمع ہونیوالے دو گڈریا چرواہے ہونگے
مزینہ کے وہ ارادہ کرینگے مدینہ کا اور ہانکتے ہونگے بکریاں اپنی اور پاوینگے مدینے میں وحشی جانوروں کو یا دیکھینگے یہاں تک کہ ثنیۃ الوداع پاس پہنچینگے تو
دونوں منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مر جاوینگے ف اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب یہ ہوجاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینے کے پاس ق
ابو ہریرۃ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل و ملائکۃ بالنھار و یجتمعون فی صلوۃ العصر و صلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا
فیکم فیسئلھم و ھو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم و ھم یصلون و اتیناھم و ھم یصلون بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہیں فرشتے رات کے اور دن کے اور جمع ہوتے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں فرشتے
رات کے جو تمہارے درمیان رہے تو خدا اونسے پوچھتا ہے حال لوگوں کا حالانکہ وہ تمہارا حال اونسے زیادہ جانتا ہے کہ کس حال میں تم نے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے انکو چھوڑا
نماز پڑھتے اور جب گئے تو انکو نماز پڑھتے پایا ف معلوم ہوا کہ ہر شخص کے اور اعمال لکھنے پر فرشتے مقرر ہیں اور بندوں کا حال و وقت پر
الٰہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کی نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہرکارے
آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت و چین میں عمر گذرتی ہے شعر گرو بیدار خدا ترس یہ ہے نہیں کہ ملک لکھ دیں ق ابو ہریرۃ یتقارب
الزمان و ینقص العلم و یلقی الشح و تظھر الفتن و یکثر الھرج قالوا یا رسول اللہ ایما ھو قال القتل القتل بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگوں میں بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فساد ظاہر
ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی ...

۱۵۹۱ فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے عن انس یجمع اللہ

الناس یوم القیمۃ فیھتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا فیأتون آدم فیقولون انت آدم

ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا

فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیأتون نوحا فیقول لست

ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا ابراھیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیأتون ابراھیم فیقول لست

ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا موسی الذی کلمہ اللہ واعطاہ التورٰیۃ فیأتون موسی

فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیأتون عیسی

روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فیأتونی فاستأذن علی ربی

فیؤذن لی فاذا انا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع رأسک قل یسمع سل تعط اشفع

تشفع فارفع رأسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ ثم اعود

فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع رأسک یا محمد وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع رأسی فاحمد ربی

بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ قال فلا ادری فی الثالثۃ او فی الرابعۃ قال فاقول

یا رب ما بقی فی النار الا من حبسہ القرآن وفی روایۃ ثم آتیہ الرابعۃ او اعود الرابعۃ وذکر موسی الذی تقدم ھو فی بعض

روایات البخاری بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگوں کو قیامت کے دن غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو

کہینگے کہ اگر ہم سفارش کروا دیں رب کے پاس تا کہ ہم اس مکان سے راحت پاویں تو خوب بات ہے سو آدم کے پاس آوینگے تو یوں کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ تمکو بنایا خدا نے

اپنے دست قدرت سے اور پھونکی اپنی روح میں تمہارے اور حکم کیا فرشتوں کو سو وہ سجدہ کئے تمکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تا کہ ہمکو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو

آدم کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا

رسول ہے کہ خدا نے اسکو بھیجا سو لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اس سے ہوئی تو شرماویگا

اپنے رب سے اوس کے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنی خطا کو

جو ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اوس کے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وہ لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا

میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاو عیسیٰ روح اللہ پاس جو خدا کی کلام سے پیدا ہوئے
بے صرف بلفظ کن موجود ہوا اور روح اوسکا باپ تھا سو وے لوگ عیسیٰ روح اللہ پاس آوینگے تو عیسیٰ کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں ولیکن تم جاو محمد کے پاس جو خاتم
خاص جنابہی بے ستر بخشی گئی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے سب لوگ میرے پاس آوینگے سو میں اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو اجازت ملیگی سو میں جب کہ
اوسکو دیکھونگا تو سجدہ میں گر پڑونگا سو مجھکو خدا سجدہ میں رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اوٹھاو کہ سنا جاویگا مانگ تجھکو دیا جاویگا سفارش کر
تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اوٹھاونگا تو میں تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھکو سکھلاویگا پھر میں سفارش کرونگا سو میرے واسطے
ایک اندازہ مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنے اتنے لوگونکی مغفرت ہوئی تو میں اتنے لوگونکو دوزخ سے نکالونگا اور جنت میں داخل کرونگا پھر میں پلٹ آونگا
اور سجدہ میں گر پڑونگا سو مجھکو خدا اسی سجدہ میں رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجھکو کہ اپنا سر اوٹھا اے محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجھکو دیا جاویگا
اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو میں اپنا سر اوٹھاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف مجھکو میرا رب سکھلاویگا پھر میں سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک مقدار کیجاویگی
تو میں پھر لوگونکو دوزخ سے نکالونگا اور جنت میں داخل کرونگا آدمی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں حضرت نے فرمایا کہ پھر میں کہونگا اے میرے رب سو دوزخ میں
کوئی باقی نہیں رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنے جسکی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں ہے مثل کافر اور مشرک کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا پھر
میں چوتھی بار اپنے رب پاس آونگا یا یوں فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا اور موسیٰ کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات میں ہے **ف** معلوم ہوا کہ حشر میں تمام
حواس بیگانے ہو جاوینگے اور اپنی بھول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگار دلکو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوسوقت شوکت محمدی تمام
عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہیں یہ ہمارے حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو نہیں کچھ دخل نہیں پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی
تاکہ عام خلق کو پیغمبروں کی زبانی ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو ایسا رتبہ نہیں ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے
کلی نہیں اور اس میدان میں سوا ہمارے حضرت کے کوئی قدم نہ رکھ سکیگا پھر شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب لحاظ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام
بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اوس باہر وکا سر الاہی حضور ہے ❊ دل سے ہیں میرا دل لکھا اور ہے ❊ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ
وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ❊ اَبُوْ مُوْسٰى يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ مِّثْلِ الْجِبَالِ ١٥٩٢
يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فِيْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِيْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ ایسے گناہ پہاڑوں کے برابر اور گناہوں کو اونکے معاف کردیگا اور اون گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر رکھ دیویگا آدمی
کہتا ہے کہ میری فراست میں یوں ہے ابو روح نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہے یعنے ابو موسیٰ کی شک ہے یا حدیث کی راویوں میں یا کسی اور کو

۱۵۹۳ ف اس حدیث میں مسلمانوں کو حکم ہے یہود اور نصاریٰ کی سخت تکلیفات پہونچے اور اوسپر صبر کیا واللہ اعلم ق ابن عباس يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہے دودھ سے جو نکاح کہ حرام ہے رشتہ داری سے

۱۵۹۴ ف یعنے جیسے سگی ماں اور بہن خالہ اور عمہ سے نکاح نہیں درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہیں درست باقی تفصیل فقہ میں دیکھا چاہئے ق ابو ہریرہ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبہ کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیوں والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد نہ رہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی جانتا ہے کہ کیا ہے

۱۵۹۵ خ جابر يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہیں جو گناہوں کے سبب سے دوزخ میں پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے انبیاء اور شہداء اور علما کی شفاعت سے آخر کو جنت میں داخل ہوگے

۱۵۹۶ ق انس يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ اِيْمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل میں ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل میں ایک گیہوں کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت میں انس سے نیکی کی جگہ ایمان کی لفظ روایت کی ف یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دل میں کچھ بھی ایمان ہوگا گو ذرہ برابر ہی ہو وہ دوزخ سے آخر نکالا جاویگا نیکی سے مراد وہ صفات حمیدہ ہیں جیسے شفقت و رقت قلب [illegible] ترک حسد و ترک غرور وغیرہ کے

۱۵۹۷ خ ابو سعید يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا اُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہاں بدلا لیا جاویگا بعضوں کا بعضوں سے اون حق تلفی اور ظلموں کا جو آپس کے درمیان دنیا میں ہوئی تھی یہاں تک کہ جب وے پاک صاف ہو جاوینگے تو اونکو حکم ہوگا جنت میں داخل ہونیکا سو اوسکی قسم جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ اونمیں سے ہر ایک شخص اپنے جنت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث میں ایماندار سے مراد وے ہیں جو دوزخ پر ہوکر نکلے مگر دوزخ میں نہیں پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان میں روکے گئے [illegible]

حق تلفی اور ظلم کا بدلا دینگے اور حقدار راضی ہو گئے تب وہ جنت میں داخل ہوں گے **ھ** ابوہریرۃ یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر ۱۵۹۸
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوں گے جنت میں بہت لوگ جنکے دل چڑیوں کے سے دل ہیں **ف** مراد خوفناک نرم دل لوگ ہیں جو خدا سے
ڈرتے ہیں جیسے چڑیاں آدمی سے ڈرتی رہتی ہیں کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں **ق** ابوہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ۱۵۹۹
ھم سبعون الفا تضیئ وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوگا جنت
میں میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہوں گے روشن ہوں گے منہ اونکے جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھویں رات کو **ھ** ابوہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی ۱۶۰۰
سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت سے
ستر ہزار کہ ایک ہی گروہ ہیں میری امت سے چاند کی صورت پر **ف** متقی اور متوکل لوگ مراد ہیں جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں اسباب ظاہری کے
گرفتار نہیں جیسا کہ اور حدیث میں صاف آیا ہے **ق** ابن عمر یدخل اللہ اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم ۱۶۰۱
یقول یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیوں کو بہشت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا اونکے درمیان میں پھر پکاریگا اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور اے دوزخیو
تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان میں کہ ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسوائے دوزخ کو بھی فنا نہیں جیسا جہان کا سو مالک حق وار بعد سلامت
گنہگار لوگ دوزخ سے نکلے کر ہوگی کہ بستی دیکھنے میں ہیں ... دوزخ ہی آتی ... **ھ** ابوہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب ۱۶۰۲
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوں گے جنت میں میری امت سے ستر ہزار بدون حساب **ف** یعنے اونکو اعمال صرف اونکو دکھلائے
جاویں گے زیادہ گفتگو نہ ہوگی **خ** ابن عباس یرحم اللہ ام اسمعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من الماء لکانت زمزم عینا ۱۶۰۳
معینا بخاری میں عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ماں پر یعنے ہاجرہ پر اگر چھوڑ دیتی زمزم کو یا یوں فرمایا کہ اگر چلو
بھر نہ لیتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو جنگل میں چھوڑ گئے
وہاں کچھ آبادی تھی نہ پانی حضرت جبرئیل نے وہاں ایک ایسا پر مارا زمزم کا پانی رستے ہوئے نکلا حضرت ہاجرہ نے پانی کے گرد مینڈ
باندھی کہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اوسکو نہ روکتیں تو زمزم ایک دریا ہو جاتا سیلاب کی طرح بہتے
بخاری ہو اتفاق **ق** ابن مسعود یرحم اللہ موسی لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر **قال لہ** حین سمع رجلا قال یوم حنین واللہ ۱۶۰۴
ان ھذہ لقسمۃ ما عدل فیھا ولا ارید بھا وجہ اللہ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے

مجھ سے یہ البتہ وہ تو مجھ سے بھی زیادہ ستایا گیا تھا پر اوس نے صبر کیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم میں کچھ
انصاف نہ ہوا اور نہ اس میں کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت ہاتھ آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلموں کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا
لیکر ایمان کی قدر سمجھیں تو ایک مرد نے یہ کلام کہا حضرت عبدالرحمن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر تہمت بنی اسرائیل کی یہ ہی تھی کہ انہوں نے اپنے بھائی
ہارون کو مار ڈالا ... خدا نے فرشتوں کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو انکو دکھلا دیویں آخر کو بے زخم لاش دیکھ کر وے نادم شرمندہ ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانی سے پیغمبروں کو

۱۶۰۵ تہمت سے چھوٹ ہیں اور آل اور اصحاب کو ق عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَ
كَذَا قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا اوس پر رحمت کرے البتہ اوس نے تو مجھکو فلانی فلانی آیت یاد دلا دی جو مجھ سے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جس آیت کو میں نے فلانی فلانی سورت سے

۱۶۰۶ بیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ
عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری و مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور پیادہ

۱۶۰۷ بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو ھر اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ
يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور لوگوں کو نیک بات سکھلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام روکنا صدقہ
اور ان سب کے عوض دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں ف یعنے صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اوسکی شکر گزاری
بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہیں بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر اور چاشت کی دو رکعتیں تو اوس شکر گزاری

۱۶۰۸ میں کفایت کرتی ہیں خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہیں اگر اونھوں نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اونھوں نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے
اور اونپر برائی کا عذاب ہے ف یعنے جماعت ترک کرنا کسیطرح نہیں چاہئے اسواسطے کہ اگر امام نماز کے شرائط اور ارکان ادا کرے تو تمہاری
نماز پوری ہوگئی اور اگر اونھوں نے نماز ... ترک کیا تو تمکو ثواب ہے اسواسطے کہ تمکو اسکی خبر نہیں مگر اوسپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا

۱۶۰۹ کہ اگر امام ناپاکی ... نماز پڑھا دیوے ... تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا ق ابْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ
أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانوں کو قیامت کے
دن پھر لیگا انکو داہنے ہاتھ میں پھر فرماویگا میں ہوں بادشاہ حقیقی کہاں ہیں بادشاہان دنیا کہاں ہیں گھمنڈ کرنیوالے پھر زمینوں کو لپیٹ کر لیوے بائیں ہاتھ میں پھر
پھر فرماویگا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں گئے بادشاہان دنیا کہاں ہیں گھمنڈ کرنیوالے ف حق تعالی داہنے اور بائیں ہاتھ سے پاک ہے یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سردار اور بادشاہوں کو غرور کرنا لازم نہیں کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے میں اختیار نہیں تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ ۱۶۱۰
يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ بخاری و مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگونکو قیامت کے دن یہانتک کہ انکا پسینا زمین میں ستر گز گھس جاویگا اور لوگونکے منہ میں داخل ہوگا یہانتک
کہ اونکے کانوں تک پہنچیگا ف آنا قیامت میں بہت پاس آجاویگا سورج پھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضوں کے ٹخنوں تک اور بعضوں کے گھٹنوں تک
اور بعضوں کے منہ تک پسینا ہوجائیگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ يَدَ أَخِيهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری و مسلم میں عمران ۱۶۱۱
بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چبا لیتا ہے اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہے تجکو خون بہا نہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ
کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے منہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والیکا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرنے کی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے
اوسکو الزام دیا کہ اپنے بھائی کا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا چاہتا ہے اور سوا اسکے جسکا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہ حدیث سے
سنا ہوگا ایسی صورت میں کچھ بدلا نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ قَالَهُ حِينَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ۱۶۱۲
فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا
وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی
ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک آدمی سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں پہنے دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اتار لیا اور اوسکو
پھینکدیا حضرت تشریف لیگئے تو لوگوں نے کہا اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم میں اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال یہ کہ حضرت نے اوسکو
پھینکدیا ہے ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مردوں کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ ۱۶۱۳
يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَيُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ بخاری و مسلم میں
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبہ سے سو جب زمین کے میدان میں ہونگے دھنسا دیے جاوینگے اگلے پچھلے سب

رہیں میں فتنہ فساد ہوگا اور قیامت میں اٹھیں گے اپنی اپنی نیت پر **ف** حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے میں ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہ نے
پوچھا کہ یا حضرت لشکر میں تو ناداری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور ہو وے وہ بھی عذاب میں شریک ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدوں کے ساتھ میں
1614 | نیکوں کو بھی دنیاوی عذاب پہنچتا ہے لیکن آخرت میں حسب نیت ہوگی دنیا عوض ملیگا **خ** ابوهريرة يقبض الله الارض يوم القيامة ويطوي السماء
بيمينه ثم يقول انا الملك اين ملوك الارض بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے میں لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور
1615 | لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر کہیگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ **م** ابوهريرة يقطع الصلوة الكلب والمرأة والحمار ويقي من
ذلك مثل مؤخرة الرحل مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہیں نماز کو کتا اور عورت اور گدہا اور بچاتی ہے اس سے کجاوے کی پچھلی
لکڑی کے برابر **ف** یعنے اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدہا آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اوسکے آگے آنے سے نماز میں
خلل نہیں علما کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ اور حدیث میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور میں حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو
1616 | معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہیں جاتی **م** عبد الله بن الشخير يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك الا ما اكلت
فافنيت او لبست فابليت او تصدقت فامضيت مسلم میں عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے
اور تجھکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جسقدر کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا میں خیرات کیا سو بچایا یعنے آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا **ف** یعنی تیرا
مال حقیقت میں وہی ہے جو تیرے کام آوے خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال دنیا کے کھانے پینے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہے جو آخرت میں کام آویگا تو عاقل کو
1617 | لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جانکر دنیا میں مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کہ اوسکو غیر اوڑاتے ہیں **م** ابوهريرة يقول العبد مالي مالي وانما له من
ماله ثلث ما اكل فافنى او لبس فابلى او اعطى فاقتنى وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور اوسکو تو اپنے مال میں تین ہی فائدے ہیں جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ
راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا ہے تو وہ جانیوالا اور لوگوں کے واسطے چھوڑنیوالا ہے یعنے باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہیں **م**
1618 | ابوذر يقول الله عز وجل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها او ازيد ومن جاء بالسيئة فجزاء سيئة
سيئة مثلها او اغفر ومن تقرب مني شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا
ومن اتاني يمشي اتيته هرولة ومن لقيني بقراب الارض خطيئة لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها
مغفرة مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکا دس گنا

اور

تو اسے پایا چاہوں تو اس سے بھی بڑھاؤں اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہے اوسکے برابر یا چاہوں تو بے بدلا لیے بخش دوں اور جو مجھسے نزدیکی
چاہیگا ایک بالشت برابر تو میں اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو میں اوس سے دو ہاتھ کی لنبائو برابر قریب جاؤنگا اور جو
میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف میں جھپٹتا آؤنگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ
کیا ہو تو میں اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے برابر مغفرت اور بخشش لیکر **ف** اس حدیث میں کمال رحمت کا بیان ہے جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا **ق** ابو سعید ۱۶۱۹
يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ
اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذَالِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى
وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ
اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ
الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری و مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدم تو وہ کہیگا
کہ حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہاتھ میں ہے سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ جو دوزخ میں ڈالی جاویگی اونکو خدا
کہ آدم کہیگا الہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو اور ننانوے ۹۹۹ یعنے ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت نے فرمایا
سو یہ وہ وقت ہوگا جب بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگوں کو بیہوش اور دیوانے اور حال آنکہ
وہ دیوانے نہیں ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا
یعنے جب ہزار میں ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج ہزار
دوزخی ہونگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے دوزخ کی بہیر کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم ہے کہ [illegible] میری جان ہے [illegible] میں
امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ بہشتیوں کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے [illegible]
امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم آدھے [illegible]
تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتوں میں جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں یا کہ جیسے گدھے کی ذراع کی مثل [illegible] ایسی

پہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر بہت ہیں معلوم ہوا کہ آدھی جنت میں امت محمدیہ ہوگی اور آدھی میں اور پیغمبروں کی امتیں ہوں گی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہے اللّٰھم صلّ وسلّم علیہ اس حدیث کا اول مضمون جگر کو ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا مضمون تسلی بخشتا ہے ایمان کے دو جزو ہیں خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے ناامید کر ڈالے نہ نرا امید ہی اچھا ہے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے

۱۶۲۰ ق ابن عمر يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے

۱۶۲۱ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے واسطے یہاں تک کہ ڈوب جاوے گا بعضا آدمی پسینے میں اپنے آدھے کانوں تک ق جابر بن سمرة يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا فَقَالَ جابر فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری و مسلم میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوں گے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ میں نے نہ سنی تو میرے باپ سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب داخل قریش کی قوم سے ہوں گے ف ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہے کہ بارہ سردار نہایت بیدار ہوں گے سنت محمدیہ چلیں گے چنانچہ حضرت کے چاروں خلیفے اور امام حسن اور عمر ابن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل جاری ہو تو معلوم ہو اور یہ جو شیعہ کہتے ہیں کہ بارہ امام مراد ہیں اس کی دلیل بات ہی واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہیں سوا علی مرتضیٰ اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہیں ہوئی کمال و بزرگی اور چیز ہے لیکن یہاں حکومت کا بیان ہے

۱۶۲۲ ھ ابن عمر يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ مسلم میں عبد اللہ ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کا مال و خزانہ قیامت کے دن اژدہا ہو جاوے گا ف مال مراد ہے جس کی زکوٰۃ نہیں دی گئی

۱۶۲۳ ھ جابر يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت میں ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیوے گا اور نہ گنے گا شمار کر کے ف اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروق رضی مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو لپوں لپ ہاتھوں سے لپ بھر بھر بے شمار بانٹا یا کہ امام مہدی مراد ہیں واللہ اعلم

۱۶۲۴ ق عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن سلام سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرے گا عبد اللہ بن سلام اس حالت میں کہ اسلام کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنے مسلمان مرے گا یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی تھی خواب کا قصہ آگے ہو چکا

۱۶۲۵ ھ ابو هريرة يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٥ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پکارے گا پکارنے والا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہو سو کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ ہو سکو گے مقرر واسطے تمہارے تم جوان رہو سو کبھی بڈھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں ہو سو کبھی تکلیف اور محتاجی نہ ہو گی یہی مطلب ہے اس اللہ کے قول کا کہ

بہشت پکار جاویگی کہ تمھاری بہشت جسکے تم وارث ہوئے ہو اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کرتے تھے ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار کے بہشتیونکو سنا دیگا کہ بے غم ہوجاوین

١٦٢٦ ق حُذَیْفَۃُ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا اَظْرَفَہٗ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری ورمسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوئیگا آدمی ایک نیند سو اوٹھا لیجاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو رہجاویگا اوسکا نشان جیسے اکہٹا کا دھبہ مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھا لیجاویگی امانت دیانت اوسکے دل سے تو رہجاویگا اوسکا نشان آبلے کیطرح جیسے چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکا دے سو وہ آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حالانکہ اوسمین کچھ نہیں پھر لوگ خرید و فروخت کرینگے یہ نہیں لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہانتک کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہے یہانتک نوبت ہوگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کیسا ملا ماشخص کیسا خوب دلاور ہے کیا لطیف طبع ہے کیا خوب عقلمند ہے اور حالانکہ اوسکے دلمین ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں یعنی امانت داری نہیں ف حاصل مطلب حدیث کا یہ ہے کہ امانت داری دمبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہوجاویگا کہ نامی و مشہور لوگ جنکی لوگ تعریف کرینگے اونکی بھی یہ حال ہوجاویگی کچھ امانت داری اونکے دلمین باقی نہ رہیگی حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ہم سے دو باتین کہین ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری لوگونکے دلونکی جڑ میں اوتری پھر لوگونے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنے ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوگئے اور دوسری بات حضرت نے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی

١٦٢٧ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ بخاری ورمسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہے ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان پر جسوقت پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہے تاکہ میں اوسکی دعا قبول کروں کون مجھسے سوال کرتا ہے تاکہ میں اوسکو دوں کون مجھسے گناہ بخشواتا ہے کہ میں اوسکے گناہ بخشوں ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہے اوس وقت کی دعا مستجاب ہے پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین گنواتے ہیں

شعر سحرگاہ بہر ابواب القبول * میکند راہ جبار نزول * تو رہا جو دیو مردے ادب * زلگیری گام سے روز و شب *

١٦٢٨ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا بخاری اورمسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاء فرات سے سونے کا ایک خزانہ کھل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہووے اوسمین سے کچھ نہ لیوے ف یعنے قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاء فرات سے ظاہر ہوگا

۱۶۲۹ ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اس وقت میں سلطان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دیا لیکر کیا کریگا ق اَبُو هُرَيْرَةَ يُوشِكُ اِنْ
طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ اگر تیری عمر کی مدت طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو اونکے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے بیلوں کی دُم صبح کرینگے غضب خدا کے
۱۶۳۰ عصہ میں اور شام کرینگے غضب خدا کے قہر میں ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہیں حاکم یا ظالم کو ہمیں چاہیے ڈرتے اور مارتے ہیں خ اَبُو سَعِيْدٍ يُوشِكُ
اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقاموں میں اپنا دین لیکر
بھاگیگا فساد وں سے ف یعنے فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرا کھانا
۱۶۳۱ بہتر ہے ق اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری ومسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتے ہیں اوس میں دو خصلتیں ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف یعنے پیری کی حالت میں
۱۶۳۲ مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ
النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہلاک کریگا لوگوں کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اوس سے گوشہ گیری کریں تو بہتر ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو دیکھ نام
لے دوں کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہیں ف اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فساد کی خبر ہے چنانچہ امام حسین کی شہادت کے بعد سیکڑوں اصحاب
۱۶۳۳ ہیبے میں یزید کے لشکر نے شہید کیے ق اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ
بخاری ومسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنے حج اور عمرے کی
۱۶۳۴ نیت ان میقاتوں پر کرکے تو وہاں سے احرام باندھے

فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر مضارع مجہول ہے ق اِبْنُ عُمَرَ
اُرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ
اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری ومسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو خواب میں معلوم ہوا کہ میں ایک مسواک کرتا ہوں پھر دو شخص آئے
ایک اون میں دوسرے سے بڑا ہے سو میں وہ مسواک چھوٹے کو دینے لگا تو مجھسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی
۱۶۳۵ ق اِبْنُ عُمَرَ اُرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ

كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھکو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس میں نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہوں اور کندھوں تک بال اوس کے ایسے کہ تو نے بہت اچھے کندھوں تک بال دیکھے ہوں اوس نے اون بالوں میں کنگھی کی ہے تو اون سے پانی ٹپکتا ہے دو مردوں پر تکیہ دیے یا یوں فرمایا کہ دو مردوں کے کندھوں پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے سو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے سو کسی نے کہا کہ یہ مسیح مریم کا بیٹا ہے پھر یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھونگر والے بال والا اوسکی داہنی آنکھ کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا ہوا انگور ہے سو میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہے **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اودہ اکثر جنگل میں پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن میں تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے دونوں مسیح کی نشانیاں بتلا دیں کہ مسلمان پہچان لیویں دھوکا نہ کھاویں

۳۷　**و** الْمِقْدَادُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا مسلم میں مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہانتک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے سو اون میں بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونوں ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور اون میں سے بعضے کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور اون میں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اون میں سے بعضے لوگوں کو پسینا لگام دیویگا یعنے منہ میں گھس جاویگا **ف** میل سے مراد یا کوس ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی

۱۳۷　**و** حُذَيْفَةُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَدًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہیں فتنے دلوں کے جیسے چٹائی بننے کے وقت ایک ایک لکڑی پے درپے سامنے آتی ہے سو جو دل کہ اون فتنوں کو پلایا گیا تو اوس میں ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنوں کی انکار کی تو اوس میں ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسیطرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جب تک آسمان و زمین کو قیام ہے اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہے جیسے

اور مسلمان کو نہیں چاہیئے کہ صحیح انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہیں جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنے بخاری و مسلم دونوں میں مذکور ہے لیکن بخاری
روایت مسلم کی ہے ف یعنے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دل میں ہجوم رہتا ہے جیسے لیپ جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہیں
جیسے الٹا برتن ہو پانی نہیں ٹھہرتا اور حرص دنیا کے اوسکا کچھ دھیان نہیں اور جو خطرات واہیہ سے بچا یا وہ دل روشن رہتا اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہے وہ کبھی

۱۶۳۸ بچا رہتا ہے ق ابوهریرة تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کھولے جاتے ہیں بہشت کے دروازے
دو شنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہیں ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر اوسکے گناہ معاف نہیں ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان
بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہو حکم ہوتا ہے کہ مہلت دو ان دونوں کو یہانتک کہ آپس میں صلح کر لیویں ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان

۱۶۳۹ سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو روکتا ہے پس تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہیں ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ
تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ
فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ
يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری و مسلم میں سفیان بن ابی زہیر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آویں گے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور رہنا مدینے کا
رہنا اوسکے حق میں بہتر ہے اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آویں گے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو اونکی اطاعت
کریگا اور رہنا مدینے کا رہنا اونکے حق میں بہتر ہے اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آویں گے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاویں گے
اپنے گھر والوں کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور رہنا مدینے کا رہنا اونکے حق میں بہتر ہے اگر اونکو کچھ دانست ہوتی ف یعنے بعد فتح اسلام کے لوگ
مدینے کا رہنا چھوڑ کے ملک شام و عراق میں مع اپنے گھر کے جا بسینگے حالانکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کا رہنا محروم رہنا اونکے

۱۶۴۰ حق میں بہتر نہیں ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ
بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب اور اوسکے حسب کے
سبب اور اوسکی خوبصورتی کے سبب اور اوسکی دینداری کے سبب سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھ میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف
یعنے دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم

دینداری کے حال میں اسکی دیندار کو ترجیح دے

کیونکہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب و نسب وغیرہ خوبصورتی پر نظر کر کے اکثر دیکھا ہوتا ہے اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اگر دیندار کے ساتھ مال اور حسب و جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ق ۱۶۴۱ یُؤْتیٰ بالرَّجُلِ یَوْمَ القِیٰمَةِ فَیُلْقیٰ فی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحیٰ فَیَجْتَمِعُ اِلَیْهِ اَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَا لَکَ اَلَمْ تَکُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهیٰ عَنِ الْمُنْکَرِ فَیَقُوْلُ بَلیٰ کُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهیٰ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْهِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن پس ڈالا جاویگا دوزخ میں سو اوسکے پیٹ کی انتڑیاں نکل پڑینگی سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتیں نہ بتلاتا تھا اور بد کاموں سے منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کیوں نہیں میں نیک کام لوگوں کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث میں واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہے

۱۶۴۲ یُؤْتیٰ بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ وَیُؤْتیٰ بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّةٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیاداروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام بھی پایا تھا کیا تجھپر کبھی عیش بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں تھا تو اوس سے پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف میں گذری اور نہ میں نے کبھی شدت اور سختی میں دیکھی ف یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا میں وسعت سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور تنگدستی میں گذری ہو

۱۶۴۳ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُؤْتیٰ بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَهَا مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوس دن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگیں ہونگی ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچیں گے ف اس حساب سے فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے چار ارب نوے کروڑ ہوتے ہیں کہ [illegible] کے دستور کا شمار ستر کے شمار سے ہے

۱۶۴۴ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ جَابِرٌ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلیٰ مَا مَاتَ عَلَیْهِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حشر میں اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مر گیا ف یعنی کفر یا ایمان اخلاص یا نفاق پر ق

۱۶۴۵ اَنَسٌ یُجَاءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ لَهٗ

أرأيتَ لو كانَ لكَ مِلءُ الأرضِ ذهبًا أكنتَ تفتدي به فيقول نعم فيقال له إنك كنتَ سُئلتَ ما هو أيسر من ذلك بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین بھر سونا ہوتا
کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اوس سے کہا جاویگا تجھ سے تو اس سے بھی آسان مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا میں تجھ سے تو صرف ایمان کی خواہش
۱۶۴۶ اور شرک نکرنے کی فرمائش تھی تجھ سے تو اتنا بھی ہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے ق أبو هريرة يُحشر الناسُ على ثلاثِ طرائقَ راغبين
وراهبين واثنان على بعيرٍ وثلاثةٌ على بعيرٍ وأربعةٌ على بعيرٍ وعشرةٌ على بعيرٍ وتحشر بقيتَهم النارُ تقيل معهم حيث قالوا
وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث أصبحوا وتمسي معهم حيث أمسوا بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ حشر ہوگا لوگوں کا تین طرح پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنی جنات اور ڈرنے کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم جو وہ لوگ ہیں یعنی مسلمان
تقسیم وار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندوں کو آگ ہانک لیجاویگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں پھر آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہاں وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہاں وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہاں وے صبح کرینگے اور شام کریگی اونکے
ساتھ جہاں وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے رہنے والے لوگوں کو شام کے ملک میں آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ
۱۶۴۷ اور قیامت کا حشر دوسرے طور ہوگا ق سهل بن سعد يُحشر الناسُ يوم القيامة على أرضٍ بيضاءَ عفراءَ كقرصة النقي ليس فيها علمٌ
لأحد وقيل ليس فيها علمٌ من حديث سهل وغيره بخاری و مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے
دن سفید زمین بھوری بارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوس میں کسی کا نشان باقی رہیگا یعنی کوئی مکان و نشان نہ رہیگا جنگل میدان ہو جاویگا اور بعضوں نے
۱۶۴۸ کہا کہ نشان رہنے کا مضمون حضرت کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہے اونکے سوا کسی اور شخص کا ہ أنس يخرج من النار أربعة
فيُعرضون على الله فيلتفت أحدهم فيقول أي ربِّ إذ أخرجتني منها فلا تُعِدني فيها فيُنجيه الله منها مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمیں سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جبکہ تو نے مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمیں
۱۶۴۹ پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا خ أبو سعيد يُدعى نوحٌ يوم القيامة فيقول لبيك وسعديك يا ربِّ فيقول هل بلّغتَ
فيقول نعم فيقال لأمته هل بلّغكم فيقولون ما أتانا من نذير فيقول من يشهد لك فيقول محمدٌ وأمته فتشهدون
أنه قد بلّغ وذلك قوله وكذلك جعلناكم أمةً وسطًا لتكونوا شهداءَ على الناس ويكون
الرسول عليكم شهيدًا بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

الٰہی میرے رب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں پس خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تھا یعنے عذاب سے ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہاں میں نے پیغام سنادیا تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کیا نوح نے تمکو پیغام پہنچایا تھا تو اوسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد اور اوسکی امت میرے گواہ ہیں پس تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پہنچایا تھا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور فضیلت امت تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تیر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتوں پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہیں ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت میں کہاں تھی جو دیکھی ہی انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت میں نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کے کلام سے زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہیں

١٦٥٠ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی دعا اوسوقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو وہ میری دعا نہ قبول کی **ف** دعا میں اسطرح تنگی کرنا بے ادبی ہے اور اوسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ جلد دعا قبول ہونے میں کیا حکمت ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہیں ہوتی خواہ دنیا میں اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے خواہ آخرت میں بہت خیر ہوگی تمنا آدمی دنیا میں کرتا ہے وہ حال آگیا کہ جو میں میسر نہیں اسواسطے حقتعالے اوسکے عوض آخرت میں تو دیگا اسواسطے کہ ایسے دروازے سے کریم کیسا محروم نہیں پھیرتا

١٦٥١ **ه** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں سوائے قرض کے **ف** یعنے قرض کا مواخذہ شہید پر بھی باقی رہتا ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نکرے علما نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنے شہید سے خدا کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر بندونکے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے

١٦٥٢ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والوں سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہیں اور دوزخ والوں سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی تمکو موت نہیں **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہیں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

١٦٥٣ نویں باب میں پانچ فصلیں ہیں پہلی فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر فعل ماضی ہے **خ** عُمَرُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنے والا میرے رب کیطرف سے سو وہ یہی کہتا تھا کہ پڑھ اس مبارک نالے میں اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج میں **ف** جو یہ نالہ حضرت حج کو چلے مدینے سے چار کوس نالے میں پہونچے جسکا عقیق نام ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر

اسکو قران کہتے ہیں یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ قران افضل ہے حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کر کر احرام اوتارے پھر حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھ کے حج ادا کرے

۱۶۵۴ ق ابوذر أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ بخاری و مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو دے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت میں کہ شرک نکرتا ہو اللہ کے ساتھ کسی چیز کا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا ابوذر کہتے ہیں کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا ہاں اگرچہ زنا اور چوری کرے ف یعنے ایمان بہشت میں ہمیشہ کو لیجاویگا اگرچہ گناہ کے سبب سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہو جاوے

۱۶۵۵ ق ابوہریرہ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بحث کی آدم و موسیٰ نے سو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنے اگر تم گیہوں نکھاتے تو بہشت سے ہم نکالے نجاتے تب آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسیٰ سے ف پوری روایت مصابیح میں یوں ہے گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو ہی آدم ہے کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمیں پھونکی اور فرشتوں سے تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنے بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ کے سبب لوگوں کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسیٰ ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری و اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمیں ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے کے برس پہلے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہاں آدم نے کہا پھر کیوں مجکو تو ملامت کرتا ہے اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور جیت حضرت آدم اس عالم میں بندہ ہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرے تو بہتر ہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کیطرف حوالہ کرکے آپکو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان نے اپنا گناہ اس عالم میں تقدیر کیطرف نسبت کیا اور آپکو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون و مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے شعر بندگی نیست بجز عجز و ادب + بے ادب محروم شد از فضل رب +

۱۶۵۶ م ابن عباس أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا قَالَهُ لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِينَ سَقَوْهُ النَّبِيذَ عَلَى زَمْزَمَ مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا

کیا اور بیاہت جو کچھ بچا سو کیا گرد حضرت نے عبدالمطلب کی اولاد کو یہ فرمایا جب انہوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی میں گھول کے پلایا **ف** یہ روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت حجۃ الوداع میں حرم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے پس حضرت نے پانی مانگا ہم نے حضرت کو کھجور کا بھیگا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوس پر ترغیب دلانا مستحب ہے

1657 **ق** اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری و مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم میں **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہے شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولا نہیں بلکہ مکان مراد ہے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول وہیں سے جاری ہے توریت کی کتاب الخلقت میں ہے فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ تیا ت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدن میں عہد دائمی پس جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیم سے جدا ہو گیا اور خدا کا عہد توڑا فقط تمام ہوا الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں چنانچہ متی کی انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہے کہ میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو موجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیم سے بالکل جدا ہو گئے اور انہوں نے اسی عہد خدا کا توڑ ڈالا الخ

1658 اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوس کو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اور تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر امیر لشکر اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ جنگ ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر اوسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی تھی پس لوگوں سے فرمائی پھر اوسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اوس کو سردار نہیں بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اوس کو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہے صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو مشکر

1659 **ق** اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ

الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لك قال عبد الاعلى احد رواة هذا الحديث لا ادري قال
في الثالثة او الرابعة اعمل ما شئت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیوں پھر اوسنے
کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اوسنے توبہ توڑی
گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اوسنے
توبہ توڑی اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہے گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے کہ گناہ بخشتا ہے
اور گناہ کو پکڑتا ہے کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر میں نے تجھکو بخشا عبد الاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حضرتؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا
جی چاہے **ف** یعنی جب بار گناہ کر کے آدمی توبہ کریگا اوسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار میں تنگ ہو جاتا ہے یہاں کریمی کی شان میں
تنگی کا کیا امکان ہے **نظم** باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ❊ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ ❊ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست ❊ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ❊
لیکن شرط یہ ہے کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کریکا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کریکا قصد دل میں جو ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخرا پن کرنا اور جو
فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہیں روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ توبہ کے بعد آدمی بےقید ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے

۱۶۶۰ **ھ** عمرو بن عبسة ارسلني بصلة الارحام وكسر الاوثان وان توحد الله ولا تشرك به شيئا **قاله** له حين ساله
بای شيء ارسلك يعني الله مسلم میں عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو بھیجا ہے برادر پروری بتلانے کو اور بتوں کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا
اکیلا مالک جانیں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھیں حضرتؐ نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جبکہ اوسنے پوچھا حضرتؐ سے کہ خدا نے تمکو کسکام کے واسطے بھیجا ہے **ف** ابتدا
اسلام میں جبکہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے میں آیا حضرتؐ سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ نے فرمایا میں پیغمبر ہوں اوسنے کہا پیغمبر کیا
حضرتؐ نے فرمایا خدا نے مجھکو بھیجا ہے اوسنے کہا کسواسطے بھیجا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے تمہارا ساتھ دیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک آزاد اور
ایک غلام نے یعنی ابوبکر صدیقؓ اور بلالؓ نے پھر اوسنے کہا میں بھی تمہارا ساتھ دیتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہیں دیکھتا میری ناتوانی اور
کافروں کا غلبہ لیکن اپنے گھر چلا جا جب ہماری فتح سنیو تو آئیو

۱۶۶۱ **ق** حكيم بن حزام اسلمت على ما سلف لك من خير **قاله** له بخاری
اور مسلم میں حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر کہ جو تجھسے آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام روایت کرتے ہیں کہ مسلمان
ہونیکے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجھکو ملیگا حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہو گا

۱۶۶۲ **ق** اشبهت خلقي وخلقي **قاله** لجعفر بن ابي طالب بخاری اور مسلم

میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت و سیرت میں مشابہ ہے یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت
جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہے **ق** ۱۶۶۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا
بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اوس قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کو شہید ہونے پر نہایت غضب ہے
خدا کا اوس پر جسکو رسول اللہ قتل کریں راہ خدا میں **ف** جنگ احد میں کافروں نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا اور چہرہ شریف کھر دیا لگا
اور اوسمیں زخم آیا علی مرتضیٰ پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی لڑائی میں حضرت نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ
ملعون مکے میں جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا **ق** ۱۶۶۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ
جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ
فَقَالَ الَّذِيْ شَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا
لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین زمین کے مول لینے والے نے اوسکی زمین میں ایک گھڑا پایا جسمیں سونا تھا تو بیچنے والے سے
مول لینے والے نے کہا اپنا سونا مجھ سے لے لے میں نے تجھ سے زمین مول لی تھی اور تجھ سے سونا نہیں مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ بیچی تو تجھ سے میں اور جو
اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا ہے وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں غرض دونوں یہ جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے
اوسنے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے تو اوسنے کہا کہ تم دونوں اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح
کردو اور اوس مال کو اون دونوں پر خرچ کرو اور اوس میں سے خیرات کرو **ف** اس حدیث میں حسن نیت اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے حسن نیت اونکی
دیکھا تو اوسمیں دیانتداری سمجھا اور اوس مال کو خرچ کرنیکا خوب طریقہ نکالا **ق** ۱۶۶۵ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَهٗ
لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضی مقام پر تو چوک گیا یہ حضرت نے
ابی بکر سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اوسکو لیتے ہیں کوئی بہت
زیادہ لیتا ہے اور کوئی کم اور میں نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑکر چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکر چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا
پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرا ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو

یعنی قرآن کا۔ پھر کہوں حضرت نے فرمایا تو نے اچھی کی تعبیر کہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے سو قرآن ہے اور اوسکی شیرینی
اور جو لوگ وہ لیتے ہیں سو قرآن حاصل کرنے والے ہیں کوئی بہت قرآن والا ہے کوئی کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہے سو وہ دین حق ہے جس پر تم قائم ہو سو خدا تمکو اوسکے
سبب اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا
آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت نے فرمایا کہ بعضے ٹھیک تعبیر کی بعضی میں چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا
کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب تھا اور بعضے عالم یوں کہتے ہیں کہ یہی عبارت کی
تعبیر میں خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی جو ٹھہرائی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

۱۶۶۶ **ابو هريرة** أَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہم سے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے
یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ
ہمارے پیرو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں گے اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یوں ہے کہ ہم اول لوگوں میں مقدم ہیں جن کا
فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** اسلئے کہ خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی
اسی دن ہوگی تو انسان اسی دن کو جو مناسب ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی سمجھ میں بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا اسی دن پیدائش سے
فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اوسکے گمان میں سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نے فرمایا جیسے ہمارا
دن اونکے دن سے دنیا میں مقدم ہے اسیطرح قیامت میں امت محمدی اور پر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاویگی چنانچہ اسکے مطابق
سنی کی ایک بات میں امت محمدی کی صفت ہو جو دے کہ پچھلی امت اگلی ہو جاویگی اور اگلی امتیں پچھلی ہو جاویگی **ق**

۱۶۶۷ **جابر** اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری و مسلم میں جابر سے اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے
ف سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ خندق میں شہید ہوئے اونکی فضیلت میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی
اسواسطے کہ ملکوں کی روحیں موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہیں **ق**

۱۶۶۸ **انس** بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهِ لِأَبِي طَلْحَةَ وَأُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونوں کی رات میں دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کو دی تھی **ف** ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابو طلحہ کا

لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر میں تھے جب ابو طلحہ گھر آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونہوں نے خوب کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی
جب کے فراغ ہوا ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر وے لوگ اپنی چیز طلب کریں تو کیا دینے والے نہ دیویں ابو طلحہ نے کہا کہ
مانگی چیز دینے میں کچھ عذر نہ چاہیے تب ام سلیم نے کہا تمھارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اونکے حق میں دعا کی
یعنے خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت میں آیا ہے کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا عبداللہ نام رکھا حضرتؐ کو ام سلیم کی مضبوطی ولے غم میں خاوند کی
آرام جانی پسند آئی **ق** أبُو هُرَيْرَةَ تَحَاجَّتْ وَيُرْوَى احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ

۱۶۶۹

هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ
مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری ومسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آپسمیں بحث کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمیں
گردنکش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمیں غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب عذاب کرونگا جسکو
چاہونگا اور بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونو میں ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے **ف** دوزخ اور بہشت میں
اصلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے اپنی کوشش سے حاصل کیا اس دلیل سے کہ خدا نے نامردوں کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے اپنی فضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدار ہیں انکو
وہی ثواب اور جزا دیگا حق تعالی نے فیصلہ کردیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الہی ہے **ھ** ابْنُ مَسْعُودٍ تَشْهَدُ أَنِّي

۱۶۷۰

أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ **قَالَهٗ** لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری یا تجھ حال میں ابن صیاد سے کہا تو گواہی
دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں حضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا **ف** اسکا قصہ ہو چکا ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم
ہو جاتا تھا جب حضرتؐ نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ تم عرب کے رسول ہو **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ

۱۶۷۱

وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوبٰى
لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ
فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منہ کے بل گر پڑا اشرفی کا
بندہ اور روپے کا بندہ اور کملی کا بندہ اگر اوسکو دیجیے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہو اور منہ کے بل گرا اور اولٹا ہو گیا اور اگر اوسکو کانٹا چبھے تو نہ نکالا جاوے
یعنی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ میں تھامے ہے اوسکے سر کے بال بکھرے اور اوسکے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اوسکو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں ہے اور اگر اوسکو
لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہیں رہے اگر وہ سردار یا امیر کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو نہ قبول ہو

ف اور حدیث میں ایسی ہی ... کہ گناہ بخاری کی ... باب ... کو بیدہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ ... فرمایا
ہے اور ... دنیا کا حاصل کرنے ... ہوتی ہے تو حقیقت میں خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ
ہو گیا ... اور محبت پسند کرتے تھے ... حضرت ... اور اسکو ذکر کیا ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا سے الگ
گمنامی اور لوگوں میں بےقدری ...

۱۶۷۲ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ... تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اوسکا جو اسکی راہ میں جہاد کرے نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا میں لڑنے اور آیات و احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہے کہ یا اوسکو جنت میں داخل کریگا یا اوسکو اوسکے وطن میں لوٹا لائیگا مال غنیمت کے ساتھ پھر لاویگا ف یعنی جہاد سے جو آدمی خدا کے واسطے کرے اگر وہ شہید ہو تو جنت میں گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب اور غنیمت کا مال لیکر گھر آیا دونوں صورتوں میں بھلا ہے

۱۶۷۳ ق أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَدْنِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ کے پاس آئے اور کہا اپنے رب کا حکم مان لیجیے سو قبول کرو تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو کہا الٰہی تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا اور اوس نے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اوسکی آنکھ درست کر دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہے سو اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالوں کو ڈھک لیگا تو جتنے بال ہوں اوتنے برس زندہ رہیگا موسیٰؑ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہے موسیٰؑ نے کہا اگر یہی حال ہے تو ابھی سہی اے میرے رب مجھکو قریب کر دے پاک زمین یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینکا جانے کی مسافت کے برابر حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اوس جگہ پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہے سرخ ٹیلے کے پاس ف اس حدیث سے یہ دین لوگ طعن کرتے ہیں کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑ ڈالنا آدمی سے نہیں ہو سکتا اور ملک الموت تو موت حکم الٰہی سے آیا تھا موسیٰؑ نے کیوں مارا اطاعت کیوں نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰؑ کو بھی دنیا کی بہت محبت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت بنکر آیا تھا تو آدمی کے حواس اوس پر طاہر ہوا چاہیں تو اسصورت سے آنکھ کا صدمہ سے پھوٹنا کچھ تعجب نہیں اور حضرت موسیٰؑ نے

ط ... (handwritten marginal note)

ملک الموت کو بھیجا اتھا الا یا تھا کہ کوئی آدمی ہے جو ہر چیز کا ... فرشتے کے آدمی کا ... ہاتھ ...
دیکھیے اتنا ... اور گمان ... حضرت موسیٰ کی زندگی جب باقی تھی ... دوسری بار ...
پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے قبول کیا ق ابو ہریرۃ جعل الله الرحمة مائة جزء فأمسك عنده تسعة وتسعين وأنزل في الأرض　۱۶۷۴
جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية أن تصيبه بخاری و مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو لیے اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین میں اتارا سو اسی ایک حصے کے سبب مخلوقات
آپس میں رحم کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہیں یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا لیتا ہے اپنے بچے پر اس خوف سے کہ کہیں لگ نہ جاوے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندوں پر بے حساب ہے اسی سبب سے کافروں کو جلد نہیں پکڑتا اور آخرت میں ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگاروں کی مغفرت ہوگی
بلکہ حضرتؐ کی جو اپنی امت پر حد سے زیادہ رحمت ہے سو بھی حقیقت میں ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہے خ ابو ہریرۃ جف القلم بما أنت لاق وتمامه فاختص　۱۶۷۵
على ذلك أو ذر بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوس پر جس کا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہ ہے سو خصی ہو
اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابو ہریرہ نے کہا یا حضرت میں جوان ہوں اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤں تاکہ زنا اور حرام سے
بچوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت میں ہے ہو قلم تقدیر اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بے فائدہ ہے تدبیر سے تقدیر نہیں ٹلتی م ابو قتادۃ　۱۶۷۶
حفظك الله بما حفظت به نبيه قاله له ليلة التعريس حين دعا له ثالثة مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
خدا تیری حفاظت کرے اوس کے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرتؐ نے ابو قتادہ کو فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابو قتادہ تیسری بار حضرتؐ کو
ٹیک کر سنبھالا ف حضرتؐ نے سفر کو جا کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرتؐ پر نیند کا غلبہ ہوا حضرتؐ سواری پر نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے
اور ابو قتادہ انصاری حضرتؐ کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرتؐ نے اونکے حق میں دعا کی ق ابو ہریرۃ　۱۶۷۷
خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم على أولئك من الملائكة فاستمع ما يحيونك فإنها تحيتك
وتحية ذريتك فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله فزادوه ورحمة الله فكل من يدخل الجنة على
صورة آدم فلم يزل الخلق ينقص حتى الآن بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکا قد
ساٹھ گز کا تھا پھر خدا نے کہا اے آدم کہ جا اور ان فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجھ کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہے تو آدم نے فرشتوں کو کہا السلام
علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا

ہیں سنا ہم نے کہ قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو بہشت لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں جب
برابر ہو جاویں گے بہشت میں جانے کے قد اسوقت میں جو تھا نہیں معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں جنہوں کا سلام ہوا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاویں گے حدیث سے
معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا اور جواب میں بھی علیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کر بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش

١٦٧٨ کرے وہ حقیقت میں ناخلف ہے کہ اوسنے اپنے قدیم خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جب آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں م اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ
يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ
وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ
اِلَى اللَّيْلِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو
دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین میں جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا جمعے
کے دن پچھلی پیدائش میں دن کی پچھلی ساعت میں مابین عصر اور رات تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے
بعد پیدا ہوا جیسے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہیں پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے

١٦٧٩ خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اوسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہے م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ
الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان کا
مزہ چکھا جو راضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونیکی نشانی یہ ہے کہ اوسکی
قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونیکی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مستعد ہو جاوے کفر کی
رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونیکی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ حاصل ہوا اوسکو ایمان کے

١٦٨٠ مزے حاصل ہوئے خ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لے گئے ف مصابیح میں انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
سفر میں تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگوں نے خیمے قائم

١٦٨١ کیے اور اونٹوں کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خدمت کا ثواب آج حضرت بے روزہ داروں کو نصیب ہوا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ
فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا
عیسیٰ بن مریم نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہیں اوس خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ جسکے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ نے کہا کہ میں

اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو میں نے جھوٹھا جانا **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہیں کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہیں اور ایک یہ لوگ ہیں جو بیہودہ شکی ہیں کیسے تہمت لگاتے ہیں ہر فعل پہ اور ایک ایک پاک لوگ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا بھی بدگمان نہیں ہوتے بلکہ خدا کی قسم کھا کر چوری کا انکار کی عیسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال میں اسکا کچھ حق ہو گا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہو آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہت قرض لیا ہو گا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہیں اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرو اور بدگمانی سے بچے

۱۶۸۲ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک میں ملا پھر خاک میں ملا پھر خاک میں ملا جسے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے میں پایا ایک کو یا دونوں کو سو بہشت میں نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کر کے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اور انکو تکلیف دینا اور انسے بدسلوکی کرنا دوزخ کا سبب ہے

۱۶۸۳ **عن** أَبِي بَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ **قَالَہٗ** بخاری میں ابوبکرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص زیادہ کرے اور یہ کام پھر نہ کرنا یہ حضرت نے ابوبکرہ کو فرمایا **ف** حضرت رکوع میں تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب جاتا ہے جلدی ہی صف کے پیچھے نیت کر کے رکوع میں شریک ہو گئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہے جو زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا کہ صف میں ملنا افضل ہے اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے

۱۶۸۴ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحٰقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہے ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہم نے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ ہے حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آویں گے تو اوترینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور تیر نہ مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف دریا میں ہو کر گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا اور شہر میں گھس پڑینگے اور لوٹ لینگے سو جب لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آوے گا سو کہیگا کہ دجال تو نکلا سو یہ لوگ ہر چیز کو چھوڑ دینگے

اور جال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث میں قسطنطینیہ کے فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت میں ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
مسلمان ہتھیار چلائے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب میں حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہاں چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمہ کی برکت

۱۶۸۵ سے ہوگی **ق** عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا **قَالَہٗ** یَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم
میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھرے یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف**
جنگ خندق میں کافروں نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ بددعا فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

۱۶۸۶ صلوٰۃ وسطے جسکی محافظت کی قرآن شریف میں بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ میں پڑی ہے **خ** اَبُوْ سَعِیْدٍ
صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْھِمْ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہے عبد اللہ بن مسعود
تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہے اور مستحق ہے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آپ نے
خیرات کرنے کو فرمایا سو میں نے چاہا کہ اپنا زیور محتاجوں کو خیرات کروں سو عبد اللہ بن مسعود یوں کہتا ہے کہ میں اور میرا بیٹا اور محتاجوں سے زیادہ حقدار ہوں تب

۱۶۸۷ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہے **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰہُ وَ
کَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا
اسنے کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہے حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد پلانے کو فرمایا
اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار
پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی خدا نے جو قرآن میں خبر دی ہے کہ شہد میں صحت اور شفا ہے سو سچ ہے اور اس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم
ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی

۱۶۸۸ نہ جانتا تھا اور گھبرا گیا تھا **ق** عَائِشَۃُ صَدَقَتَا اِنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ کُلُّھَا یَعْنِیْ عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ دَخَلَتَا
عَلَیَّ عَائِشَۃَ فَقَالَتَا اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونوں عورتوں نے سچ کہا کہ مقرر مردوں کو
ایسی مار ہوتی ہے کہ اوسکو سب جانور سنتے ہیں یہود مدینہ والوں کی دو بڈھیاں اونہیں جو حضرت عائشہ کے پاس آئیں تھیں ان دونوں نے کہا کہ قبر والوں کو اونکی قبر میں عذاب ہوتا ہے **ف**
حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ... ہیں کہ وہ بڈھیاں آئیں اور کہنے لگیں مجھکو عذاب قبر کی خبر دی میں نے انکی بات نہ مانی جب وہ چلی گئیں تب میں نے یہ حال حضرت سے

۱۶۸۹ ... حضرت نے ... ایک ... حضرت اسکی ... پڑھتے تھے کہ ہمیں عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوں **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ

تدخلون الجنۃ فی السلاسل بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب ہوا کیا خدا نے ان لوگوں سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیروں میں
ف یعنی اکثر کافر بندی میں گرفتار ہوتے ہیں پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت میں داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف
1690 کھینچ لیا بہشت میں داخل ہوا ق البراء بن عازب عمل ھذا یسیرا واُجر کثیرا قالہ فی رجل من بنی النبیت قال
اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ ثم تقدم فقاتل حتی قتل بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اوس مرد کے حق میں فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے
کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سواے خدا کے کوئی لائق عبادت نہیں پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہاں تک کہ مارا گیا ف بنی نبیت انصار کی ایک قوم ہے اوس قوم
کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اور سے کہا کہ میں اول کافروں سے لڑوں پھر مسلمان ہوں یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا کہ اول مسلمان ہو پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر
لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کچھ نہیں کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت میں داخل ہوا اس حدیث سے
1691 معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتوں پر مقدم ہے بدوں اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہیں خ انس غارت امکم بخاری میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جہل کی تمہاری ماں نے ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر میں تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے میں کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے
ایسا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے میں سمیٹ کر کہتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض میں دوسرا ثابت
پیالہ دیا بعضی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عایشہؓ کے گھر میں حضرت تھے اور حضرت زینبؓ نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کیا عورتوں میں پیدایشی چیز ہے گویا معاف ہے
1692 شرع میں اسپر پکڑ نہیں اسی واسطے حضرت نے بھی اوپر کچھ غصہ نہ کیا ق ابوھریرۃ غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک
بضع امرأۃ وھو یرید ان یبنی بھا ولما یبن بھا ولا احد قد بنی بیوتا ولما یرفع سقوفھا ولا احد قد اشتری غنما او خلفات و
ھو ینتظر ولادھا فغزا فدنا من القریۃ حین صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللھم
احبسھا علینا فحبست علیہ حتی فتح اللہ علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم
غلول فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلیبایعنی قبیلتک فبایعتہ فلصقت
ید رجلین او ثلثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم فاخرجوا لہ مثل راس بقرۃ من ذھب فوضعوہ فی المال وھو بالصعید
فاقبلت النار فاکلتہ فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبھا لنا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے

چھت کر چکا اور ہنوز اوسنے صحبت نہیں کی اور دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت نہ بلند کی ہو اور وہ شخص میرے ساتھ چلے
جسنے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ اونکے جنے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانوں میں
پونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور میں بھی حکم بردار ہوں الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رک گیا یہانتک
کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگوں نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلادے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگوں
میں چوری ہے تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگوں نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ
میں چوری ہے تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردوں کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں
چوری ہے تمنے چورایا ہے سو اونہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اوسکو غنیمت کے مال میں رکھا اور وہ مال میں پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو
غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی پھر ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کردیا **ف**
یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک میں ایک شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک
روک رکھا تھا حضرت یوشع نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیانے والے جانوروں کے مالکوں کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ اسکا دل لگا ہوگا تو
ایسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البالی تعلق لوگوں سے ہو سکتا ہے اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی
تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونے کے غنیمت کا مال لیا اوسکو حلال تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا　**۱۶۹۳** ھ جابر قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیوں کو اونھوں نے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا　**۱۶۹۴** خ ابن عباس قَاتَلَهُمُ
اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر اور
خدا کی قسم البتہ انکو معلوم تھا کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے امر کیا اور
دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا اور تیسرا خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ میں آتا
تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام کو نہ کرتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو پھر دوبارہ ٹھہر جانے پھر اسی طرح ڈالتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکھا کہ
حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی تصویریں ہیں اور اونکے ہاتھ میں بھی فال کے تیر ہیں تب حضرت نے یہ فرمایا یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم
کہ وہ بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی اپنے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے مارے اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی رضہ کی تصویریں داڑھی کی بناتے ہیں اور امام قاسم
کی ہاتھ ... الخ　**۱۶۹۵** ف عمر قَالَ رَجُلٌ لَاتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ

بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد زانية فأصبحوا يتحدثون تصدق الليلة على زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية لأتصدقن

بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد غني فأصبحوا يتحدثون تصدق على غني فقال اللهم لك الحمد على غني لأتصدقن بصدقة

فخرج بصدقته فوضعها في يد سارق فأصبحوا يتحدثون تصدق على سارق فقال اللهم لك الحمد على زانية وعلى غني وعلى

سارق فأتي فقيل له أما صدقتك فقد قبلت أما الزانية فلعلها تستعف بها عن زناها ولعل الغني يعتبر فينفق مما أعطاه

الله ولعل السارق يستعف بها عن سرقته بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں ضرور آج کی رات خیرات دونگا

سو ایسی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہو حرام کار

کی خیرات پر میں ضرور رات و خیرات کرونگا سو وہ ایسی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس

مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر میں ضرور رات کو صدقہ دونگا سو صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چوٹٹے کے ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چوٹٹے کو صدقہ

ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرام کار اور مالدار اور چوٹٹے کی خیرات پر تو اوسے خواب میں کہا گیا کہ تیری خیرات تو مقبول ہو گئی حرام کار کی خیرات اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید

حرام کاری کا مال کرنے سے رکے اور شاید کہ مالدار سوچے اور عبرت پاوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہے اور شاید کہ چوٹٹا اوسکے سبب سے چوری مارے ف معلوم

۱۴۹۶ ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے ق ابوہريرة قال رجل لم يعمل حسنة قط

لأهله إذا مات فحرقوه ثم اذروا نصفه في البر ونصفه في البحر فوالله لئن قدر الله عليه ليعذبنه عذابا لا يعذبه أحدا

من العالمين فلما مات الرجل فعلوا ما أمرهم فأمر الله البر فجمع ما فيه وأمر البحر فجمع ما فيه ثم قال لم فعلت هذا

قال من خشيتك يا رب وأنت أعلم فغفر الله له بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اوسنے

لوگوں سے کہا کہ جب وہ شخص مر جاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدھی راکھ جنگل میں بکھیریو اور آدھی دریا میں سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو پکڑ لیا اور خدا مقدور رکھتا ہے تو البتہ

اوسے ایسی مار دیگا کہ تمام عالم میں کسی کو ویسا عذاب نہ ہوگا پھر جب وہ مر گیا تو اوسکے لوگوں نے وہی کیا جو اوسنے کہا تھا سو خدا نے جنگل سے حکم کیا تو جتنی اوسمیں

خاک تھی اوسے جمع کر دی اور دریا سے حکم کیا اوسے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا تھا اوسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ

۱۴۹۷ دانا ہے سو خدا نے اوسکو بخش دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے ق ابوہريرة قال سليمان بن داود لأطوفن

الليلة بمائة امرأة تلد كل امرأة غلاما يقاتل في سبيل الله فقال له الملك قل إن شاء الله فلم يقل ونسي

فأطاف بهن ولم تلد منهن إلا امرأة نصف إنسان لو قال إن شاء الله لم يحنث وكان أرجى لحاجته ويروى تسعين

قَوَّتُهُ ذِی سَبْعِیْنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود نے کہا کہ آج کی رات سو عورتوں پر گھوم رہوں گا یعنی ان سے صحبت کرونگا
کہ ان میں سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا میں جہاد کریگا تو فرشتے نے ان سے کہا کہ کہیے کہ اگر اللہ چاہیگا انشاء اللہ کہنا اور کہنا بھول گیا پھر ان سو عورتوں پر گھوما
سو ان میں سے کوئی بھی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اس کی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک روایت میں سو عورتوں کے بدلے
نوّے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ستر ف جب لوگوں نے جہاد میں سستی کی تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے
مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اس واسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں

۱۶۹۸ ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ هَلْ سَمِعْتُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ یَعْنِیْ جُلَیْبِیْبًا
بخاری اور مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اسکو قتل کیا یہ میرا ہے میں اسکا ہوں ف
جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت کسی لڑائی میں گئے تھے کہ کافروں کی سات لاشوں کے پاس ان کی لاش پڑی تھی تب حضرت نے ان کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی

۱۶۹۹ پھر حضرت نے کمال مہربانی سے ان کے سر کو اپنی گود میں رکھا بعد اسکے قبر میں دفن کیا ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ
النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹا تو انہوں نے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے ان پر وحی بھیجی کہ تجھ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کی ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ
نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی تو گنہگار کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ ان میں بے گناہ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسیٰ کی سمجھ چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی
بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جا کر لیٹے وہاں ایک چیونٹی نے انکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا ایسے ایک چیونٹی کے قصور میں

۱۷۰۰ سب چیونٹیوں کو جو بے قصور تھیں کیوں جلوا دیا خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ شَیْءٌ غَیْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ
فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی اور
اسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ میں ہر چیز کو بعد اسکے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہے کہ میں حضرت
کے پاس بیٹھا تھا میں نے دیکھے کچھ لوگ آئے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو سیکھنے آئے ہیں اور ہم یہ بات پوچھتے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
مجھ سے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا میں اس کے پیچھے گیا وہ مجلس کی اگر میں نہ جاتا [illegible] یاد تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا
کہ سوا ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی پھر عرش پانی پر [illegible] لوح محفوظ آسمان [illegible] پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں جو جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا
[illegible] آدمی کی عقل ناقص اسکو نہیں سمجھ سکتی

نا معلوم

۱۷۰۱ ہی معصوم کے مرنے پر خفا کرنا چاہیے ف وَ اَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا
إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور انکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی
کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونوں اور داؤدؑ پاس فیصلہ کروانے کو آئیں سو اونہوں نے وہ لڑکا بڑی
عورت کو دلوایا سو وے دونوں نکلیں سلیمان بن داؤد پاس آئیں اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمانؑ نے کہا کہ چھری مجکو دو تاکہ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان
دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ کرو وہ لڑکا اوس بڑی عورت کا ہے یعنی اپنی دعوی سے بس کری دوسری کو دیدے تو سلیمان نے
وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا ف حضرت سلیمانؑ چھوٹی عورت کو سو اسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا
اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اوسکے کاٹے پر راضی ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس
پر عمل کرے

۱۷۰۲ و أَبُو سَعِيدٍ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا
مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا
وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی جا کرتی تھی لمبی عورتوں کے
ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور یہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے سو چلی دو عورتوں کے
درمیان لوگوں نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی شعبہ ہیں اونہوں نے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ
کرنیکا حال ف عورتوں کو کھڑاویں چاہیے پہننا اکیلی معلوم ہوا اور مشک کو واسطے لوگوں کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہوں
جائیں ... ہو کر حسب باطل حرام ہے تو ظاہر کی بناوٹ کچھ حقیقت نہیں

۱۷۰۳ خ أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ
خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلے بنی اسرائیل کی اوس میں حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب
ایک پیغمبر ... پایا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ کئے ہونگے بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا
حکم کرتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم کی بیعت کر دو پھر جو اوسکے بعد ہو اوسکا حق ادا کرو سو خدا ان سے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کا حال ف یعنی اطاعت اور صلاح عام لوگ

حاکم کو نہیں ہو سکتی کہ کل امتوں میں تو پیغمبر لوگ انتظام کرتے تھے اس امت میں خلیفہ ہوں گے اسواسطے انکی اطاعت سب مسلمانوں پر واجب ہی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق میں قصور کریگا

۱۷۰۴ تو اوس سے خدا سمجھیگا قَ ابو هريرة كانت بنو إسرائيل يغتسلون عراةً ينظر بعضهم إلى سوأة بعض وكان موسى يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى أن يغتسل معنا إلا أنه آدر قال فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر ففرّ الحجر بثوبه قال فجمح موسى عليه السلام بإثره يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى نظرت بنو إسرائيل إلى سوأة موسى فقالوا والله ما بموسى من بأس فقام الحجر حتى نظر إليه قال فأخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتا ہے کہ اوسکو فوطے کی بیماری ہے حضرت نے فرمایا تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لیکر بھاگا پتھر اونکے کپڑے تو موسیٰ علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ دے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کوئی عیب بیماری نہیں ہے پھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل حق پر تہمت باندھنا ہی جاہلوں کا شیوہ ہے اور معلوم ہوا کہ ننگا نہانا علاوہ درست ہے

۱۷۰۵ قَ ابو هريرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة فكان فيها فأتته أمه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي فأقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من الغد أتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي فأقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من الغد أتته فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي فأقبل على صلاته فقالت اللهم لا تمته حتى ينظر إلى وجوه المومسات فتذاكر بنو إسرائيل جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت إن شئتم لأفتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت إليها فأتت راعيا كان يأوي إلى صومعته فأمكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من جريج فأتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شأنكم فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال أين الصبي فجاؤوا به فقال دعوني حتى أصلي فصلى فلما انصرف أتى الصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من أبوك قال فلان الراعي قال فأقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا أعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من أمه فمر رجل راكب على دابة فارهة وشارة حسنة فقالت أمه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي وأقبل إليه فنظر إليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم أقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه بإصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت أمه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر إليها فقال اللهم اجعلني

مِثلَها فمصّ ابهامه فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مرّ رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومرّوا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اور اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ماں پھر اوسکے پاس آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں نے یوں کہا کہ الٰہی اوسکو مت مار تو جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی عبادت کے آپس میں ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں جریج کو بلا میں تمہاری خاطر گرفتار کردوں سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نہ کیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اوسکی عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادت خانے سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا ایسا کیوں کرتے ہو اونھوں نے کہا کہ تونے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہاں ہے سو اوسکو لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہے حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دیں گے جریج نے کہا کہ نہیں اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اونھوں نے بنا دیا اور کسی زمانے میں ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اوسکی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا تو یوں کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اسطرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تونے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو اللہ کفایت کرتا ہے اور وہی اچھا وکیل ہے تو اوس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نہ کیجیو سو اوس لڑکے نے

دودھ پینا چھوڑ دیا اور اوس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہ باوسیٹے میں گفتگو ہوئی تو اوسکی ماں نے کہا کہ ابھی خوبصورت
کا ایک مرد نکلا تو میں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا مت کر اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور مارتے اوسکو جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے
حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا مت کیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو میں نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا
مت کر اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ تو نے حرام کیا اور حال آنکہ اوس نے حرام نہیں کیا اور کہتے ہیں کہ تو نے چوری کی اور حال آنکہ اوس نے چوری نہیں کی تو اوس واسطے
میں نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا تین لڑکوں کے کوئی لڑکا گود میں نہیں بولا ایک عیسیٰ بن مریم آخر حدیث فرمائی
اور تیسرے لڑکے کا ذکر فرمایا تو تینوں لڑکوں کا بولنا ثابت ہوا

۷۰۶ **ق** سلمة بن الاكوع كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجّالتنا سلمة **قاله** منصرفه من ذي قرد بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سواروں میں بہتر سوار آج ابوقتادہ ہے اور ہمارے پیادوں میں بہتر
پیادہ سلمہ ہے یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف** ذی قرد ایک چشمہ ہے یا گاؤں کا نام ہے ابوقتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت نے اونکی سپہگری
اور اوسادی کی تعریف فرمائی

۷۰۷ **ق** ابو هريرة كان رجل يداين الناس فكان يقول لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز
عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا
کہ جب تو محتاج پاس جاتا تو اوس سے درگذر کر یعنی سختی سے تقاضا مت کر شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مر کر خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی **ف** یعنی معاف
کیا اوسپر عذاب نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہیں کرتا خدا اوسکو بھی تنگ نہیں کرتا

۷۰۸ **ق** ابو هريرة كان زكريا نجارا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہیں بلکہ پیشہ وری مرد کے حق میں بہتر ہے تاکہ اپنے اہل و عیال
کی خبر گیری کرے اور سوال نہ کرے

۷۰۹ **ق** عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين
ما من عبد يكون في بلده يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له
الا كان له مثل اجر شهيد **قاله** لعائشة حين سألته عن الطاعون بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندوں میں سے سو خدا نے دین والوں کو اوس واسطے رحمت کر ڈالا سو بندہ کہ کسی شہر میں
ہو اور اوسمیں وبا پڑی ہو اور وہ وہیں ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے صبر کرتا رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون لکھے خدا کے نہ آوے اوسکو
نہ پہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سے فرمائی جب اونھوں نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا **ف** یعنی
اگلی امتوں پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہے جو کوئی وبا میں صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کی صدمہ سے وہ مر جاوے

تو وہ شخص شہید نہیں لکھا جاویگا جس شہر میں وبا پڑے وہاں کے لوگوں کو وہاں سے نکلنا درست نہیں اور غیر شہر والوں کو اوس شہر میں آنا بچنا چاہیے **ق** ۱۷۱۰

وعن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا یدہ فما رقأ الدم حتی مات قال اللہ تعالیٰ بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ بخاری اور مسلم میں جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ صبر نہ کر سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون بند نہ ہوا یہاں تک کہ مر گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے میں مجھ پر جلدی کی سو واسطے اوسکے بہشت حرام کی

ق وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین نفسا فسأل عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سأل عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ ملئکۃ الرحمۃ وملئکۃ العذاب فقالت ملئکۃ الرحمۃ جاء تائبا مقبلا بقلبہ الی اللہ وقالت ملئکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط فاتاہم ملک فی صورۃ ادمی فجعلوہ بینہم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتہما کان ادنی فہو لہ فقاسوا فوجدوہ ادنی الی الارض التی اراد فقبضتہ ملئکۃ الرحمۃ وفی روایۃ فاوحی اللہ الی ہذہ ان تباعدی والی ہذہ ان تقربی وقال البخاری فناء بصدرہ نحوہا ۱۷۱۱ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگوں سے پوچھا کہ روی زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اوسکے پاس گیا سو اوسے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہے اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہیں تو اوسنے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کر کر سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگوں سے پوچھا کہ جہان میں بڑا عالم کون ہے تو اوسکو ایک عالم مرد بتا یا گیا یعنی لوگوں نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے سو اوسے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہے سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اوس عالم نے کہا کہ ہاں اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے یعنی توبہ کا کوئی مانع نہیں تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا اسواسطے کہ وہاں بہت لوگ ہیں کہ خدا کی عبادت کرتے ہیں سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہاں تک کہ جب آدھی راہ گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمیں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کر کے آیا ہے اپنے دل سے

خدا کی طرف متوجہ ہو کر اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہیں کیا تو انکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتوں نے
اسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا کہ دونوں زمینوں کی مسافت کو ناپو سو جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہے تو فرشتوں نے ناپا تو
اسکو اوسی زمین کیطرف نزدیک تر پایا جدہر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتوں نے لیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ خدا نے گناہ کی اس کیطرف حکم
بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہے کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل توبہ کی زمین کی طرف جھکا
یعنی مرنے کے وقت دونوں زمین کے بیچ میں برابر تھا چھاتی سے جھک کر اودہر قریب ہو گیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے
توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تا کہ مددگاروں کی صحبت پھر اوسکو بلا میں نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر
اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے یہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو بحث کرنا درست ہے پانچویں یہ کہ رحمت الہی کی کچھ حد نہیں اور جس بندے نے خالص
دل سے توبہ کی اوس پر رحمت اور مغفرت حق میں آیا ہو

۴۱۲ صہیب کان ملک فیمن کان قبلکم وکان لہ ساحر فلما کبر قال للملک انی قد
کبرت فابعث الی غلاما اعلمہ السحر فبعث الیہ غلاما یعلمہ وکان فی طریقہ اذا سلک راہب فقعد الیہ وسمع کلامہ
فاعجبہ فکان اذا اتی الساحر مر بالراہب وقعد الیہ واذا اتی الساحر ضربہ فشکی ذلک الی الراہب فقال اذا خشیت الساحر
فقل حبسنی اہلی واذا خشیت اہلک فقل حبسنی الساحر فبینما ہو کذلک اذ اتی علی دابۃ عظیمۃ قد حبست الناس
فقال الیوم اعلم الساحر افضل ام الراہب افضل فاخذ حجرا فقال اللہم ان کان امر الراہب احب الیک من امر الساحر فاقتل
ہذہ الدابۃ حتی یمضی الناس فرماہا فقتلہا ومضی الناس فاتی الراہب فاخبرہ فقال لہ الراہب ای بنی انت الیوم
افضل منی قد بلغ من امرک ما اری وانک ستبتلی فان ابتلیت فلا تدل علی وکان الغلام یبرئ الاکمہ والابرص ویداوی
الناس سائر الادواء فسمع جلیس للملک کان قد عمی فاتاہ بہدایا کثیرۃ فقال ما ہہنا لک اجمع ان انت شفیتنی فقال انی لا اشفی احدا
انما یشفی اللہ فان امنت باللہ دعوت اللہ فشفاک فامن باللہ فشفاہ اللہ فاتی الملک فجلس الیہ کما کان یجلس فقال لہ الملک
من رد علیک بصرک قال ربی قال ولک رب غیری قال ربی وربک اللہ فاخذہ فلم یزل یعذبہ حتی دل علی الغلام فجیء
بالغلام فقال لہ الملک ای بنی قد بلغ من سحرک ما تبرئ الاکمہ والابرص وتفعل وتفعل فقال انی لا اشفی احدا
انما یشفی اللہ فاخذہ فلم یزل یعذبہ حتی دل علی الراہب فجیء بالراہب فقیل لہ ارجع عن دینک فابی فدعا بالمنشار فوضع
المنشار فی مفرق راسہ فشقہ بہ حتی وقع شقاہ ثم جیء بالغلام فقیل ارجع عن دینک فابی فدفعہ الی نفر من اصحابہ فقال

اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا
به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك
قال كفانيهم الله فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه
فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل
اصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد
واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم
ارمني فانك ان فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته
ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه
في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما
كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فامر بالاخدود في افواه السكك فخدت واضرم النيران وقال من لم
يرجع عن دينه فاقحموه فيها او قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع فيها
فقال له الغلام يا امه اصبري فانك على الحق مسلم نے صہیب سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا ایک
جادوگر تھا سو جب بڈھا ہوگیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہوگیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں تو بادشاہ نے اوسکے
پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے
پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہوکر نکلتا اور اوسکی پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے
پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کی یہ بات درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجکو روک رکھا تھا اور جب تو گھر والوں سے خوف کھاوے
تو تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روک رکھا تھا سو اسی حال میں تھا کہ ناگاہ ایک بڑے جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگوں کو آمد و رفت سے روک رکھا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں جانتا
ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہے جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ
لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو حال بتایا تو درویش نے اوسکو کہا اے بیٹا تو
مجھ سے افضل ہے تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجکو معلوم ہوا اور عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلانا اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ

کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کی علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے
تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان
لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجھکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا
جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا
میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا
تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا
تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا
اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب
بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نمانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ
اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نمانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اوسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم
پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہیں تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ
الہی مجھکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا
کیا حال ہوا تیرے ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو لیے اور چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ
اور اوسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہیں تو اسکو دریا میں ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الہی مجھکو اونکے شر سے بچا جس طرح
سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اوسنے
کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھکو مار نسکیگا یہاں تک کہ تو وہ کام کرے جو میں تجھکو بتلاؤں بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہے اوسنے
کہا کہ تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک کھمبے پر مجھکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں
مجھکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھکو قتل کر سکیگا سو بادشاہ نے لوگونکو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکیکو ایک کھمبے پر سولی دیا پھر اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام
سے جو اس لڑکے کا مالک ہے میں مارتا ہوں پھر اسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگوں نے کہا کہ ہم لڑکیکے مالک کا ایمان لائے ہم
لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکیکے مالک کا ایمان لائے پھر حاضر ہوئے بادشاہ کے پاس اوس سے کہا کہ تونے دیکھا جسکا تجھکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا ڈر آپڑا یعنی سب لوگ تو ایمان لاچکے

سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہوں کے ناکوں پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسمیں خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق میں ڈال دو
یا کہا جاتا کہ اوسمیں گر پڑ سو لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسی کا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق میں نہ گرے تو لڑکے
نے اوس سے کہا اے ماں تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق دین پر ہے **ف** اس حدیث میں اہل حق او اہل باطل او صبر کی فضیلت او ہدایت الہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالےٰ نے
سورہ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ میں مجمل بیان فرمایا حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا ﻫ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ　۱۷۱۳
خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم میں معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک پیغمبر تھے کہ لکیریں بناتے تھے سو جسکے لکیریں اونکی لکیروں سے موافق پڑیں سو وہی ٹھیک ہے
ف معاویہ بن حکم نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت میں علم غیب بتانیوالوں پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اونکے پاس مت جایا کرو پھر میں نے کہا
کہ بعضے لوگ لکیریں کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد
بہت لکیریں بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیریں ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیریں رہ جائیں تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علمائے
حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہیں اسواسطے کہ خط کشی اوس پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکی موافق اور لوگوں سے ہونا محال ہے بعضے نادان
اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہیں سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہیں ہو سکتی تا کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور
عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہیں جان سکتا اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں
فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع میں ہرگز درست نہیں ﻫ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ　۱۷۱۴
السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
مخلوقات کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو
اول لوح محفوظ میں لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہے ﻫ جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ　۱۷۱۵
شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ جَاءَهُ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ
مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹھا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ میں حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ
حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ میں جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ میں موجود
تھے اونپر دوزخ حرام ہے وہ مقرر بہشتی ہیں جنگ بدر میں تین سو تیرہ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ میں پندرہ سو تھے ﻫ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَّلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ　۱۷۱۶
يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ حِيْنَ قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ

تَلْقَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا اَوْقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری نے عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے لیکن یہ دن تو وہ ہے جسمیں خدا کعبے کی تعظیم کرواویگا اور اس دن میں کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہے آج کعبے میں زنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت میں نہیں کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رضہ سے ہے وہ حضرت سے روایت کرتی ہیں ف بخاری میں پورا قصہ یون ہے کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنیکو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانوں کی فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگوں سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں اونکے سردار اور جھنڈا بردار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خونریزی کا دن ہے آج کعبے میں لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہیں سنا حضرت نے فرمایا کیا اونہوں نے کہا ابو سفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور مسلم لوگونکو ولاسا دیا

۱۷۱۷ | قَوْلُهٗ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهٗ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهٗ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلط کہا جسنے یہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہیں اور حضرت نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی میں چلا پھر حضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق میں فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو وہ اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر میں عامر کسی کافر پر تلوار مارتے تھے سو وہ تلوار کا پھیلا اونہیں کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وہ مرگئے بعضے لوگوں نے کہا کہ عامر حرام موت سے مرے اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا حضرت نے یہ کلام سنا تب یہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب ملینگے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاوے اور وہ آدمی مر جاوے تو اوس کی موت حرام نہیں

۱۷۱۸ | عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَرِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹ کافی ہے کہ جو سنے اوسکو نقل کرے اور قضاعی کی روایت میں یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کافی ہے کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹے خالی نہیں ہوتی تو اگر ہر بات کو بیان کریگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہریگا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو خوب تحقیق نہ کرے اوسی پر کرے ہر

۱۷۱۹ | قَوْلُهٗ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں میں بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتوں میں مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت کامل

۱۷۲۰ | نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امت میں یہی دو عورتیں کامل ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ اور حضرت عائشہ رضہ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

و در صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی و دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکیگا
اور ہوجاؤگے تم جیسے کہ تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے کہ تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے کہ تھے پھر ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اسحدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ کا گوشت اور خون اسمیں کچھ شک نہیں ف
قفیز اور مدی پیمانہ کا نام ہے جسمیں بارہ صاع کے قریب آتے ہیں اور دینار سے جو اشرفی ہو اور اردب چوبیس صاع کا ہوتا ہے اسحدیث میں آنحضرتؐ نے آگے فساد کی خبر دی ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت
داری کی اطاعت ترک کریگی جیسے اسلام کے پہلے دستور بادشاہوں کا تھا ویسا ہی ہوجاویگا ق انس نزلت علی آنفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل **١٧٢١**
لربک وانحر ان شانئک هو الابتر ثم قال تدرون ما الکوثر فقلنا اللہ ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنیه ربی علیه خیر کثیر
هو حوض ترد علیه امتی یوم القیمة آنیته عدد النجوم فیختلج العبد منهم فاقول رب انه من امتی فیقال ما تدری ما احدث بعدک
مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرتؐ نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمدؐ ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور
قربانی کر بیشک تیرا دشمن بے نام و نشان ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے ہمنے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی جانتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے
رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہے اوسمیں بہت خیر ہے کوثر حوض ہے جسپر میری امت گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا
تو میں کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرتؐ کے بعد مرتد
ہوگئے صدیق اکبرؓ نے اونکو مارا وہی لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری نزل جبرئیل فامنی فصلیت **١٧٢٢**
معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه بخاری و مسلم میں ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو انصاری
نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل اترا اوسنے میری امامت کی تو میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے
اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کیواسطے جبرئیل نے حضرتؐ کو پڑھائی تاکہ امت کو اسیطرح تعلیم کریں ق
بریدة بن الحصیب وجب اجرک وردها علیک المیراث قاله لامرأة قالت انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت **١٧٢٣**
مسلم میں بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجھکو پھر ملی یہ حضرتؐ نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا
کہ میں نے اپنی ماں کو لونڈی صدقہ دی تھی اور میری ماں مرگئی ف یعنی تجھکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ق ابن مسعود **١٧٢٤**
وقاها اللہ شرکم کما وقاکم شرها یعنی حیة خرجت علیهم بمنی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمہاری
برائی سے بچا لیا جیسا کہ تمکو اوسکی شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو صحابہ کے منیٰ مقام میں نکلا تھا ف عبد اللہ بن مسعودؓ سے دوسری روایت ہے کہ ہم منیٰ کے غار میں تھے حضرتؐ پر وہاں سورہ مرسلات اوتری
ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکو مار ڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ بل میں گھس گیا حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا

مارنا درست ہے

فَصْلٌ فِيمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں فعل ماضی مجہول ہے

۱۷۲۵ ق عَائِشَةَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ مجھکو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات تجھکو میرے پاس لاتا تھا فرشتہ ایک ٹکڑے میں ریشم کے یوں کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے پھر تیرا چہرہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یوں ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آوے گی ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر ہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب میں کچھ شک و تردد نہیں ہوتا

۱۷۲۶ م أَبُو هُرَيْرَةَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَيُرْوٰى فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجھکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجھکو جگا دیا تو میں اسکو بھلا دیا گیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اسکو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں تلاش کرو ف یعنی طاق راتوں میں

۱۷۲۷ ق جَابِرٌ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری و مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں مجھکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینہ بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہے سو جس مرد کو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھ سے پہلے کسیکو حلال نہ تھے اور مجھکو شفاعت کا مرتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا ف یہ پانچ چیزیں حضرت کو عنایت ہوئیں [illegible] حضرت سے پہلے جو کوئی پیغمبر ہوتا تھا یہود و نصاری کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت نہ کرسکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہیں الا حضرت کے

۱۷۲۸ ق ابْنُ عَبَّاسٍ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری و مسلم میں عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ سجدہ کروں سات ہڈیوں پر یعنی پیشانی پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے سروں پر اور یہ حکم ہوا کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو نہ سمیٹوں ف نماز میں لوگ کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے

۱۷۲۹ ق أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَجَابِرٌ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ بخاری و مسلم میں ابو بکر صدیق اور عمر اور جابر [illegible] حکم ہوا ہے [illegible] لا اله الا الله کہیں پھر جسنے کہا لا اله الا الله اسکا مال اور جان بچا مگر دین کے حق سے

نہ لاوے اور اوسکا حساب خدا کو ذمہ ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا مال اور جان لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق جان لیگا تو مارا جاویگا یا مال چھین لیگا تو اوس سے مال لیا جاویگا اور اگر

۱۷۳۰ وہ جو منافق ہے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اوس سے خدا حساب لیگا دلوں کا حال ہر بات کہ نہ حاکم اور قاضی کو حکم میں ق ابو ہریرۃ امرت بقریۃ تاکل القریٰ یقولون یثرب وھی

المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو اوس بستی میں ہجرت کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھاوے گی یعنی فتح اسلام ہو گی

سب شہر اوسکی تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینہ کا نام اول یثرب تھا

۱۷۳۱ حضرت نے نام بدل ڈالا ق انس وسھل بن سعد الساعدی بعثت انا والساعۃ کھاتین یعنی اصبعیہ السبابۃ والوسطی بخاری اور

مسلم میں انس اور سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمہ کی انگلی اور بیچ

۱۷۳۲ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہیں ق ابو ہریرۃ

بعثت من خیر قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا ہوں اولاد آدم کے

عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والے یہاں تک کہ میں اون زمانے والوں سے ہوا جس سے ہوا ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانہ تک حضرت کے باپ دادے اشرف

۱۷۳۳ اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے ق جابر بعثت ھذہ الریح لموت منافق مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ ہوا چلائی گئی منافق کے مرنے سے

ف مصابیح میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت سفر میں تھے مدینہ کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینہ میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا یہ حدیث

۱۷۳۴ معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمر بنی الاسلام علی خمس علی ان یوحد اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصیام رمضان والحج

فقال رجل لابن عمر الحج وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج ھکذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ویروی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے

روزے پر اور حج پر سو ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے پھر عبد اللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہے یعنی اول روزہ

بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے اور نماز کا

۱۷۳۵ قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق ابو ہریرۃ حجبت الجنۃ بالمکارہ وحجبت النار بالشہوات وفی روایۃ القعنبی حفت بخاری

اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھانپی گئی جنت سختیوں اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی جنت بدون عبادات و پرہیزگاری

۱۷۳۶ کے میسر نہیں اور عبادات اور تقوی مشقت و تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا میں مزہ ہے کا دوزخ انجام ہے ق عائشۃ حرمت التجارۃ فی الخمر

بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہیں

۱۷۳۷ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینہ کے دو سنگستان کے اندر ف بعض علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اونکی دلیل ہے

۱۷۳۸ م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم میں ابو مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نپائی مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے میں سختی نکریں چھوڑدے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کرنے والے ہیں سو فرشتوں سے کہا کہ اوس سے درگذر کرو

۱۷۳۹ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داود پر قرآن سو وے اپنی سواریوں کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہے ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داود کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب محنت سے کھاتے تھے

۱۷۴۰ م عَائِشَةُ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوے اوس سے جو تمسے قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے

۱۷۴۱ خ اَنَسٌ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سدرة المنتہی کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہریں تو نیل اور فرات اور باطن نہریں بہشت میں جاری ہیں اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تونے پیدایشی بات پائی ف معراج کی حدیث میں اسکا مفصل بیان ہو چکا

۱۷۴۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمہ میں اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی

۱۷۴۳ م اَبُوْ ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ

حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم میں ابوذر رضی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کے نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ
ڈالی جاوے اور امت کے بد اعمال میں میں نے پایا کھنکھار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ ڈالی جاوے **ف** راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور ٹھیکرا **ق** ابن عباس ۱۷۴۴
عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَ
النَّبِيَّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا
سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا
لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئیں اگلی امتیں تو ایک پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ ایک گروہ تھا
اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا
پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے سو میں نے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہیں جبرئیل نے کہا نہیں لیکن تو آسمان کے کنارے
کی طرف دیکھ سو میں نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہیں اور یہ ستر ہزار جو آگے ہیں ان پر حساب ہے اور نہ عذاب میں نے کہا اسکا کیا
سبب ہے جبرئیل نے کہا یہ بیماری میں بدن نہیں داغتے تھے اور جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور
مسلم دونوں میں ہے لیکن یہ جو ہے روایت بخاری کی ہے **ف** یعنی وہ لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہوں گے وہی قیامت میں اسکے ساتھ ہوں گے اور بعضے پیغمبر کا کوئی
ایمان لایا ہو گا اسکے ساتھ کوئی نہ ہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہیں اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور
جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نہ رہے تو اس وقت میں داغنا بھی درست ہے ۞ جابر رض عُرِضَ عَلَيَّ ۱۷۴۵
الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ
بْنُ خَلِيفَةَ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کئے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا میں نے
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں عیسیٰ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں
ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہے یعنی خود حضرت اور دیکھا میں نے جبرئیل علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگوں میں جبرئیل سے زیادہ مشابہ

١٧٤٦ وعیہ من خلیفہ ہی م ابوہریرۃ فضلت علی الانبیاء بستٍ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی المغانم وجعلت لی الارض طہورا ومسجدا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبروں پر چھہ چیزوں کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میری امت کے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور میں تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور میں خاتم النبیین ہوا ف جوامع الکلم اوسکو کہتے ہیں جسمیں تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہوں جوامع الکلم سی قرآن اور احادیث ہیں جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہیں تھوڑا غور کیجیے تو مطالب کھلتے ہیں باقی مضمون اس حدیث کا بارہویں حدیث میں گذرا لیکن اسمیں چھہ چیز کو فرمایا اور اسمیں پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی

١٧٤٧ ق ابوہریرۃ فقدت امۃ من بنی اسرائیل لا یدری ما فعلت وانی لا اراہا الا الفار اذا وضع لہا البان الابل لم تشرب واذا وضع لہا البان الشاء شربت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوا چوہوں کے کوئی میرے خیال میں نہیں آتا چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہیں پیتا اور جب اوسکے آگے بکریوں کا دودھ رکھیے تو پیتا ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ پیتے تھے تو اوس قصہ سے فرمایا کہ وہی لوگ چوہے کی صورت مسخ ہو گئے سو اوسطرح کہ یہ بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا

١٧٤٨ ق ابوہریرۃ قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاہہم وقالوا حبۃ فی شعرۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ جھکے ہوئے دروازہ میں سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم تمکو بخشیں سو اونھوں نے حکم بدل ڈالا اور دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسیٹتے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے ف بیت المقدس یا اریحا دروازہ میں داخل ہونیکا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ ایسے اوندھے تھے کہ مسخرا پن کیے لگے سجدے کی بدلے چوتڑ سے گھسلے اور بخشش کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوئے

١٧٤٩ ق ابن عباس نصرت بالصبا واہلکت عاد بالدبور بخاری اور مسلم میں عبد اللہ عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

١٧٥٠ م انس ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراہیم مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا نام ابراہیم رکھا تھا مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

فصل فی الحکایۃ عن نفس المتکلم اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے شروع میں متکلم کی لفظ ہے

١٧٥١ ق انس اتیت علی نہر حافتاہ قباب اللؤلؤ المجوف فقلت ما ہذا یا جبرئیل قال الکوثر بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ایک نہر پر گیا اسکے دونوں کناروں پر گول موتیوں کے خیمے ہیں تو میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے

١٧٥٢ م ابوہریرۃ استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی واستاذنتہ ان ازور قبرہا فاذن لی مسلم میں ابوہریرہ رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگوں سو مجھکو اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اسکی قبر کی زیارت کروں سو مجھکو زیارت
کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہی اگر کوئی
کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہی پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیوں ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے خصائص کی امید ہوگی یعنی ہر چند
اوروں کو مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب سے ابو طالب کے عذاب میں تخفیف ہوئی تھی بلکہ یہ اجازت
مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو

۱۷۵۳ ق ابن عباس اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور
مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے بہشت میں جھانکا تو میں نے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتیں
دیکھیں ف محتاج ایماندار اکثر تکلفات میں نہیں رہتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اس سبب سے جنت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدعہد اور بداعتقاد ہوتی ہیں اس سبب سے دوزخ میں جاتی ہیں

۱۷۵۴ خ انس أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تم سے مسواک کے لیے بہت ہی بار کہی ف غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی
مکرو مسواک کی عادت کرو

۱۷۵۵ ق جابر جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي
فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ فَأَخَذَتْنِي
رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ
بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرا پہاڑ میں میں نے ایک مہینہ کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نیچے کو اوترا تو مجھکو کسی نے پکارا اور میں نے آگے
اور پیچھے اور داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو نہ پایا پھر مجھکو کسی نے پکارا اور میں دیکھنے لگا سو میں نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہ تھے یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر
بیٹھا ہے سو مجھکو سخت کپکپی لی یا تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجھکو اوڑھاؤ تو اونہوں نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا تب خدا نے سورہ مدثر اتارا یعنی حضرت سے فرمایا اوٹھ
اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا ف حضرت پر اول اقرا کی سورت اوتری پھر کچھ دنوں بعد سورہ مدثر اوتری

۱۷۵۶ ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ
قَالَ لِأَبِيهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِي قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی یہ قبا میں نے
تیرے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت نے یہ بات مخرمہ سے فرمایا اور ریشمی قبا تھی جس میں سونے کا تکمہ لگا تھا ف حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اور سونا تک ریشمی کپڑا
حرام ہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیویں

۱۷۵۷ ق انس دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ
أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو میں نے جوتی کی کھٹکی سنی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ غمیصاء
ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں ہے

۱۷۵۸ خ سمرہ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ

فیہا فلا أنا هذه الدار دار الشهداء ۔ بخاری میں سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو دیکھا سو وے مجھکو ایک درخت پر
چڑہا لیگئے پھر مجھکو داخل کیا ایک گھر میں کہ بہت اچھا اور بہتر تہا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اون دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے

1659 ف یہ حضرت نے خواب میں دیکھا خ ابن عمر رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها أن وباء المدينة
نقل إلى مهيعة ۔ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان ہو مدینے
سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں جا کر اتری سو میں نے اوسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے

1660 مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی خ عائشة رأيت جهنم يحطم بعضها بعضا
ورأيت عمرا يجر قصبه وهو أول من سيب السوائب ۔ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ
اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹے پھرتا تھا اور وہی اول سانڈ چھوڑنیکی رسم نکالی ف عمرو بن عامر

1661 حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنیکی رسم اوسی نے نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب میں گرفتار ہوا م انس رأيت ذات ليلة فيما يرى النائم
كأنا في دار عقبة بن رافع فأتينا برطب من رطب ابن طاب فأولت الرفعة لنا في الدنيا والعاقبة في الآخرة وأن ديننا قد طاب
مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک رات کو دیکھا جس حالت میں کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے
تر کھجوریں لائی گئیں اوس قسم کی جس قسم کا ابن طاب نام ہے تو میں نے اوسکی تعبیر کی کہ رفعت اچھی ہمکو ملتی ہے دنیا میں اور نیک انجام ہے آخرت میں اور البتہ ہمارا دین ستہرا
اور عمدہ ہے ف حضرت نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور

1662 فال کے مطلب سمجھے ق ابو هريرة رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه في النار وكان أول من سيب السوائب ۔ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے

1663 روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا ہے دوزخ میں اور سانڈوں کا چھوڑنا اول اسی نے نکالا تھا ق ابو موسى رأيت في
المنام أني أهاجر من مكة إلى أرض بها نخل فذهب وهلي إلى أنها اليمامة أو هجر فإذا هي المدينة يثرب ورأيت في رؤياي هذه أني هززت
سيفا فانقطع صدره فإذا هو ما أصيب من المؤمنين يوم أحد ثم هززته أخرى فعاد أحسن ما كان فإذا هو ما جاء الله به من الفتح
واجتماع المؤمنين ۔ اسنده مسلم وعلقه البخاري ۔ بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکے سے اوس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت میں
ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانوں کی شہادت

ہوئی جنگ اُحد میں پھر اپنے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی اگلی سی اچھی تو اوسکا انجام تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی
یعنی جنگ اُحد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سندیاں کی اور بخاری نے سند حذف کی ف جاننا چاہیے کہ عرب میں
دو ملک میں ہیں ان میں کھجور کے درخت بہت ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی خواب سچ ہوتا ہے لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت میں مدینہ تھا
لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا کی حوادث کشف اکثر صحیح ہوتا ہے لیکن تعیین میں بھول چوک ہوجاتی ہے خ ابن عمر رأيت عيسى وموسى وإبراهيم ۱۶۷۴
فأما عيسى فأحمر جعد عريض الصدر وأما موسى فآدم جسيم سبط كأنه من رجال الزط بخاری میں عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ اور موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسیٰ تو سرخ رنگ گھونگر والے بال والے سینہ کشادہ ہیں اور موسیٰ گندم گوں اور جسیم سیدھے
بال والے جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے ان بزرگوں کو معراج میں دیکھا یا خواب میں ق جابر رأيت النبي دخلت الجنة فإذا أنا بالرميصاء ۱۶۷۵
امرأة أبي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورأيت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا فقالوا
لعمر بن الخطاب فأردت أن أدخله فأنظر إليه فذكرت غيرتك فوليت مدبرا فبكى عمر وقال أعليك أغار يا رسول الله
بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ پایا میں رمیصا ابوطلحہ کی جورو کو اور میں نے
جوتی کی چاپ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک میں نے محل دیکھا کہ اوسکے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا
یہ محل عمر بن خطاب کا ہے سو میں نے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤں تو اوسکو دیکھوں پھر مجھکو تیرا رشک یاد آیا ای عمر سو میں پھر آیا یہ سنکر تو عمر فاروق رضہ رو دئے اور عرض کی کہ
یا رسول اللہ میں کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث میں ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق رضہ کو جنت کی بشارت ہے م ۱۶۷۶
سعد بن أبي وقاص سألت ربي ثلاثا فأعطاني اثنتين ومنعني واحدة سألت ربي أن لا يهلك أمتي بالسنة فأعطانيها
وسألته أن لا يهلك أمتي بالغرق فأعطانيها وسألته أن لا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجھکو منع کیا ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے
ہلاک نہ کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے یہ کیا کہ انکی آپس میں لڑائی اور
جھگڑا نہ ڈالے سو اوسکی سوال سے مجھکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی میں سے اٹھا لیا ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ تمام امت کیبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک
ہوگئیں لیکن جنگ و قتال مقدر میں ہمیشہ رہا ہے اور رہیگا م ابن عمر عجلت الصلاة لما أبطأ الناس يعني فدخل رجل فدخل معهم في الصلاة فقال ۱۶۷۷
الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا فقال ابن عمر فما تركتهن منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك

مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو اس سے تعجب آیا کہ اس کے واسطے آسمان کے دروازے کھول گئے یعنی اس مرد کا قول جو راوی ہے صحابہ کے ساتھ نماز میں داخل ہوا اور کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہا ابن عمرؓ نے کہ میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے کہ میں نے حضرت کو کہتے سنا **ف** یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس کے واسطے آسمان کے دروازے کھول گئے

۱۷۶۸ **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ **قَالَهٗ** لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو تعجب آیا ان عورتوں سے جو میری پاس تھیں سو جب تیری آواز سنی تو پردے میں ہو گئیں یہ حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا **ف** اس کا اصل قصہ آٹھویں باب میں گذرا کہ چند عورتیں حضرت کے پاس باتیں کر رہی تھیں جب عمر فاروقؓ آئے تو ان کو خوف سے ہیبت آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۷۶۹ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہیں مگر دوزخ کے لوگوں کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں **ف** دولتمند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاجوں کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاویں گے

۱۷۷۰ **ق** عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ **قَالَهٗ** لَهَا وَحَدَّثَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِیْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِیَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِیْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَآمَةٌ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِیْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِیْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِیْ غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِیَ الْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِیْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِیْ مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهٗ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِیْ اَبُوْ زَرْعٍ فَمَا اَبُوْ زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَیَّ وَبَجَّحَنِیْ فَبَجِحَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَوَجَدَنِیْ فِیْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَاَطِيْطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ

فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما

ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء

كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا

تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان

من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني

من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع

کیا ہے اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق میں یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض

سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہ کی روایت یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ہوئے آپس میں ایک قول قرار کیا اپنے خاوندوں کی خبریں کچھ بھی

نہ چھپاویں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر ہے نہ میں برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا گوشت ہے کہ اوسکو لے آوے یعنی نالائق اور بد حقیقت

ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر ظاہر کروں گی میں ڈرتی ہوں کہ خبر چھوٹ نہ سکے یعنی بڑا قصہ ہے جس سے بیان نہ ہو سکیگا اگر بیان کروں تو اوسکے ظاہر باطن کے

عیب بیان کروں تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا دبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے

کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ ملک کی رات گرمی نہ سردی نہ خوف اور نہ تہامہ عرب ملک میں ہے کا نام جس میں مکہ ہے وہاں کی رات معتدل ہوتی ہے پانچویں عورت نے کہا

کہ میرا خاوند اگر گھر میں آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر ہو جاوے اور نہ پوچھے عہد اپنے کو یعنی حلیم اور کریم ہے عہد اپنے کا مواخذہ نہیں کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ

میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اسا مدی لپیٹ لے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے

یعنی بیل کی طرح سو رہے کھا لے لیٹ رہے اور سوا کچھ خبر نہیں مجھ عورت کی بات نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام بن

کر جاتا ہے جہاں بھر کے عیب اوس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑ دے آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے میں جیسے خرگوش

اسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے یعنی میرا خاوند ظاہر کا اچھا باطن کا اچھا نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا یعنی

قد اور بڑی راکھ والا یعنی سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے اور آگ بہت جلتی ہے اوسکا گھر نزدیک ہے مجلس سے یعنی مشیر اور سخی ہے اوسکا لنگر جاری

ہے دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اوسکے اونٹ کے بہت تھان ہیں اور کم چراگاہ میں ہیں یعنی

ضیافت میں اوسکے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے سارے جانور جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جب اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں ذبح ہونے کا یقین

کرلاتی ہیں ضیافت میں آگ اور باجہ کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹونکو یقین ذبح ہونیکا ہوجاتا تھا گیارہویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند
کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوسنے زیوروں سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھر دیے یعنی مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان
بہت خوش ہوئی مجھکو اوسنے ایسے گھر میں پایا جو تھوڑی سی بکریاں رکھتے تھے سو اوسنے مجھکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور
محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس میں بات کرتی ہوں تو مجھکو برا نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا اور
پیتی ہوں تو سیراب ہوجاتی ہوں ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریاں ہیں اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع
کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی باریک بدن ہے اوسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہے بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی
اپنے ماں باپ کی تابعدار ہے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اسواسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع
کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں کرتی کوڑے سے ابوزرع
باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اوسکے دو لڑکے تھے چیتے کیسے چیتے اوسکی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے سو
ابوزرع نے مجھکو طلاق دیدیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چارپائے بہت دیے اور
اوسنے مجھکو ہر ایک قسم سے ایک جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگونکو ام زرع نے کہا سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے
چھوٹے برتن کے برابر بھی نہو یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہے **ف** حضرت عائشہ رض نے گیارہ عورتوں کا قصہ حضرت کے روبرو کہا

۱۷۷۱ سو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں بھی تیرا ایسا محسن ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا **ق** اَبُو مُوسٰى لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ
فَاِنَّهٗ لَيْسَ لِلْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمکو سواری نہیں دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی
یہ حضرت نے قوم اشعریوں کے چند لوگوں سے فرمایا **ف** ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو
سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں پھر چند روز کے بعد حضرت کے پاس اونٹ غنیمت میں آئے حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو دلا دیے ہماری قوم کے بعضے لوگوں
نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم

۱۷۷۲ کھاتا ہوں پھر اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہوں جاؤ میں نے تمکو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی ہے **ق** ابن عمر لَسْتُ آكِلَهٗ
وَلَا اُحَرِّمُهٗ یعنی الضب بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گوہ کا کھانے والا نہیں اور نہ اوسکا حرام
کرنیوالا **ف** یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرت نہیں کھاتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

بھی

یعنی ہر چند حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظم کے نزدیک بھی حلال نہیں کیونکہ وہ بھی اسی قسم کا ہے اور شافعی کے نزدیک حلال ہے ٥ اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ م مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں گذرا پاس موسیٰ کے نزدیک سرخ ٹیلے کے جس رات کہ مجھ کو معراج ہوئی اور موسیٰ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس کے ایک طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید ٥ بُرَیْدَۃُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا م مسلم میں بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا میں نے تم کو چھوہارے کے شیرہ بنانے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب تینوں میں پیو اور مت پیو نشہ والی چیز کو ف ابتدائے اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اس واسطے حضرت نے زیارت سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اس سے دنیا سے نفرت ہوتی ہے اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے فائدہ اس لئے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت نہ مانگیں اور شرک میں گرفتار ہوں اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب یاد کر کے اس کی طرف رغبت نہ کریں بعد اس کے جب رغبت ہٹ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی ٥ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ م مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے صحابہ ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارا مرتبہ اس سے بڑھ کر ہے اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانہ میں موجود نہیں تو صحابہ نے کہا کہ اے یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانیں گے ان لوگوں کو جو ابھی موجود نہیں حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کی کچھ کلیان گھوڑیاں ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچانے گا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہ پہچانے گا حضرت نے فرمایا تو وہ لوگ بھی قیامت میں آئیں گے منہ اور ہاتھ پاؤں سفید چمکتے ہوئے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشوا ہوں سامان تیار کر رہا ہوں گا ف اس حدیث میں حضرت نے اپنی محبت ظاہر کی اور اشتیاق ظاہر کر کے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کیونکر خوشی ہو کہ حضرت نے ان کو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمیں است ٭ فصل ہَلْ اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے شروع میں ہَلْ ہے ٥ جَرِیْرٌ هَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ اَیِ الْکَعْبَۃِ الْیَمَانِیَۃِ الشَّامِیَّۃِ بخاری اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجھ کو

راحت ہوئی والا ہے جو ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اسکو کعبہ کہتے تھے حضرت نے مجھکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث

۷۷۷ فرمائی پس ڈیڑھ سو سوار لیکر وہاں گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جو کچھ پایا اوسکو جلایا پھر آکر اسکی خبر کی حضرت سے حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی ۔ ق انس ھل تدرون مما

اضحک قلنا اللّٰہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ قال یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاہدا

منی فیقول کفی بنفسک الیوم شہیدا وبالکرام الکاتبین علیک شہودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق

باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے ہنستا ہوں ہم نے کہا کہ اللّٰہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندہ کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجھکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے

میرے رب کیا تو نے مجھکو پناہ نہیں دی ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کرونگا حضرت نے فرمایا خدا فرمائیگا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ میں جائز

نہیں رکھتا اپنی جان پر کسی کی گواہی سوائے اپنی ذات کے گواہ کے یعنی مجھپر اوس وقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات میں سے کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی نہ مانونگا حضرت نے فرمایا

پس حق تعالے فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے میں کفایت کرتی ہے اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے منہ پر پھر حکم ہوگا

اوسکے ہاتھ پاؤں کو کہ بولو پس حضرت نے فرمایا کہ اوسکے کاموں کو ظاہر کریگی پھر بندہ کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا کہ تم خرابی تمہاری ہو کہ میں تو تمہاری

۷۷۸ طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہاری طرف سے ... سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرنے لگے ۔ ق اسامۃ بن زید ھل ترک لنا عقیل من

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الوداع

میں مکے کے قریب ہوئے تو میں نے عرض کی کہ اپنے مکان سے کس مکان میں حضرت اتریں گے اپنے مکان میں یا علی رض کے یا جعفر طیار رض کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

ابو طالب کے وارث تھے عقیل اور طالب جعفر طیار اور علی مرتضی رض جب حضرت نے مکہ سے مدینے میں ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا اسواسطے کہ

مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکہ میں رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات

۷۷۹ کا بیچنا درست ہے اور حدیث اوسکی دلیل ہے ۔ ق ابو ھریرۃ ھل ترون قبلتی ھھنا واللّٰہ ما یخفی علی رکوعکم ولا خشوعکم وانی لاراکم من وراء ظہری

مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں ہے اور میں تمکو پیچھے

سے بھی دیکھتا ہوں ف اس سبب سے نماز جماعت میں بعضے مسلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تو حضرت نے یہ حدیث

۷۸۰ فرمائی اور اس حرکت سے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے دیکھتے تھے ویسے ہی پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا ۔ ق اسامۃ بن زید ھل ترون

ما اری قالوا لا قال فانی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر ۔ قالہ لما اشرف علی اطم من اطام المدینۃ ۔ بخاری اور مسلم میں اسامہ

بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنہ پڑنے کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کو مقامات معلوم ہوتے ہیں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ نبی کسی قلعہ پر چڑھا کا تھا ف اس حدیث میں ان فسادوں کی طرف اشارہ ہے جو مدینے میں حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال ح

۱۶۸۱ ابو هریرة هل تستطيع اذا خرج المجاهد ان تدخل مسجدك فتقوم ولا تفتر وتصوم ولا تفطر قاله لرجل قال له دلني على عمل يعدل الجهاد بخاري میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تجھ سے ہو سکتا ہے جب کہ غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز میں کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جس نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو ف یعنی اگر تو ہر وقت نت نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہیں نکلی

۱۶۸۲ م ابو هريرة هل تسمع النداء بالصلوة قال نعم قال فاجب قاله لرجل اعمى جاءه قال يا رسول الله انه ليس لي قائد يقودني الى المسجد فسأله ان يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانیوالا آدمی نہیں جو مجھ کو مسجد میں لے آوے اور اوس نے چاہا کہ حضرت اوس کو اجازت دیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوس کو اجازت دی جب پھر چلا تو حضرت نے اوس کو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے یعنی واجب کے قریب ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے

۱۶۸۳ ق ابو هريرة وابو سعيد هل تضارون في القمر ليلة البدر قالوا لا يا رسول الله قال فهل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب قالوا لا قال فانكم ترونه كذلك يجمع الله الناس يوم القيمة فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقوها فياتيهم الله في صورة غير صورته التي تعرفون فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فياتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه

مِمَّنْ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ
عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ
الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ
الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ
مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي رَبَّهُ
مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ
ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي
أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ
فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى
مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَ
مَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ
يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنّٰى
حَتّٰى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں صحابہ نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ
فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور اژدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہ ہو صحابہ نے کہا کہ نہیں فرمایا سو مقرر تم خدا کو
بھی اسی طرح دیکھو گے حق تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو شخص جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اوسکا ساتھ دیوے پھر معبود کے ساتھ دوزخ
میں جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتوں اور دیو بھوت کو
پوجتا ہوگا وہ انکے ساتھ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اوسمیں منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالیٰ مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اوس صورت میں جو اونکے
خلاف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھ سے پناہ ہے ہم اسی مکان میں منتظر ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ظاہر
نہ ہو جب ظاہر ہوگا ہم اوسکو پہچان جاوینگے پھر حق تعالیٰ صورت میں ظاہر ہوگا جو انکی پہچانی ہوئی ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے ہاں تو

ہمارا رب ہے سو اوسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو میں اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوائے پیغمبروں کے اوسدن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبروں کا قول اوسدن یہ ہوگا کہ الہی پناہ بچا اور دوزخ میں آنکڑے ہیں جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے اوسکے کانٹے سرکج ہوتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا
کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی
نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہیں فرشتے اون آنکڑوں سے لوگوں کو دوزخ کی اندر پل صراط سے کھینچ لینگے اونکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا
اور بعضا ادھ موا نجات پاویگا یہانتک کہ جب حق تعالے بندوں کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ اونکو دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو
فرشتوں کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اونکو نکالیں جنہنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے اونکو دوزخ میں پہچان
لینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے ہوئے پھر اونپر
آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی کی بہاؤ کوڑے میں تخم دانہ جم اوٹھتا ہے پھر حق تعالے بندوں کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی
رہجاویگا دوزخ کا سامنا کئے ہوا اور وہ اہل جنت میں سب سے پیچھے جنت میں داخل ہوگا تو وہ کہیگا اے میرے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو
تنگ کردیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالے فرماویگا کہ اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو
اسکے سوائے تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا نہیں اسکے سوائے کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا اوسکے منہ کو
دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جبکہ جنت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجھکو آگے بڑھا دے جنت کے دروازے تک تو
حق تعالے اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہے پہلے سوال کے سوائے مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہووے آدمی تو کیا ہی دغا باز ہے تو وہ مرد کہیگا اے میرے رب
اور خدا سے دعا مانگیگا یہانتک کہ حق تعالے اوس سے فرماویگا اگر میں تیرا یہ مطلب پورا کردوں تو اوسکے سوائے تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہے
کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا تو خدا اوسکو جنت کے دروازے پر کر دیگا سو جبکہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام جنت اوسپر کھل جاویگی
سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمیں نعمت اور فرحت سے ہے تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا اے رب میرے مجھکو جنت میں داخل کر تو حق تعالے اوس سے فرماویگا
کہ کیا تو قول قرار نہیں کر چکا ہے کہ اسکے سوا نہ مانگونگا تیرا برا ہووے آدمی کیا ہی دغا باز ہے تو وہ کہیگا اے میرے رب میں تیری خلقت میں سب سے بدنصیب نہیں ہونگا سو یہ
دعا کیا کریگا یہانتک کہ خدا اوس سے راضی ہو جاویگا سو جبکہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا جنت میں جا جب وہ جنت میں جاویگا تو حق تعالے اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہانتک کہ اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالے اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز
مانگ یہانتک کہ جب اوسکی سب تمنائیں ختم ہو چکیں گی حق تعالے فرماویگا تیرے لئے سب اونکے ہی اور اونکے ساتھ اوتنا اور بھی ف اس حدیث سے تفصیل تمام

رویت الہی قیامت میں ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت جماعت کا جن لوگوں کی قسمت میں نعمت دیدار نہیں ہے وے اسکا انکار کرتے ہیں لیکن اعتقاد ضرور کرنا چاہیے
کہ حق تعالے شکل اور جسم سے پاک ہے اور اوسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہیں معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہے اور جہت کا مقید نہیں اسیطرح اپنے تئیں بے جہت دکھلائیگا یہہ بھی قادر
ہے ہر چند آدمی کی عقل یہاں حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہے م ابوہریرۃ هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال ۱۷۸۳
فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم إلا كما تضارون
في رؤية أحدهما فيلقى العبد فيقول أي فل ألم أكرمك وأسودك وأزوجك وأسخر لك الخيل والإبل وأذرك ترأس وتربع
فيقول بلى قال فيقول أفظننت أنك ملاقي فيقول لا فيقول فإني قد أنساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول أي فل ألم أكرمك
وأسودك وأزوجك وأسخر لك الخيل والإبل وأذرك ترأس وتربع فيقول بلى أي رب فيقول أفظننت أنك ملاقي فيقول لا فيقول فإني أنساك كما نسيتني
ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول
ههنا إذا قال ثم يقال له الآن نبعث شاهدنا عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق
فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جسکے بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ
کیا تمکو شبہہ پڑتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودہویں رات کو جسکے بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے سو قسم ہے اوسکی جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے
دیدار میں شبہہ اور کچھ اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی خدا کی رویت میں
اشتباہ نہوگا پھر حق تعالے حساب لیگا بندے سے سو کہیگا کہ اے فلانے کیا میں نے تجھکو بھلا نہیں کیا افضل المخلوقات نہیں کیا اور تجھکو سردار نہیں بنایا اور تجھکو جوڑا نہیں دیا
اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے فرمایا تو حق تعالے فرمائیگا
بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہیں تو حق تعالے فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجھکو بھولتے ہیں جیسے تو ہمکو بھولا تھا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ اے فلانے
بھلا میں نے تجھکو کیا افضل المخلوقات نہیں کیا اور تجھکو سردار نہیں بنایا اور تجھکو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست
کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے اے میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجھکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہیں پھر خدا فرمائیگا سو میں بھی تجھکو
بھلاتا ہوں جیسے تو مجھکو بھولا تھا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اوس سے بھی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا اے رب میں تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبر کا اور میں نے نماز پڑھی اور روزہ
رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسیطرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالے فرمادیگا دیکھ یہیں ہے اچھوٹ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرت نے فرمایا

پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کریں اور بندہ اپنے جی میں سوچیگا کہ کون مجھ پر گواہی دیگا پھر اوسکے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران کو کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا
گوشت اور اوسکی ہڈیاں اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اور یہی کی ذات کی گواہی ہے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا اور
اسی پر خدا زیادہ تر غصہ کریگا ف اس حدیث میں اون بیدار خدا کا ذکر کیا پھر اونکا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہیں پھر منافق کا جو ظاہر میں اسلام کا
1485 اقرار کریں اور دل سے انکار یا شک رکھیں ق ابو ہریرۃ هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا وفلانا اربعة ثم قال وهل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و
فلانا وفلانا ثم قال وهل تفقدون من احد قالوا لا قال لكني افقد جليبيبا فاطلبوه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصوں کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے
ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ اون کے سوا ہم کسیکو تلاش
نہیں کرتے تو حضرت نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ میں لڑائی کے بعد صحابہ نے مردوں اور زخمیوں کی لاشیں تلاش
1486 کرتے تھے تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنی ران پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے سکا ح سعد وانی وقال هل تنصرون
وترزقون الا بضعفائكم بخاری میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبوں کے سبب سے ف
یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے ملتی ہے تو اونکی محبت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور
1487 ذلیل مت جانو ق سمرۃ بن جندب هل رأى منكم احد رؤيا قلنا لا قال لكني رأيت الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني الى ارض مقدسة
واذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الآخر مثل ذلك ويلتئم شدقه فيعود
فيصنع مثله فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على رأسه بفهر او صخرة فيشدخ به رأسه فاذا
ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه لياخذه فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم رأسه وعاد رأسه كما هو فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا
الى نقب مثل التنور اعلاه ضيق واسفله واسع توقد تحته نارا فاذا اقترب ارتفعوا حتى كادوا يخرجون واذا خمدت رجعوا فيها وفيها
رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل
الرجل الذي في النهر فاذا اراد ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع
كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا الى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا
رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة وادخلاني دارا لم ار قط احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ وشبان

نساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني داراً هي أحسن وأفضل لم أر قط أحسن وأفضل
منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت قالا نعم
أما الرجل الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق
فيصنع به إلى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل
ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به إلى يوم القيامة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة والذي رأيته في النهر
آكل الربا والشيخ الذي رأيته في أصل الشجرة إبراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس والذي يوقد النار مالك
خازن النار والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبريل وهذا ميكائيل
فارفع رأسك فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل السحاب وفي رواية مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت
دعاني أدخل منزلي قالا إنه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته أتيت منزلك

بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا مگر میں نے تو آج کی رات دیکھا
میں نے کہ دو مرد ہیں کہ میرے پاس آئے سو وہ لے گئے میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر سو مجھکو پاک زمین کی طرف لے گئے تو وہاں ایک مرد تو بیٹھا ہے اور ایک مرد کھڑا ہے اوسکے ہاتھ میں لوہے کا
آنکڑا ہے اوسکو بیٹھے مرد کے گال میں ڈالتا ہے کہ اوسکی گُدی تک پہنچ جاتا ہے پھر اوسکے دوسرے گال میں بھی اسی طرح کرتا ہے یعنی تب تک وہ پہلا گال جڑ جاتا ہے پھر پہلا پھیرا
جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے اون دونوں مردوں نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہاں تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہے
سو لوٹ سے اوسکے سر کو کچلتا ہے تو اوسکو جب مارتا ہے پتھر ڈھلک جاتا ہے تو اوسکی طرف چلا جاتا ہے کہ اوسے لاوے سو یہاں تک پلٹ کر نہیں آتا ہے کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہے اور درست
ہو جاتا ہے جیسا کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہے اور مارتا ہے سو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے اونھوں نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا کہ اوپر اوسکا
منہ تنگ اور اندر کشادہ ہے اوسکے نیچے آگ جل رہی ہے سو جب کہ آگ بھڑکتی ہے اوسکے اندر کے لوگ اوپر ہو آتے ہیں یہاں تک کہ قریب ہے کہ نکل پڑیں پھر جب بجھتی ہے تو
اوسکے اندر ہو جاتے ہیں اور اوسمیں ننگے مرد اور عورتیں تھیں سو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے اونھوں نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہاں تک کہ خون کی نہر پر ہوئے اوسمیں ایک مرد کھڑا ہے اور
کنارے پر ایک مرد ہے اوسکے دونوں ہاتھوں میں پتھر ہیں وہ مرد نہر میں تھا چلا جو نہر میں تھا سو جب کہ اوس نے چاہا کہ نکلے تو وہ مرد اوسکے منہ میں پتھر مارا سو اوسکو پھیر دیا جہاں کہ
وہ تھا سو جب نکلنے لگتا تھا اوسکے منہ میں پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اسی مقام پر سو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے اونھوں نے کہا آگے چل تو ہم چلے یہاں تک کہ ایک
سرسبز باغ تک پہنچے اوسمیں ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ میں ایک پیر مرد اور لڑکے ہیں اور درخت کے قریب ایک مرد ہے اوسکے آگے آگ ہے وہ اوسکو بھڑکاتا

رہا ہوں سو میرے ساتھی وہ دونوں مجھکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے سو ایک گھر میں مجھکو داخل کیا کہ میں نے کبھی اوس سے بہتر اور افضل گھر نہیں دیکھا اوس میں بوڑھے
اور جوان عورتیں اور لڑکے تھے پھر مجھکو اونھوں نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجھکو چڑھا لیگئے سو ایک گھر میں مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا میں نے کبھی اوس سے
بہتر اور افضل نہیں دیکھا اوس میں بوڑھے اور جوان ہیں میں نے اون سے کہا کہ تم دونوں نے مجھکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجھکو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اونھوں نے کہا کہ
ہاں ہم بتلاتے ہیں اوس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گال چیرے جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتیں بنا کر لوگوں سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر
اوروں سے نقل کرتے تھے یہاں تک کہ سارے جہان میں جھوٹ مشہور ہو جاتا تھا تو اوس پر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا کہ اوسکا سر
کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہے جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد میں قرآن پڑھا اور دنکو اوس پر عمل نہ کیا یہی عذاب اوس پر
ہوا کریگا روز قیامت تک اور جنکو تو نے گڑھے میں دیکھا وے حرام کار لوگ ہیں اور جسکو تو نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس
دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہیں سو لوگوں کی اولاد ہیں اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہے سو مالک ہے دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمیں تو پہلے گیا تھا
وہ عوام مسلمانوں کا مقام ہے اور یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ
میرے اوپر بدلی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میرے اوپر مثل سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہے اونھوں نے کہا کہ یہ مقام تیرا ہے میں نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے مکان میں جاؤں
اونھوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہیں کیا سو جب تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان میں آویگا ۞ اس حدیث میں جو قصہ ہے زناکی
اور سود خوری کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا یہ حق ہے کہ اوسکو اوس سے تلاوت کیا کرے [illegible] اور معلوم ہوا کہ
مسلمانوں کے لڑکے [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرت کے [illegible]

١٤٨٨ [illegible] قال ابو طلحة [illegible] بنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] حضرت نے فرمایا
کوئی تم میں ایسا شخص ہے جسنے آج رات کو صحبت داری کی نہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ میں حضرت نے فرمایا تو اوسکی قبر میں اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر میں
انس سے روایت ہے کہ [illegible] حضرت کی بیٹی کو [illegible] جنازہ ہوا اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے [illegible] حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات
کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو [illegible] معلوم ہوا کہ قبر میں اوتارنا اوسکا افضل ہے جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو [illegible] سہل بن سعد

١٤٨٩ [illegible] قالہ [illegible] ان امرأة [illegible] عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھ قرآن یاد ہے حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جسنے اوس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسے چاہا تھا کہ حضرت کے [illegible] اسکا قصہ
مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو [illegible] اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کردیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ وہ عورت کو قرآن سکھلا دیوے ۞ [illegible] سورۃ [illegible] ١٤٩٠

هل معك من شعر امية بن ابي الصلت شيء قاله لشريد مسلم میں شرید بن سوید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تجھکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہیں یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح میں شرید کی روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو امیہ کا شعر یاد ہے میں نے کہا کہ ہاں یاد ہیں میں نے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ میں نے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ میں نے تیسری پڑھی اسیطرح سو شعریں پڑھیں معلوم کیا جاتا ہے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اوسکے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل اسکے کفر اور حب دنیا کی گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعضے مضمون تو نہایت عمدہ اور بہت زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری دل دوستاں ہوئی + ہائے پر دل کی سیاہی گئی

۷۹۱ عن ابو هريرة هل نظرت اليها فان في عيون الانصار شيئا قاله لرجل جاءه انه تزوج امرأة من الانصار فقال قد نظرت اليها قال على كم تزوجتها قال على اربع اواق فقال له على اربع اواق كانما تنحتون الفضة من عرض هذا الجبل ما عندنا ما نعطيك ولكن عسى ان نبعثك في بعث تصيب منه قال فبعث بعثا الى بني عبس بعث ذلك الرجل فيهم مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی چھوٹی اور کرنجی آنکھ ہوتی ہے یہ حضرت نے اس مرد سے کہا جس نے حضرت کو خبر دی کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اوس نے کہا ہاں میں نے دیکھ لیا ہے پھر پوچھا کہ حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر اوس سے نکاح کیا اوس نے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کے طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہیں جو ہم تجھکو دیویں لیکن عنقریب ہے کہ تجھکو ہم کسی لشکر میں بھیجیں گے وہاں تجھکو فائدہ ہوگا راوی کہتا ہے پھر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر لشکر بھیجا اور اوس مرد کو اوس میں بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تا کہ آخر کو افسوس کر کے نوبت طلاق کی نہ پہنچے اور اسی سبب نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی کی مقدور سے زیادہ مہر باندھنا اسواسطے حضرت نے اوس پر عتاب کیا لیکن اگر

۷۹۲ … هل وجدتم ما وعد ربكم حقا انهم الآن يسمعون ما اقول قاله لما وقف على قليب بدر بخاری میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم نے سچ پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا پھر فرمایا کہ وے لوگ ابھی سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے ف جب جنگ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشوں کو کنویں میں ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل فی فعل الامر

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر فعل امر کا ہے

۷۹۳ عن ابو سعيد ائتموا بي وليأتم بكم من بعدكم بخاری ومسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کریں جو تمہارے بعد ہیں ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز میں میری پیروی کریں اور دوسری صف والے پہلی صف والوں کی اقتدا کریں اسیطرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول میں کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرت سے ادب

ساری کو سکھیں اور غیروں کو سکھلاویں **ق** عَلَى أَنْشَوَارٍ وَضَعَت خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا **قَالَهُ** لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوَى ١٧٩٤

انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ **قَالَهُ** لِعَلِيٍّ وَأَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ روضہ خاخ تک کہ

تم اس میں البتہ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس خط ہے سو اوس سے اوس خط کو لیلو یہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقداد رض سے فرمایا اور دوسری روایت

یوں ہے کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر رض سے فرمایا چلو یہاں تک کہ روضہ خاخ تک پہنچ جاؤ **ف** یہ عورت جاسوس کا خط مکہ کو لیے جاتی تھی حضرت کو وحی

سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھینوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا **قَالَهُ** فِي مَرَضِهِ ١٧٩٥

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھدوں کہ اوس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو

یہ حضرت نے اپنی مرض الموت میں فرمایا **ف** بخاری میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے

فرمایا لاؤ میں تمکو کاغذ لکھدوں کہ اوسکے بعد تم ہرگز گمراہ نہو تو صحابہ نے کاغذ لانے میں گفتگو کی پھر صحابہ نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے

زبان کیا الٹی ہوگئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا مجکو چھوڑ دو جسمیں اب میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے جسکو

تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیزوں کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکوں کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیوں سے سلوک کیا کیجیو جیسا میں کیا کرتا تھا اور

کہا تیسری چیز مجکو یاد نہیں ہے بعضے علما نے کہا ہے کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام میں بھیجو اور بخاری میں ابن عباس رض سے دوسری روایت

یوں ہے کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے صحابہ نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہے اور ہمارے پاس قرآن موجود ہے ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے یعنی لکھنا

چنداں ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام میں عمر فاروق رض پر طعنہ کرتے ہیں کہ اونھوں نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی

اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اوسکا یہ جواب ہے کہ تمہارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق رض پر کوئی طعن کا مقام نہیں اسواسطے کہ اوس وقت حضرت کی کوٹھری میں اکثر صحابہ

موجود تھے علی رض بھی اونمیں شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر رض کاغذ نہ لائے تھے تو علی رض کا کسنے ہاتھ پکڑا تھا حضرت کے یہاں سوائے

قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نتھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے فرمایا اس

سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نتھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو

کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزوں کی حضرت نے وصیت کی اونھیں کو لکھواتے

اور یہ جو عمر فاروق رض نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اوسکا یہ مطلب نہیں کہ سوائے قرآن کے حدیث کی بھی حاجت نہیں بلکہ اوسکا یہ مطلب ہے کہ جب کہ قرآن

میں أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی آیت اوتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہیں رہا قرآن اور حدیث میں دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے

علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ حضرت کو عیش عشرت بیماری میں گھر والی کی تکلیف میں اساس سے کہا اسکو اور مانی سے جن کہنے کہ عیش محبت اور خیر خواہی ہے اسواسطے کہ دستور ہو کہ بیماری میں اپنے بزرگوں اور عزیزوں کو مشقت سے بچاتے ہیں جیسا کہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کی تکلیف ہو تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہو یا اور مانی ہیں یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے شعر حشیم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر

۱۶۹۶ ق عَائِشَةُ اِئْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ وَاَخُو الْعَشِيرَةِ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ يَعْنِي بِحُلُوِّ اسْتَاذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو بُرا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم میں بُرا آدمی ہے یا یوں فرمایا کہ اپنی قوم میں بُرا مرد ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اپنی قوم کا بُرا بھائی اور بُرا بیٹا ہے ف حضرت عائشہ رضی سے پوری روایت یوں ہے کہ ایک شخص نے خدمت میں حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ بُرا آدمی ہے جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا میں نے کہا کہ یا حضرت آپنے تو اوسکو بُرا کہا تھا پھر حضرت آپ اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجھکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کریں اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفاظت کے واسطے درست ہے [illegible] فاسق کی جو بُرائی ظاہر ہو اوسکا بیان کرنا درست ہے تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑیں

۱۶۹۷ ق عَائِشَةُ اِئْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ يَعْنِي اَفْلَحُ اَخُو اَبِي الْقُعَيْسِ [illegible] بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ افلح جو ابو قعیس کے بھائی تھے مجھ پاس آئے حضرت نے فرمایا کہ اونکو آنے دے [illegible] وہ تیرے چچا ہیں [illegible] خاک آلودہ ہو اگر تو حکم نہ مانے ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ افلح بھائی ابو قعیس کی جو رضاعی چچا حضرت عائشہ کے تھے [illegible] پردہ کا حکم آیا اور [illegible] گھر میں آنیکی اجازت مانگی میں نے کہا والد میں اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک حضرت سے نہ پوچھ لوں [illegible] ملکہ اوسکی عورت نے دودھ پلایا ہے پھر جب حضرت گھر میں تشریف لائے میں نے یہ حال حضرت سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ اوسکو آنے دے یہ حدیث دلالت کرتی ہے [illegible] حرام ہیں وہ نسب سے حرام ہوتی ہیں [illegible]

۱۶۹۸ [illegible] اَلاَمِيْرُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible] کی اولاد عورت کو بدکار ہونے میں [illegible] ناصر ہو [illegible] [illegible]

۱۶۹۹ [illegible] اَنْفِقِيْ اَوْ تَصَدَّقِيْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ [illegible] فَضَلَ [illegible] الِاَّ مِنْ مَدِيْنِ الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ [illegible] مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی ذات سے شروع کرو اوس پر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دو پھر اگر [illegible] سے بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دو پھر اگر رشتہ داروں سے بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں اور بائیں ہر ایک محتاج کو دو یہ حضرت نے ابو مذکور [illegible] دیا تھا [illegible]

غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی آپ یوں کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں ف مصابیح میں جابر رض سے روایت ہے کہ
ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس سوائے اوس غلام کے کچھ مال نہ تھا حضرت کو یہ خبر پہنچی تو حضرت نے اوسکا آزاد کرنا درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو
کون مول لیتا ہے ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وہ درہم اون انصاری کو دیئے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و
عیال کا دینا مقدم ہے اول اونکو دینا چاہئے ۔ روایت ام عطیہ

۱۸۰۰ — ابدان بميامنها ومواضع الوضوء منها قاله للنساء اللاتي غسلن ابنته وهي زينب زوجة ابي
العاص بن الربيع وكانت اكبر بناته بخاری اور مسلم میں ام عطیہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفوں اور وضو کے مقاموں سے غسل میت شروع
کرو یہ حضرت نے اون عورتوں سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھیں اونکا نام زینب تھا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیوں میں سب سے
بڑی تھیں ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف میں وضو کے مقاموں کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے

۱۸۰۱ — ق ابرد ابرد او قال انتظر انتظر قاله للمؤذن بالظهر بخاری اور مسلم میں ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ
یوں فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

۱۸۰۲ — خ ابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے ہی وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ
گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے ف یعنی گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے تا کہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونوں حدیثیں امام اعظم کے مذہب کی
کامل دلیلیں ہیں

۱۸۰۳ — ق كعب بن مالك ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك قاله له بخاری اور مسلم میں کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اوس دن سے جو تجھ پر گذرا جب سے تجھکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور
رسول کا اوسپر پچاس دن عتاب رہا بعد اوسکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جس دن اوس سے خدا
راضی ہو

۱۸۰۴ — ق عمرو بن عوف ابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم
فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی تمکو محتاجی کا میں ڈر نہیں ولیکن میں تمپر خوف کھاتا ہوں دنیا کی کشایش
اور بہتات سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے وے لوگ کئے اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے اونکو ہلاک کیا
اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اونکو غفلت میں ڈالا ف بحرین کی ملک سے حضرت کے پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح
کی نماز پڑھنے کو حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکر آئے ہو انصار نے کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور صبح

۱۸۰۵ اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا ق عائشة ابشری یا عائشة اما الله فقد برأك بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کر دی ف جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی
۱۸۰۶ میں قرآن اترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو هريرة ابغني احجارا استنفض بها ولا تأتني بعظم ولا روث بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ میں اون سے استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے پاک کرنا
۱۸۰۷ پانی کے بعد سنت ہے اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے م انس ابصروها فان جاءت به ابيض سبطا قضيء العينين فهو لهلال
ابن امية وان جاءت به اكحل جعدا احمش الساقين فهو لشريك بن السحماء مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو
کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھونگر والے بال پتلی پنڈلیوں والا
تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا ہے ف ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا تھا تب حضرت نے اون دونوں میں جدائی کروا دی اونکی عورت
حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اونکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا
حکم اوسپر جاری نہو گیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے اور یہی مذہب ہے
۱۸۰۸ امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا خ ام خالد بنت سعيد بن العاص
وقيل بنت خالد بن سعيد ابلي واخلقي ثم ابلي واخلقي ثم ابلي واخلقي بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جامہ پرانا کر اور پھاڑ پھر پرانا کر اور پھاڑ پھر پرانا کر اور پھاڑ ف ام خالد روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اوسمیں ایک چھوٹی
۱۸۰۹ سیاہ لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی م عبد الله بن عمر
اتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلكم مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیلی سے بچو اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگوں کو ہلاک کیا ف
۱۸۱۰ جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا ق عائشة اتقوا النار ولو بشق تمرة بخاری اور مسلم میں
۱۸۱۱ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے م ابو هريرة اتقوا
اللاعنين قالوا وما اللاعنان قال الذي يتخلى في طريق الناس او في ظلهم مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت
کے دو کاموں سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنے والے کون ہیں حضرت نے فرمایا وہ آدمی کہ لوگوں کی راہ میں جا ضرور پھرے یا اونکے سایہ کے مقام میں ف راہ اور
۱۸۱۲ سایہ دار درخت کے نیچے جا ضرور پھرنا یہ رسوائی کا سبب ہے اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں خ انس ابعدوا الرجوع والذي نفسي بيده

الی

إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ ۔ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہے اوس ذات کی
کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ البتہ میں اپنے پس پشت سے دیکھتا ہوں تمکو جب رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے
میں جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اُسْكُنْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ وَيُرْوَى فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ ۱۸۱۳
وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ۔ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اے
احد تجھ پر تو پیغمبر ہے اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت میں یوں ہے تجھ پر تو سوائے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہیں اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر
صدیق رض اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان صحابہ کے ساتھ احد پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا
یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہے جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوار لوگ
اوسکو مسرت کیا ق [illegible] أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ۔ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ۱۸۱۴
حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا
جواب حسان سے دلوایا ق [illegible] اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا ۱۸۱۵
بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ ۔ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات
کبیرہ گناہوں سے جو انسان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہیں فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا
جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بن باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور
پاکدامن ایماندار عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں تہمت لگانا ف ہر چند اس حدیث میں گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت
ہیں اوس وقت انہی گناہوں کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا ق ابْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ۔ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے ۱۸۱۶
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز میں پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اوٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو
اوسکو لازم ہے کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے عمل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے ق ابْنُ عُمَرَ أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا ۱۸۱۷
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہے
خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اِحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَهُ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْفَتْحِ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا ۱۸۱۸
وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔ بخاری میں عروہ بن زبیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھو ابو سفیان کو پہاڑ کے ناکہ پر

پاس یا گھوڑوں کے اژدحام پاس تا کہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھے یہ حضرت نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت تو اسطرح مرسل ہے یعنی عروہ تابعی نے

۱۸۱۹ بدون صحابی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت میں روایت حضرت عایشہ رض سے ہے ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب میں ہو چکا م اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ مسلم میں مقداد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنیوالوں کے مونہوں میں خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو ف یعنی مدح اور تعریف کرنے والے اور جھوٹھے سوالی سے بہت تعریف کریں اونکو کچھ مت دو تا کہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکریں اور تا کہ تم اپنی مدح سے مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنی مداحوں کو انعام دیا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کی مدح بھی سو سچ تھی اور اوس میں ثواب تھا بخلاف اوروں کی مدح کے کہ ہر گز مانند سوالی ہیں اس حدیث میں اون مداح کی مذمت ہے جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی وید اور شخص کی سچی مدح بے طمع دیا کرے تو درست ہے تا کہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل میں اقتدا کریں حرص کم وہی مدح درست ہے جسمیں طمع دیا ہو یا جھوٹھ

۱۸۲۰ م اَبُوْهُرَیْرَةَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ میں اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا

۱۸۲۱ م اَبُوْقَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاَتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَهَا نَبَاٌ قَالَهُ فِیْ لَیْلَةِ التَّعْرِیْسِ مسلم میں ابوقتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ نگاہ رکھ ہمارے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہوگا یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کو فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اور دنکو پیاس غالب ہوئی اور پانی تھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابوقتادہ پلانے لگے یہاں تک کہ تمام لشکر آسودہ ہوگیا اس حدیث سے دو معجزات ہوے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرا آیندہ کی خبر دینا

۱۸۲۲ م جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِکَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهُ بِقَضَاءِ دَیْنِهِ بخاری میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق رض کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جبکہ جابر اپنے قرض ادا ہونیکی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد میں شہید ہوے اور اونپر بہت قرض تھا جابر نے انکو آگاہ کیا اور یہ سمجھا کہ قرضخواہوں کو قرض بہت تھا اور خرما کم اونھوں نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے سفارش کروائی قرضخواہ یہودی تھے اونھوں نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرموں کے علیحدہ علیحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرضخواہوں کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابر رض سے روایت ہے کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمیں نہوئی جابر کہتا ہے جب حضرت سب قرض ادا ہو چکا تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو اس حال کی خبر دی اسواسطے کہ عمر فاروق رض کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابر نے عمر فاروق رض کو خبر دی اونھوں نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسیوقت میں جان گیا تھا کہ اس میں برکت ہوگی

۱۸۲۳ م عَائِشَةُ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ مسلم میں حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تا کہ میں ایک نوشتہ لکھدوں یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ میں خوف

کرتا ہوں

کرتا ہوں کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ میں لائق تر ہوں خلافت کا اور نہ مانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ف اول حضرت نے چاہا تھا
کہ صدیق اکبر رض کو خلافت نامہ لکھدیں تاکہ دوسرے کو دعوی نہ ہو پھر تقدیر الٰہی اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر میں یہی ہے کہ صدیق اکبر رض خلیفہ ہونگے اور اجماع
مومنین بھی سوا انکے کسی کی خلافت پر نہ ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے صدیق اکبر کے کسی کی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ق عَائِشَةُ اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا ۱۸۲۴
بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کا نام اور کھا لیا کرو ف حضرت عائشہ رض نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک قوم نئی تازہ مسلمان ہوئی ہے ہمارے پاس
گوشت لاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر نیک گمان کیا چاہیے وہ لوگ خدا کے نام پر ذبح کرتے ہیں اگر شاید ترک کرتے ہوں تو تم اپنے
شروع کھانے کے خدا کا نام لیا کرو اور مطلب یہ نہیں کہ اگر ذبح کرنے والے نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہارے بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاوے گا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے
ق اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ ۔ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے قریب سے ۱۸۲۵
کھایا کرے ف یعنی کنارے کی طرف سے کھاوے اور بیچ میں سے نہ کھاوے کہ برکت اسی میں اترتی ہے ق عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ يَعْنِيْ نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ قَالَهُ ۱۸۲۶
لِلَّذِيْ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اون کے منہ میں خاک جھونک دے یعنی جعفر ابن ابی طالب کی عورتوں کو جنھوں نے کثرت سے رونا
رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جس نے کہا تھا یا رسول اللہ عورتیں ہم پر غالب ہو گئیں یعنی کہا نہیں مانتیں اور روئے جاتی ہیں ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر
بھیجا تھا وہاں وہ شہید ہوئے جب خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتیں نوحہ کر کے رونے لگیں ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو جا کر
ایسے حال سے منع کر عورتوں نے نہ مانا اوس نے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہیں مانتی ہیں حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوس نے آکر کہا کہ
یا حضرت عورتیں نہیں مانتی ہیں اور ہم پر غلبہ کرتی ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتوں پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونیکی حرمت بتاکید
تمام ثابت ہوئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ قَالَهُ لِلَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهُ فِيْ رَمَضَانَ ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ ۱۸۲۷
حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا یعنی اون کھجوروں کو جو ٹوکرے میں تھیں یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جس نے اپنی جورو سے رمضان میں صحبت کی تھی ف ایک مرد
آیا اوس نے کہا کہ یا حضرت میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوس نے کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی اور میں روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام
آزاد کر اوس نے کہا مجھکو مقدور نہیں حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوس نے کہا مجھکو طاقت نہیں حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا دے اوس نے کہا کہ مجھکو
مقدور نہیں حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس ٹوکرا کھجوروں کا آیا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجوں کو دے اوس نے
کہا کہ یا حضرت مدینے میں مجھ سے زیادہ تر کوئی محتاج نہیں حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دیا چاہیے خود کھانا درست نہیں
اسواسطے بعضے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر

۱۸۲۸ اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے **ق** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا میں نے تجھکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کرنے کے بدلے **ف** یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا یہی اوسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا

۱۸۲۹ **ق** عَائِشَةَ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی آنے دو اسواسطے کہ اوس نے مجھکو ابھی نماز میں غافل کر دیا **ف** ابوجہم نے باریک سیاہ کملی جو کہ اوسکے دونوں کناروں پر دھاریاں تھیں حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکر نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش نگاری نے خشوع اور خضوع میں خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اوسکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز میں خلل لاوے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہے اور اسیطرح مسجد اور جانماز کی نقش نگاری کرنی کہ مقرر دھیان بٹتا ہے

۱۸۳۰ **ق** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَرَ مَا اَتَيْتِ اِذَا تَسَاقَيْتِ اِلَى الْفُجَارِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا **قَالَهٗ** لِصَاحِبَةِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم میں عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والوں کو کھلا اور دریافت کر لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی نہیں کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے پیالہ العزلین یعنی مشک والی عورت کو فرمایا **ف** حضرت کسی سفر میں تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگوں پر غالب ہوئی پانی کا پتا نہ تھا اصحاب نے چاہا ... حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش ... [illegible] ... پانی لیکر لوگوں کو ... لوگ آسودہ ہو گئے اور کھالیں اسیطرح پانی سے بھر رہیں تب حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو لوگوں نے کچھ کھجوریں اکٹھی کرکے اوسکو دیں تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی

۱۸۳۱ **ق** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کو لیلے اور ننگے مت پھرا کرو یہ حضرت نے مسور سے فرمایا **ف** مسور سے روایت ہے کہ میں بھاری پتھر اٹھائے لیجاتا تھا میرا تہمد کھل گیا میں اوسکو باندھ سکا اور پتھر اوسکو گرا نہ سکا تب حضرت نے حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہے

۱۸۳۲ **ق** عُمَرَ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ وَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی ایک ذرا جگہ بھی خشک رہنا وضو کو باطل کرتی ہے

۱۸۳۳ **ق** ابْنِ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ ... [illegible] ... اوس مرد کو کہا جسنے کہا تھا کہ حضرت

میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بے اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں

ق ارجع فصل فانک لم تصل بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ارجع فصل فانک لم تصل یعنی پھر جا اور نماز پڑھ کہ تیری نماز نہیں ہوئی ف ایک دن حضرت

مسجد میں تھے ایک شخص نماز پڑھکر چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی

نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اسیطرح تین بار آکے نماز پڑھی پھر آکے کہا خدا کی قسم مجھکو اس سے زیادہ بہتر

نہیں پڑھ آتی سو حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہو اگر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھ کر جو کچھ کہ تجھکو آتا ہے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر

اوٹھایا کر یہانتک کہ جب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر اوٹھا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہے نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ ق عائشۃ ارضعیہ تحرمی علیہ ویذہب الذی فی نفس ابی حذیفۃ

لسہلۃ بنت سہیل بن عمرو جاءت فقالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم وقال ارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وہو رجل کبیر فتبسم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال قد علمت انہ رجل کبیر بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلادے سالم کو تا کہ تو اوس پر حرام ہو جاوے اور دل میں کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی میں آتا ہے حضرت نے سہلہ بیوی ابو حذیفہ

کی بیٹی سے فرمایا جبکہ اوس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ابو حذیفہ کے منہ پر کچھ کراہت دیکھتی ہوں سالم کو اندر آنے سے حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلادے

کہا اوس نے کیونکر اوسکو پلاؤں وہ جوان آدمی ہے داڑھی بھی ہے یعنی جوان مرد کو کیونکر دودھ پلاؤں تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ جوان مرد ہے

یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہیں تجھکو جس طرح ہو سکے برتن میں کرکے پلادے ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اور لڑکا اوسکے اندر جاتا تھا کمان اوٹھا سو حضرت

نے یہ تدبیر بتلائی سب جو لڑکی ہے مدت طفلی میں ثابت ہوتی ہے جوانی میں نہیں چنانچہ احادیث میں ظاہر ہے تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہے یا کہ یہ حکم منسوخ

ہے ق ابوهم ... ان اللہ عز وجل غنی عن تعذیب ہذا نفسہ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اے بڑے میاں اس لئے کہ تجھسے اور تیری

نذر سے اللہ بے پروا ہے ف حضرت نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہے دو بیٹوں کے بیچ میں سہارا لیکر جاتا ہے حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہے لوگوں نے

کہا کہ اس نے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیوں آپ کو مصیبت میں ڈالتا ہے جو اسکی طاقت نہیں ... طاقت

سو نذر کا ادا کرنا واجب نہیں ق ارکبہا بالمعروف اذا الجئت الیہا حتی تجد ظہرا الیہ الذی قال جابر سئل عن رکوب الہدی مسلم میں جابر رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو قربانی کی اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دو جب ہو یا اوسوقت ہے جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف

یہانتک کہ تجھکو دوسری سواری ملے حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ بیت اللہ جانیوالی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق ام سلمۃ استروا ... انا بہا

قَالَهُ حِينَ رَأَى جَارِيَةً فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ حضرت ام سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی کے منہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے لیکن جس میں شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی خبر معلوم ہوں ہرگز درست نہیں

۱۸۳۹ م جابر اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیاں پہننے کی زیادہ عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جبتک جوتا پہنے رہتا ہے سوار سا رہتا ہے ف عرب میں بہت لوگوں کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی جو ننگا اور ننگے پاؤں رہتا تھا تو اس سے زیادہ تر حفاظت تھی کہ جوتا پہننے سے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے میں مضبوط ہوجاتا ہے

۱۸۴۰ ق ابو ہریرہ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدمے میں اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور مقرر پسلی میں زیادہ ترکجی اوپر کی طرف ہے سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمے میں ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اسکی سب عادتیں پسند ہونا محال ہے اسواسطے حضرت نے اونکے حق میں اچھی بات کی وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے اور سب بالکل خالی ہوجائیگا کہ ناہمواری ہی پر ہر بات میں مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری میں عورتوں کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض میں اور کبیرہ گناہوں میں اسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے

۱۸۴۱ ق ابو ہریرہ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہے تو اوسکو نعمتوں کی طرف نزدیک کر دیا یعنی قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم اپنی گردنوں سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے

۱۸۴۲ ق الزبیر اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ بخاری اور مسلم میں زبیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے

۱۸۴۳ م ابو ہریرہ اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَيُرْوَى اهْدَأْ وَعَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا اسواسطے کہ تجھ پر نہیں ہے مگر نبی اور صدیق اور شہید کوئی نہیں اور اوس وقت یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور

طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رض تھے اور دوسری روایت یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوس پر ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ
اور زبیر رض تھے ف ابو بکر کا صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی بزرگوار شہید ہیں سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی
شہیدوں میں داخل ہوئے چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے ق انظروا الی ما یقول سیدکم انہ لغیور وانا اغیر منہ

۱۸۴۴ واللہ اغیر منی یعنی سیدکم سعد بن عبادۃ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار قوم کو مقرر وہ غیرت دار ہے اور میں اوس سے
زیادہ غیرت دار ہوں اور خدا مجھ سے بھی زیادہ غیرت دار ہے سردار سے مراد سعد بن عبادہ ہے ف سعد بن عبادہ انصاریوں کے سردار تھے اونھوں نے
حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی عورت کے پاس کسی مرد کو پاؤں تو اوسکو چھوڑ کر جا کر گواہ تلاش کر لاؤں حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنی زنا کا دعوی اوسی
وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہوں اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت میں میں ہوں تو
تلوار ہی ماروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسول کو زیادہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کو
[illegible] خدا نے منع کیا ہے لیکن اگر گواہ نہ ہونگے تو حاکم قصاص لیگا ق اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم فالہ لسلمۃ بن

۱۸۴۵ یزید الجعفی مسلم میں سلمہ بن یزید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہا سنو اور اطاعت کرو یعنی بادشاہ کی اسواسطے کہ اونپر فرض ہے جسکا بوجھ اونپر ہے اور تمپر فرض
ہے جس کا بوجھ تمپر ہے حضرت سلمہ بن یزید نے فرمایا ف سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمپر ایسے سردار ہوں کہ ہم سے اپنی اطاعت لیویں اور ہمارا حق نہ دیویں تو اوس وقت میں ہم کیا کریں
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وہ ظلم کریں تو بھی تمپر اطاعت واجب ہے اگر وے عدل نہ کرینگے تو خدا اوسے سمجھ لیگا ق ام الحصین اسمعوا واطیعوا وان استعمل

۱۸۴۶ علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ بخاری اور مسلم میں ام الحصین رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے
گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہو ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ ہونا درست نہیں تو اس حدیث میں ریاست جزئی مراد ہے یعنی اگر حبشی تمہارا حاکم یا صوبہ دار ہو
تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہے اگرچہ بظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہے جسنے اوسکو سردار بنایا ق عائشۃ اشتریہا

۱۸۴۷ فاعتقیہا فانما الولاء لمن اعتق بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد
لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہ رض نے چاہا کہ مول لیویں اور آزاد کریں اوسکے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر
بیچتے ہیں کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنیوالے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہیں ق ابو موسی اشربا منہ

۱۸۴۸ وافرغا علی وجوھکما ونحورکما وابشرا یعنی [illegible] فالہ لابی موسی وبلال بخاری اور مسلم میں ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم دونوں اس پانی کو پیو [illegible] اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالہ کا پانی جس میں حضرت نے [illegible] اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسی اور

بلال رضی و مبالغت حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہو گیا اور قسمت ابو موسیٰ اور بلال کی جنکے بیٹے میں گیا خ ۱۸۴۹ اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا بخاری میں
ابو موسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤ گے ف یعنی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہے
ابن عمر و ابن مسعود رض اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا و فی روایۃ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهُ عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ ۱۸۵۰ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگوں گواہ رہو گواہ رہو اور دوسری روایت یوں ہے کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود
رض سے روایت ہے کہ ہم منا میں تھے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے پیچھے تب حضرت نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری میں
انس رض سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمیں محمد نے
جادو کیا ہے ہمکو چاند دو ٹکڑے ہو دکھلائی دیتا ہے ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہے تو سارے جہان کو تو نہیں سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے گواہی دی
اور ان لوگوں نے ہر طرف آدمی تحقیق کیواسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی بات ہوئی تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہے شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہے بہت صحابہ سے اسکی روایت
ثابت ہے چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضیٰ سے اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابوں میں کثرت روایت
ہے اور قرآن میں بھی اسکی خبر ہے چنانچہ سورہ قمر میں حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی پاس آگئی قیامت
اور چاند ٹکڑے ہو گیا جیا اور اگر دیکھیں کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاویں اور کہیں یہ مضبوط دائمی جادو ہے حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہو چکا اگر آئندہ
حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو نہ کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہے بعضے جاہل ملحدین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل دنیا
پر مخفی نہ رہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سبکی پیش نظر ہوتا ہے اور یہ نقل عجائبات انسان کی جلی خبر ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ اہل مکہ میں سے یہی منقول نہیں کہ اوس رات
کو سب لوگ تامل سے دیکھتے رہے اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی منتہر ہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکساں نہیں بعضے ملک میں قبل طلوع
ہوتا ہے اور بعضے ملک میں گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہیں بلکہ کرہ کی شکل ہے یعنی گول صورت ہے اسی سے زمین پر ایک وقت میں طلوع و غروب کیونکر ہو سکے
اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعضے وقت بعضے ملک میں ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہے اور انہیں وجہوں سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہیں کسی ملک میں کسوف
جزئی معلوم ہوتا ہے کسی ملک میں کلی اور کہیں مطلق نہیں پھر جب قمر اور اہل زمین کا حال یہ ہوا اگر یہ شق القمر بھی ہوا ہو تو کچھ تعجب نہیں حال آنکہ کسوف اور خسوف
مقرری چیزیں ہیں اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکا وقت ٹھہرا ہوا ہے بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت کوئی قاعدہ سے معین نہ تھا جسکے لوگ منتظر
رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور بڑا امر تھا کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات کو کسی ملک میں کسی شخص نے اتفاقاً دیکھا بھی
ہوگا تو اسے غلط الحس اور خطائے بصری سمجھکر اوسکو کہیں اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور

رات

بات سنے اور آرام کا وقت ہے اکثر لوگ مکانوں کے اندر رہتے ہیں ایسے وقت میں آسمانی حال قابل الملک ہے حاصل یہ ہے کہ بعید نہیں اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی
امور بعض وقت دیکھتے ہیں جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور رسالہ آنکا اکثر عالم اور عاقل نے ... ہیں غرض کہ شق القمر جو ہے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن
اور حدیث اور راوی لوگوں کی روایت ہے جو اوس وقت میں حاضر تھے اور جنہوں نے خود دیکھا تھا متواتر ثابت ہے عاقل کو ہرگز محل تامل اور تردد نہیں بعضے خام حکیم کہتے ہیں کہ چاند کا
دو ٹکڑے ہو جانا عقل میں نہیں آتا اوسکا جواب یہ ہے کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو یہ مرغ کہ بہت ہے بر ... تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہے کہ عقل ناقص سے
باہر ہیں عصا کا اژدہا ہو جانا مردے کا زندہ ہونا پتھر سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام میں آتا ہے جو شق القمر میں متردد ہو بلکہ حقیقت میں معجزہ اوسیکا نام ہے جہاں عقل
حیران ہے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین میں ایک رسالہ لکھا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوس کو تلاش کر کے دیکھے ١٨٥١ خ المسور بن مخرمۃ
ومروان بن الحکم أشیروا أیہا الناس علی أترون أن أمیل إلی عیالہم وذراری ہؤلاء الذین یریدون أن یصدونا عن البیت فإن یأتونا کان اللہ قد قطع عینا من المشرکین وإلا ترکناہم
بخاری میں مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو اے لوگو بھلا تم یہ بتلاؤ کہ میں اون کے اہل و عیال کی طرف جھک پڑوں اور ان لوگوں
کے لڑکے بالوں کو گرفتار کروں جو ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہیں پھر اگر وے ہم سے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہیں تو ہم اونکو مفلس کر کے
چھوڑ دینگے یعنی دونوں صورت میں اونکا نقصان ہے ف حضرت جنگ حدیبیہ میں مدینہ سے آئے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خزاعی کو آگے بھیجا جاسوس نے
یہ خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا مجمع کیا ہے حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا میں عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے
مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر کے نکلے ہیں لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار
ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافروں نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کر کے پھر آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا
١٨٥٢ م أنس اصنعوا کل شیء إلا النکاح یعنی بالحائض مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق میں فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی
حیض کی حالت میں صحبت حرام ہے بوسہ اور مساس درست ہے ١٨٥٣ ق أنس اعتدلوا فی السجود ولا یبسط أحدکم ذراعیہ انبساط الکلب بخاری اور مسلم میں انس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو سجدہ میں اور تم میں سے کوئی اپنے دونوں ہاتھ کو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدہ میں کہنیوں
کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے ملا ہوا نہ رکھے علیحدہ رکھے ١٨٥٤ ق أبو ہریرۃ أعتقیہا فإنہا من ولد إسمٰعیل قالہ لعائشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ اوس لونڈی کو آزاد کر دو اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد ہے حضرت نے قوم
بنی تمیم کی قیدی عورت کے حق میں فرمایا ١٨٥٥ خ عوف بن مالک الأشجعی اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یأخذ فیکم کقعاص
الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب إلا دخلتہ ثم ہدنۃ تکون بینکم وبین بنی الأصفر

فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
گن رکھ چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم میں مری کا پڑنا جیسے بکریوں میں مری پڑتی ہے پھر مال کی بہتات
ہو وے یہاں تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیاں دیجاوینگی پھر بھی وہ خوش نہ ہوگا یعنی کم سمجھے گا پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جس میں وہ داخل ہوگا
پھر تمہارے اور روم والوں کے درمیان صلح کا ہونا ہے پھر دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے آوینگے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا
ف عمر فاروق رض کی خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا اور بشام میں مری پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن میں مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت میں
ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت میں ہوگی اور حضرت عثمان رض کی شہادت سے شروع ہوا اور روم والوں سے صلح اور جنگ قیامت کے

۱۸۵۶ قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا قَالَ النَّبِيُّ ... بخاری اور مسلم میں
نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ... کی روایت یوں ہے کہ برابری کرو اولاد میں یعنی برابر سے
۱۸۵۷ دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دیا تعصب ... لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ
مسلم میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ابھی تیسرا آگے جاکر کچھ مصالحہ ہمیں منتر میں حد تک کہ اوسمیں شرک کا مضمون **ف**
مالک نے کہا ہم نے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اسکا کیا حکم ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہمیں منتر اکثر حرام
نہیں بلکہ صاف کفر ہیں کیونکہ ان میں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلوا ... اور یا سکھ ... اور مہوان کی دہائی ہوتی ہے اسطرح کے منتر بھی حرام
۱۸۵۸ ہیں جنکے معانی معلوم نہیں کیونکہ شاید ان میں بھی شرک ہو **قَ** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ
وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِيْ لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد رض سے روایت ہے کہ حضرت سے سونے
اور چاندی کی لقطے میں فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور بندھن کو پہچان رکھ پھر ایک برس اوسکو مشہور کر اگر کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ میں لا اور چاہئے کہ
وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر میں کبھی کسیدن اوسکا مالک طلب کرتا آوے تو اوسکو دیدے **ف** یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی
۱۸۵۹ تھیلی اور تاگے کو پہچان رکھے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے اور نہیں تو سال بھر بعد اپنے خرچ میں لاوے لیکن اوسکا قرض جانے جب مالک ملے تو دیوے **م** اَبُوْ بَرْزَةَ اِعْزِلِ
الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم میں ابو برزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف
دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کر حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب انہوں نے کہا کہ حضرت مجھکو کچھ ایسا سکھلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو **ف** یعنی کانٹا اور پتھر
۱۸۶۰ نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانوں کو آرام ہو تجھکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع ... سلیم ... کا عمدہ وسیلہ ہے **م** جَابِرٌ ...

حرمت منتر کا بیان

اجر لقطہ کا بیان

لقطہ کا بیان

سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہوجایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اسکے مقدر میں ہے ہو جاوے گا

یعنی اگر اوس سے اولاد ہونی ہے تو ضرور ہو گی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو

انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہوجایا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور کہا کہ یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے

تو پہلے ہی کہدیا تھا

١٨٦١ خ حَتّٰى تَسْتَطِيْعُوْا فَتُعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَّلَا جَبَانًا قَالَهٗ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ

بخاری میں جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو میری چادر دو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب میں تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجھکو

بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی میں ہزاروں اونٹ گھوڑے اور بھیڑ بکریاں حضرت کو ملیں حضرت نے تقسیم کر دیں

حضرت وہاں سے پلٹے تو راہ میں گنوار لوگ حضرت کو لپٹ گئے اور مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور

عدم بخل و جبن

بہادری حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوائے نبی کے کسی بشر میں نہیں

١٨٦٢ م غَفْرَةً ثُمَّ يَجِيْءُ الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم میں عقبہ بن عمرو رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اوس سے زیادہ خدا تجھپر

قادر ہے تو میں نے کہا یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہے رضائے الٰہی کیواسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود رضی سے روایت ہے کہ میں

اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے اے ابو مسعود دریافت کر میں نے غصے کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرت میرے قریب آکے فرمایا کہ اے ابو مسعود

دریافت کر تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ہیں میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہے اور خدا کو عذاب کرنیکی تجھسے زیادہ قدرت ہے

اس حدیث میں ارشاد ہے کہ لونڈی غلام کو حد سے زیادہ مارے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے

١٨٦٣ ق اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ اعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَهٗ لِلْيَهُوْدِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے یہود سے

فرمایا کہ جانلو کہ تمہاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمکو وطن سے نکالوں سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے اپنا مال پاوے سو چاہئے کہ بیچ ڈالے اور نہیں تو

جانلو کہ زمین خدا اور اوسکے رسول کی ہے ف یہودی بنی نضیر کہ قریب مدینہ کے تھے اونہوں نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو پندرہ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث

فرمائی یعنی اپنا مال اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات تم سے لیکے نہیں ہو جاسکے وہ لوگ تمام ملک سے نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف

میں آئے

١٨٦٤ خ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ بخاری میں ابن عباس رضی سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام کئے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمہارے مغلوب ہونیکا ڈر نہوتا تو میں بھی اوتر آتا یہاں تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف ابن عباس

زمزم کی سبیل پر جا بیٹھکر پانی پلاتے تھے حضرت نے اُنکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے میں میں بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہے کہ اگر میں یہ کام کرونگا تو مجکو

۱۸۶۵ دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے سمجھکر پانی پلانا مشکل ہوگا م سعد بن ابی وقاص اعملوا فکل میسر لما خلق له صلعم مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور

۱۸۶۶ عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمہارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا ہے خ انس أعيدوا سمنكم في

سقائه وتمركم في وعائه فإني صائم قاله حين دخل على أم سليم فأتته بتمر وسمن بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پھیر ڈالو اپنی گھی کو

اوسکے برتن میں اور چھوہارا کو اوسکے برتن میں اسواسطے کہ میں روزہ دار ہوں یہ حضرت نے فرمایا اوسوقت جب ام سلیم کے گھر میں گئے تو وہ حضرت کے آگے چھوہارا اور گھی لائیں

۱۸۶۷ ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہیں لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے پر اوسکی قضا لازم ہے ق جابر اغتسلي

واستثفري بثوب وأحرمي قاله لأسماء بنت عميس حين ولدت محمد بن أبي بكر في حجة الوداع بذي الحليفة

بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جبکہ وہ محمد بن ابی بکر

کو جنی حجة الوداع میں ذو الحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض میں احرام باندھنا درست ہے اور وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت الله

۱۸۶۸ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہیں م بريدة بن الحصيب اغزوا باسم الله في سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا

ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا وإذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم إلى ثلاث خصال أو خلال فأيتهن ما أجابوك فاقبل منهم و

كف عنهم ثم ادعهم إلى الإسلام فإن أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم إلى التحول من دارهم إلى دار المهاجرين وأخبرهم

أنهم إن فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فإن أبوا أن يتحولوا منها فأخبرهم أنهم يكونوا

كأعراب المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء شيء إلا أن يجاهدوا

مع المسلمين فإن هم أبوا فسلهم الجزية فإن هم أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فإن هم أبوا فاستعن بالله

وقاتلهم وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة

نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة أصحابك فإنكم أن تخفروا ذممكم وذمم أصحابكم أهون من أن تخفروا ذمة

الله وذمة رسوله وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله و

لكن أنزلهم على حكمك فإنك لا تدري أتصيب حكم الله فيهم أم لا

مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہکر خدا کی راہ مین لڑو اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت مین چوری نکرو اور قول نہ توڑو
اور ناک کان کاٹو اور لڑکو کو مارو اور جبکہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اونسے تین چیزونکی درخواست کر سوا ونمین سے جس بات کو مانین تو تو بھی اونسے قبول کر اور
اونکو قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اونسے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانین تو تو اونسے قبول کر اور انکے قتال سے باز رہ پھر اونسے درخواست کر کہ اپنے وطن کو
چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اونسے خبر کردے کہ اگر وے یہ کام کرینگے تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر وہ واجب
ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اونسے خبر کردے کہ وے جنگلی مسلمانونکی طرح ہونگے اونپر حکم خدا
جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہے اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نملیگا مگر اوسی صورت مین کہ مسلمانونکے ساتھ ہوکر جہاد کرین پھر
اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانین تو اونسے قبول کر اور انکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا بھی قبول نکرین تو خدا سے مدد
مانگ اور اونکو قتل کر اور جبکہ تو قلعہ والونکو گھیرے اور وے تجھسے چاہین کہ تو اونسے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے تو اونسے خدا اور خدا کے رسول کا عہد نکر لیکن اونسے
اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والونکا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تم نے اپنے اور اپنے ساتھیونکی عہد شکنی کی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کم تر
اور آسان تر ہے اور جبکہ تو کسی قلعے والونکو گھیرے سو وے تجھسے چاہین کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر اوتار لیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہین جانتا کہ اونکے مقدمے مین خدا کی مرضی حاصل کر سکیگا یا نہین **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اوسکے سردار کو یہ حدیث فرماتے اور جہاد
کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہے اسواسطے حضرت نے خدا کیطرف سے عہد کرنا منع کیا
اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہین معلوم ہو سکتی **ق** أُمِّ عَطِيَّةَ وَاغْسِلْنَهَا ... ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے جو کہ انصاریہ تہین کہ حضرت کے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا
کافور ڈالو پھر جب تم غسل دے چکو تو مجھکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تہین تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہے
ق اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتون سے اور اوسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اسکے سر کو نہ ڈہانکو
اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے گر کر مر گیا تب حضرت نے یہ

۱۸۶۹

۱۸۷۰

ہو یعنی امام شافعی کے نزدیک محرم اگر مر جاوے تو اوسکو خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں ۔

۱۸۷۱ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَهٗ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت میں ثابت کی بد اخلاقی اور دین داری کی برائی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہوں یعنی میرا اور اوسکا موافقت نہیں سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوس نے تیرے مہر میں دیا ہے اوسکو پھیر دیگی اوس نے کہا ہاں تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کو عوض میں مال لینا

۱۸۷۲ اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰی مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کیونکہ وے دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں ف یعنی اون دونوں سانپوں میں یہ خاصیت ہے کہ جب اونکی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے

۱۸۷۳ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَاْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَاْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کے آگے قرآن پڑھوں اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تب میں نے سورۂ نسا پڑھا یہاں تک کہ جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جبکہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجھکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو میں نے اپنا سر اوٹھایا یا یوں کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے سر اوٹھایا سو میں نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہیں ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت اپنی امت پر روئے کہ اونکے اعمال کا میں کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے سے غیر کے سننے میں تاثیر زیادہ ہوتی ہے

۱۸۷۴ م اَبُوْ اُمَامَةَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مسلم میں ابو امامہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کہ یہ آویگا اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے دن شفاعت کرنے کو پڑھو زہراوین یعنی دو سورتوں کو یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کہ وے دونوں سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطاریں صف بستہ چڑیوں کی اپنے صاحب کو بچاوینگی اپنے پڑھنے والوں سے جھگڑا کرکے سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو کہ اوسکا لینا برکت ہے اور اوسکا چھوڑنا باعث حسرت ہے

اور

۱۸۷۵ اور اوسیر قیامت میں چلایا جاوے گا اور لوگوں کا معنی اسکی برکت سے جاوینگے ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ
بخاری اور مسلم میں جندب بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل اور زبان آپس میں موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان
میں اختلاف پڑے تو اوس سے اٹھ کھڑے ہو یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا
۱۸۷۶ محبت کی کثرت ... م ابو ھریرۃ اَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صفوں کو نماز میں ... کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہے ف راستی صف کی یہ ہے کہ برابر کھڑے ہوں اور
۱۸۷۷ میں فرق ... خ حذیفہ اُكْتُبُوْا لِیْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهٗ اَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ ...
بخاری میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے ان کو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا
۱۸۷۸ کلمہ کہتے ہیں تو ہم نے لکھے ... اور ایک روایت یوں ہے کہ چھ سو اور سات سو ... اور ایک روایت یوں ہے کہ ... ق انس اِلْتَمِسُوْا لِیْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ
يَخْدُمُنِیْ ... بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لاؤ ایک لڑکا اپنے لڑکوں میں سے تاکہ میری خدمت کیا کرے
۱۸۷۹ حضرت ابو طلحہ سے فرمایا ف ... جب ... تب یہ حدیث فرمائی ق ابن عباس اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰى
رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملا دو فرائض کو فرائض والوں سے ... جو مال ...
... فرائض ... قرآن میں مفصل ... جیسے ...
عورتوں کا ... فرمایا کہ میت کے مال ... اور اوس کو ... اور اگر ... باقی رہے اوسکو عصبہ پاوے گا ... اسکی تفصیل علم فرائض میں
۱۸۸۰ موجود ہے خ میمونۃ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ ... بخاری میں حضرت میمونہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ... پھینک دو
اور اوسکے پاس کے گھی کو اور باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث ... اگر صورت میں
۱۸۸۱ کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پھیلا ہوا ... ق کعب بن مالك اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ...
میں کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لو اپنے تھوڑے مال کو یہ بہتر ہے تیرے حق میں ... ف کعب رض ...
حضرت کے ساتھ ... اور رسول کا ... توبہ قبول ہوئی تو ... تمام مال
۱۸۸۲ خیرات کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ انس اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهٗ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو ہمارے آگے سے اس واسطے کہ اوسکی تصویریں ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہیں نماز میں ف حضرت عائشہ رض نے رنگین پردہ

١٨٨٣ حسین تصویریں تھیں گھر میں لٹکایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ان عتابا انحرها ثم اصبغ نعلها فی دمها ثم اجعله علی صفحتها ولا تاکل منها انت ولا احد من اهل رفقتک یعنی ما آکل ع من البدن مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ میں تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق میں حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر ڈالو اوسکے جوتیاں جو تیوں کو رنگ بھر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکھدو اور تو اوسکا گوشت مت کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیوں سے کھاوے ف حضرت نے حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ لیکے چلو اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ میں ماندہ ہو جاوے اور چل نہ سکے تو میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نکھاویں اور محتاج لوگ کھاویں

١٨٨٤ م جابر انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کھینچو اے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آبکشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رض سے فرمایا

١٨٨٥ خ انس انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ اذا کان مظلوما افرایت ان کان ظالما کیف انصرہ قال تحجزہ او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جبکہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اوسکی مدد کروں حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مددگاری ہے

١٨٨٦ م حذیفہ انصرفا نفی لهم بعهدهم ونستعین اللہ علیهم قالہ لہ ولابیہ مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں پلٹ جاؤ ہم اون کافروں سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانیکی خدا سے مدد مانگیں گے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رض سے روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت میں میں اور میرا باپ گھر سے مدینے کو چلا کافروں نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہیں کافروں نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نہ لڑینگے ہمنے اون سے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے آکر خبر کی سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافروں سے کیا ہو

١٨٨٧ ق ابو ہریرۃ انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فانہ اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہیں اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہیں اسواسطے کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست میں کمتر ہوں اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تمسے افضل ہوں اونکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا

١٨٨٨ ق سہل بن سعد اہدی علی رسالۃ

حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ ج بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا آہستہ
طور پر یہاں تک کہ اونکے دالان پر پہونچے پھر انکو اسلام کی طرف بلا اور بتلا انکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام میں یعنی کلمہ اور شریعت
کو احکام ف حضرت نے علی مرتضیٰ کو جنگ خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ فرمایا

۱۸۸۹ ق عُمَرُ قَالَ لَهٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَةً وَفِیْ رِوَایَةٍ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رض سے فرمایا جسکہ اونھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے کفر میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ مسجد الحرام میں بیت اللہ میں اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

۱۸۹۰ ق اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوف رض کو زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ کیا ہے اونھوں نے کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر ہو تو ایک ہی بکری میں ولیمہ ہو سکتا ہے

۱۸۹۱ م عَائِشَةُ اُهْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَیْهَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر اندازی سے بھی بہت تر ہے ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ

۱۸۹۲ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَكَ قَالَهٗ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہے یعنی اونکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا

۱۸۹۳ م ابْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح موجود ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے

۱۸۹۴ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو سبقت کرلو فسادوں سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہیگی صبح کیوقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کیوقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے ف اس حدیث میں اون فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ میں واقع ہوے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے نیک عمل جو سکیں سو کرلے

۱۸۹۵ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ اَحَدِکُمْ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرلو نیک عمل کو چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت

١٨٩٦ پہلے ہو کرنا ہو سوکر لو قیامت سے پہلے سارے عالم میں دھواں ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا م اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ ... فِیْ ظُهُوْرِهِمْ وَتُخْرِجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَجِبَاهِهِمْ حَتّٰی یَتَرَدَّدَ الْحَرُّ فِیْ اَجْوَافِهِمْ ق وَبَشِّرِ الْكَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُوْضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَیْهِ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ كَتِفَیْهِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیَیْهِ یَتَزَلْزَلُ مسلم میں ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو داغے کی اونکی پیٹھوں میں داغا جاویگا پسلیوں سے نکلیگا اور اونکی گدیوں کی طرف سے داغا جاویگا اونکے پیٹوں سے نکلیگا بخاری اور مسلم میں دوسری روایت یوں ہے کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والوں کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ میں خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہاں تک کہ اوسکی دونوں چھاتیوں کی نوک سے نکل جاویگا اور پھیل پھر اوسکا ف یہ عذاب مالدار بخیل کو ہے

١٨٩٧ پہلے ہوگا خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری میں عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگوں کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں نقل کرو نہیں کچھ مضائقہ نہیں ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھلاؤ چاہے اگر کچھ بہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرو ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہیں مبادا مسلمانوں کے اعتقاد بگڑ جاویں جب اہل اسلام کے عقیدے مضبوط ہوگئے اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنیکی اجازت دی گویا حق بات کی ... لیکن یہ بات ضروری

١٨٩٨ کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں اونکو خرافات جانا چاہیے عمر ... مسلم میں عبد اللہ

١٨٩٩ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتوں میں ف یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ میں م عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتوں میں

١٩٠٠ ف یعنی طاق راتوں میں م ابْنُ عُمَرَ تَحَیَّنُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِی التِّسْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے

١٩٠١ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتوں میں یا یوں فرمایا کہ پچھلی نو راتوں میں و ابْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحری کھانے میں برکت ہے یعنی ثواب اور قوت

١٩٠٢ صوم و حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِیُّ تَصَدَّقُوْا فَیُوْشِكُ الرَّجُلُ یَمْشِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَیَقُوْلُ الَّذِیْٓ اُعْطِیَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا بخاری اور مسلم میں حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو ... سے

کہ مرد ایسا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو میں اسکو قبول کرتا اور اب تو مجھکو اوسکی حاجت نہیں تو نہ پاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف
امام مہدی کیوقت میں مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ آنحضرت نے کہ غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاج کو دو

١٩٠٣ ق ابو موسیٰ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ فِي عُقُلِهَا بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اونٹوں سے جو اپنی
رسیوں میں بندھے ہوں ف اونٹ جب اپنی رسی سے چھوٹ جاتا ہے اسی طرح جب قرآن کو دور نہ کیا بھول جاتا ہے اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ
دور کیا جاوے تاکہ قابو میں بنا رہے

١٩٠٤ ق ابو هريرة تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنوں کی خوشی سے
ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہووے اور اولاد بہت ہو

١٩٠٥ ابو موسیٰ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ [illegible] ابو موسیٰ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب میں اسواسطے کہ میں خدا کی جناب میں توبہ کرتا ہوں ہر روز سو بار یعنی جب پیغمبر ہر روز سو بار
توبہ کریں تو اوروں کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے

١٩٠٦ ق ابن عمر تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی آلت کو دھو سوال کیا تھا عمر فاروق رضی نے کہ اگر رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے
تب حضرت نے یہ بات فرمائی یعنی اگر اسوقت غسل نہ ہوسکے تو نجاست کو دھوکر وضو کرکے سو رہے کہ کچھ تو صفائی حاصل ہو جاوے

١٩٠٧ ق ابو هريرة و عائشة
تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم میں ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث
منسوخ ہے اول ہی حکم تھا اب یہ حکم نہیں اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے بکری کا گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے
کے وضو نہ کیا

١٩٠٨ ق ابو هريرة جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کترو مونچھ کو اور رکھو داڑھی کو ف
مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھ بڑھانا اور داڑھی منڈانا یا بہت کترانا کبیرہ گناہ ہے مسلمانوں کو چاہئے توفیق اور عبرت سے
نصیحت پکڑیں

١٩٠٩ ق ابن عباس حُجِّي عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا تو کہہ کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کر اسواسطے کہ
خدا کا قرض زیادہ تر ادا کے لائق ہے ف ایک عورت نے کہا یا حضرت میری ماں نے حج کی منت مانی تھی سو وہ مر گئی [illegible] تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ف امام اعظم رح کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اسنے حج کی وصیت کی ہو [illegible] اوسکی طرف سے حج کرانا لازم ہے

۱۹۱۰ وصیت کی ہو تو مستحب ہے ق عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة بنت الزبير لما ارادت
الحج وكانت شاكية بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کرلے اور یوں کہہ کہ الٰہی جہاں تو مجھکو روک دیویگا یعنی جہاں بیماری
غالب ہو جاویگی وہیں میں احرام اتار ڈالونگی یہ حضرت نے ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونہوں نے حج کرنیکا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام
۱۹۱۱ باندھکر حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے جا سکے تو احرام اتار ڈالے اور دوسرے سال حج کی قضا کرے م عائشة حولي هذا فاني كلما دخلت
فرأيته ذكرت الدنيا يعني سترا كان فيه تمثال طائر قاله لها مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اتار
ڈال اسواسطے کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جس میں چڑیوں کی تصویریں تھیں یہ حضرت نے حضرت
۱۹۱۲ عائشہ رضہ سے فرمایا ف یہ پردہ اوس وقت میں تھا جب تصویر رکھنا حرام تھا ق ابن عمرو خذوا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود وسالم ومعاذ
وابي بن كعب سالم هو مولى ابي حذيفة بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو ان چار شخصوں سے سیکھو عبد اللہ
بن مسعود رضہ سے اور سالم رضہ اور معاذ رضہ اور ابی بن کعب رضہ سے سالم رضہ جو ہیں سو ابو حذیفہ کے آزاد کئے ہوئے ہیں ف حضرت کے وقت میں یہ چاروں اصحاب
۱۹۱۳ قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی استادی سند کر دی تاکہ لوگ اون سے سیکھیں م عبادة بن الصامت خذوا عني خذوا عني
قد جعل الله لهن سبيلا البكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة والثيب بالثيب جلد مائة والرجم مسلم میں عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھ سے
سیکھو مجھ سے مقرر خدا نے اون عورتوں کی راہ کر دی کنواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ
سو کوڑے اور سنگساری ف قرآن میں اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتوں کو قید کر دینا یہاں تک کہ مر جاویں یا آگے مقدمہ میں خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے
یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام شافعی رح کا اور امام احمد رح کے مذہب میں یہی ہے کہ اگر کنوارا مرد یا کنواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ
کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظم رح کے نزدیک کنواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑوں کے ساتھ
شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہیں جمع کرنا دونوں کا اونکے نزدیک حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصوں کو
۱۹۱۴ سنگسار کیا اور حال آنکہ اونکو کوڑے نہیں مارے م عمران بن حصين خذوا ما عليها ودعوها فانها ملعونة مسلم میں عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اتار لو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے ف حضرت سفر میں تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا
کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اوس پر چڑھنا کیا
ضرور اور اوسپر سے اوسکا اسباب اتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر

۱۹۱۵ لعنت کرنا درست نہیں ع ابو سعید خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لِلْمُتَصَدَّقِ عَلَى صَاحِبِ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ وَذَلِكَ ... قَالَهُ لِغُرَمَائِهِ
مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیلو جو پایا اور اوسکے سوائے کچھ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگوں کے ہاتھ بیچے اور قیمت لی پھر
پھلوں پر کوئی آفت پڑی کہ وہ تلف ہو گئے مول لینے والوں نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات
دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہوں سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی
۱۹۱۶ طرف سے کچھ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرا دیوے ق عَائِشَةُ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے تم سے ہو سکیں اسلئے کہ خدا تعالیٰ نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم عمل کرنے سے تھک جاؤ ف یعنی عبادت
۱۹۱۷ وہی بہتر ہے جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل اکتا نہ جاوے ق زید خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم میں زید بن
خالد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق میں فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے واسطے ہے یا کسی اور تیرے بھائی کیواسطے ہے یا بھیڑیئے کیواسطے ہے ف
۱۹۱۸ یعنی اگر تو اوسکو پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا ق جابر ... وَلْيُسَمِّ اللهَ يَعْنِي مَنْ كَانَ
مِنَ الْأَنْصَارِ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیجاؤ جابر اور پانی ڈالو اوسپر اور بسم اللہ کہو اور وہ پانی ہے جو انصاری
۱۹۱۹ کی چھوٹی مشک میں تھا ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ أَوْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت میں حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کروں
۱۹۲۰ حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتہ میں مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بو دفع ہو ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي وَلَدَكِ
وَخُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ قَالَهُ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لیلیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجھکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہندہ عتبہ کی بیٹی ابو سفیان کی
عورت سے کہا ف ہندہ نے کہا کہ یا حضرت ابو سفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہے کہ اوسکی
نادانستگی میں بقدر حاجت لیلوں یعنی اسطرح لینا درست ہے یا نہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضرورت کے
۱۹۲۱ لیوے اور اوسکی اجازت نہ لیوے تو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہے ق ابن عباس دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَأُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو مجھکو جسمیں کہ میں ہوں بہتر ہے اور میں تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہوں کہ

نکال دیجیے مشرکین کو جزیرے عرب سے اور ایلچیوں کو انعام دیا کرو جیسطرح میں انکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر میں بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے ف اسکا اور قصہ حدیث قرطاس میں اسی باب میں ہو چکا

١٩٢٢ ذروني ما تركتكم فانما هلك من كان قبلكم بسؤالهم واختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑ دوں ورنہ تم سے اگلی امتوں کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرتے تھے سو جبکہ میں تمکو کسی چیز سے منع کروں تو اوس سے بچا کرو اور جبکہ میں کسی چیز کے کرنیکا حکم کروں تو اوسکو کیا کرو جہانتک ہوسکے ف حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے حضرت چپ رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو پھر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور کبھی نہ ہوسکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمہارے حق میں بہتر ہے اوسکو میں خود بیان کر دیتا ہوں تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہے ف

١٩٢٣ دعوها فانها منتنة يعني دعوى الجاهلية اي قول يا للانصار ويا للمهاجرين بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوس بات کو کہ وہ بات گندی ہے ف ایک حضرت سفر میں تھے ایک انصاری اور مہاجر میں کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کو چوتڑ پر لات ماری تب انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسیطرح مہاجرین کو بلایا دونوں طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ کفر کا قول یعنی گنوار پنا کس واسطے ہوا اصحاب نے اون دونوں شخصوں کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٩٢٤ دعوه وهريقوا على بوله سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیوالے اور نہیں بھیجے گئے سختی کرنیوالے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد میں پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہاں پیشاب کرنا مناسب نہیں معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نہ چاہیے اور زیادہ اگر بیچ میں کی سختی پائی جاتی اور پیشاب کے روکنے سے بیماری ہو جاتی ہے

١٩٢٥ دعه فان الحياء من الايمان بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی بات ہے ف حضرت نے دیکھا ایک شخص اپنے بھائی کو نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کر تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حیا صفت ایمانی ہے ہر حالت میں بہتر ہے اور حیا ہی ہر طرح محمود ہے

١٩٢٦ دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فما يوجد فيه شيء ثم ينظر الى نضيه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء

سبق الفرث والدم آيتهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر ويخرجون على حين فرقة من الناس ويردي على حين فرقة من الناس متفق عليه۔ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکو چھوڑ دو اوسکے یار مقرر ہیں کہ حقیر جانیگا تم میں سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنی روزے کو اونکے روزے کے ساتھ یعنی ایسے خوب سمجھیگا وہ لوگ قرآن پڑھینگے اونکی گلے کی ہسلیوں سے نیچے نہ اتریگا یعنی دلمیں قرآن کا کچھ اثر نہ ہوگا وہ لوگ اسلام سے نکلجاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہے اوسکی گانسی کو دیکھی تو کچھ خون کا اثر نہ پایا پھر اوسکی باڑ کو دیکھی تو کچھ اثر نہ پایا پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پایا پھر تیر کے پر کو دیکھی تو کچھ اثر نہ پایا وہ تیر بالکل گیا بیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے یہ تیر ہو کر نکل جاوے کا کچھ اثر نہیں لگا رہا اسطرح اونمیں اسلام کا کچھ اثر باقی رہیگا اونکی نشانی یہ ہے کہ اونمیں ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا اور وے لوگ نکلینگے بہتر گروہ پر یعنی علی مرتضی سے باغی ہونگے اور دوسری روایت ہوئی کہ وہ لوگ جاہل اور بے عقل ہونگے جو ظاہر ہونگے۔ ف حضرت کچھ مال تقسیم کرتے تھے ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوس نے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اسکی گردن ماروں تب حضرت نے منع فرمایا ... جو اسکی قوم کی خبر دی تھی علی کی طرف سے لڑے اور تمام کو قتل کیا اور حدیث میں جو نشانی تھی وہ حضرت ... ایک آدمی ... حدیث کا ... میں ہوئیگا۔

١٩٢٧ ق جابر دعه لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه قاله لعمر حين قال دعني اضرب عنق هذا المنافق يعني عبد الله بن ابي رواه البخاری ومسلم۔ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ دو نہیں تو لوگ یہ گفتگو کرینگے کہ محمد اپنے یار کو قتل کرتا ہے جب حضرت عمر فاروق رضی نے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن ماروں یعنی عبد اللہ بن ابی کی۔ ف ... عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور حضرت کی حدیث میں ... کی عمر فاروق رضی نے اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے فرمایا یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجھکو بدنام کرینگے اور جو غیر مسلمان ہیں وہ ... کرینگے سبحان اللہ حضرت میں کیا حکمت اور حلم تھا۔

١٩٢٨ ق المغيرة بن شعبة دعهما فاني ادخلهما طاهرتين يعني الخفين قاله له ... بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دو اور مت اتارو اسواسطے کہ میں نے پاک ہی پہنے ہیں یعنی دونوں موزوں کو حضرت نے ... ف مغیرہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر حضرت سواری سے اوترے میں نے پانی ... حضرت نے وضو کیا ... ہاتھ منہ دھویا ... میں جھکا کہ موزے اتاروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ... سے ... تھا۔

١٩٢٩ م عائشة دعيها وهل يكون الشبه الا من قبل ذلك واذا علا ماؤها ماء الرجل اشبه الولد اخواله واذا علا ماء الرجل ماءها ... [illegible]

[illegible]

ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہاں غسل کرے حضرت عایشہ
نے اُس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کے منی نہوتی تو لڑکا ماں کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا

۱۹۳۰ خ سلمۃ بن الاکوع ارموا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا بخاری میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمٰعیل کی اولاد
اسواسطے کہ تمھارا باپ تیر انداز تھا ف چند انصار تیر اندازی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہیں تب دوسری قوم نے
تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں تیر اندازی کرتے انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاویں اور آپ اوس قوم کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ
نہیں حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہیں تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا
وسیلہ ہے

۱۹۳۱ ق جابر سمّ ابنک عبد الرحمٰن قالہ لہ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمٰن نام رکھو ف جابر رض سے
روایت ہے کہ ہماری قوم میں ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوس نے قاسم نام رکھا پھر اوس نے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۹۳۲ ق عمر بن ابی سلمۃ سمّ اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک بخاری اور مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور قریب سے کھاؤ
تیری طرف سے ف عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اور رکابی کی ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب
سکھلانا سنت ہے

۱۹۳۳ ق انس سمّوا باسمی ولا تکنّوا بکنیتی بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو
میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہیں جو باپ کی طرف ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو
ابو القاسم اوسکو نہ کہو مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت بازار میں تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوس نے کہا کہ یا حضرت میں نے
فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے میں علما کے بہت قول ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن
کنیت ابو القاسم کی نہ رکھنی چاہئے اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ میں موجود ہے

۱۹۳۴ ق انس سوّوا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من تمام الصلوٰۃ
بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفوں کو اسواسطے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے

۱۹۳۵ م ابو ہریرۃ سیروا ھذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے
آگے بڑھ گئے مفردون اصحاب نے کہا یا حضرت مفردون کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتیں ف حضرت مکہ کی راہ میں چلے جاتے تھے وہاں ایک پہاڑ
[illegible] جسکا جمدان نام تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی [illegible] پہاڑ [illegible] اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے [illegible] اسکی
[illegible] روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا [illegible]

١٩٣٦ اور گناہوں کے بوجھ کو اوتار ڈالے کی سو یہ لوگ قیامت میں ہلکے پھلکے آوینگے ھ عن علی رضی اللہ عنہ شققہ خمرًا بین الفواطم یعنی ثوب حریر اھداہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُکیدر دُومۃ قالہ لہ والفواطم احدٰھن فاطمۃ الزھراء والثانیۃ فاطمۃ بنت اسد اُم علیؓ والثالثۃ فاطمۃ بنت حمزۃ

مسلم میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا کر اون عورتوں میں تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہیں ج اور وہ ریشمی کپڑا ہو جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا پھر حضرت نے علی مرتضیٰ کو دیا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتیں تھیں ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضیٰ کی ماں تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتوں کو

١٩٣٧ حوالہ کر کہ اونکو حلال ہے ھ عمرو بن عبسۃ صلّ صلوٰۃ الصبح ثم اقصر عن الصلوٰۃ حتی تطلع الشمس حتی ترتفع فانھا تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان وحینئذٍ یسجد لھا الکفار ثم صلّ فان الصلوٰۃ مشھودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوٰۃ فانہ حینئذٍ تسجر جھنم فاذا اقبل الفیء فصلّ فان الصلوٰۃ مشھودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلوٰۃ حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذٍ یسجد لھا الکفار

مسلم میں عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جبتک آفتاب نکلے یہاں تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر نکلتا ہے اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز میں عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنے دوپہر ہوا اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا بڑھا اور ڈھلا تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہانتک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر ڈوبتا ہے اور اوس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں ف عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو میں نے حضرت سے نماز کے وقت کو پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے لیکن تین وقت درست نہیں طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہے کہ اوس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کو اونکی مشابہت بچنا چاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہے جلال کا وقت ہے

١٩٣٨ خ عمران بن حصین صلّ قائمًا فان لم تستطع فقاعدًا فان لم تستطع فعلٰی جنب قالہ لہ بخاری میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہو کر اور اگر تجھسے نہو سکے تو بیٹھ کے پھر اگر بیٹھ کے بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہے کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی میں نے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو جس طرح نماز پڑھنا درست ہے ہوسکے کھڑے ہو کر یا بیٹھے لیٹے

١٩٣٩ ق عبد اللہ بن مغفل صلّوا قبل صلوٰۃ المغرب صلّوا قبل صلوٰۃ المغرب قال فی الثالثۃ لمن شاء کراھۃ ان یتخذھا الناس سنۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے دو بار یہی فرمایا پھر حضرت نے

تیسری بار یوں فرمایا کہ جو چاہے سو کرے یہ بسبب خوف کے فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت نہ سمجھیں ف لوگوں نے پوچھا کہ معرکے کے بیچ میں نماز درست ہے یا نہیں تب حضرت نے

1940 یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند معرکے کے بیچ میں نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نہ چاہیے کہ آدمی اوس میں تاخیر ہوگی ف خباب بن الارت ضعوها مما يلي راسه واجعلوا على رجليه من الاذخر يعني مصعب بن عمير حين استشهد باحد بخاری اور مسلم میں خباب بن ارت رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوس کے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونوں پاؤں پر گھاس رکھو یعنی مصعب بن عمیر جب کہ جنگ احد میں شہید ہوئے ف مصعب شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کچھ میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھلتے تھے اور اگر پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جو کچھ میسر آوے تو کفن میں ایسا ہی کپڑا کفایت کرتا ہے

1941 م سعد بن ابی وقاص ضعه من حيث اخذته قاله له يعني سيفا استوهبه من الغنائم مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھ جہاں سے تو نے اسکو لیا ہے ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال میں سب غازیوں کا حق ہے بے تقسیم تجھکو کیونکر دے

1942 م عثمان بن ابی العاص ضع يدك على الذي تألم من جسدك وقل بسم الله ثلثا وقل سبع مرات اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد واحاذر قاله له مسلم میں عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ وہاں اپنا ہاتھ رکھ جہاں تیرے بدن میں درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد واحاذر یعنی میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کی شر سے کہ پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں ف مصابیح میں عثمان بن ابی العاص رضی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے یہ

1943 دعا فرمائی میں نے اوس پر عمل کیا مجھکو شفا حاصل ہوئی م ام سلمة طوفي من وراء الناس وانت راكبة قاله لها لما قالت اني اشتكي بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونھوں نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں ف

1944 معلوم ہوا کہ جو شخص بیمار ہو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے م ابو هريرة عوذوا بالله من عذاب الله عوذوا بالله من عذاب القبر عوذوا بالله من فتنة المسيح الدجال عوذوا بالله من فتنة المحيا والممات مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے

1945 پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے م جابر غطوا الاناء واوكوا السقاء فان في السنة ليلة ينزل فيها وباء لا يمر باناء ليس عليه غطاء او سقاء ليس عليه وكاء الا نزل فيه من ذلك الوباء قال الليث بن سعد فالاعاجم عندنا يتقون ذلك في كانون الاول مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند کیا کرو برتن کو اور رسی باندھا کرو مشک کے منہ پر کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ [illegible] اوس میں وبا اوترتی ہے [illegible] کھلا [illegible] یا مشک [illegible] ہے [illegible] اوس میں [illegible]
[illegible]

نہیں فرمایا کب ہوتی ہے لیکن سمجھ کے لوگ کانوں اور آنکھ میں جاتے ہیں شاید یہی ہو کہ وہ معمول میں ہوا گر جاتی ہے لیکن اسپر تعین نہیں تحقیق برتنوں کو ہیرات شد

۱۹۴۶ رکسا بابا ق جابر غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ

بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند کرو برتن کو اور مشک کا منہ باندھو اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہیں کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھدیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والونکو جلا دیتا ہے اگر سوتے وقت چراغ روشن ہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے ف حضرت نے اس حدیث میں آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکر رات کو یہ کام کیا جاوے یہیں بڑی فائدہ ہیں

۱۹۴۷ ھ جابر غَيِّرُوا هٰذَا الشَّيْبَ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے میں ابو قحافہ صدیق اکبر رض کے باپ مسلمان ہوا اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہیں کہ وسمہ کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے صحابہ کرتے تھے وسمہ کی سوائے اور خضاب سیاہ رنگ درست نہیں واللہ اعلم

۱۹۴۸ خ ابو هريرة وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ لم يتصل سنده بهذا الحديث بخاری میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان کی ف اس بیماری کے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اسواسطے اسکی صحبت منع فرمائی

۱۹۴۹ خ ابو موسى فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ بخاری میں ابوموسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر و عیادت کرو بیمار کی ف قیدی سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہے

۱۹۵۰ ھ ابو هريرة قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قاله لعلي یوم خیبر مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وے گواہی دیں کہ سوا اسکے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے جب حضرت نے یہ کلمہ کہا تو سب مسلمان ہو گئے اور مال بچالئے مگر حق بات پر اور حساب انکا خدا پر ہے حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر کلمہ پڑھا تو اوسکی جان بچ رہا اور مال لوٹنا درست نہیں لیکن جرم کے بدلے جان جاویگا اور اگر مال ہوگا رکھو لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کیواسطے کلمہ پڑھ لیویںگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا اونسے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے

۱۹۵۱ ھ ابو هريرة قَارِبُوا وَسَدِّدُوا مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت اللہ ہر حرص اور افراط و تفریط سے بچو عبادت میں ایسی کثرت بہتر جو اسپر اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اسکی کچھ تاثیر ہو ۱۹۵۲ ھ جویریہ دوم

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قربیہ فقد بلغت محلھا یعنی عظما من شاۃ اعطیتہ مولاتی من الصدقۃ قالہ مسلم میں حضرت جویریہ نے حضرت کی بی بی کی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لاؤ اسواسطے کہ وہ اپنی جگہ پر یعنی مقام کو پہونچ گیا ف حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ نے کہا کہ یا حضرت
اسوقت کچھ حاضر نہیں لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہے وہ حاضر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نہیں

۱۹۵۳ لیکن اول جو محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اوسکو درست ہو گئی م طارق بن اشیم قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ فَاِنَّ
ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَاٰخِرَتَکَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْئَلُ رَبِّیْ مسلم میں طارق بن اشیم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ یہ چاروں اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ یعنی الہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت دے اور مجھکو روزی دے سو تقریر

۱۹۵۴ یہ کلمے تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہیں یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر کہا کروں جبکہ اپنے رب سے سوال کیا کروں م
سعد بن ابی وقاص قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَھٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْ عَافِنِیْ قَالَہٗ لِاَعْرَابِیٍّ
جَاءَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُہٗ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہا کر کہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ
اکیلا مالک ہے اوسکا کوئی شریک نہیں خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفیں بہت سی خوبیاں خدا ہی کے واسطے ہیں پاک ہے خدا جہان کا مالک گناہ سے بچاؤ
بندگی کی طاقت مدد خدا کی مدد کے سوا نہیں غالب حکمت والا ہے اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفیں ہوئیں پھر مجھکو کیا یعنی میرے فائدہ کی خبر کچھ فرمائیے
حضرت نے فرمایا یوں کہا کر کہ الہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو روزی دے اور مجھکو عافیت میں رکھ راوی کو شک ہے کہ حضرت نے عافیت

۱۹۵۵ کی لفظ فرمائی یا نہیں یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو میں کہا کروں م حذیفۃ
قُمْ یَا حُذَیْفَۃُ فَائْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَہٗ لَیْلَۃَ الْاَحْزَابِ مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی خبر ہمارے پاس لے آ

۱۹۵۶ یہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا م حذیفۃ قُمْ یَا نَوْمَانُ قَالَہٗ لَہٗ صَبِیْحَۃَ لَیْلَۃِ الْاَحْزَابِ مسلم میں حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوٹھ او سونے والے یہ حضرت نے حذیفہ رض سے فرمایا جنگ خندق کی صبح کو ف جنگ خندق میں کافر کئی دن تک مدینہ گھیرے رہے ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ مدہوش
ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو ایسا کمل اوڑھایا کہ تکو جب نیند غفلت کی آ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جیسے ہے اس

۱۹۵۷ کے راوی ابو سعید خدری قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ بخاری میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں درود پڑھو کہ الہی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے

برکت

۱۹۵۸ برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بخاری اور مسلم میں ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یوں کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیوں پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد اور اوسکی بیبیوں پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیوں سراہا بڑائی والا ہے

۱۹۵۹ م اُمِّ سَلَمَۃَ قُوْلِی اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً قَالَتْہُ لَھَا حِیْنَ مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں کہہ کہ الٰہی مجھکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو اور اوسکے بعد مجھکو اوسکا نیک بدلا دے یہ حضرت نے حضرت ام سلمہ رض سے فرمایا جبکہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا

۱۹۶۰ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ اِلٰی خَیْرِکُمْ یَعْنِیْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کیطرف یا یوں فرمایا کہ اپنے اچھے آدمی کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر راضی ہوکر اوترے ہیں ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھوں نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیر لیا تھا وہ لوگ اس بات پر راضی ہوے کہ سعد بن معاذ ہمارے حق میں تجویز کریں سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینہ سے بلا بھیجا جب آئے تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنیکا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوے اور عورتیں اور لڑکے لونڈی غلام ہوے بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کیواسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کیواسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کیواسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک دوسرے کیواسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہیں اور بعضے علما نے فرمایا کہ قیام افراط تعظیم کیواسطے مکروہ ہے اور اہل علم و دین کی تکریم کیواسطے درست ہے

۱۹۶۱ ھ اَنَسٌ قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَہٗ یَوْمَ بَدْرٍ لَمَّا دَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کیطرف جسکا پھیلاو آسمان اور زمین کے برابر ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر میں مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اوسکا عوض بہشت ہے

۱۹۶۲ ق ابْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدِیْ التَّنَازُعُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو میرے پاس سے اور لائق نہیں میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یوں ہے کہ نبی پاس جھگڑا اچھا نہیں ف حضرت نے مرض الموت میں دوات قلم مانگا تھا بعضوں نے کہا لاؤ بعضوں نے کہا کچھ ضرور نہیں کہ حضرت کو لکھانے میں تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب میں مفصل ہو چکا

۱۹۶۳ ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کُنَّا نَقُوْمُ

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہیں کھاتے اور دوسری روایت یوں ہے کہ ہمکو زکوٰۃ حلال نہیں یہ حضرت نے امام حسن سے فرمایا جبکہ انہوں نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منہ میں رکھ لی ف حضرت امام حسن اسوقت میں لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوٰۃ کا مال حرام ہے

1964 قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي يَعْنِي الثُّومَ الْمَطْبُوخَ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ۔ بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ میں کانا پھوسی کرتا ہوں جس سے تو کانا پھوسی نہیں کرتا ف حضرت کے روبرو لہسن کا ساگ آیا اور نہیں پسند کی بو اسکی حضرت نے اور اسکو نہ کھایا کسی صحابی نے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہیں کھاتے ہیں تو اسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لہسن کھانا ہر چند حلال ہے مگر میں اس عذر سے نہیں کھاتا کہ مجھسے جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہے اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہے

1965 قَالَ فِي الضَّبِّ كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي يَعْنِي الضَّبَّ ۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے لیکن وہ ہماری خوراک نہیں ف حضرت ایک مجلس میں تھے سوسمار کا گوشت بھنا آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اسکو نہیں کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہیں طبعی کراہت ہے امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں اونکے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا

1966 قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِي ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ مَنْسُوخٌ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ ۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہیں

1967 قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردوں میں گن رکھ ف عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے میری دونوں مونڈھوں کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبداللہ بن عمر رض یوں کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت میں بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری میں کچھ نہیں ہو سکتا اور زندگی میں موت کا سامان کر حدیث میں جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر میں زیادہ ٹھیرا نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے راہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرائے جانکے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو ہر دم وہاں کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ اپنے کو قبر والوں میں شمار کر یعنی یہ سمجھ لے کہ دنیا کا سب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے شعر جو آہنگ رفتن کند جائے گیست

چہ سخت عمردان چہ بر روی خاک ✦ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھیں کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین خ اَبُو اَیُّوبَ کِیْلُوا طَعَامَکُمْ

۱۹۶۸ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ بخاری میں ابو ایوب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیواسطے اوسمیں برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجئے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر میں خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں کہ حساب خرچ ہو ضرورت سے زیادہ نہ ہو کم م اَبُو سَعِیْدٍ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردوں

۱۹۶۹ کو لا الہ الا اللہ ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کر کہو تا کہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یوں نہ اوس سے کہنا کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹھے م اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ لِیَأْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِہٖ فَاِنَّ ھٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْہِ الشَّیْطَانُ قَالَہٗ غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے

۱۹۷۰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہے کہ ہمیں ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہے شیطان کا ایسا نہ ہو کہ شیطان سب کے اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عَائِشَۃَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَ رُوِیَ فَلْیَقْعُدْ

۱۹۷۱ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس سے یہی روایت ہے کہ حضرت نے مسجد میں رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو اسکو تھام لیتی ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی میں نفل نماز پڑھنا نہ لطف ہے م جَابِرٍ لِیُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فِیْ رَحْلِہٖ قَالَہٗ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ فِیْ سَفَرٍ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لے

۱۹۷۲ جو شخص کہ تم میں سے چاہے اپنی بستر پر یہ حضرت نے مینہ برسنے کے دن سفر میں فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت میں حاضر ہونا درست ہے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لِیَلِیَنِّیْ

۱۹۷۳ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کریں پھر اوس کے بعد کے لوگ ہوا کریں جو اوس سے میل رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو اون سے میل رکھتے ہوں اور تم بچو بازاروں کی دنگ سے یعنی مسجد اور جماعت میں بازار کی طرح شور اور ہجوم کرو ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھوں کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف مو نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے نزدیک اہل علم اور عقل کھڑے ہوں تا کہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اوسکو خبردار کریں اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں ابوبکر صدیق رضہ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا م اَبُوْ سَعِیْدٍ لِیَسَعْ

۱۹۷۴ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاٰخَرُ مَکَانَھَا یَعْنِیْ

بینہما قالہ لبنی لحیان حین بعث الیہم بعثا مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونوں میں برابر ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاویں اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکوں کی خبرگیری کرینگے ثواب دونوں کو برابر ملیگا

۱۹۷۵ ق عَائِشَةُ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہو ابوبکر رضہ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اونسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسری بار میں گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات میں ابوبکر صدیق رضہ کو دیا اسمیں صاف اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا

۱۹۷۶ خ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ يَعْنِي اَبَا اِسْرَائِيْلَ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ بولے اور سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگوں نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ میں کھڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اوسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا بیجا ہے

۱۹۷۷ م ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرے پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر میں رکھے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتوں کے طلاق میں ہوا کرے ف عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی جورو کو حیض میں طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بدعت مکروہ ہے اسکو فقہ میں طلاق بدعی کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے

۱۹۷۸ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیوں کا منبر بناوے کہ اوس پر میں لوگوں سے کلام کیا کروں ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوس پر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور منبر نہ تھا تو ایک ستون کو ٹیک کر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اسمیں تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر ہوا ہے جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا

۱۹۷۹ م عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَهٗ لَهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ چٹائی لا دے مسجد سے ف گھر میں ایک مکان تھا جہاں عورتیں نماز پڑھتی تھیں اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد مراد نہیں

سے واسطے کہ حضرت عائشہ اوس وقت حائض تھیں اور حائض کو مسجد میں جانا درست نہیں فرمایا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اٹھا لیوے
تو درست ہے حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے خ عائشۃ ھریقوا علیّ من سبع قرب لم تحلل اوکیتھن لعلّی اعھد الی الناس قالہ حین اشتد وجعہ فی مرضہ ۱۹۸۰
الذی مات فیہ بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونڈیلو مجھ پر سات مشکیں کہ جنکے دہانے نہ کھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری میں جسمیں حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ہم نے حضرت کو ایک تغار میں بٹھلایا اور اون مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے
اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر میں یہودی عورت نے دیا تھا ق انس ۱۹۸۱
یسّروا ولا تعسّروا وسکّنوا ولا تنفّروا بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو
اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی برتنا چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھیں مخالفت اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت کریں ؛

الباب العاشر

یہ دسواں باب ہے اسکے اول میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لام تاکید ہے م عمر لاُخرجنّ الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب حتّی ۱۹۸۲
لا ادع الا مسلما مسلم میں عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ضرور نکال دونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوا مسلمان کے
کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب معدن اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہاں سوا مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم رض نے موجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ
سے نکالا اور شام میں کہا ق سھل بن سعد لاعطینّ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنی علیّا ۱۹۸۳
رضی اللہ عنہ قالہ یوم خیبر بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کل میں علم دونگا اس مرد کو
جسکے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو چاہتے ہیں یعنی علی مرتضیٰ کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف
جنگ خیبر میں حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب نے چرچا کیا کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کیوقت حضرت کی خدمت میں اصحاب حاضر
ہوے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ رض کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھیں آئی ہیں حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک
اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت صحت ہوگئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضیٰ رض کی بڑی عمدہ فضیلت
ثابت ہوئی خ ابو سعید بن المعلی لاعلّمنّک سورۃ ھی اعظم السور فی القرآن قالہ لہ بخاری میں ابو سعید بن معلی رض سے روایت ہے کہ ۱۹۸۴
حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ میں تجھکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتوں سے بڑی اور افضل ہے مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتویں باب میں گذر چکا

فضیلت علی مرتضیٰ

۱۹۸۵ ص أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے

۱۹۸۶ ص أَبُو بَكْرٍ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ مسلم میں زبیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہے کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق میں لوگوں کے سوال کرنے سے بہتر ہے اوسکو دیویں یا ندیویں ف یعنی لکڑیاں بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال میں ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہیں ملے یا نہ ملے

۱۹۸۷ ص أَبُو هُرَيْرَةَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اوسکے حق میں قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبر پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہے

۱۹۸۸ ص أَبُو هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم میں ابوہریرہ اور سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہانتک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اوسکے حق میں بہتر ہے پیٹ کو شعر سے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ بیجا سے خالی نہیں تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ میں شاعروں کو کیا کیا کوئیں جھانکنے پڑتے ہیں لیکن اگر گاہ گاہ شعر سے جی دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین میں صرف کرے تو منع نہیں کیونکہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہیں لیکن حق مضمون کے

۱۹۸۹ ق ابن عباس لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا بخاری اور مسلم میں ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے اوسکے حق میں اوس سے معین محصول لینے سے ف باب اول میں بیان محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

۱۹۹۰ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہے یہ حضرت نے علی مرتضی رضہ سے فرمایا جبکہ اونکو جنگ خیبر میں علمدار کیا

۱۹۹۱ ص أَبُو هُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقداروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے ف یعنی ظلم اور حق تلفی کا

سو کہ قیامت میں انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانوروں کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لے

1992 **ق** ابو سعید لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلو گے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بھر اور ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وہ گھسے ہوں گے سوسمار کے سوراخ میں تو تم بھی اونکی پیروی کرو گے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا یہود و نصاریٰ کی چال پر چلیں گے حضرت نے فرمایا اگر وہی نہیں تو پھر کون یعنی یہود و نصاریٰ مراد ہیں انہیں کی چال پر چلو گے **ف** فی الحقیقت جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام جاہلوں میں شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے ملا تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کو بھی ہرگز نہیں سوجھے

1993 **ق** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو جدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں **ف** یعنی جماعت کی صف برابر ہونے کا اثر ہے کہ آپس میں خلاف پڑ جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا

1994 **ق** ابن مسعود لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کی توبہ کرنے سے اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان میں [illegible] سواری بھی [illegible] تھا سو رہا پھر ایک نیند سو کر [illegible] کہ اوسکی [illegible] اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی [illegible] اپنی جگہ میں [illegible] ایسا مرنے کیلئے [illegible] پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکی سواری موجود ہے [illegible] تو حق تعالیٰ ایماندار کی توبہ کرنے سے اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور زاد راہ پاکر [illegible] کمال رضا حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے

1995 **خ** ابو هُرَيْرَةَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا نہ کریگا کہ اوسنے کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنی یہ بدی رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں بسبب شدت حرص اور

ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ غارتگری سے چنانچہ

1996 اس زمانہ کا حال ہے کہ جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہیں گویا موت اور قیامت سے ہم ملے ہیں م ابوہریرۃ لیأتین علی الناس زمان لا یدری القاتل فی ای شیء قتل ولا المقتول علی ای شیء قتل مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات میں اوس نے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ آویگا کہ بلا سبب بہت خونریزی ہوگی ایسا اندھیر ہوگا اور لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ جانوروں کی اکثر لوٹ مار ہوتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بازاروں میں صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو جھوٹی برابر بھی نہیں جانتے گویا ہی انسان کو نہ جانتے ہیں ناحق حلال کر ڈالتے ہیں

1997 خ ابو سعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج وماجوج بخاری میں ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبہ کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علماء نے کہا ہے کہ اونکی ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم

1998 ق سہل بن سعد لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبعمائۃ الف شک فی احدھما متماسکون آخذ بعضھم بعضا لا یدخل اولھم حتی یدخل آخرھم وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جنت میں داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یوں فرمایا کہ ستر لاکھ تک ابو حازم تابعی کو شک ہے اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگ جنت میں جاوینگے ہاتھ ایک دوسرے کو تھامے اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے داخل نہ ہونگے یعنی ایک ساتھ ہوکر داخل ہونگے اور چہرے اونکے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

1999 ق ابن مسعود لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب میں انکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دوں تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو میں کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ اونھوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں ف عرب کے چند گروہ مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر نے قتل کیا وہی لوگ اس حدیث میں مراد ہیں

2000 خ انس لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوھا عقوبۃ ثم یدخلھم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لھم الجھنمیون بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہوں کے سبب سے جو اونسے ہوگئے یہ عذاب ہوگا اونکے گناہوں کا پھر اللہ اونکو جنت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے اور انکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے کرم کرکے دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے یہاں تک کہ آخر کو نجات پاوینگے

2001 حم ابوہریرۃ لیتنھین اقوام عن رفعھم ابصارھم

عند

"عند الدعاء في الصلوة إلى السماء أو لتخطفن أبصارهم" مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہیں لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سے نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو انکی نظریں چھین لیجاوینگی ف نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اٹھانا درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے

• ابوہریرہ "لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات أو ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين" مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا انکے دلوں پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلوں میں ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑ گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہیں

• ابوہریرہ "ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا أو معتمرا أو ليثنينهما" مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم روحا کی راہ میں خواہ حج کرے خواہ عمرہ کرے یا عمرہ اور حج ساتھ ہی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ اور مکے کے درمیان

فصل في أنواع شتى

اس فصل میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں

ق ابوہریرہ "آية المنافق ثلث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان" بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی تو چورا دے

ق انس "ابن أخت القوم منهم" بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم میں داخل ہے ف یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بھانجے کا وارث ہے

ق ابن مسعود "إني أوعك كما يوعك رجلان منكم" قاله في مرضه حين قال ابن مسعود يا رسول الله "إنك لتوعك وعكا شديدا" بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاں مجکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے کہ تم میں سے دو مردوں کو ہوتی ہے یہ حضرت نے اپنی بیماری میں فرمایا جبکہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ میں نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردوں کو ہوتی ہے اوتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری ہوا چاہئے حضرت پر زیادہ تکلیف کا یہ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ

ق ابوہریرہ "أحد جبل يحبنا ونحبه" بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہیں

ق عائشہ "أحيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو أشده علي فيفصم عني وقد وعيت ما قال وأحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فأعي ما يقول" قاله حين سأله الحارث بن هشام كيف يأتيك الوحي بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جبکہ میں یاد کر چکتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بنکے آتا ہے سو مجھسے کلام کرتا ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں جو کہ مجھسے کہتا ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہے

۲۰۰۹ ت بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپ نے کہا جاڑی میں حتی کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا م ابن مسعود
اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ قَالَہٗ لہٗ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہے کہ
تو پردہ اٹھا دے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھکو منع نہ کروں یہ حضرت نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبداللہ بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن
میں یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت نے عبداللہ کو یہ حدیث فرمائی یعنی تجھکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں
۲۰۱۰ حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا سمع تکنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جبکہ میں تجھکو منع کروں تو پھر آنا درست نہیں خ ابو ایوب حارث مالہ ف تعبد
اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصل الرحم ذرہا الناقۃ قالہ لاعرابی اخذ بخطام ناقتہ فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل
یدنینی من الجنۃ ویباعدنی من النار صرف بخاری میں ابو ایوب سے اتنی روایت ہے کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ بامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری اور
مسلم دونوں میں متفق یوں روایت ہے کہ تو عبادت کر خدا کی اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کر اور نماز کو قائم کر اور زکوٰۃ دیا کر اور برادری کا حق ادا کر
چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ عمل بتلائیے جو بہشت سے مجھکو قریب
کر دے اور دوزخ سے مجھکو دور ڈالے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس طرح کیوں پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید
۲۰۱۱ اور نماز اور زکوٰۃ اور برادری پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے م ابو ہریرۃ اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا اما انی لم اقلہا لکن
اللہ قالہا وفی روایۃ خفاف بن ایماء غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ اللہم العن بنی لحیان والعن رعلا وذ
ذکوان مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ میں نے یہ کلام نہیں کہا لیکن خدا نے
یہ کہا ہے یعنی حکم خدا میں نے کہا اور خفاف بن ایماء کی روایت میں یوں ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی
کی الہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرت نے اونکو دعا دی اور ستایش کی
۲۰۱۲ اور عصیہ اور بنی لحیان رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھوں نے حضرت کے مہمانوں کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرت نے اونکو بددعا کی م ابو ہریرۃ
اکل کل ذی ناب من السباع حرام مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانا ہر دانت والے درندے جانور کا حرام ہے ف یعنی جس جانور کے
کچلی دانت ہوں اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی
اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے
۲۰۱۳ کچلی دانت ہوں لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے م عبداللہ بن زمعۃ الام یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ولعلہ یضاجعہا من آخر یومہا

مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کیونکر مارے اور کس واسطے کوڑے مارےگا اور شاید کہ وہی شخص آخر دن کو
اخیر میں اوسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہیں کہ جسکو اپنے پاس سلاتا ہے اوسکو ایسی سخت مار مارے کہ صبح کو مارنا اور شام کو پاس سلانا
آدمیت سے بعید ہے ۲۰۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مسلم میں عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کام سے کیوں ہنستا ہے
آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرے ہنسے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوس پر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا
درست نہیں کیونکہ بد اخلاقی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہے ۲۰۱۵ اَبُو حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَهُ لَمَّا جِيْءَ بِاِنَاءٍ مُّفَتَّحٍ مِنْ لَبَنٍ
مسلم میں ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیوں نہ ڈھانکا اگرچہ اوس پر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرت ابو حمید سے فرمایا جبکہ وہ
حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا ف حضرت نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو ڈھانک رکھنا چاہیے تاکہ کوئی چیز اوس میں نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوس پر لکڑی کو رکھ
دیوے ق ۲۰۱۶ اَبُو هُرَيْرَةَ اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پانو
روشن ہونگے قیامت کے دن وضو اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاویگا ق ۲۰۱۷ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُونَا وَ
مَوْلَانَا قَالَهُ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا
آزاد کردہ ہے خ ۲۰۱۸ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ اَخِي فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ قَالَهُ لِاَبِي بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوكَ
كَذَا وَفِيْ مُرْسَلٍ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بخاری میں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور
خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجھکو حلال ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جبکہ اونکے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق
نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہوں حدیث اسیطرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں حدیث حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے وہ حضرت سے نقل کرتی ہیں ف ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ کی منگنی کیوقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرماتے ہیں
میں سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارا اور تیرا دینی برادری ہے اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب
نسبی برادری ہے ق ۲۰۱۹ جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوْا اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے روز فرمایا اور اوس دن اصحاب کی شمار چودہ سو تھے ف اوس روز اصحاب نے بیعت
یہ بیعت کی تھی یعنی میدان میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعض روایت میں آیا ہے کہ بدر کے اصحاب
تھے ق ۲۰۲۰ اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے ف اوس سے

روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اس نے کہا کچھ سامان نہیں زیادہ نماز
نہ روزہ لیکن میں خدا اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی
یعنی انس یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رض اور فاروق رض کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق
محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شقاوت کی علامت ہے اس واسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا

۲۰۲۱ ف اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ قَالَهُ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی سے کہ تو مجھ سے ہے
اور میں تیرا ہوں ف یعنی کمال اتحاد اور یگانگی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور رضا مع تصویبات ولی ص انس هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ

۲۰۲۲ لَا كَبِرَ سِنُّكِ قَالَهُ لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہے البتہ تو بڑی ہوگئی تیری عمر
نہ ہو سو یہ حضرت نے اس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس ہی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بددعا دینا منظور نہ تھا جیسا کہ اسکا
بیان پانچویں باب میں ہو چکا ہے

۲۰۲۳ ص ابن مسعود اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اول فیصلہ آدمیوں کے درمیان قیامت کے دن خونوں میں ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت
میں پہلے جو بڑی بڑی مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے سو خون کے مقدمات ہیں اور عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خون کا فیصلہ ہوگا

۲۰۲۴ ص ابو سعید اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ
وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ قَالَهُ لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَهُ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ
بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ
بخاری و مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ عین سود ہے ایسا مت کیا کر ولیکن جبکہ تو عمدہ خرما خرید کیا چاہے تو ناکارہ خرموں کو بیچ دوسری
بیع سے پھر اسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رض سے فرمایا جبکہ وہ حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو برنی کہتے ہیں اور بلال رض نے کہا کہ ہمارے پاس
ناکارہ خرمے تھے سو میں نے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا
ف یعنی ایک جنس کم زیادہ کر کے بیچا اور بدلا اسی کا نام سود ہے ناکارہ چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ ناکارہ کو بیچ ڈالے اور اسکی
قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہیں اس واسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت میں زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہیں

۲۰۲۵ ص نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ
اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ مسلم میں نبیشہ رض سے روایت ہے کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہیں ف عید قربانی کے بعد تین دن یعنی گیارھویں بارھویں
تیرھویں کو ایام تشریق کہتے ہیں یعنی کھانے پینے کے دن ہیں ان میں روزہ رکھنا درست نہیں سال میں پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید الاضحی اور ایام تشریق میں

۲۰۲۶ ق عائشة اين انا غدًا اين انا غدًا قاله في مرضه الذي توفي فيه بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیوں کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت میں بیمار ہوتے تو بیتابی سے فرمانے لگے یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے سب نے سمجھا کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہ کے گھر میں رہیں سب نے خوشی سے اجازت دی کہ عائشہ کے گھر میں رہیں اپنی باری سب نے حضرت عائشہ کو بخشی پس آخر تک اونہیں کے گھر میں رہے اور وہیں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی

۲۰۲۷ م ابو قتادة بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم میں ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہے تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا (محذوف حرف ندا ۱۲) عمار علی مرتضی رضہ کے رفیق تھے جنگ صفین میں جب علی مرتضی رضہ سے لڑائی ہوئی عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی رضہ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا

۲۰۲۸ م ابن مسعود بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنے اوسکو کہے لوگوں سے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ میں داخل ہے کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو لوگوں سے کہے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھے مشہور ہو جاتے ہیں تو مومن عاقل کو اونکی تحقیق لازم ہے بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسیواسطے علماء اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق میں بڑی محنت کی ہے اور جرح صحابہ چھوڑ کر کے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے تو اوسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابوں میں اوسکی سند نہ پائے

۲۰۲۹ ق انس بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّي اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قاله لابي طلحة بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہ مال نفع دینے والا ہے یہ مال نفع دینے والا ہے اور میں نے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اوسکو اپنے قرابت والوں میں تقسیم کر دے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قران میں جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکو کاری نہ حاصل کرسکوگے جبتک اپنی پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا میں خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یوں فرماتا ہے اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہے جسکا بیرحا نام ہے اوسکو میں نے خدا کی راہ میں دیا سو حضرت اوسکو جہاں مناسب سمجھیں اور جسکو مناسب دیکھیں اوسکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوے اور اوسکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ داروں کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات میں عزیزوں کی بہت رعایت ہے اور یہی لوگ مقدم ہیں یہ باغ مدینے میں بہت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیریں تھا حضرت اکثر اوس میں تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا میں نثار کرے

۲۰۳۰ م جابر بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِي اَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوْفًا قاله لخالة جابر وقد طلقت فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں توڑ لے اپنی کھجوروں کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے

جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو آ جانا کہ اپنے کھجوروں کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت

۲۰۳۱ عدت میں گھر سے باہر نکلنا درست ہے ع عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اہلہ مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر میں خرما نہیں اوسکے

۲۰۳۲ لوگ بھوکے ہیں یا انکو آسودگی نہیں ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق میں فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا ج بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ

مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے سو کچھ فرق باقی نہیں رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہی ہے جب آدمی نے عمداً

نماز چھوڑی تو کفر میں اور اوس میں کچھ فاصلہ نہ رہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب میں کافر

نہیں ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب میں عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا

چاہیے اور امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بہرصورت ترک نماز کفر ہو یا مثل کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اسکو آسان

۲۰۳۳ نہ سمجھے زحمت کو غنیمت جانے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوے ع عبد اللہ بن مغفل بین کل اذانین صلوٰۃ بین کل اذانین صلوٰۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء

مسلم میں عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ

۲۰۳۴ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہیں ق عبد اللہ بن سلام تلک الروضۃ روضۃ الاسلام وتلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقٰی فانت علی الاسلام

حتی تموت قالہ لہ حین قص رؤیاہ علیہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا

باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا تھا کہ اونھوں نے

ایک خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب میں باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کی جیسا کہ اسکا مفصل بیان تعبیر کے باب میں ہو چکا

۲۰۳۵ ق البراء بن عازب تلک الملائکۃ کانت تستمع لک ولو قرأت لاصبحت یراہا الناس ما تستتر منہم قالہ لاسید بن حضیر حین قرأ سورۃ

الکہف باللیل وعندہ فرس مربوط بشطنین فتغشتہ سحابۃ فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسہ ینفر منہا بخاری اور مسلم میں براء بن عازب رض

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر

سے فرمایا جبکہ وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیوں سے بندھا تھا تو ایک بدلی نے چھپا لیا پھر جوں جوں وہ پڑھتے تھے تو بدلی

قریب ہی آتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری میں پورا قصہ یوں ہے کہ اسید بن حضیر کا لڑکا اونکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے

کہ کہیں لڑکا کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو یہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے کو

۲۰۳۶ فرشتے حاضر ہوتے ہیں سر کو اوٹھا کر سنتے ہیں ع عائشۃ تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ فیزیدون فیہا مائۃ کذبۃ قالہ لما حین قالت

اِنَّ الْکُہَّانَ کَانُوْا یُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّیْءِ فَیَجِدُہٗ حَقًّا مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتوں سے جن لے بھاگتا ہے سو اوسکو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ اوس میں ایک سو جھوٹ زیادہ کرتا ہے یہ حضرت نے حضرت عائشہ رض سے کہا جبکہ انھوں نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب میں چند لوگ تھے جنھوں نے راہ کھولی تھی اور دریافت کرکے آئندہ حوادث لوگونکو بتلاتے تھے پس اسلام میں حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا کاہن جھوٹے اور بے حقیقت ہیں اون کے حال دریافت کرنا درست نہیں حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹے ہیں تو انکا کیا سبب ہے کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حوادث عالم میں ہوتا ہے اوسکا حکم فرشتوں کو ہوتا ہے فرشتے اول آسمان پر آپس میں اوسکی گفتگو کرتے ہیں شیطان اور جن وہاں جاکر سن آتے ہیں اور اپنے پوچھنے والے دوستوں کو بتلاتے ہیں پس لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے کہتے ہیں جب ہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہیں اور دل کی اکثر جھوٹی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے هر اِبْنِ مَسْعُوْدٍ ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِیْمَانِ یعنی الوسوسۃ قَالَہٗ حِیْنَ سُئِلَ عَنْہَا وَھِیَ مَا یَجِدُ الْاِنْسَانُ فِیْ نَفْسِہٖ مَا یَتَعَاظَمُ اَنْ یَتَکَلَّمَ وَرُوِیَ ذٰلِكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ نَقَّرَ ذٰلِكَ مُسْلِمٌ ایضًا مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسے کو برا جاننا تو محض ایمان ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہیں جسکا خیال آدمی کے دل میں پاتا ہے اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہے اور دوسری ایسا ابو ہریرہ رض سے یوں ہے کہ تو صریح ایمان ہے اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلوں میں نہایت برے برے خیال آتے ہیں کہ ہم اونکو زبان پر لانا برا گناہ جانتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر لانا ایمان کی نشانی ہے اگر دل میں ایمان نہ ہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ بری خیالات آنا صریح ایمان ہے جیسا کہ ابو داؤد میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل میں بعضا ایسا برا خیال آتا ہے کہ اگر میں جلکے کوئلا ہو جاؤں تو بھی زبان پر نہ لاؤں حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر لا رکھا یعنی شیطان کافر سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہے لیکن مومن پر سوائے برے خیال کے اور کچھ اوسکا زور نہیں چلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف دھیان نہ کرے اور پناہ مانگے اور لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے هر رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ مسلم میں رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہے اور خرچی حرام ہے عورت کی حرام اور پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہیں اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہے تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے ہو تو اوسکی قیمت حرام ہے اور خرچی بالاتفاق حرام ہے اور پچھنے لگانے کا کسب حلال ہے سوائے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہیں مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہیں خ اَنَسٌ حَتّٰی یَاْتِیَہَا اٰدِکَ الْحَدَّۃَ یَعْنِیْ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ صـ بخاری میں انس سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہ اخلاص کی محبت تجکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ حضرت میں سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے
سے محبت کرتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۴۰ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ
رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں کی بیبیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر
ایسی ہے جیسے اونکی ماؤنکی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین کے گھر بار کے کام خدمت میں ہو پھر اوسمیں خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا
جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل جو چاہیگا سو لیگا پھر حضرت ہم صحابہ کیطرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے ف یعنی اسکو جو جانا ہو یا کچھ تردد ہے

۲۰۴۱ ق ابن عمر قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک تو جھوٹھا ہے تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہیں ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری
کا عیب لگایا اور اوسنے انکار کی دونوں آپس میں قسم کھا چکے کہ بددعا کر کے جدا ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دونوں میں ایک مقرر جھوٹھا ہے اگرچہ
شرع میں کسی پر جھوٹھ ثابت نہو لیکن قیامت میں حساب ہو گا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو اب اوسکے دیے مال پر
قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا اور بھی بعید ہے

۲۰۴۲ ق ابو هريرة حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ
الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ
ہیں سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا

۲۰۴۳ م ابو هريرة حَقُّ الْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ
فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا کہ وے حق کون ہیں یا رسول اللہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے تو دعوت اوسکی قبول کر اور جب تجسے کسی کام میں نصیحت چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب وہ
چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب وہ بیمار ہو تو اوسکو جا کر پوچھ اور جب مر جاوے تو جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث میں پانچ
حق فرمائے اور اس حدیث میں چھہ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھہ ہی منحصر نہیں بلکہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرما دیا کبھی پانچ کبھی چھہ کبھی
کم فرمایا

۲۰۴۴ خ ابو هريرة حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَرُوِيَ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ
سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یوں ہے

کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتہ میں غسل کرے ایک دن یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے

۲۰۴۵ — م حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ

مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنی کا دودھ دوہنا پانی پر اور اوسکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو مانگے دینا یعنی اونٹنی گابھن کرنیکے واسطے اور محتاج کو اونٹنی دینا دودھ پینے کیواسطے اور اونٹوں پر بوجھ کھینچنا جہاد میں یعنی محتاجوں کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے اوس شخص کو فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ کے حق کیا ہیں اور کون کون چیز مالک کے ذمہ ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب لاتے کنوئیں پر اونٹوں کو پانی پلانے کو تو دودھ دیتے اور محتاجوں کو دیتے

۲۰۴۶ — ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر جیسے مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہے دودھ سے اور اوسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پی لیگا کبھی اوسکو پیاس نہ لگے ف ہرچند پیاس تو ایکبار پینے سے جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے

۲۰۴۷ — م أُمِّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ

مسلم میں ام الدرداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کیواسطے پس پشت مقبول ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب اپنے بھائی مسلمان کیواسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجھکو بھی اوس دعا کے برابر فائدہ ہو یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجھکو بھی ملیگی

۲۰۴۸ — م أَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ

مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی ان سب میں بڑا ثواب اوسمیں ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل عیال کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل سے بہت زیادہ ہوا چاہئے اپنے اہل عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ ثواب پاوے

۲۰۴۹ — م عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزِبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ

مسلم میں عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اوسکو خنزب کہتے ہیں سو جب تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوس سے اور اپنی بائیں طرف تین بار تھتکار دے حضرت نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جبکہ اونہوں نے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قراءت کے اندر مجھکو قرآن کے پڑھنے میں شبہ ڈالتا ہے ف یعنی جو شیطان کہ نماز میں شبہ ڈالتا ہے اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شیطان وضو میں شبہ ڈالتا ہے اوسکا ولہان لقب ہے

۲۰۵۰ — خ عَائِشَةُ ذَا لَوْ كَانَ لِي [illegible]

فَاسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُو لَكِ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور میں زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا اور تیرے حق میں دعا کرونگا ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیو گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۵۱ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جونی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنیوالوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور عاجزی بکری والوں میں ہے ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورونکی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہیں اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہیں اسیواسطے پیغمبرونے بکریوں کو چرایا ہے

۲۰۵۲ هـ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ دروازون سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر تو ایسے ہیں کہ کوئی دروازے پر کھڑا ہونے نہ دیوے اور باطن کے ایسے ہیں کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان کو ظاہر کو حقیر سمجھے شعر خاکساران جہانرا بحقارت منگر * تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد * مگر یہ بھی سمجھا ہو کہ خلاف شرع فقیرونکو ولی اور بطور عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں پریشان خاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار اور داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں دوسرا فائدہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے

۲۰۵۳ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں اسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد میں اول دن یا آخر روز صبح کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی

۲۰۵۴ م سَلْمَانُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے تنخواہ رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا

۲۰۵۵ م عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے نماز فجر سے کمتر ہے ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال التزام رکھتے تھے

٢٠٥٦ م إن ساقي القوم آخرهم شربا ۔ مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا پانی پینے والا ہوتا ہے ف یعنے ساقی کو لازم ہے کہ اول دے پانی مسلمانوں کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسیطرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہے کہ جس چیز میں اختیار رکھتا ہو اول اوسمیں مسلمانوں کو مقدم رکھے مروت اسیکا نام ہے

٢٠٥٧ ق سباب المسلم فسوق وقتاله كفر ۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اوسکو ناحق قتل کرنا اعمال کفر کی بات ہے ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور نہیں تو کبیرہ گناہ ہے

٢٠٥٨ م انس سبحان الله لا تطيقه أو لا تستطيعه أفلا قلت اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قال فدعا الله به فشفاه ۔ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الہی سہہ سکیگا اور دوسری روایت یوں ہے کہ تجھکو عذاب اوسکی طاقت نہیں تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ الہی ہمکو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی تشریف لیگئے تھے پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو کچھ دعا تو نہیں کرتا ہے اوس نے کہا ہاں میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الہی جو تجھکو آخرت میں میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا میں جلد مجھپر کر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہیں دنیا میں طاقت ہے نہ آخرت میں دنیا کی تکلیف تو اپنے منہ سے کیوں مانگی پھر اوسکو دونوں دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی خیانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی

٢٠٥٩ خ أم سلمة سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الخزائن وماذا أنزل الليلة من الفتن من يوقظ صواحب الحجرات رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة ۔ بخاری میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی خزانے کھل گئے اوترے ہیں اور آج کی رات کیا ہی فتنے اوترے ہیں کوئی ہے کہ کوٹھریوں والی عورتوں کو جگا دیوے تاکہ تہجد پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں ایسی کہ کپڑا اوڑھے [illegible] آخرت میں ننگی ہونگی [illegible] ف حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات [illegible] حضرت کی ازواج میں تھیں

٢٠٦٠ م سيحان وجيحان والفرات والنيل كل من أنهار الجنة ۔ [illegible] حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہر ہے ف سیحون [illegible] اور فرات عراق [illegible] ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہروں کی امداد [illegible]

٢٠٦١ خ شداد بن أوس سيد الاستغفار أن تقول اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت أبوء لك بنعمتك علي وأبوء بذنبي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت من قالها من النهار موقنا بها فمات من يومه قبل أن يمسي فهو من أهل الجنة ومن قالها من الليل وهو موقن بها فمات قبل أن يصبح

خلقتني من اهل الجنة بخاری میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے
نہیں سوائے تیرے تو نے مجھکو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے عہد پر ہوں اپنے مقدور کے موافق میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کرتب کی برائی سے
میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اپنے گناہ کا تجھ سے اقرار کرتا ہوں سو مجھکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا سوائے تیرے جو یقین سے
اسکو دن میں کہے پھر وہ اسدن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص جنتی ہے اور جو اسکو رات میں کہے یقین کر کے پھر مرجاوے صبح سے پہلے تو وہ شخص جنتی ہے ف اللھم سے الا انت
تک صبح و شام پڑھا کرے رات اور دن میں تو اگر مرجاوے رات یا دن میں جنت میں داخل ہوگا اس عمدہ بشارت میں داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں

۲۰۶۲ ف شهرا عيد لا ينقصان رمضان و ذو الحجة بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس
حدیث کا مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں دونوں ساتھ کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس ۲۹ دن کا ہوگا تو دوسرا تیس ۳۰ دن کا ہوگا اور اسحق نے کہا کہ ان دونوں مہینوں کا ثواب
کم نہیں ہوتا اور ایسا ہی اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم

۲۰۶۳ عمر صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته يعني القصر في السفر مع الامن عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے سو اس کے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت
میں بھی نماز کا قصر سفر میں چاہیے ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہیں کہ
خدا کی رخصت کو نہ مانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں

۲۰۶۴ م زيد بن ارقم صلوة الاوابين اذا رمضت الفصال مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوة الاوابین وہ وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچوں کے تلوے جلنے لگیں ف یعنی چاشت
کے وقت ریت گرم ہوتی ہے بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں وہ ہر طرف سے بھاگ کر اونٹوں کے گرد ہو جاتے ہیں مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوة
الاوابین کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوة الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوة الاوابین ہے اوابین اواب کی جمع ہے کہتے ہیں جسکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہے

۲۰۶۵ م ابو هريرة صلوة الجماعة افضل من صلوة احدكم وحده بخمسة وعشرين جزءا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے
افضل ہے

۲۰۶۶ خ ابن عمر و ابو سعيد صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بخمسة وعشرين درجة هذه رواية ابي سعيد وفي رواية ابن عمر بسبع وعشرين بخاری میں عبد اللہ بن عمر
اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت میں ستائیس درجے
کا ذکر ہے

۲۰۶۷ ق ابو هريرة صلوة الرجل في جماعة تزيد على صلوته في بيته وصلوته في سوقه بضعا وعشرين درجة وذلك ان احدهم اذا توضأ فاحسن
الوضوء ثم اتى المسجد لا ينهزه الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة حتى يدخل المسجد واذا دخل المسجد كان في الصلوة
ما كانت الصلوة تحبسه والملائكة يصلون على احدكم ما دام في مجلسه الذي يصلي فيه يقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث فيه

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس تا ستائیس اور اسکا سبب
یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا اچھی پھر مسجد میں آیا اس حالت کہ سوائے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہیں تو اس شخص کو ہر قدم چلیگا مگر کہ خدا اوس قدم کے سبب سے اوسکا
ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہاں تک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے ہو یعنی جو مدت
نماز کی انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہیں جب تک کہ اوس مکان میں بیٹھا رہیگا جس میں
نماز پڑھی ہے فرشتے کہتے ہیں الٰہی اوس پر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوس پر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہے جب تک کہ مسجد میں
کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو ٹوٹے ف ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور
ثواب میں زیادہ ہے اور اگر بہت زیادہ خالص ہوئے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہنچتی ہے پھر حضرت نے اسکا سبب بتا دیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد میں صرف نماز ہی کے
واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا ثواب تھا اور انتظار نماز میں داخل ہونا اور فرشتوں کا دعا دینا اور مسجد میں طاہر اور رہنا اور بیہودہ کلام اور تکلیف
امام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے میں یہ امور حاصل نہیں ق ابن عمر صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ ۲۰۶۸
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تو صبح ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام
شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے ھ ابوھریرۃ صیاح المولود حین یقع نزغۃ من ۲۰۶۹
الشیطان مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچہ لڑکے کا جبکہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹہوکے سے ہے ھ ابوھریرۃ ۲۰۷۰
ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرۃ ثلث مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت
اور کہ تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ میں کافر کا قد بہت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ اس پر بہت سی لگے ھ جابر طعام الواحد ۲۰۷۱
یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے
اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف یعنی مومن کو حرص سے بچنا چاہیے کہ کھائیں دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے
ایک دو آدمی کی بھی بھوک بقدر ضرورت کفایت کرے گی اصحابی نے یہ سمجھا کہ اپنا تو پیٹ بھر کے کھاوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے او دیکھا کرے ھ صہیب عجباً لامر ۲۰۷۲
المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ مسلم میں صہیب
سنان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب ہے مومن کا مقدمہ اسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسیکو حاصل نہیں سوائے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے تو
شکرگزاری اسکے حق میں بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق میں بہتر ہے ف یعنی مومن کا کسیطرح نقصان نہیں خوشی میں شکرگزاری سے نعمت زیادہ

۲۰۷۳ اور نواسے پائی اور علم میں کثیر سعد بنے کا مقبول ہوا اور حیات نواسے ملے اور کا ذکر یہ حاصل ہیں جو تنبی ابن کی بد الکبیر مطبوعی ہی جو علم میں ص حدیث سمرہ

عَلامَ تُومِئُونَ بِاَیدِیکُم کَاَنَّہا اَذنابُ خَیلٍ شُمسٍ وَاِنَّما یَکفِی اَحَدَکُم اَن یَضَعَ یَدَہُ عَلی فَخِذِہِ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلی اَخِیہِ مَن عَلی یَمِینِہِ وَشِمالِہِ مسلم عن جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھوں سے گویا کہ تمہارے ہاتھ جیسے گھوڑوں کی دُمیں ہیں یعنی جیسے شریر گھوڑا ادھر ادھر اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہے ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے پھر اپنے بھائی کو سلام کرے جو داہنے اور بائیں ہیں ف نماز کے اخیر میں یعنی لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائیں کے لوگوں کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز میں سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا

۲۰۷۴ ق اُمّ قیس بنت محصن عَلامَ تَدغَرنَ اَولادَکُنَّ بِہذَا العِلاقِ عَلَیکُم بِہذَا العُودِ الہِندِیِّ فَاِنَّ فِیہِ سَبعَۃَ اَشفِیَۃٍ مِنہا ذاتُ الجَنبِ یُسعَطُ مِنَ العُذرَۃِ وَیُلَدُّ مِن ذاتِ الجَنبِ

بخاری اور مسلم میں ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ حضرت نے عورتوں سے فرمایا کہ کیوں تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو اس کوٹ کو اس واسطے کہ اسمیں سات بیماری کی شفا ہے ان میں ایک ذات الجنب ہے یعنی پانجر کا درد اور حلق کے ورم میں ناک میں ڈالے اور ذات الجنب میں حلق کے اندر ڈالے ف عرب کی عورتیں ورم حلق میں جب انگلی سے گھانٹی دبتی تھیں حضرت نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ میں سات بیماریوں کی شفا ہے دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو باقی پانچ بیماریوں کو بیان نہ کیا لیکن معلوم کیا گیا ہے کہ کوٹ گرم خشک ہے حیض و پیشاب کو جاری کرتا اور کیڑے دفع کرتا اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا جب کہ شہد کے ساتھ پیجے اور جگر اور معدے کی ضعف کو دفع کرتا ہے اور تجارت کے [illegible] کو شفا دیتا اور [illegible] کو [illegible] کا حل [illegible] اسی واسطے حضرت نے یہ [illegible] تحریر کی [illegible] عود ہندی کی قسط بھی کوٹ کہتے ہیں لیکن [illegible] عود ہندی کو [illegible] گرم [illegible] دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا اور ریح کو تحلیل کرتا ہے اور کھانسی اور دمہ اور غشی اور خفقان کو اور سہال [illegible] دور کرتا ہے

۲۰۷۵ ق [illegible] عمر رض [illegible] حضرت نے فرمایا کہ [illegible] [illegible]

۲۰۷۶ [illegible]

۲۰۷۷ حضرت نے فرمایا [illegible] بخاری [illegible] [illegible]

۲۰۷۸ شروع ہوا ه لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں

جاوین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہے اوس سے جس پر آفتاب طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اوسکو ثواب باقی ہے اور دنیا فانی ه

۲۰۷۹ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دلوں کی سختی مشرقی لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے

لوگوں میں ہے ف مدینہ کی جانب مشرق مصر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اوس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے ه اَلنَّوَّاسُ بْنُ

۲۰۸۰ سِمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ

الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ

كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ

قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ

فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ

يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا

أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ

يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ

وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ

وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ

عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ

لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ

طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ

بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ

مَخْضُوبَةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ

نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس
واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب
نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل
الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي
بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من
الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي
الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن
وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة

مسلم میں نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوا کا خوف مجکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا مجکو تمہارے حق میں اور فسادوں کا
زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اسکو الزام دونگا اور تمکو اسکے شر سے بچا لونگا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں
میں موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ ہے نگہبان ہر مسلمان پر البتہ دجال جوان گھونگر بالوں والا اور اوسکی آنکھ میں
ٹینٹ ہے گویا کہ میں اوسکی مشابہت دیتا ہوں عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھ عبد العزیٰ ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم میں سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کی شروع کی آیتیں
اوسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائیں ای بندگان خدا کے ثابت رہیو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ
اور کسقدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن ایکدن تو سال کے برابر اور ایکدن مہینا بھر کے برابر اور ایکدن جمعہ کے برابر اور
باقی دن جیسے کہ ہیں تمہارے دن صحابہ نے کہا یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہیں تم اندازہ کر لینا
اوس دن میں بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اوسیطرح اوس دن میں بھی اٹکل کر کے پڑھیو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی زمین میں
کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے مینہ جسکو ہوا پیچھے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو انکو کفر کیطرف بلاویگا سو وہ اسپر ایمان لاوینگے اور اوسکی بات
مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھانس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بہت اونچی کوہان ہوکر
اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھیں بہت بھری ہوئی ہوجاوینگی پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو انکو کفر کی طرف بلاویگا تو وہ اوسکا قول رد کرینگے یعنی
اوسکی بات نمانینگے تو انکی طرف سے پھر جاویگا تو وہ قحط زدہ ہوجاوینگے اور انکے ہاتھوں میں انکے مالوں میں سے کچھ باقی نرہیگا اور دجال ویرانے میں نکلیگا تو اوس سے

رکھیگا اسی میں پیچھے خزانے نکال اور وہانکی مال و خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس جمع ہوجاوینگے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد جمع ہوتی ہیں پھر بلاویگا ایک جوان
مرد کو بھرا ہوا جوانی سے اور مارے گا اوسکو تلوار سے پس کردیگا اوسکو دو ٹکڑے جدا جدا جیسے نشانہ دو ٹکڑے ہوجاتا ہے پھر اوسکو زندہ کریگا اور بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ
چمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجیگا تو عیسیٰ اترینگے سفید منارہ پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد کپڑے
پہنے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے جب عیسیٰ اپنا سر جھکاوینگے تو پسینہ ٹپکیگا اور جب اپنا سر اوٹھاوینگے تو موتی کی مانند بوندیں ٹپکینگی جس
کافر پاس عیسیٰ اترینگے اور اوسکو انکے دم کی بھاپ لگے گی سو وہ مرجاویگا اور اونکا دم وہاں تک پہونچیگا جہانتک انکی نظر پہونچیگی پھر عیسیٰ دجال کو تلاش کرینگے
یہانتک کہ اوسکو پالینگے پاس باب لد کے شام میں ایک شہر کا نام ہے سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسیٰ بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا
تھا سو عیسیٰ اونکے چہروں کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال میں ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰ کو حکم کریگا کہ میں نے ایسے بندے نکالے ہیں
کہ کسیکو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں سو میرے بندوں کو طور کیطرف لیجا کر بچا اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے اور اون کے
پہلے لوگ طبریہ کے دریا پر گذرینگے اور پی جاوینگے جو کچھ اوسمیں پانی ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہاں آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا میں بھی پانی تھا پھر چلینگے
یہانتک کہ جا پہونچینگے جبل خمر تک اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو کہینگے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو قتل
کریں تو اپنے تیر آسمان پر پھینکینگے سو خدا اونکے تیر خون سے بھرے لوٹا دیگا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور اونکے اصحاب گھرے رہینگے یہانتک کہ اونکے نزدیک بیل کا
سر بہتر ہوگا سو اشرفی سے جو آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اونکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر
بھیجیگا اونکی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایک جان کا سا مرنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اونکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین میں ایک
بالشت برابر جگہ اونکی چربی اور بدبو سے خالی نہ پاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی چربی اور بدبو بھری ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اونکے اصحاب خدا سے دعا
کرینگے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیاں بھیجیگا جیسے بڑا اونٹ ہوتی ہیں سو اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور جہاں خدا چاہیگا وہاں اونکو پھینک دینگی پھر خدا ایسا
پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اوس پانی سے نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا
پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے سو اوسدن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو سایہ بنا کر اوسکے سایہ میں بیٹھینگے اور دودھ میں
برکت ہوگی یہانتک کہ دودھاری اونٹنی آدمیوں کی بڑی گروہ کو کفایت کریگی اور دودھاری گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کریگی اور دودھاری بکری ایک
جدی کے لوگونکو کفایت کریگی سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ ایک پاک ہوا کو بھیجیگا کہ اونکی بغلوں کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو
قبض کریگی اور برے بد ذات لوگ باقی رہجاوینگے آپس میں بھڑینگے گدھوں کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی ۔ ف ایک روایت میں ہے دجال کا ... کردیا صحابہ

اوسکا سخت خوف غالب ہوا حضرت کو جیسا معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی میں دجال آیا تو میں کفایت کرتا ہوں اونسے تم
سے اور میرے بعد خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیاں بتلائیں اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے شروع کی دس آیتوں میں منع ہے دجال کی تاثیر سے
پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اور بعد اوسکے یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت ظاہر کرنا
اور بعد چند کے بارہ دات کس وقت میں قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کوئی اونکے
دائو میں آتا ہے اور کوئی ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادات دیکھے تو اوسکا ظاہر کرنا اعتقاد نکرے اوسکو دجال
کا تابع جانے ایمان اوپر ثابت رکھے شعبدہ بازی پر خیال کرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہووے اور جو کافر اور بدعتی فاسق سے ہووے اوسکو استدراج

۲۰۸۱ کہتے ہیں ق حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم میں حذیفہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والوں کے حق میں اور اوسکے مال اور جان اور لڑکی اور ہمسایہ میں اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا
اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے ف یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکی ہمسایہ کی قسم کچھ قصور یا ناانصافی ہو جاوے گی تو ان عبادتوں سے معاف ہو جاویگی

۲۰۸۲ ع عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم میں عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام

۲۰۸۳ ہے اور اگر مہمانوں کے واسطے چار پانچ زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو ع اَبُوْ مُوْسٰى وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ
عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم میں ابوموسیٰ اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتوں پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر ف ثرید
اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ روٹی کو شوربے میں بھگویا ہو عرب میں یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانوں سے زیادہ حضرت عائشہ رض علم اور آداب حضرت سے اور

۲۰۸۴ عورتوں کے زیادہ سیکھے تھی اسواسطے اونکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی ع جَابِرٌ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَهٗ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ
مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سو تم میں سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرت نے
فرمایا جو اوسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک گنوار رہ گیا تھا سرخ اونٹ تلاش کرتا تھا اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے

۲۰۸۵ نزدیک بخشش سے زیادہ پیارا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ
مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے سواے موت کے ف یعنی سرد بیماریوں کی

۲۰۸۶ کلونجی دوا ہے باقی اسکی تفصیل ساتویں باب میں گذری ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِيْ كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى اَجْرٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ برکت ہر کسی کو پانی پلانے میں ثواب ہے ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اوسکو پانی پلاؤں مجکو ہمیں کچھ

۲۰۸۷ ثواب ہوگا حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار پر احسان میں ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر م جابر فیما سقت الانہار والغیم

العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بادل نے سینچا اوس میں سے دسواں حصہ

زکوۃ ہے اور جو کھیت اونٹوں پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوس میں بیسواں حصہ زکوۃ ہے ف جسمیں کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمیں

۲۰۸۸ محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسلام یہ ہے م جابر قاتل اللہ الیہود لما اتخذوا قبور انبیائہم مساجد مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ

۲۰۸۹ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیوں پر اور نصرانیوں پر انہوں نے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد ٹھہرایا ف اسمیں اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس قدر حوضی کما بین

ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق کعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا

ہے جتنا دور ہے ایلہ اور یمن کی صنعاء میں اور اوسمیں آبخورے ہیں آسمان کے تاروں کے شمار پر ف ایلہ شام میں ایک بستی کا نام ہے اور صنعاء یمن کا مشہور شہر ہے

۲۰۹۰ ق ابوہریرہ قریش والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالیّ لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار میرے دوست اور مددگار ہیں انکا کوئی مددگار نہیں سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم

۲۰۹۱ حضرت کے یار ہیں اور حضرت پر جان نثار ہیں اسواسطے حضرت نے اونکی فضیلت بیان کی خ ابن عباس کانی بہ اسود افحج یقلعہا حجرا حجرا بخاری میں ابن عباس

سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ میں اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ حبشی کو دیکھتا ہوں کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہے ف قیامت کے قریب ایک حبشی

۲۰۹۲ کعبہ کو ڈھا دیگا م عقبہ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی قسم کا کفارہ ہے ف یعنی اگر

۲۰۹۳ نذر ادا نکی تو قسم کا کفارہ دے کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس کو کپڑا دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن عوف کلاہما

قتلہ یعنی ابا جہل قالہ لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں

نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء کو فرمایا ف ان دونوں نے حضرت کو خبر کردی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے

۲۰۹۴ دونوں کی تلوار کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق ابوہریرہ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ لتلتہب علیہ نارا اخذہا من الغنائم یوم خیبر لم تصبہا

المقاسم قالہ لمدعم اسمہ رفاعۃ وقیل غلام لہ مدعم سہم عائر بوادی القری مقفلہ من خیبر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ مقرر جلی تو اوس پر بھڑک رہی ہے آگ سے اوس کملی کو جو خیبر کے دن تقسیم سے پہلے لیلی تھی یہ

حضرت نے غلام مدعم کے حق میں فرمایا کہ جو حضرت کا خادم تھا اور بیت سکا نام تھا اوسکو تیر لگا تھا اور یہ حال وادی قری میں خیبر سے پھرتے وقت ہوا اور لوگ کہتے تھے کہ اوسکو

جب شیخ کرو حضرت کا لشکر وہاں پہونچا تو حضرت کے غلام بھی مدعم کو تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہاں وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ میں جل رہا ہے جب لوگوں نے یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد جوتی کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس
لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہ تسمہ تجھکو جلاتا

۲۰۹۵ جابر بن سمرۃ کَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہیں ابو دحداح کیواسطے اور دوسری روایت یوں ہے کہ جنت میں گچھے
ایسے جھک رہے ہیں کہ اونکا توڑنا سہولت آسان ہے ف ایک یتیم اور ابو لبابہ ایک خرمے کے درخت میں جھگڑتا تھا یتیم رونے لگا حضرت نے ابو لبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت
دیدے تو جنت میں تجھے عوض خرما کے گچھے ملینگے ابو لبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح نے وہ درخت ابو لبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مرگئے حضرت نے اونکے جنازے کی
نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث میں اشارہ ہے کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا جنت کو سہولت سے دلاتا ہے

۲۰۹۶ خ ابو ذر كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ قالہ لہ بخاری میں ابو ذر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جسوقت تجھپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالیں یا یوں فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے باہر کرینگے یعنی مکروہ وقت میں
پڑھینگے میں نے کہا اوس وقت میں مجھکو آپ کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت میں پڑھ لیا کیجو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ
بھی پڑھ لیجیو کہ دوسری نماز تیری نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا ف اسلام میں بہت سستی اول سلطنت امویہ سے شروع ہوئی

۲۰۹۷ خ ابن عمرو عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَصَارُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ قَالَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تَأْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلَى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری میں عبد اللہ بن عمرو یا عبد اللہ
بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجاویگا کوڑے ناقص لوگوں میں جنکے عہد و پیمان اور امانت داریاں
بگڑ جاوینگی اور اون میں پھوٹ پڑ جاویگی تو وے لوگ اسطرح ہو جاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اسطرح دونوں ہاتھوں کی اونگلیاں قینچی کرکے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا اوس وقت میں یا رسول اللہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا جو تیری دانست میں اچھی بات ہو اوسکو لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور
خاص اپنے حال پر متوجہ ہو اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑ دیا ف یعنی جب ایسا بگڑ جاوے اور لڑے بھڑے کہ سب لوگوں میں اختلاف پڑا رہے تو جو شخص اپنی
عقل پر مغرور نہو تو ایسے وقت میں مبتدا کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح اور درستی پکڑ رہے اور عوام سے پرہیز

۲۰۹۸ كَيْفَ بِكَ [illegible] فَلَوْ صَادَفَ لَيْلَةً [illegible] قَالَهُ [illegible] [illegible] کہ حضرت نے فرمایا کیا
تیرا حال ہوگا جب تو [illegible] تجھکو [illegible] حضرت [illegible]

عمر فاروق رضی نے ان کو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر میں یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے ان کے یہودیوں کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق
رضی نے اپنی خلافت میں چاہا کہ ان کو خیبر سے نکال دیں یہودی بولے کہ تم ہم کو کیونکر نکالتے ہو حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہاں قائم رکھا تھا عمر فاروق رضی نے کہا حدیث پیغمبر
یعنی حضرت نے اس حدیث میں تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے یہودی نے کہا کہ ابوالقاسم کی کلام ٹھٹھے کی راہ سے تھا عمر فاروق نے کہا او دشمن خدا کے تو جھوٹا ہے یعنی ٹھٹھا
کرنا پیغمبر کی شان نہیں پھر ان کو شام کی طرف نکال دیا ان بستیوں میں جا کر بسے تیما اور اریحا نام ہیں ۲۰۹۹ عقبة بن الحارث كيف وقد زعمت
ان قد ارضعتكما وفي رواية كيف وقد قيل دعها عنك فانه كان تزوج ام يحيى بنت ابي اهاب بن عزيز فجاءت امرأة سوداء فقالت
قد ارضعتكما مسلم میں عقبہ بن حارث رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا
اور دوسری روایت یوں ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ یہ بات کہی گئی کی گفتگو ہوئی اس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے حضرت عقبہ نے فرمایا حاصل یہ ہے ام یحییٰ
ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اور کہا کہ میں نے تم دونوں جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا ف جب اس عورت نے یہ کہا تو عقبہ
نے کہا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ اس نے تم کو دودھ پلایا ہو پھر اس عورت کے لوگوں سے پوچھا انہوں نے بھی انکار کیا پھر عقبہ حضرت کے پاس آئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا
یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول پر رضاعت میں تفریق ثابت ہو جاتی ہے لیکن اور اماموں کے مذہب میں ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہیں یا
دو مرد کہیں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں اور کہتے ہیں کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقویٰ فرمایا نہ از راہ فتویٰ ۲۱۰۰ ق انس
كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته وهو يدعوهم فانه لم يخرجه البخاري واسنده مسلم بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال آنکہ وہ ان کو طرف اللہ کے بلاتا ہے یہ حضرت نے جنگ احد میں
فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہیں ذکر کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی ق ابن مسعود ان لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته ۲۱۰۱
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوس کی دغابازی کے ف یہ اسواسطے
ہوگا تا کہ وہ فضیحت ہو ۲۱۰۲ م ابن عباس اريد الصلاة فأتوضأ ويروى لم أصلي فأتوضأ ويروى اريد ان اصلي فاتوضأ قاله حين خرج من الخلاء فأتي
بطعام فقيل الا تتوضأ مسلم میں عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیوں وضو کروں کیا نماز کیواسطے اور ایک روایت یوں ہے
کس واسطے کیا مجھ کو نماز پڑھنا ہے جو وضو کروں اور دوسری روایت یوں ہے کہ کیا میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں جو وضو کروں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ
آپ پاخانہ سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگوں نے کہا کہ آپ وضو نہیں کرتے ف پورا قصہ یوں ہے کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ میں پانی نہ لگایا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے ہے کھانے کیواسطے واجب نہیں ہے جب کھانا کھاوے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تا کہ لوگوں کو

۲۱۰۱ سعد ... ساتھ ... اکہ ... اکی ... مدینہ ... وَلَوْ كَانَ لَهُمْ ... لَا يَعْلَمُونَ ... آخر تک

علیہ السلام بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کو والوں پاس اونس میں اناج تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم

علیہ السلام انکے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کو والوں کے واسطے کثرت میوجات کی دعا کی اوس وقت ... باعث تھی اگر ہوتی تو

۲۱۰۴ اسکی بھی دعا کرتے **فَ** عَائِشَةَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کاش کوئی نیک

میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے **ف** یہ حضرت نے لیلۃ التعریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھے آئے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا ہے سعد نے

۲۱۰۵ کہا کہ یا حضرت میں آپکی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اونکے حق میں دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا تو کل کے مخالف نہیں **و** اَبُو قَتَادَةَ

قَالَ ... لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ ... مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ... تیری

... هَذَا ... **قَالَهُ** لِأَبِي قَتَادَةَ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ ... مسلم میں ابو قتادہ ... روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ... تیری

حال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی سحر کو فرمایا کہ آپ تین بار حضرت کو تھام لیا **ف** حضرت ... گرنے لگے

جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جبکہ ابو قتادہ سے حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق میں

۲۱۰۶ یوں دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **و** ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى **قَالَهُ** لِوَفْدِ

عَبْدِ الْقَيْسِ حِينَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوا رَبِيعَةُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشحال

قوم یا یوں فرمایا کہ خوشحال ایلچیان ذلیل ہوویں نہ شرمندہ یہ حضرت نے عبدالقیس کے ایلچیوں سے فرمایا جبکہ آپ نے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو انہوں نے

جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں **ف** عبدالقیس ربیعہ کی قوم کا ایک گروہ کا نام ہے جو حضرت کے پاس تمیں مسلمان ہوئے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور انکی توقیر کی

۲۱۰۷ **و** أَبُو قَتَادَةَ لِلْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ

الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے کہ حارث بن ربعی نام روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مرد

آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام

پاتا ہے اور ظالم فاسق بندہ سے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں **ف** حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی

مرنے سے دنیا کے رنج سے چھوٹ جاتا ہے اور آخرت کی نعمتیں پاتا ہے اور ظالم فاسق کو قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق ... مرگیا عذاب سے چھوٹ گیا جانور اور درخت کی برکت ... پھر اسکی ... کی لذت ... کا

۲۱۰۸ کیا حق ... تھا ... اوسکی موت تمام کو آرام ہے **ف** أَبُو هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ظلم ہے اور جس ... کا قرض کسی مالدار پر اوتارا جائے تو ... **ف** یعنی مالدار ... کر قرض ادا کرے اور ...

براستہ ہو اور اگر محتاج ہو صدقہ کسی کا لاتا یا قرض لاوے تو لازم ہے کہ ان کی زیادہ تنگی نہ کرے ۲۱۰۹ ج مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّیْ اَقْتُلُ اَصْحَابِیْ اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ
يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ کہہ جاویں
کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں لیکن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی تاثیر ان کے دلوں تک نہیں پہنچتی یہ لوگ دین سے نکل جاتے ہیں
تیر جیسے شکار سے پار ہو جاتا ہے ف ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اس نے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا عمر فاروق
رض نے کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہیں لیکن بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو
قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کریں گے اسلام سے محروم رہیں گے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے یعنی جگہ ٹال جایا جاوے ۲۱۱۰ م سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ الْغُلَامِ
عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم میں سلمان بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہو تو اس کے ساتھ عقیقہ ہے سو بہاؤ اس کی طرف سے
خون یعنی ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے اگر لڑکا ہے تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو
ایک بکری ذبح کرے ۲۱۱۱ [illegible] كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً
مسلم میں کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر و حمد العاطی ہیں ہر نماز بعد پڑھنے والا ان کا کبھی نامراد نہیں ہوتا الفاظ یہ ہیں
تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر ۲۱۱۲ خ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِیْ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى
الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْیَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ قَالَهٗ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَاءُوْهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ
وَسَبْيَهُمْ بخاری میں مسور بن مخرمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں
سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور میں نے تمہاری انتظاری کی تھی یہ حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جبکہ وہ حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے
پھر انہوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی ان کے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے ان کی
انتظاری کی کہ اگر مسلمان ہو ویں تو ان کے مال اور آدمیوں کو پھیر دوں ان کے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے ان کے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیئے بعد اس کے وہ لوگ مسلمان
ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر انہوں نے مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے ان کے جورو لڑکے پھیر دیئے
۲۱۱۳ خ اِبْنُ عُمَرَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَا يَكُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ
غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا يَدْرِیْ اَحَدٌ مَتٰى يَجِیْءُ الْمَطَرُ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں ان کو
کوئی نہیں جانتا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوا خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور

کرتی ہی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینہ کب آئیگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا مدار وہ سارے عالم پر ہے
اسکی کوئی کسی سے یقین نہیں کہ پھر کوئی بات حسب ارشاد یا امارت کر لیتے ہیں اور تیز نگہ ہوتی ہے اور اولیا کو الہام اور علم حاصل ہوتا ہے لیکن غیب بالذات بیقین اللہ کے سوا معلوم ہونا علاوہ اسکے
نبی اور امام ہر وقت تابع نہیں ہوتے کہ جب چاہیں دریافت کرلیں نجوم اور رمل وغیرہ میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف ساتھ اٹکل ہے پر اکثر مخالف ہوتا ہے
کبھی موافق بھی پڑ جاتا ہے اور ہر چند علم طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا پھر علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی
نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اور اسکے اعضا درست ہیں یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے

۲۱۱۴ بالیقین بے تردد کسیکو نہیں معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد میں خلل ہے بالیقین اسکے ایمان میں خلل ہے ۞ اَبُوهُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ
يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر محبت میرے لوگ ہیں
جو میرے بعد ہونگے کوئی ان میں سے چاہیگا کہ کاش مجھکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حسرت کی تمنا دیدار میں اپنے اہل عیال و مال فدا کرنیکا آرزومند ہوگا

۲۱۱۵ شعر حب احمد سر ایمان ۞ جان و مال اسکی جھلک پر قربان ۞ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ
وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا
بڑے گناہوں سے ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے
اور یہ اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے ف یعنی جب کسی کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت میں اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا

۲۱۱۶ یہی باعث ہوا ہے اَبُوهُرَيْرَةَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي
الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ
وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِي خَيْرٍ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگانی سے بہتر مرد کی زندگانی
ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جسکہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش
کرتا پھرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا کسی نالے میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا
اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص جز بھلائی کے نہیں ف حضرت نے اس حدیث میں تنہا رہنے کو سب سے افضل فرمایا ایک
مجاہد جان باز کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری میں ہزاروں فائدے ہیں غیبت اور حسد و حق تلفی اور شر فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہو سکتی ہے لیکن
گوشہ گیری اوس وقت میں بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہو جاوے اور عالم میں شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگوں کے اندر رہنا افضل ہے

٢١١٧ چنانچہ احادیث مین آیا ہی کہ لوگوں مین سنا اور انکی نشانیاں سنا کرتا کبری ہو نفس ہو ف مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ وَفِي رِوَايَةٍ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ
كَتَبَهُ إِلَى قَيْصَرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو ہرقل نام تھا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف
جو روم کا سردار ہی اور سلام ہی اوس پر جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجھکو بلاتا ہوں اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین و دنیا میں سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا
تجھکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تو نے اسلام قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعداروں کا
گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان ہوا تو رعیت بھی مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان
برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکریں اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نٹھہراویں اور ہم میں سے بعضے آدمی بعضوں کو خدا کے
سوا اپنا رب اور مالک نبناویں سو اگر اہل کتاب توحید سے منہ موڑیں تو اون سے کہدو کہ تم گواہ ہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الٰہی کے مطیع ہیں ف صحیح بخاری میں
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب سے اور حضرت سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانہ مین حضرت نے
دحیہ کلبی کے ہاتھ روم بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل کو جو روم کا بادشاہ اوس وقت مین آیا تھا
ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہی کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون میں سے اس پیغمبر کا
رشتہ مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے میں نے کہا کہ مین تو مجھکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھاشیا
طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیوں سے کہ میں اس شخص سے کچھ پوچھتا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی
مشہور ہونیکا ڈر ہوتا تو مین حضرت کے حال میں کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مین نے کہا ہم لوگوں مین وہ نہایت شریف
اور عمدہ خاندان کے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے میں کوئی بادشاہ بھی تھا میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی
تہمت بھی اسکو لگی ہے میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ میں نے کہا غریب اسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی
بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین میں نے کہا نہیں بلکہ بڑھتے جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ کوئی اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہو کر میں نے کہا کہ نہیں بادشاہ
نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہے مین نے کہا ہاں بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہی میں نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب آتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہیں
بادشاہ نے کہا کبھی قول کر کر دغا بھی کرتا ہی میں نے کہا کہ نہیں لیکن اب سے اور اوس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہیں معلوم کہ اب کیا کرے مگر یہ کہ ابو سفیان نے کہا واللہ اتنی

یہ بات تم لوگوں میں پہلے کسی نے کہی ہے میں نے کہا نہیں پھر بادشاہ نے پوچھا کیا کبھی آگے بھی کسی نے اس طرح نبوت کا دعوی کیا ہے کہا کہ تم لوگوں میں اسکا باپ دادا بادشاہ کوئی ہوا ہے
کہ میں نے اسکا جواب دیا تو کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح اپنی قوم میں شریف اور نجیب خاندان ہوا کرتے ہیں اور میں نے پوچھا کہ
اسکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا تو کہا نہیں اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص چاہتا ہے کہ اپنے باپ دادا کی سلطنت لے چاہتا ہے اور میں نے اسکے
تابعداروں کا حال پوچھا کہ سردار ہیں یا غریب تو کہا غریب ہیں یہی حال ہے پیغمبروں کا کہ اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہیں بعد بھی بڑے آدمی غرور و تعصب سے
میں نے پوچھا کہ صورت سے قبل کبھی اسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے تو کہا کہ نہیں تو میں نے جانا کہ جو کبھی آدمیوں پر جھوٹ نہ باندھیگا بھلا وہ اللہ پر کیونکر جھوٹ
باندھیگا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اسکو لوگ دین سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتے ہیں تو کہا کہ نہیں یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل میں رچ گیا پھر ایمان کی چاشنی
کہ اسکو تغیر نہیں ہوتا اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم تو کہا زیادہ ہوتے ہیں یہی حال ایمان کا ہے کہ اسکو ترقی ہوتی ہے یہاں تک کہ کمال کو
پہونچتا ہے اور میں نے کہا کہ اسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو کہا کہ کبھی وہ غالب آتا ہے اور کبھی ہم سو یہی سنت ہے پیغمبروں کی کہ اول امتحان لوگوں کی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو
فتح نصیب ہوتی ہے اور میں نے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہے تو کہا کہ نہیں یہی عادت ہوتی ہے پیغمبروں کی کہ وہ ہرگز دغا نہیں کرتے اور میں نے پوچھا کہ ایسا دعوی اسکی
قوم میں کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو کہا کہ نہیں سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو میں جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلوں کی طرح اسکو بھی
ہوس ہوئی ہے پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے میں نے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور صلہ رحمی اور پرہیزگاری سکھلاتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتیں
سچی ہیں تو عنقریب وہ شخص پیغمبر ہے اور میں جانتا تھا کہ اس وقت میں پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگوں میں ہوگا اور اگر میں جانتا
کہ میں اس تک پہونچ سکونگا تو میں اسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر میں اسکے پاس ہوتا تو میں اسکے قدم دھوتا اور البتہ اسکی سلطنت اور حکومت میرے
قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا خط مانگا اور پڑھا جب خط پڑھ چکا تو اہل دربار میں بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم جو حکم کے
دربار سے نکالے گئے تو ابو سفیان نے کہا کہ بڑا اخراج ہوا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پہنچا کہ بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہے سو جسکا مجکو یقین ہو گیا تھا کہ
حضرت سب پر غالب ہونگے یہاں تک کہ خدا نے مجکو اسلام میں داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو ایک مکان میں جمع کیا اور دروازے بند کروا لیے
پھر اس نے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار بھڑک کر اور
گورخروں کی طرح بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے انکو بلایا اور کہا کہ میں نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہ ہی تم نے
کی پھر تو ان لوگوں نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہو گئے ف ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اور اسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت
ثابت ہو گئی تھی لیکن اپنی قوم کی حرص سے مسلمان نہ ہو سکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہوں کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہوں میں سے تین بادشاہ

بدون لڑائی کے اسلام کو حق جانا کہ مسلمان ہے اور ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ چوتھا مقوقس اسکندریہ اور مصر کا بادشاہ حضرت نے ان سب کو خط لکھا کہ تمہارا اسلام میں خیر ہے کہ تم توحید الٰہی کی دعوت کرو اور بہت پہنچے جبرائیل کا ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہوا ہے اگر مان لو گے تو بچ جاؤ گے اور اگر نہ مانو گے ہلاک ہو گا اور مقوقس نے کچھ جواب دیا اور ایک خچر جس کا دلدل نام تھا اور دو عورتیں یعنی ماریہ قبطیہ اور شیریں حضرت کو تحفہ بھیجا اور کافر رہا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور ایران کا بادشاہ خسرو نے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اس کے بیٹے نے اس کو مار ڈالا اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان کی خلافت میں ملک فتح ہو گئے اور اس کا زور زائل ہوا اور اسلام ہو گیا ہمیشہ کے واسطے نصاریٰ کہتے ہیں کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کو نہیں کہ جس نے ایسی بات کہی ہو حالانکہ انجیل میں موجود ہے کہ عیسیٰ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آئیں گے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہوں نے عیسیٰ کے بعد نبی کا آنا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ظاہر ہے اور حبش کا بادشاہ تو کھلم کھلا مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے یہ نہیں کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہیں تم کیوں پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہو تو صاف ثابت ہے کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا ان کا حق پوشی اور نصاریٰ کی

ق حذیفہ ۔ منهن ثلاث لا يكدن يذرن شيئا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار ۔ مسلم میں حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے ذکر میں فرمایا کہ ان میں تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگتا کہ کچھ بھی چھوڑیں اور بعض ان میں ایسے ہیں جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی ان میں چھوٹی ہیں اور بعضی بڑی ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہوں گے اور باقی متفرق کم ہوں گی اور زیادہ معلوم نہیں کہ تینوں فساد کون سے ہیں گو کہ سب فساد مراد ہیں بعضے کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی جو سرکشی کریں گے اور دوسرا علی کے وقت کا قتل عام اور تیسرا دجال کا نکلنا یا یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم ق ابو ہریرہ ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قالوا يا رسول الله ان كانت لكافية قال فإنها فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها و فی روایۃ ناركم هذه التي يوقد ابن آدم ۔ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے صحابہ نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ پر انہتر حصے زیادہ رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے اور ایک روایت زیادہ کی کہ یہی آگ جس کو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصوں سے ف یعنی دوزخ کی آگ کو دنیا کی آگ کی گرمی سے نہایت کثرت سے بڑھ کر ہے اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

ق ام حرام بنت ملحان ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة ۔ بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے کہ لڑتے خدا کی راہ میں اس سمندر پر سوار ہو کر بادشاہ تختوں پر یا بادشاہ جیسے تختوں پر ف ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گھر میں سوئے جاگے ہنستے ہوئے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں تو حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلایا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہو گی کہ جہازوں پر سوار ہو کر جہاد کریں گے بادشاہوں کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجئے کہ خدا مجھ کو بھی ان جہازیوں میں شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی جہازیوں میں شامل تھیں پھر جہاز سے اترکر سواری پر سے گر پڑیں اور مر گئیں ف ابو ہریرہ [illegible]

۲۱۱۸
۲۱۱۹
۲۱۲۰
۲۱۲۱

بالشك من إبراهيم إذ قال رب أرني كيف تحيي الموتى قال أولم تؤمن قال بلى ولكن ليطمئن قلبي ويرحم الله لوطا لقد كان يأوي إلى ركن شديد ولو لبثت في السجن طول لبث يوسف لأجبت الداعي بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کے لائق ہیں جبکہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجھکو دکھلا دے کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجھکو اسکا یقین نہیں ابراہیم نے کہا یقین کیوں نہیں لیکن یہ چاہا اسواسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر انہوں نے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ پکڑیں اور اگر مجھکو قید خانے میں رہنا پڑتا اسقدر دراز رہنا جسقدر یوسف کے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی نکل آتا اور اسکے ساتھ چلا جاتا **ف** حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کر کے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھی اسیواسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے یہ شبہہ اسطرح دفع کیا کہ مجھکو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہے کہ جب کافر لوگ حضرت لوط کے مہمانوں کی بے عزتی چاہتے تھے حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرا گئے اور یہ تمنا اور شوق کی کہ کاش مجھکو دفع کرنیکا زور ہوتا یا پناہ لینے کیواسطے کوئی مضبوط مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ بغیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی مضبوط مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروا دیا تہمت لگا کر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف نے بلانیوالے کے ساتھ نکلنا نہ چاہا کہ اول قصور کی بات ثابت ہو تب قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ کے پاس گئے حضرت نے اس حدیث میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے میں توقف کیا میں نکلنے میں توقف نکرتا بلانیوالے کے ساتھ چلا جاتا ۔

۲۱۲۲ أبو ذر نور أنى أراه **قاله** حين سأله هل رأيت ربك مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا اور ہے میں اوسکو کیونکر دیکھتا یعنی حضرت سے اوسنے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا **ف** یعنی اسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے میں ہیں میری آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں

۲۱۲۳ **خ** أبو سعيد ويح عمار تدعوهم إلى الجنة ويدعونه إلى النار بخاری میں ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو اونکو جنت کی طرف بلائیگا اور وہ لوگ اوسکو دوزخ کیطرف بلاوینگے **ف** حضرت علی مرتضی رض اور معاویہ رض سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے

۲۱۲۴ **ق** أبو سعيد ويحك إن الهجرة شأنها شديد فهل لك من إبل قال نعم قال فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها يوم وردها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا **قاله** لأعرابي سأله عن الهجرة بخاری اور مسلم میں ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وائے بحال تیرے البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہے اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کیواسطے عاریت بھی دیتا ہے اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پانی پلانیکے دن انکا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجوں کو دیتا ہے اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو اسطرح کیا کر اسی دیہات میں

عورتوں کے پردہ میں سے جنات اترے غرض سیر گربیہ کھتا دیکھا یہ حضرت نے ایک بات کی مرتب فرمایا جبکہ لوگ ہجرت کا حال پوچھا ف قرآن حدیث میں جا بجا ہجرت کی فضیلت
مذکور ہے جو اسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیف نہ اٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن
میں رہکر اور خیرات دیاکر حضرت نے نماز روزہ کا اوس کو ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ ہر شخص کرتا اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کرتا ہی یہیں کچھ مال نہیں خرچ ہوتا ہے اور یہ اپنے
کرتا ہوگا ق اَبُو بَكْرَةَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَهُ مِرَارًا بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

۲۱۲۵ ہای تو اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہای تو اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تعریف آدمی کے حق میں بری ہے کہ وہ غرور میں آجاتا ہے کہیں ایسا ہوا اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ وَيْلُ

۲۱۲۶ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ يَعْنِي أَبَا بَصِيرٍ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی ماں کی
کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش میں یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس
جاوے تو حضرت اوسکو جدا کردیں اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وہ وہیں رہے اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کر حضرت پاس ہے
میں آئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑوایا چاہتا ہے اور جنگ کروایا چاہتا ہے باقی قصہ ابو بصیر کا جیسے باب عین گذرا ق جَابِرٌ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ

۲۱۲۷ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی ہے کون انصاف کریگا جبکہ میں نے انصاف کیا
البتہ تجھے نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر میں منصف ہوں ف ایک منافق نے اوادی کہا کہ حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہیں کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ
کئی بار اس کتاب میں گذر چکا ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیوں کو

۲۱۲۸ دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگوں کو دیکھا کہ اونھوں نے وضو کیا اور اونکی ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں وہاں پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا
وضو کیا کرو کہیں خشک نہ رہ جاوے ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہے کونچوں کو دوزخ سے یعنی اگر

۲۱۲۹ وضو میں کونچیں خشک رہینگی تو دوزخ میں جلینگی ف ان دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دہونا وضو میں فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا
گناہ ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہیں غلط ہے قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے
ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ

۲۱۳۰ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ بخاری اور مسلم میں حضرت زینب بنت جحش رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہے
عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک آپہنچی ہے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے انگوٹھے اور اوسکے پاس کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس میں

شروع ہوگیا تو حضرت زینب نے کہا کہ حضرت کیا ہم مٹ جاوینگے اور حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہاں جبکہ بدی غالب ہو جاوے گی یعنی گناہ اور
بدکاری عالم میں کثرت سے ہوگی اور نیک لوگ کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہیں ف حضرت زینب سے روایت ہے کہ حضرت سوتے سے جاگے چہرۂ مبارک [illegible]
سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر حدیث فرمائی حضرت کے وقت سے اوس دیوار میں سوراخ ہوا اور روز بروز اوسکی ترقی ہے یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہوجاوے گی
یاجوج ماجوج نکلکر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہے لیکن حضرت نے عرب کا نام اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت
ہوگی

۲۱۳۱ ص اَبُوْسَعِیْدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَعْنِی الرَّجُلَ الَّذِیْ یُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب
لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد دیندار اوسکے پاس آویگا اور
لوگوں سے کہیگا کہ یہی دجال ہے جسکا ذکر حضرت کر چکے ہیں سو دجال اوس مومن کو خوب کوٹ کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی مجھ پر ایمان لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے
پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو مجھ پر ایمان لاتا ہے مومن کہیگا اب تو مجھکو زیادہ تر یقین ہوگیا تیرے کذاب اور کافر ہونیکا
بھی حضرت خبر دے گئے ہیں کہ دجال ایک شخص کو مار کر زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص میں ہوں پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب کے بعد اوسکو کسی کے مار ڈالنے کی طاقت
ہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو ذبح نہ کرسکیگا پھر اوسکو آگ میں ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ میں ہے اور حالانکہ وہ باغ میں ہوگا پھر حضرت نے
فرمایا یعنی خدا کے نزدیک اوس مومن کی شہادت بہت بڑی ہے

۲۱۳۲ خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِیْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِیْ هُوَ خَارِجٌ
اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا قَالَهٗ حِیْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی
الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ بخاری میں عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اسکی موت
ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں جیسا ورآفات ہیں اگر یہ آفت چوکی تو وہ آفت آدمی کو کاٹا
اور اگر وہ چوکی تو اسکو کاٹا یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جبکہ چوکھونٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ چوکھونٹے کے باہر نکلگئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر چھوٹی چھوٹی
لکیریں کھینچیں اسطرح سے ف اس حدیث میں حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب
در پیش ہیں اگر ایک ٹلا ہے تو دوسری سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صد ہا برس کا
سامان کرتا ہے آدمی کمال جاہل اور نہایت عاقبت اندیش ہے

۲۱۳۳ ق عَائِشَةُ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَیْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ یَتَمَثَّلُ بِهٖ عِنْدَ نَقْلِهٖ
اللَّبِنَ فِیْ بُنْیَانِ مَسْجِدِهٖ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہے خیبر کے بوجھ سے اے ہمارے رب یہ بہتر اور پاک تر ہے حضرت
یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لاتے وقت ف یعنی لوگ خیبر سے خرمے لاد لاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹیں لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور

موت

۲۱۳۴ اصل ہے کہ یہی دنیا کی فلاح ہے اور اسی میں آخرت کی خ عائشة هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَهُ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت جب مکے سے
ہجرت کی اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا مجکو یہیں اختیار نہیں جہاں اللہ کی
مرضی ہوگی وہیں اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہاں حضرت کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا گھر وہاں سے قریب تھا
۲۱۳۵ حضرت وہاں چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں گھر بنایا اور وہیں قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ
بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہیں اپنی گھوڑی کا سر تھامے ہوئے اور اوس پر لڑائی کے ہتھیار ہیں ف حضرت نے جنگ خندق
۲۱۳۶ کر کے جلد ہی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب میں گذرا م العباس بن عبد المطلب هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ
قَالَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تو جنگ گرم ہوا یہ بات جس دن حنین
کی لڑائی ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست
۲۱۳۷ ہوئی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهُ يَعْنِيْ حُلَيْسَ بْنَ عَلْقَمَةَ الْكِنَانِيَّ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ
دَعُوْنِيْ آتِيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُوْنِيْ آتِيْهِ
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے اور یہ ایسی قوم سے ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور عزت
کرتے ہیں قربانی کے اونٹوں کو اوسکے سامنے کر دو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو میں اوسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس پھر جب
کہ وہ شخص نمودار ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودار ہوا تب حضرت نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے اور یہ شریر بد ذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار
قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو میں اوسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس ف ہجری چھٹی سال حضرت عمرہ کرنیکو مدینے سے نکلے کفار قریش سے لڑنیکا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ
حضرت کے ساتھ تھے اصحاب احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب حدیبیہ مقام میں پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکہ میں داخل ہونے سے روکا کفار نے کہا شاید حضرت ہم کو مکے سے نکالنے
آئے ہوں تب کنانہ کی قوم کا ایک شخص نے کفار سے کہا کہ میں حضرت کے پاس جاکے حال دریافت کر آتا ہوں جب وہ سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ اوسکے روبرو کر دیئے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوا
عمرے کے اور کچھ ارادہ نہیں پھر جب یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنیکو آئے ہیں قربانیاں اونکے ساتھ ہیں پھر کفار نے مکرز بن حفص کو حال
۲۱۳۸ تحقیق کرنیکو اونکے پاس بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہو چکا ق معاوية بن أبي سفيان هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ
أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اسکا روزہ

نے روزہ نہیں رکھا اور جس نے کھا لیا وہ باقی دن کھانے سے رکا رہے اور جو شخص کہ تم میں سے روزہ رکھتا ہے تو روزہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے اور روزہ

۲۱۳۹ اوسکا سنت ہے حضرت نے اسکے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا کہ اسلام ہو کر سنت ہو گیا یہ بیان ق ابو ہریرۃ ہذہ صدقات قومی یعنی بنی تمیم بخاری اور
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہیں یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کا مال آیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نے

۲۱۴۰ اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہیں اور مضر حضرت کے اجداد میں سے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کے ننہیال بنی تمیم کے تھے خ ابن عباس ہذہ وہذہ سواء یعنی الخنصر والابہام
بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلی اور انگوٹھا دیت میں برابر ہیں ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ اور

۲۱۴۱ انگلی کا خون بہا دسواں حصہ پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیوں کی برابر ہے چھوٹی ہو یا بڑی ق ابن عباس ہلا اخذتم اہابہا
فدبغتموہ فانتفعتم بہ یعنی شاۃ میتۃ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے اوسکی کھال کیوں نہ لی اوسکو تم پاک صاف
کر کے پھر اوس سے کام لیتے یعنی حضرت میمونہ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مر گئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردہ جانور کی کھال

۲۱۴۲ صاف کر کے اس سے کام لینا روا ہے کہ لائق ہے مرتے سے کھال حرام نہیں ہوتی خ ابو ہریرۃ ہلاک امتی علی یدی غلمۃ من قریش بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ سے ہوگی ف صحیح بخاری میں یوں آیا ہے کہ مدینہ میں حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہ نے یہ حدیث بیان کی
مروان نے کہا کہ اون لونڈوں پر لعنت ہے تب ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اونکا نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم میں چند لونڈے ایسے ہونگے کہ اونکے ہاتھ سے عمل حاکم
ہو کر مسلمانوں کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد وغیرہ عباسی بادشاہ یہ حدیث صحیح ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا

۲۱۴۳ اسکا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہے ق ابو ہریرۃ ہم اشد امتی علی الدجال یعنی بنی تمیم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں

۲۱۴۴ نہایت سخت ہیں دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم اوس سے سخت لڑیگی ق ابو ذر ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت یا رسول اللہ
فداک ابی وامی من ہم قال ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم ما من صاحب ابل
ولا بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتہا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا کلما نفدت اخراہا عادت علیہ
اولہا حتی یقضی بین الناس بخاری اور مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ بہت ٹوٹے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ
آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا وہ بڑے مالدار ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے اسطرح اور اسطرح اور اسطرح دیا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے اور بائیں سے اور ایسے
لوگ تھوڑے ہیں جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک کہ زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت میں وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور بہت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو سینگوں سے ماریں گے اور اوسکو روندینگے
اپنے کھروں سے جب اگلے جانور گذر چلیں گے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسیطرح کیا کرینگے یہاں تک کہ آدمیوں میں فیصلہ ہو چکے ف

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت مجھے کے بیچ میں بیٹھے تھے تو جب مجھکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی حتی الامکان میں اکثر مجھکو حضرت نے جو کہا ہے دین کی نصیحتیں جن کو تم یاد رکھتے ہو سب یاد رکھا کرو کیونکہ تم عذاب میں گرفتار ہو گے تب اونکی ریاکاری ثابت ہو گی خ ابو ہریرۃ ہما من طعام بحق واللہ اتانی وکذلک تصیبنی نعم محمد فسالونی الزاد فدعوت اللہ لہم لا یمرون بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا علیہا طعاما **قالہ** لہ حین قال لہ لا تاتنی بعظم ولا روثۃ فقال ما بال العظم والروثۃ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اونکا حال تو یوں ہے کہ میرے پاس نصیبین کے جنوں کی ایلچی آئے اور وے خوب ہیں سو وہ ہوں نے مجھ سے کھانا مانگا تو میں نے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وہ جس ہڈی اور لید پر ہو کر نکلیں اوسپر اپنی خوراک پاویں حضرت نے ابو ہریرہ سے فرمایا جسکو حضرت نے اونسے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید لانا تو ابو ہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لانا کہ میں طہارت کروں اور ہڈی اور لید مت لانا تب میں نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہاں کے جن مسلمان ہو کے حضرت سے اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اوسکو جن کھاتے ہیں اور لید گھاس ہو جاتی ہے اوسکو اونکے جانور کھاتے ہیں تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا **ھ** ابو عبیدۃ لانہ احتاج ہو رزق اخرجہ اللہ لکم فہل معکم من لحمہ شیء فتطعمونا قال ابو عبیدۃ فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منہ فاکل **قالہ** فی حوت میت رماہ البحر **قال الصغانی** مؤلف ہذا الکتاب حتم اللہ بسلطانہ امالہ وصدق بآثارہ آمالہ اسعدت مصبحی لیلۃ الاحد الحادیۃ عشرۃ من شہر ربیع الاول سنۃ اثنین وعشرین وستمائۃ وقلت اللہم ارنی اللیلۃ نبیک محمدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام وانک تعلم اشتیاقی الیہ فرایت بعد ہجعۃ من اللیل کانی والنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی مشربۃ ونفر من اصحابی اسفل من اصعد درج السلم فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی حوت میت رماہ البحر احلال ہو فقال وہو متبسم الی نعم فقلت وانا اشیر الی من باسفل الدرج فقل لاصحابی فانہم لا یصدقوننی فقال لقد شتمتنی وعادونی فقلت کیف یا رسول اللہ فقال کلا ما کنت یحضرنی لفظہ وانما معناہ عرضت قولی علی من لا تقبلہ ثم اقبل علیہم یلومہم ویعظہم فقلت صبحۃ تلک اللیلۃ وانا اعوذ باللہ من ان اعرض حدیثہ بعد لیلتی ہذہ الا علی الذین یحکمونہ فیما شجر بینہم ثم لا یجدون فی انفسہم حرجا مما قضی ویسلموا تسلیما مسلم میں ابو عبیدہ بن جراح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی رزق ہے کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اوسکا گوشت کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ کہتا ہے ہم نے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یہ حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق میں فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا **ف** جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا تھا اور ہم بڑی بھوک حالت میں ہو لی

تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکو حلال ہونے میں تردد ہوا پھر بسبب
اضطرار کے سب نے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہاں رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینے میں آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
امام اعظم کے مذہب میں اگر مچھلی بسبب جاڑے کے یا پانی پر اوترا وے تو حلال نہیں اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوے تو حلال ہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا
کہ خدا اوسکے امیدوں کو اپنی قدرت سے بر لاوے اور اپنی رحمت اور دلیل سے اوسکے قولوں کو سچا کرے کہ میں لاہور شہر میں بیٹھا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ سن
چھ سو بائیس ہجری میں اور میں نے کہا کہ آج مجھکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے تو رات کو ایک نیند کے
بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت ایک بالاخانے پر ہوں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں
مردہ مچھلی کے مقدمہ میں جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکراکے فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو میں نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے میں اونکی طرف
اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہیں جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تونے مجکو گالی دی اور اون لوگوں نے مجکو عیب لگایا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکے لفظیں مجکو یاد نہیں رہیں لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تونے میری حدیث اون لوگوں سے بیان کی جو اوسکو نہیں قبول کرتے یعنی
نااہلوں کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس بات کی فکر کو کہا کہ میں اللہ کی
پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس بات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر اونھیں لوگوں سے کہونگا کہ جو اپنی جانوں میں حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں
اپنے دلوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اداسی نہیں پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہیں دل سے ایمان کر ف مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ دریا کی
۱۴۷ مچھلی حلال ہے اور یہ ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلوں کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مستحق وعید ہے کہنے نااہل کے روبرو منع کر دو ف اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي
ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي أَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم میں عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی
ابوطالب دوزخ کی پایاب یعنی چھچھلی آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کی تہ میں ہوتا ف ابوطالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کی حمایت اور مددگاری کی اس واسطے دوزخ
۱۴۸ میں اوسپر کمتر عذاب ہوا ق اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِي لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت
اوسکے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اوسکو کسی نے گوشت صدقہ دیا تھا حضرت نے اوسکو کھایا اور فرمایا
۱۴۹ یعنی جب گوشت کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے ف حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ
يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَهُ حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم میں حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ

ہیں اسلئے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھ پر گناہ ہے روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانا بیچ سفر میں اجازت دی ہے
یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے م أَبُو مُوسَى هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ يَعْنِي سَاعَةَ ٢١٥
الْجُمُعَةِ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جمعے کی مقبولیت کی ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث میں ثابت ہے کہ جمعے میں ایک
ایسی ساعت ہے کہ اوس میں مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کونسی ہے سو ایک قول وہی ہے جو اس روایت صحیح میں ہے کہ وہ ساعت
اوس وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت جمعے کی آخر ساعت ہے جب آفتاب
ڈوبنے لگے چنانچہ عبداللہ بن سلام سے ایسا ہی حدیث میں منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح میں موجود ہے
جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے خ أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ٢١٥
وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ أَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہے خرچ کرنا اوسکو کم نہیں کرتا دست قدرت سے رات دن دینے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا بھلا دیکھو کہ خدا نے خرچ کیا ہے جب سے
کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا کہ اوس خرچ نے اوسکے داہنے ہاتھ میں سے کچھ نہیں کم کیا اور حال اوسکا یہ ہے کہ عرش خدا کا پانی پر تھا اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں ترازو
یا یوں فرمایا کہ فیض ہے کسیکو اوٹھاتا ہے اور کسیکو جھکاتا ہے ف یعنی کسی کا اقبال اور کسی کا ادبار دونوں خدا کی صفتیں ہیں م أَبُو هُرَيْرَةَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ ٢١٥
وَفِي رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت میں یوں ہے
کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جس پر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ جَلَّ جَلَالُهُ گیارھواں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکی حضرت نے
اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مقصد صرف قدسی حدیثیں لانا ہے قدسی حدیث اوسکو کہتے ہیں کہ حضرت یوں کہیں کہ خدا نے یوں فرمایا اور قرآن و حدیث قدسی میں فرق
یہ ہے کہ قرآن کا معنی اور لفظ دونوں خدا کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں معنی خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے اسکا مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت نے اوسکو
اپنی عبارت میں کہا قرآن کا چھونا بے وضو منع ہے اور حدیث قدسی کا چھونا ایسا نہیں ہے خ أَنَسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ ٢١٥
مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جسوقت میں اپنے بندے کو اوسکی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دونوں آنکھیں

اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا **ف** دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہو

۲۱۵۴ اوسپر نہایت شاق ہو جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا کَرِهَ لِقَائِیْ کَرِهْتُ لِقَاءَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے

نے میرا ملنا دوست رکھا تو میں بھی اوسکا ملنا دوست رکھتا ہوں اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجھکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہے **ف** یعنی ایماندار کو مرتے

وقت مغفرت کی بشارت ملتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری

۲۱۵۵ کو برا جانتا ہے **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ تَلَقَّیْتُهٗ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّیْتُهٗ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهٗ بِاَسْرَعَ

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں اوسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہوں اور جب وہ

میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو میں اوسکے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہوں اور جب وہ میرے آگے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے

تو میں اوسکے پاس اوس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہوں **ف** یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اوسکا

۲۱۵۶ مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہے اس حدیث میں نیک کام کی ترغیب ہے جس سے خدا کی مدد نیکی حاصل ہوتی ہے **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا هَمَّ

عَبْدِیْ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَکْتُبُوْهَا عَلَیْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا سَیِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاکْتُبُوْهَا حَسَنَةً

فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا عَشْرًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو

اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس

نیکیاں لکھو **ف** سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندوں پر عجیب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو نیکی کرکے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی

لکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد نے عزم مصمم ہو گیا یعنی اوسکا کرنا اپنے نزدیک جو بنا

دلمیں ٹھہر گیا ہو تو اوسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم کے اوس کام کو خوف الٰہی سے عمل میں نہ لایا اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی

اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سوا خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر ہونے نہ پایا تو ویسا ایک گناہ لکھا

جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل میں یہ عزم مصمم کیا کہ میں کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسکو

۲۱۵۷ قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چاہیے یہ مطلب اور حدیثوں میں صاف مذکور ہے **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ

رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندوں کے لیے

جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا ف یعنی بہشت میں نیکوں کے واسطے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ اونکے مانند دنیا میں کوئی چیز نہیں
جسکو مثال دیجے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ ٢١٥٨ ہ ابو ہریرۃ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ
وشرکہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نسبت اور شریکوں کے نہایت بے پرواہ ہوں ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا جسمیں میرے ساتھ غیر کو
ملایا اور ساجھی کیا تو میں اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں ف یعنی جو عبادت اور عمل کہ ریا اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں ہر دو ہے
خدا وہی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اوسمیں کچھ بھی لگاؤ نہو ٢١٥٩ ق ابو ہریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ
اذا ذکرنی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میری ساتھ رکھے اور میں اپنے
بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جسدم کہ مجھکو یاد کرتا ہے ف پوری روایت یہ ہے کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھکو مجمع میں یاد کرتا ہے
تو میں اسکو اوس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اوسکی مجمع سے بہتر ہے یعنی اوسکا ذکر فرشتوں اور ارواح انبیا میں کرتا ہوں اس حدیث میں ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب
ہے جس طرح سے خدا سے اچھا گمان ہو اور یہ نسمجھے کہ گنہگار ہوں بخشا نجاؤنگا اور یونہی کہے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رحیم ہے اور اس طرح نہیں بلکہ یہ مثل آرزو کے
شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بدون جوتنے حرث کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا ٢١٦٠ ق ابو ہریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتوں سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ق روزے کو
خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں جیسے نماز کو حج میں یا اور طور داری کو دخل ہے لیکن روزہ میں دخل نہیں کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا
سبب یہ کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزہ میں شریک نہیں اسواسطے کہ اونکو کھانا پیاس نہیں جسکو روکیں ٢١٦١ ہ انس ان امتک لا یزالون
یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ہذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیری امت کے
لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہے ایسا کیا ہے یہاں تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہے جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اہل اسلام کے بعضے نادان سوالات
کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہنچاوینگے کہ خدا میں تردد کرینگے حالانکہ اسکے بارہ کوئی حماقت نہیں اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہے جو اول اوسکا وجود نہو بعد عدم کے
ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہوئیگا ایسا سوال ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہمنے تو آفتاب کی روشنی سے
جانا ہے اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہے مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔ حدیث میں آیا ہے جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے
٢١٦٢ ہ ابو ہریرۃ ان للصائم فرحتان اذا افطر فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہیں جسوقت کہ
روزہ کھولتا ہے خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا علاج ہو گیا اور خدا سے ملکر تو اسکے ثواب کا پانا ہوگا

...خوش ہوگا خ

۲۱۶۳ ابوذر یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی الا فلا تظالموا صحیح مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندوں کے اوپر حرام کیا خبردار رہو چاہیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہے اور اسکی صفت عادل ہے اسی واسطے بندوں میں بھی عدل کو پسند رکھتا ہے

۲۱۶۴ ابوہریرہ این المتحابون بجلالی الیوم اظلهم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں محبت رکھتے تھے میرے عظمت جلال کے سبب سے آج انکو سایہ میں رکھونگا ایسے سایہ میں جس دن کوئی سایہ نہیں میرے سایہ کے سوا ف یعنی جو آپس میں محبت رکھتے ہیں اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہے ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہے وہ قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایہ میں ہونگے ح

۲۱۶۵ ابوہریرہ قال اللہ ثلاثة انا خصمهم یوم القیامة رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استأجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعطه اجره بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تین شخص کا میں مدعی ہونگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا وہ مرد جسنے آزاد آدمی کو بیچا اور اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے اوسکا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر

۲۱۶۶ ابوہریرہ قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو بانٹا ہے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لیے ہے جو مانگے ف پوری روایت یوں ہے کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ بات میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہتا ہے خدا فرماتا ہے یہ میرے بندے کے واسطے ہے یعنی سورہ فاتحہ میں دو مطلب ہیں ایک حمد و ثنا اور دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہوا اور دعا بندے کے واسطے ہے سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے خ

۲۱۶۷ ابوہریرہ کذبنی ابن آدم ولم یکن له ذلک وشتمنی ولم یکن له ذلک فاما تکذیبه ایای فقوله لن یعیدنی کما بدأنی ولیس اول الخلق باهون علی من اعادته واما شتمه ایای فقوله اتخذ اللہ ولدا وانا الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا اور اوسکو لائق نہ تھا اور مجھکو گالی دی اور اوسکو لائق نہ تھا سو اسکا جھٹلانا تو اسکی اس قول میں ہے کہ کہتا ہے کہ خدا مجھکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا [illegible] پہلی بار بنایا مجھکو اور پہلی بار کا بنانا تو آسان ہے اور دوسری [illegible] وہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال یہ کہ میں تو ویسا اکیلا اکیلا ہوں جو نہ کسیکو بناتا کسی سے جنا اور نہ اوسکو کوئی

ف خدا نے قرآن میں خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکے انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب لگانی ہے
اسلئے کہ کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہیں اور عرب کے کافر فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے هم عیاض بن حمار کل مال نحلتہ عبدا ۲۱۶۸
حلال وانی خلقت عبادی حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت
لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ میں نے بندے کو دیا سو حلال ہے
اور میں نے اپنے سب بندوں کو حنیف پیدا کیا جو باطل دین سے پرے جھکے اور الگ تھے اور انکے پاس شیطان آئے سو انکو انکے دین سے پھیر ڈالا اور ان پر حرام کیا جو میں نے ان پر حلال
کر دیا تھا اور شیطانوں نے اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراویں جسکے لیے کوئی دلیل نہیں اوتاری ف یعنی اگر شیطان اور کافر کسیکو نہ بہکاتے تو ہر آدمی
اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نہ کرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے
سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کرتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے کھانے کو جسکو عورتیں اچھوتا کہتی ہیں بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت
فاطمہ کی فاتحہ کے کھانے کو مردوں کو نہ دینا ہرگز درست نہیں یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع میں اسکا کچھ حکم نہیں هم ابوھریرۃ لا ینبغی لعبد لی وفی روایۃ ۲۱۶۹
لعبدی ان یقول انا خیر من یونس بن متی مسلم میں ابوھریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہیں یوں کہنا کہ میں یونس بن متی
سے بہتر ہوں ف حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر خیال کر اپنے تئیں بہتر کہے تو ہرگز درست نہیں اسواسطے کہ نبی سے
کوئی بہتر نہیں ہو سکتا ھ ابوھریرۃ ما انعمت علی عبادی من نعمۃ الا اصبح فریق منھم بھا کافرین یقولون الکوکب وبالکوکب مسلم میں ابوھریرہ ۲۱۷۰
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں پر کوئی ایسی نعمت نہیں دی جسکے بعضے بندے منکر ہوئے ہیں کہتے ہیں فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانی بارش ستارے نے
پانی برسایا ف یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اوسکو تاروں اور نچھتر کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہیں کرتے خ ابوھریرۃ ما زال عبدی یتقرب ۲۱۷۱
الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا
ولئن سالنی لاعطینہ وان استعاذنی لاعیذنہ بخاری میں ابوھریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل کے واسطے
سے چاہتا ہے یہاں تک کہ میں اوسکو چاہنے لگتا ہوں تو میں اوسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور
اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے وہ کچھ مانگے تو مقرر میں اوسکو دوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے البتہ اوسکو
پناہ میں رکھوں ف اس حدیث میں اوس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کثرت عبادت سے
حصول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤں کا حافظ ہوجاتا ہے کہ ہمیشہ اوسکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا آپ بندے مقبول کی حاجت روائی مر

کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی سے بندے پر ساتھیا الا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی
نہین رہتی اور بجز رضا الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین ہیں داخل پاتی تو کوئی کام ہیں خدا کی مرضی نہو وہ سے نہیں ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ
پاؤن مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہیں اوسکی مرضی بغیر کسی چیز کو دیکھنے نہ کوئی بات کہتے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنیکا طریقہ اس حدیث میں اشارہ دیا کہ دوام نوافل
حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندہ جانا کہ قرب الٰہی و رضا الٰہی کی کا مدار عبادت کے کوئی طریق نہین ہو اسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض
عبادت تو ہر وقت میسر نہیں ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر ہیں تو مشتاق سے لیے وہ وقتون مین جو فرض سے خالی ہین مشغل اور خالی نہیں رہا جاتا اسواسطے اون خالی
وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہی جب بمدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو محبوب و حبیب مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر
اوسکا یہ حال ہو جاتا ہی **شعر** ہمہ گو یشم تا چہ روائی + ہمہ حسنیم بالطراوئی + اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہیں میسر ہوتا ہے
تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرونکو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا غلط گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی
۲۱۷۲ جب کر ڈالتے ہیں **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری نے ابوہریرہ سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا ایمان دار میرے بندے کا کوئی بدلا نہیں جب کہ میں اوسکا اہل دنیا کا پیارا لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا
۲۱۷۳ **ف** یعنی جب اوس کا دوست جیسے ماں باپ جورو بیٹا یا بھائی یا اوستاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا جنت اوسکے واسطے مقرر کیا **خ** اَنَسٌ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ
اَهَانَ لِيْ وَيُرْوٰى مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ
وَاَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَعَبَّدَ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ بخاری نے
انس اور ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہے کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے
میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز میں جسکا میں کرنیوالا ہوں مجھکو تردد نہیں ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو
مکروہ جانتا ہی اور میں اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہوں اور حالانکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہے اور میرے بندے ایماندار نے میرا قرب کسی
چیز سے ایسا حاصل نہیں کیا جیسا دنیا کو ترک کرنے سے اور میری بندگی کی عبادت اوسکی برابر **ف** ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھ خوف اور غم نہیں اولیاء اللہ
وہ ہیں جو اسلام لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجھکو ایماندار کی موت میں تردد ہوتا ہی کسی چیز میں ویسا تردد نہیں ہوتا ہرچند خدا تردد سے پاک ہی لیکن
اسمیں مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایماندار کی برکت سے اور جوش رحمت سے موت کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث میں بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی
ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہیں اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سکر اونکا مرتبہ

ہوسکا مشتاق ہو اوسکو لازم ہے کہ اول دنیا سے بے تعلق ہوجاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور دنیا کو فرض نماز میں تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچیں مارین اور پیر کے وظیفے سنانے کو دو دو پہر بیٹھیں

٢١٧٤ ھ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَأَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ مسلم میں جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ وہ کون شخص قسم کھاتا ہے کہ میں فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو میں نے بخشا اور تیرا عمل اکارت گیا ف جسے یوں کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہے اور جسپر اوسنے قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخشدیتا ہے سعادت اور شقاوت اور خاتمے کا حال خدا کے سوا کسیکو نہیں معلوم کیسا ہی بہت کام ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہیں اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور ربکے قریب ہو

٢١٧٥ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہوگیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح چاہیے کہ ایک ذرہ بناویں یا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک جو بناویں ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کی ساتھ مشابہت کرتے ہیں حال آنکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ذرہ یا جو برابر بیجان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے

٢١٧٦ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ای آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں بھی تجھکو دیا کرونگا ف اس حدیث میں سخی کو خدا نے کثرت مال کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند سخاوت یہ ہے کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ ہے کہ خلاف شرع بیجا کاموں میں مال کو اوڑانا جیسے راگ ناچ میں یا لہو کے مقام میں

٢١٧٧ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت میں کہ ای آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب میں کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک یعنی پالنے والا ہے یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق سے او بیماری کی نسبت محال ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے بیٹے میں نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے

نہیں کہ اگر تو مجھکو کھانا کھلاتا اور تو تو سب جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے
اوسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے
میرے رب میں تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے اوسکو پانی نہ پلایا خبردار رہ اگر تو اوسکو
پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا **ف** اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ
وہ ذات ستودہ صفات سب احتیاجوں سے پاک ہے اس حدیث میں ادائے حقوق مسلمین و احسان کی ترغیب ہے ۱۷۸۵ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا
مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ
اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ
لَكُمْ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ
كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى
اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ
وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ
اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا
نفسہ مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو میں راہ بتلاؤں تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤں اے
میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں کھلاؤں تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں پہناؤں تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤں اے
میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور میں سب گناہوں کے بخشنے پر قادر ہوں تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشوں اے میرے بندو تم کبھی مجھکو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ میرا
کچھ ضرر کرو اور کبھی مجھکو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کہ مجھکو کچھ فائدہ پہنچاؤ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے
بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاویں تو اسکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ نہ بڑھاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے
آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاویں تو اسکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے اے میرے بندو اگر تمہارے
اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھسے اپنے اپنے سوال کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اوسکی مانگی چیز دوں تو ایسا دینا
اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہے جب اوسکو سمندر میں ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے میں کمی نہیں پڑتی اے میرے

بعد یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تمکو انہیں اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی
کمائی کو ضائع نکیا اور جو اوسکے سوا برا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو ملامت نہ کرے کیونکہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث میں تمام بندونکی
محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا کی تمہارا کوئی کام نہیں چل سکتا نہ تو دنیا
مین راہ پانی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہوں کی مغفرت بدون میرے میسر ہو سکتی ہے تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور
میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسپر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابو جہل
اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطای حساب کی شان یہ کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہاں کچھ کمی کا
حرف نہیں پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے اعمال ہیں ہماری طرف سے کچھ ظلم نہیں ق أَبُوهُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ ۲۱۷۹
إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ
سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ
بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمدؐ میں جب کسی چیز کا حکم کرتا ہوں تو اوسکو
کوئی نہیں پھیر سکتا اور البتہ میں نے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے نہ مارونگا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو
اونپر غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ بیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر تمام دنیا کی اطراف جوانب کے کافر حملہ کرین کافرونکا غلبہ اوسواسطے ہوگا تاکہ
امت کے سب لوگ بعضون کو ہلاک کریں اور بعضے اونکے بعضون کو قید کریں ف یعنی قضاء و قدر میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی
نہ ایسا قحط پڑیگا جس مین سب کے سب مر جاوین ایسے کافرون پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالیں ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت میں لاکھوں
بلکہ کروڑوں مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست و نابود نہیں ہو گئے ہاں یہ البتہ ہے کہ اس امت میں اس کا اختلاف اور فتنہ و فساد اور غارت گری اور قتل
موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابوں میں یہ حال ظاہر ہے

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْأَدْعِيَةِ

بارھویں باب میں حضرت کی دعائیں ہیں جو ہر ایک مطلب کی جامع ہیں افضل یہی ہے کہ حضرت کی دعائیں یاد کر کے عمل میں لاوے اسواسطے کہ اول تو یہ کہ کوئی
ایسا مطلب ہی باقی نہیں جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر گذری ہے اوسمیں بڑی برکت اور مقبول
ہے تو ہوتے حضرت کی دعاؤں کے کیا ضرور کہ اور دعاؤں کو سیکھیے ق عَائِشَةُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا ۲۱۸۰

شفاءك شفاء لا يغادر سقما **كان** اذا اشتكى الانسان مسحه بيمينه ثم قال بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت فرماتے کہ
کو بیمار آدمیوں کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہے صحت نہیں بدون تیری صحت کے ایسی صحت دے جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے
ہاتھ سے سہلاتے پھر جو اذہب سے شفاء تک فرماتے خ انس الحمد لله الذي انقذه من النار **قاله** عند اسلام غلام يهودي عند موته ۲۱۸۱
وكان يخدمه بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کی وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی
خدمت کیا کرتا تھا **ف** ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اوسنے اپنے
باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم صلعم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر
کی عیادت جائز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو خ ابو امامة الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ۲۱۸۲
ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا **كان يقوله** اذا رفع مائدته بخاری میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے بہت ستھرا
بابرکت شکر ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے یہ حضرت دعا کرتے تھے جب انکا دسترخوان اوٹھایا جاتا تھا
یعنی کھانا کھا چکنے کے بعد یہ حاشیہ سے م ابن عمر الله اكبر الله اكبر الله اكبر سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ۲۱۸۳
اللهم انا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم
انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال
والاهل ورواه عبد الله بن سرجس ايضا وزاد الحور بعد الكور ودعوة المظلوم مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت
سب سے بڑا اللہ ہے سب سے بڑا اللہ ہے سب سے بڑا اللہ ہے پاک ہے وہ جس نے ہمارے تابعدار کر دیا اور ہم اوسکو قابو میں نہ کرسکتے اور ہم ہر حال میں رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہیں الٰہی ہم اپنے اس سفر میں
نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہیں اور وہ کام چاہتے ہیں جس میں تو راضی ہو جاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی
جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر میں تو ساتھی ہے اور گھربار کا خلیفہ ہے یعنی نگہبان الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال و گھربار کی بری
اولٹ پلٹ سے اور عبد اللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹنے سے جو بنانے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے **ف** یہ دعا
سفر کرتے وقت پڑھتے ق ابن عمر واذا رجع قالهن وزاد فيهن آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ۲۱۸۴
ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے اور حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلی سفر کی دعا کو پڑھتے اور یہی
میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنیوالے اپنے رب کے شکر گذار ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی

یعنی بھگا دیا تھا اونہی نے **ف** اسمیں اشارہ ہے جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا چنانچہ مسلمان بہت گھبرا گئے تھے **ق** انس ۲۱۸۵ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضی سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین و دنیا کی سب مطالب اجمالی ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے **ھ** ابوہریرۃ ۲۱۸۶ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کرڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنیوالا ہے اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی **خم** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ ۲۱۸۷ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبْنَاءَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انہیں میں کر دے **ف** انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست **ق** انس ۲۱۸۸ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشائش رزق یا باطنی فیض ہے **ق** ابوہریرۃ ۲۱۸۹ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر **ف** یعنی اتنی روزی جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشائش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کی اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی کتاب میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات بھوکی رہتے تھے رات کا کھانا میسر ہوتا تھا اور اوسی کتاب میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائے اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ ۲۱۹۰ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا بخاری میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی

میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور
میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہے تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ
۲۱۹۱ بلکہ سر سے پاؤں تک مجھکو حق گھیرے تا باطل کسی طرف سے مل نہ پاوے **خ** عائشة اللهم ارحم عبادا يعني عباد بن بشر **قالت** تهجد النبي صلعم في بيتي
فسمع صوته يصلي في المسجد بخاری میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشیر پر حضرت نے فرمایا جب حضرت نے
عائشہ رض کے گھر میں تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی **ف** اس حدیث میں ترغیب ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا
۲۱۹۲ درست ہے **ق** البراء بن عازب اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت
ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك اللهم آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك
الذي ارسلت بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منہ کو تیرے سامنے کیا اور
اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیری
طرف الٰہی میں تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر
۲۱۹۳ اسواسطے کہ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی **م** سعد بن ابي وقاص اللهم اشف سعدا اللهم
اشف سعدا اللهم اشف سعدا مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو
۲۱۹۴ شفا دے **ف** سعد بہت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لے گئے تب یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی **م** ابو هريرة اللهم اصلح لي ديني الذي هو عصمة
امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي آخرتي التي فيها معادي واجعل الحيوة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر مسلم میں ابوہریرہ
رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میرے آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری
آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف**
۲۱۹۵ یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے **م** المقداد اللهم اطعم من اطعمني واسق من سقاني مسلم میں مقداد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اسکو جو
۲۱۹۶ مجھکو کھلاوے اور پلا اسکو جو مجھکو پلاوے **ف** جسکی عوض کھاوے تو یہ دعا کرے **ق** ابن مسعود اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میری مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کے قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر حضرت کی
ایذا رسانی کر رہے تھے حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا ویسا الٰہی ان پر بھیج تاکہ انکی شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا

مخطوط پڑا کہ اوسمیں ہڈیاں اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی ھ علی و عائشہ اللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ ۲۱۹۷
مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ مسلم میں علی مرتضیٰ
اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں پناہ پکڑتا ہوں تیری رضامندی کو سبب تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب سے تیری عذاب سے
اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی ف مصابیح
میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت کے تلووں پر پڑا اور حضرت سجدے میں یہ دعا کر
رہے تھے ھ ابن عباس اللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مسلم میں عبداللہ ۲۱۹۸
ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو گمراہ اور
ضائع کر ڈالے تو وہ زندہ ہے جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوینگے ف انس اللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اللّٰھُمَّ اَغِثْنَا قَالَہٗ ۲۱۹۹
فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینہ برسا الٰہی ہم پر مینہ برسا الٰہی ہمکو پانی دے حضرت نے پانی کی طلب میں یہ کہا
ف ایکبار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اور سے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجے
کہ پانی برسا تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر دعا کی ہم ہار اور آسمان پر کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے پیچھے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور
سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اور سے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہو گئے
اور راہیں بند ہو گئیں دعا کیجے کہ خدا مینہ کو روک دے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر نہ برسے الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں
اور نالوں میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ برسے تو مینہ برسنے کے اوپر سے بادل کھل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا ھ ام سلمۃ ۲۲۰۰
اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ
لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ مسلم میں حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اوسکے
پیچھے باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی اوسکا حافظ اور نگہبان ہو اور بخش دے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمیں روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت
ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وہ مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے دعا کی ھ عائشہ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم میں ۲۲۰۱
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردوں کو بخش ف بَقِیْعُ الْغَرْقَدِ مدینے کے قبرستان کا نام ہے اس جا میں بہت سے صحابہ کی اور
بہت مدینے میں مر کر وہاں گڑے ق ابو موسیٰ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قال ۲۲۰۲

ف معجزہ بادل برسانے کا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

الأشعري فقلت ولي يا رسول الله فقال اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وأدخله يوم القيامة مدخلا كريما بخاری اور مسلم نے ابو موسیٰ
سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا یوں فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اوپر رکھ ابو موسیٰ نے کہا مینے
کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام میں داخل کر ف ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے اوسکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس میں بھیجا تو ابو عامر کے زانو میں تیر لگا اوسی زخم سے وہ مرگئے مینے یہ حال حضرت سے بیان کیا مینے کہا کہ یا حضرت
ابو عامر نے مجھ سے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کریں حضرت نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے

۲۰۳ ق زيد بن أرقم اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار ولأبناء أبناء الأنصار بخاری اور مسلم نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا

۲۰۴ کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی ق أبو هريرة اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال
اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال اللهم اغفر للمحلقين قالوا يا رسول الله وللمقصرين قال وللمقصرين
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں کے
واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والوں کے لیے بھی دعا کیجیے
حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والوں کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی
کترانے والوں کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت
مکے میں پہونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈوائے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھکر حج کرے اور
حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جسکے ساتھ قربانی نہ تھی اونمیں سے بعضوں نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضوں نے اپنے سر کے
تھوڑے تھوڑے بال کتروائے سر نہ منڈائے اور یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوالیں حضرت کو یہ بات پسند نہ آئی کہ انہوں نے حکم بجالانے میں کیوں
تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والوں ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والوں کے واسطے نہ کی آخر کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والوں کو بھی
مغفرت کی دعا میں شامل کرلیا معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے

۲۰۵ م عوف بن مالك الأشجعي اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه وأكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض
من الدنس وأبدله دارا خيرا من داره وأهلا خيرا من أهله وزوجا خيرا من زوجه وأدخله الجنة وأعذه من عذاب القبر
أو من عذاب النار قاله حين صلى على جنازة مسلم میں عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوس پر رحم کر اور اوسکو

عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکے عزت سے مہمانی کر اور اوسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اوسکو دھو پانی سے اور برف اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور گھر والے لوگ اوسکے علاقہ دار لوگوں سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اوسکو بہشت میں اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یوں فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش میں بجائے اس میت کے ہوتا

٢٢٠٦ ق ابو موسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال میں ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے اور بخش دے میری بیہودگی اور میرے گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور میرے قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا ورع زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی سادگی کے یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کی روبرو اقرار کرتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہ ہوا اقرار کیا کرے

٢٢٠٧ ھ ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح میں انس سے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے

٢٢٠٨ ق عائشہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى دعائه عند وفاته بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو بلند رتبہ رفیقوں میں یہ حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہے

٢٢٠٩ ق اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ دعائه لانس بن مالك بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد میں اور اوسکی لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم دس برس کے تھے کہ اونکی ماں یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت میں دیا تھا مصابیح میں روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آپکے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت میں یوں ہے کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا ہوا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو دس[١٢] برس تک زندہ رہے اور ایک سو دس[١٢] اونکے لڑکے پیدا ہوئے

۱۰ ۲۲ اور بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ق عایشۃ حبکا شمار نہیں کرتی تھی بلکہ کیا اتنی اور اونکو بہت ہی تھے اور جلد چلتے تھے سالیں میں اپنے گھروں کے اندر میں
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو
موت نہیں آئی جب حضرت کو مرض الموت میں غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کر چھت کی طرف دیکھا اوس وقت میں نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار
کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نہ کیا ھ عایشۃ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ م مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے ۱۱ ۲۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکروہات سے سالم ہے اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا
اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ زیادہ کرتے ہیں سو اسکی حضرت سے صحیح روایت میں کچھ اصل نہیں پائی ھ علی اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ ۱۲ ۲۴
رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ
لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ
أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كَانَ يَقُولُهُ بَعْدَ قَوْلِهِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ
بِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ
وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ
سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ
بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ م مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا
تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو سوا تیرے اور
ہدایت کر مجھکو بہتر خوبیوں میں نہیں ہدایت کرتا بہتر خوبیوں کو سوا تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوبوں کو نہیں ہٹاتا بری خوبوں کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت
میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں ہے میں تجھسے قائم ہوں اور تیرے ہی طرف پھر آنے والا ہوں تو بڑی برکت والا ہے
اور سب سے اونچا تجھسے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے ہے یعنی اللّٰهم سے الیک تک اور جب
حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللّٰهم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تجھ پر میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں

تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے
سمع اللہ لمن حمدہ تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان اور زمین کے اندر ہے اوسکے برابر اور اوسکے برابر
جو چیز تیری خواہش میں ہو اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللہم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی تیرے لیے میں نے سجدہ کیا اور تیرے
میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اسکو پیدا کیا اور اوسکی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی
برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے الا انت تک
فرماتے تھے یعنی الٰہی بخشدے میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو میں نے چھپایا اور جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو
مجھسے زیادہ تر جانتا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے تیرے سوا کسی کوئی بندگی کے لائق نہیں **ف** یہ جو فرمایا کہ
بدی تیری طرف نہیں یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے
کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے یوں نہیں یا خالق الشر یا خالق الکلب والخنزیر نہیں لاتے اور حال آنکہ ان سب کا خالق وہی ہے جو معنی ہیں
یہ دعائیں اصل نماز میں پڑھتے تھے فرض میں ۲۲۱۳ ابن عمر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا
وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ اَمَرَ بِہٖ رَجُلًا اَنْ یَقُوْلَہٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مارے گا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو
اپنی امان میں رکھیو اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی میں تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو سکھائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے **ق** ۲۲۱۴ ابو ھریرہ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ
اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی
نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے دبے ہوئے بے زور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب آل مضر کی قوم پر اور
انپر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا **ف** مکے میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب
وغیرہ کفار قریش اونکو بہت ستاتے تھے سو حضرت نے اونکی خلاصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وے قریش کے
لوگ تھے اسواسطے حضرت نے اونپر بددعا کی ۲۲۱۵ عمر اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ
الْعِصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی

ذو فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہ ہو گی ف جنگ بدر میں حضرت نے دیکھا کہ
باسہ سو ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر سارا تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور
یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہ ہو گی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہ ہو گا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے
سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی نیست نابود
اگر کوئی کہے کہ خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کی بیقراری اور یہ زاری کی شان سے
تھی وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہ ہووے اور دوسرا اسکا
٢٢١٦ کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اسی بسبب [illegible] ڈریں اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن عباس اللھم انشدک
عهدك ووعدك اللهم ان شئت لا تعبد بعد اليوم قاله يوم بدر وفي رواية انس اللهم انك ان تشأ لا تعبد
في الارض قاله يوم احد بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال جاری
سے تیرے عہد و پیمان کے وفا سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو یہ حضرت نے روز جنگ بدر دعا کی اور انس
کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کر ڈالا تو زمین میں پھر تیری [illegible] دعا حضرت نے جنگ
احد میں فرمائی ف مصابیح میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن چھپے میں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر [illegible] حضرت کا ہاتھ
پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے اپنے رب کی التجا [illegible] کی تو حضرت رو رو [illegible] جاتے
٢٢١٧ کہ اسکا وعدہ کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیر [illegible] عائشة اللهم انما انا بشر فاي المسلمين
لعنته او سببته فاجعله له زكاة واجرا [illegible] مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ [illegible]
مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں [illegible] دعا اوسکے واسطے گناہوں کے طہارت اور ثواب کر دے ف [illegible] اگر [illegible]
مسلمان کو بد دعا کروں تو اوسکے حق میں برکت [illegible] بد دعا میں دعا خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی امت پر [illegible]
٢٢١٨ م انس اللهم انهم من احب الناس الي اللهم انهم من احب الناس الي اللهم انهم من احب الناس الي يعني
الانصار مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اللہ کے انصار میرے [illegible] لوگوں میں سے بہت پیارے ہیں الٰہی یہ
سب [illegible] لوگوں [illegible] الٰہی [illegible] آدمیوں میں [illegible] پیارے ہیں [illegible] حضرت نے [illegible]

گئی ہیں

۲۲۱۹ بخاری نے حضرت خالد بن ولید کے ... منصرف خالد ... قَالَہٗ مَرَّتَیْنِ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ خ عن ابن عمر فرمایا ... میں تین بار

میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں بیزار ہوں اور بری ظاہر کیے دیتا ہوں خالد کے کرتب سے حضرتؐ نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم

بنی جذیمہ سے پلٹے **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنیکو سو خالد نے اونکو اسلام کی دعوت کی

تو وی بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونہوں نے لوں کہا کہ ہم دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمان کو بے دین کہتے تھے سو خالد

نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ میں اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرے

ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرتؐ کی بات حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اونکو مارا الٰہی میں اوس سے بری ہوں

اس سے معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصد غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہیں **شعر** یاوروں را انگریم وحال را

ہم دروں را بنگریم وقال را اور خالد کی طرف سے یہ عذر ممکن ہے کہ اونکو یہ حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاویں تو قتل کرو سو اونہوں نے اسلام کو صاف

نہ ظاہر کیا اور یہ کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمیں یہ مطلب بھی محتمل ہے کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید مارے سختی کے اسلام کا لفظ

نہ کہا بلکہ یوں کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهٗ يَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ۲۲۲۰

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ الٰہی میں اوسکو چاہتا ہوں یعنی حسن بن علیؓ کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو

چاہ جو اسکو چاہے **ف** حضرتؐ نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود میں لیا اور کو چوما تب یہ دعا کی خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا ۲۲۲۱

وَ يُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ الٰہی میں حسن اور حسین کو چاہتا ہوں سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت یوں ہے کہ الٰہی میں مہربان ہوں دونوں پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان پر رحم

کر **ف** ... اس حدیث سے امام حسن و حسین کی بزرگی بخوبی ثابت ہے کہ حضرتؐ کی محبت اور اونکے سبب کی محبت کی خدا سے دعا کی ... محبت سے مراد ترحم

اور لطف ہے **م** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ ۲۲۲۲

بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کی بھلائی اور

جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہوں اور اسکی برائی اور اسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہے اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی **م** ابن مسعود اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى مسلم میں ۲۲۲۳

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہوں **ف** عفاف

اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے

۲۲۲۴ ہیں جیسے سخاوت اور حیا خ سعد بن ابی وقاص اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری اور نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوسوقت آدمی کے ہاتھ پاؤں کہنے میں ہوتے نہیں عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوانہ جاتا ہے

۲۲۲۵ ق انس اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کَانَ یَقُوْلُهٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دیو بھوت اور بھوتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے میں داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسواسطے شیطان وہاں رہتے ہیں اس سبب سے حضرت یہ دعا کی

۲۲۲۶ ق ابو سعید و انس اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور تن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کی بوجھ اور مردوں کے غلبے سے ف مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو

۲۲۲۷ ق ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غصے والے کاموں سے

۲۲۲۸ ق عایشہ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوسوقت کی شدت اور دہشت یا معاذاللہ خاتمہ بد ہونا ق عایشہ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیری شر سے جو کیا میں نے اور اوسکی جو میں نے کیا اور بدی سے اوسکی جو میں نے نہیں کیا

۲۲۲۹ ق انس اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

مسلم میں اس سے بھی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اوس دل سے جو خشوع نہ کرے حضور میں تیرے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہ ہو اور اوس نفس سے
جسکو آسودگی نہ ہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بے عمل یا جسکی شرع میں اجازت نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت میں کام نہ آوے بلکہ فخر کرے جیسے یونانی حکمت کا
علم اور نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا اور
آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں زیادہ مشغول ہونا ۲۲۳۰ **عَائِشَةُ** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنے کی برائی سے اور
محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور
اونکے مال میں طمع کرنا اور لیے معصوم بے صبری ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں کو اختیار کرنا **ق** ۲۲۳۱ **اَبُوْبَكْرٍ** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بیشک میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت
اور گناہوں کو نہیں بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر اللہ تو ہی ہے بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے **ف** صدیق اکبر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا
کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائیے جسکو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں تب حضرت نے مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے **ھ** ۲۲۳۲ **اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ** اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ **قَالَهٗ** حِيْنَ مُرَّ عَلَيْهِ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی میں پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو جلایا جبکہ وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت میں کہ یہود نے سنگسار کرنے کا حکم موقوف کر دیا تھا اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت کے سامنے سے کوڑوں مارا ہوا اور سیاہ منہ یہودی نکلا پھر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا **ف** حضرت کے سامنے سے کالا منہ یہودی جسکو کوڑوں کی
مار پڑی تھی نکلا حضرت نے یہودیوں سے پوچھا کہ تمھاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد ہے یعنی سزا ہے یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہے تب حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور
اوس سے فرمایا کہ میں تجھکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسنے موسی پر توریت اتاری کیا تمھاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے ماریے اور کالا منہ کر دیجیے اوسنے کہا نہیں
اگر تو مجھکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت میں سنگساری ہی ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگوں میں کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم
رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور ضعیف کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہم نے آپس میں صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لیویں کہ شریف اور کمینے برابر
کیا کریں تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور منہ کالا کر دینا ہو کرے پھر یہودیوں نے حضرت سے تحکم چاہا یعنی سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچھ دھیان نہ کیا
اور اوسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت میں ہے کہ جب یہودیوں نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت میں سنگساری کا

حکم ہی پھر توریت منگوائی تو یہودیوں نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبداللہ بن سلام نے اوسکا ہاتھ اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرت نے اونکو سنگسار کروایا

۲۲۳۳ م ابو ہریرۃ اللّٰھم اھد ام ابی ھریرۃ اللّٰھم حبب عبیدک ھذا وامہ الی عبادک المؤمنین وحبب الیھما المؤمنین مسلم
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماں کو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماں کو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندوں کے نزدیک اور ایماندار دونوں کے تئیں ان دونوں کی طرف
پیارا کر دے ف صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرک تھی میں اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اونے ایکبار حضرت کے حق میں ایسی بے ادبی کی کہ مجھکو نہایت
بری معلوم ہوئی سو میں حضرت کی خدمت میں روتا آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے
خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری ماں نے میرے جوتی کی چاپ سنی تو کہا اے ابو ہریرہ ٹھہر رہ اور میں نے پانی کی آواز سنی سو اونے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا
اور یوں کہا کہ اے ابو ہریرہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا رسول اللّٰہ تو میں خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت میں پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو

۲۲۳۴ حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہو گئی ق ابو ہریرۃ اللّٰھم اھد دوسا وائت بھم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن میں ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابو ہریرہ کی خاطر یہ دعا کی خدا نے

۲۲۳۵ قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت میں آئی ھ علی اللّٰھم اھدنی وسددنی وفی روایۃ اللّٰھم انی اسئلک الھدی والسداد واذکر بالھدی ھدایتک
الطریق وبالسداد سداد السھم علمہ ایاہ مسلم میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجھکو ہدایت کر اور سیدھا کر اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ الٰہی میں تجھ سے ہدایت اور راستی مانگتا ہوں اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اوسی طرف چلتے
ہیں داہنے بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راستے کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچا دے شریعت پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگتے
کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانہ پر پہنچتا ہے داہنے بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل میں نہ جاوے

۲۲۳۶ اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے ھ سعد بن ابی وقاص اللّٰھم بارک لاھل المدینۃ فی مدھم من
اراد ھا بسوء اذابہ اللّٰہ کما یذوب الملح فی الماء مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگوں کو
اونکے مد میں جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی میں گلتا ہے ف مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً تہائی سیر کا ہو م

۲۲۳۷ ابو ھریرۃ اللّٰھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا اللّٰھم ان ابراھیم علیہ السلام
عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانی ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ
کان یقولہ اذا اخذ اول الثمر ثم یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

الٰہی

الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل میں اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے میں اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمکو ہمارے مد میں الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر میں تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں اور البتہ اونسے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور میں تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہوں مثل اوسکی جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے میں چاہتا ہوں حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور پھر آپ اون بچے کو جو چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلوں کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونوں کی دعا کی اسواسطے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں سنت ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے

٢٢٣٨ **خ** ابن عمر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام میں الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن میں **ف** پوری روایت یوں ہے کہ لوگوں نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب دیا تیسری بار فرمایا کہ وہیں زلزلے اور فساد ہیں اور وہیں سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے شام کا ملک مدینے کے اوتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اونچا اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبروں کی زمین ہے اور یمن کو ایمان کی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے

٢٢٣٩ **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ **دَعَا بِهٖ** لِاَبِيْهِ بُسْرٍ مسلم میں عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوس میں جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جنکا بسر نام ہے **ف** عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا پانی سے شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی

٢٢٤٠ **ح** البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کا جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہے یعنی قیامت میں **ف** نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہیں رہتے ویسے ہی نیند میں بھی نہیں رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہیں اوسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونگے

٢٢٤١ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے تونے دوری ڈالی ہے مشرق اور مغرب میں الٰہی صاف کر ڈال مجھکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا اچھا صاف کیا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر

٢٢٤٢ **ق**

اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا دعا به له حين شكى اليه انه لا يثبت على الخيل بخاری اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنیوالا اور راہ پایا ہوا یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب اونہوں نے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا ف جریر سے
روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو ایک بتخانہ توڑنے کو بھیجا میں نے کہا کہ میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور یہ دعا کی تو میں سوار ہو گیا ق عائشة
اللهم حبب الينا المدينة كحبنا مكة او اشد اللهم صححها وبارك لنا في مدها وصاعها وانقل حماها واجعلها بالجحفة
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور درست کر دے مدینے کو
یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع میں اور لیجا اسکی تپ کو اور ڈال دے اسکو جحفہ میں ف مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کر کے مدینے میں آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق میں شعر پڑھنے لگے تو یہ حال حضرت نے
دیکھا تب حضرت نے یہ دعا کی اور ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وہاں تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ ملا دم ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہے وہاں یہود رہتے تھے
۲۲۴ کی بیماری حضرت کی دعا سے واں جاتی رہی انس ق اللهم حوالينا ولا علينا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسے ہم پر
۲۲۴ نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ه ابو هريرة اللهم رب السموات ورب
الارض ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء فالق الحب والنوى ومنزل التوراة والانجيل والفرقان اعوذ بك من شر كل شيء
انت اخذ بناصيته اللهم انت الاول فليس قبلك شيء وانت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت
الباطن فليس دونك شيء اقض عنا الدين واغننا من الفقر مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اور اے بڑے عرش کے رب
ہمارے رب اور ہر چیز کے رب اگانے والے دانے اور گٹھلی کا چیر کے اور اوتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا
تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر جنبش کرنے والا تیرے قابو میں ہے الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہیں اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہیں اور تو ہی کھلا ہے تو کوئی چیز تجھسے بڑھکے
کھلی نہیں اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہیں ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے ف دانہ اور گٹھلی جبکے کو وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اور
کی طرف سے درخت اسکا ہو نکلتا ہے اور نیچے سے جڑ نکلنے کو گھستی ہے یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنی نہ اوسکی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور
آخر فنا ہے جو ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیوں سے کہ تمام عالم اوسکا قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمیں پریشان ہے جتنے دانا اونمیں حیران
۲۲۴ ہیں اوس سے زیادہ سودا سرگرداں ہے ه عائشة اللهم رب جبريل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم
بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم مسلم میں حضرت عائشہ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں حکم فیصل کریگا جسمیں وے پھوٹ پھٹک ڈال رہے ہیں اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمیں اختلاف پڑا ہو مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف **ق**

۲۲۴۷ ابن عباس اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ **کَانَ یَقُوْلُہٗ** اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَھَجَّدُ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو لوگ کہ درمیان ہیں اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اونکے درمیان والونکی رونق ہے اور تیری ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور اونکے درمیان والونکا بادشاہ ہے اور تیری ہی واسطے شکر ہے تو سچ ہے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہیں اور محمدؐ حق ہیں اور قیامت حق ہے یعنی یہ سب چیزیں سچ ہیں انمیں کچھ شک نہیں الٰہی میں تیرا تابعدار ہوا اور تیرا ہی ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری طرف میں نے رجوع کی اور تیری مدد سے میں جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف میں جھگڑا رجوع کرتا ہوں کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو میں نے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور وہ اسکے سوا ہے کہ تو جانتا ہے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے تیرے سوا راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے لا الہ الا انت یا لا الہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جس وقت کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو

۲۲۴۸ ابو سعید اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ **کَانَ یَقُوْلُہٗ** اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش میں ہو اوسکے برابر اے بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف میں سو اوسکا تو لائق تر ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور نہیں دیتی ہے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہیں کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے

ف یہ دعا صحیح مسلم میں لفظ نماز میں پڑھنے کے درمیان ہیں ہر کو روایۃ الا سلمی

۲۲۴۹ اَللّٰھُمَّ صُبَّ الْخَیْرَ عَلَیْھِمَا صَبًّا وَلَا تَجْعَلْ عَیْشَھُمَا کَدًّا اَدْعُو

علیک بہ روایت کیا اسکو مسلم نے ابو بردہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نوال سے ابو بلال کو اور بدل کر اونکو زندگی اور گذران کو تنگی اور سختی سے فراخی

علیہ السلام اور اسکی بہتری حق مین کی **ف** یہ جو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے فراغت کی دعا کی **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی

۳۲۵۰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر **ف** حضرت

۳۲۵۱ کے پاس جب لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ لاتے اور اونکے واسطے دعا مانگتے تو عبداللہ بن ابی اوفی زکوٰۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی **ق** اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ عَلَیْنَا لَا

وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **د** عَایِہ حِیْنَ اسْتَسْقٰی فَقِیْلَ لَہٗ ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ

یُمْسِکُھَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسا ٹیلونپر اور پہاڑیونپر اور نالوں کے اندر اور درخت جمنے کے مکانونپر یہ حضرت نے دعا کی جب

اول مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یوں کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو خدا سے دعا کیجے کہ مینہ کو روک دے **ف** اسکا پورا قصہ ہی باب میں

۳۲۵۲ ہو چکا **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ **قَالَہٗ** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَمّٰی اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ

بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَذَکَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْہُ قَالَ

ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ سَمّٰی صَرْعٰی ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ **قَالَ** الصَّغَانِیُّ

ھُوَ لَفْظُ الْکِتَابِ السَّابِعُ ھُوَ عُمَارَۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہ حضرت نے

تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہے

ساتویں شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہیں رہا عبداللہ بن مسعود نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر میں نے اونکی پڑی لاشیں دیکھیں پھر

کھینچکر کنوئیں میں ڈالے گئے یعنی بدر کے کنوئیں میں صغانی اس کتاب کے مصنف کہتے ہیں کہ وہ ساتواں شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہے **ف** روایت ہے کہ حضرت

کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تھے ابوجہل اور کفار قریش وہاں بیٹھے تھے جب حضرت سجدے میں گئے تو اون میں کا کوئی اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونوں

شانوں کے بیچ میں رکھ آیا وہ ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہیں فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے میں رہے

پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر سے آئیں اور حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتار ڈالا حضرت نے اونکو یہ بددعا کی اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے سرداروں کا مفصل نام لیا

سو یہ سب لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر کے میں جا کر مر گیا اور مصنف نے کہا کہ ساتواں شخص عمارہ بن ولید ہے

۳۲۵۳ اور ساتویں شخص میں بھی اسواسطے کہتے ہیں عمارہ کی موت حبش کے ملک میں ہوئی واللہ اعلم **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَعَلِّمْہُ

التَّاوِیْلَ **دَعَا لَہٗ** لَمَّا وَضَعَ لَہٗ وَضُوْءًا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو دین میں فہم اور بوجھ دے اور ابو مسعود

محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی اور اوسکو قرآن اور حدیث کا بہت سیکھا اور یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی تھی اور اونکو حضرت نے سینے سے
لگا کر یہ دعا سکھلائی ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اونہیں سے روایت ہے ابو مسعود اوس محدث کا نام ہے جسنے مسند لکھی ترجمہ
۲۲۵۴ کی ف انس اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاصلح الانصار والمہاجرۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہیں مگر
زندگی سو بخش دے انصار و مہاجرین کو ف جنگ خندق میں مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد
ما بقینا ابدا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جبتک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب میں یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہیں زندگی ہے آخرت
۲۲۵۵ کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تاکہ انکی زندگی کا لطف اٹھاوین ھ عبد اللہ بن عمرو اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے
۲۲۵۶ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دلوں کے پھیرنے والے پھیر ہمارے دلوں کو اپنی طاعت پر ق عبد اللہ بن ابی اوفی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم
الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم دعا بہ علی الاحزاب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی اے اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہوں کو الٰہی اونکو شکست دے اور اونکو ڈگمگا دے یہ دعا حضرت نے کافروں کی گروہوں کی ف
۲۲۵۷ جنگ خندق اور جنگ احزاب میں کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کہ وہ گھبرا کے بھاگ گئے ھ عایشہ اللھم من ولی من امر امتی
شیئا فشق علیہم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بہم فارفق بہ مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت کے
کام کا پھر اوس پر سختی ڈالے تو اوس پر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اوسپر نرمی کر ف [illegible]
۲۲۵۸ کہ ظلم نکرے تنگ نکرے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس پر نرمی کرے ھ جابر اللھم ولیدیہ فاغفر [illegible]
دوسیہا ہاجر الطفیل بن عمرو الدوسی الی المدینۃ واجتووھا فاخذ مشاقص فقطع بہا براجمہ فمات مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اوسکے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کو ساتھ مدینے میں
لے کر آیا تھا سو وہاں کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی گانسی سے اپنی اونگلیوں کے درمیان کے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا ف مسلم میں جابر سے روایت ہے
کہ جب حضرت نے مدینے کیطرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے میں وہ نہایت بیمار ہو گیا اور اضطراب میں اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بہت نکلا
اوسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اوسکو خواب میں دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہے مگر ہاتھ کو اپنے چھپائے ہے طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تجھ سے کیا سلوک کیا اوس نے
کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیوں لپیٹے ہے اوسنے جواب دیا کہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہیں سنواریں گے جسکو تو نے بگاڑا ہے طفیل
نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اوسکے حق میں یہ دعا مانگی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہے تو اوسکے دونوں ہاتھوں پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی

ثابت ہوئی اور شخص کہ اپنے مرنے کی نیت سے ہوگی کہ حالت موت ہوئی اضطراب سے حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر حضرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی شفا

۲۲۵۹ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے مسلم عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم والحسین والحسن وفاطمۃ علیا یعنی اہلی ہؤلاء اللّٰہم وقاص ابی بن سعد م بڑی کی

کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہیں میرے اہل بیت یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن و حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاری نے اسلام کی حقیت میں بہت گفتگو کی

تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاری بددعا کریں کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوس پر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ ای محمد کہدے ان کو آؤ

ہم تم بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے قریبوں کو تم اپنے قریبوں کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کریں اور جھوٹھوں پر خدا کی لعنت ڈالیں جب

یہ آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود میں لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب

نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلیں دیکھیں تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال اس پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیوں

اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اس واسطے کہ ایسے وقت میں اونکے لینے سے نصاری پر حضرت کا رعب پڑتا اور کمال حقیت ثابت ہوتی اس واسطے کہ رفیقوں اور بیبیوں کا

نقصان آدمی پر اتنا گران نہیں ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہے اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہیں سو محض بے جوڑ بات

ہے اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے قرابت اور محبت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور محبت کی حصر خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر

۲۲۶۰ قالت لما استاذنت ہالۃ بنت خویلد اخت خدیجۃ یعنی ہالۃ اللّٰہم عائشۃ خ — کسی کا مذہب نہیں حالانکہ مقدم ہوئے ہیں

علیہ فعرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استیذان خدیجۃ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہے اسکو بخش

ہالہ بیٹی ہے خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہے یہ حضرت کے پاس اوس وقت آئیں کہ ایسے حضرت پاس آپکی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ

کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہوکر حضرت سے اجازت گھر میں آنیکی مانگی

۲۲۶۱ حضرت کو اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد آئیں — حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اللّٰہم انی اسئلک خیر ہذہ اللیلۃ وخیر ما بعدہا

واعوذ بک من شر ہذہ اللیلۃ وشر ما بعدہا اللّٰہم انی اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر اللّٰہم انی اعوذ بک من عذاب فی النار

عذاب فی القبر کان یقول اذا امسی واذا اصبح قال مثل ذلک اصبحنا واصبح الملک للہ مسلم عبداللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے

ملک نے شام کی واسطے خدا ہی کے اور سب تعریف ہے خدا کے واسطے کوئی معبود نہیں سوا اوسکے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے الٰہی میں تجھ سے اس رات کی بہتری اور اوسکے

بعد کی بہتری مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت

فرماتے تھے شام کو وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر اسیناو امسی الملک للہ کے مقام پر اصبحنا و اصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنی صبح کی ہم نے اور ملک نے

صبح کی **م** عایشۃ بسم اللہ اللہم تقبل من محمد و آل محمد و من امۃ محمد **قالہ** عند الذبح مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ۲۲۶۲

کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہوں الٰہی اسکو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے **ف** عروہ تابعی سے

روایت ہے کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے مونہہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ چھری لاؤ اور اسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور

فرمایا **ق** عایشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ ۲۲۶۳

او جرح قال باصبعہ بالارض ثم رفعھا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہمارے زمین کی بیچ ہمارے بعضے کے لعاب

دہن سے چنگا کرتے ہیں ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی شخص بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے زخم کا درد ہوتا یا کہیں گھاو ہوتا تو حضرت زمین

کلمے کی اونگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے **ف** لعاب ہیں اور خاک سے شفا ہو صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہیں

ق ابن عباس لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش ۲۲۶۴

الکریم **کان یقولہا** عند الکرب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو بڑائی والا

صاحب حلم ہے نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہیں کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمان اور زمین کا رب ہے اور عرش عالی کا رب ہے حضرت اسکو

رنج اور کمال سختی میں فرماتے تھے **ق** المغیرۃ بن شعبۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ۲۲۶۵

اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **کان یقولہ** فی دبر کل صلوۃ بخاری اور مسلم میں مغیرہ

بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی

روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہیں کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے

ق جابر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ ۲۲۶۶

قالہ علی الصفا بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوا وہ اکیلا کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے

اور اوسکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے پورا کیا اوسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور بھگا اوسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہ کو

شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا **ف** جب مکہ فتح ہوا حضرت نے صفا پر اسی فتح اور مدد کا شکر ادا کیا **ف** عبداللہ بن الزبیر بن العوام لا الٰہ الا اللہ ۲۲۶۷

وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ

الحمید ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان یھلل بھن فی دبر کل صلوٰۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے ترجمہ نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے وہ اکیلا ہے نہیں کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں جنبش گناہ سے اور طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے اور ہم نہیں بندگی کرتے سوا اوسکے اوسی کی نعمت ہے اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہے سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں ہم اوسی کے واسطے خالص کرتے ہیں دین کو اگرچہ کافر لوگوں کو برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

۱۳۴ ق ان عمر ان تلبیۃ اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک کان یلبی بھذہ التلبیۃ فی حجۃ وعمرۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہوں خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ ایسے حج اور عمرہ میں تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اترتے اور لوگوں کے ملنے کے وقت فرماتے ہیں سلیمیوں میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اسمیں اختلاف نہیں امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہیں لبیک عرب میں پکارنے کے جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندی میں جی اوسلئے ہیں بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا تھا کہ سب لوگوں کو دعوت حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اونہوں نے پکارا تھا تو حاجی کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہے

۱۳۵ انس لبیک عمرۃ وحجا مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا حاضر ہوں تیری خدمت میں عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہیں یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرہ کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام اوتارے

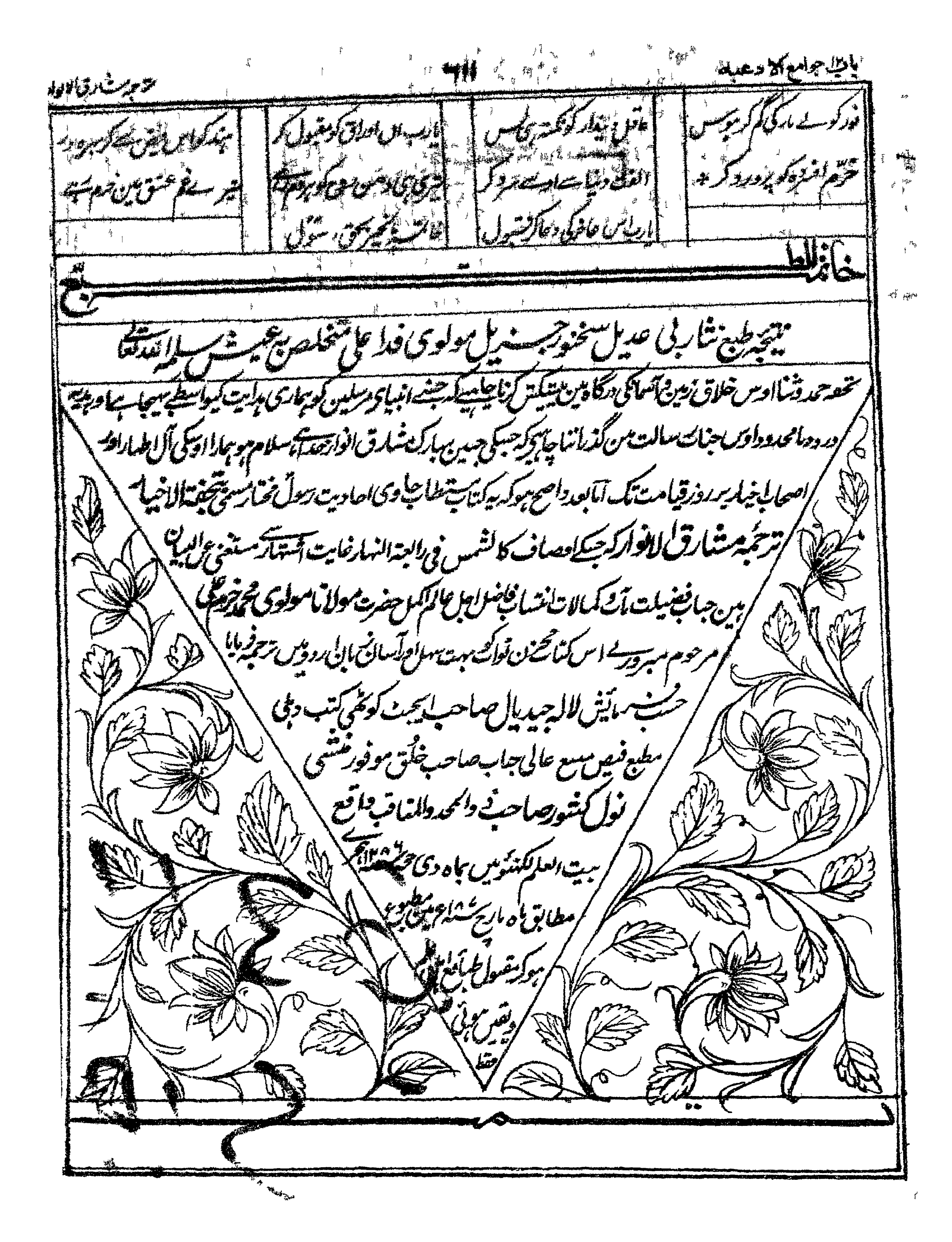
الحمد للہ علی الاتمام والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ وصحبہ الکرام

مثنوی

ساتھ کہ احکام کو بھی کتاب ۔۔۔ علم احادیث کی لب لباب
یعنی کہ اردو کی یہ کرتا ۔۔۔ شاہد تارے ہوا جلوہ نما
دوستو اب اسکا ادا حق کرو ۔۔۔ خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
پیرو سنت ہی کا رہیو بجان ۔۔۔ دل میں نہ بدعات کو دینا مکان

جو کہ مطالب سے ہے اوج فلک ۔۔۔ ترجمے سے آئے او ترا رض تک
گنج حق دست بدست آگیا ۔۔۔ کیا ہی ہوا بار بھاں برملا
اسکو نہ جزدان میں رکھ چھوڑ لو ۔۔۔ ہاں کہیں ایسا نہ ستم کیجیو
اب بھی تو بدعت میں نہ اگر پھنسا ۔۔۔ منہ یہ محمدؐ کو دکھاوے گا کیا

نور



نور کو سے مارکی گمر کر ہو بس	عاقبت بیدار کو نکتہ بری کو بس	یارب اس اوراق کو مقبول کر	بہ ہند کو اس یا تقین سے کر بہرہ ور
خرم افسردہ کو پرورد کر	الغرض دنیا سے اوسے فرد کر	تیری ہی یاد میں ہی کو بہر دم	تیر سے غم عشق میں خرم ہے
	یارب اس عاجز کی دعا کر قبول	تا شفیع تخیر حق ہو رسول	

خاتمۃ الطبع

نتیجہ طبع نثار بلی عدیل سخنور جنیل مولوی فدا علی متخلص بہ عیش سلمہ اللہ تعالی

تحفہ حمد و ثنا اوس خلاق زمین و آسماں کی درگاہ میں پیشکش کرنا چاہیے کہ جسنے انبیاء مرسلین کو ہماری ہدایت کیواسطے بہیجا ہے اور ہدیہ درود نامحدود اوس جناب رسالت میں گذراننا چاہیے کہ جسکی جبین مبارک مشارق انوار ہدی ہے سلام ہو ہمارا اوسکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر روز قیامت تک اما بعد واضح ہو کہ یہ کتاب مستطاب حاوی احادیث رسول مختار مسمی بتحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کہ جسکے اوصاف کالشمس فی رابعۃ النہار غایت اشتہار سے مستغنی عن البیان ہیں جناب فضیلت مآب کمالات انتساب فاضل اجل عالم اکمل حضرت مولانا مولوی محمد خرم علی مرحوم مبرور نے اس کتاب مستطاب کو بہت سہل اور آسان زبان اردو میں ترجمہ فرمایا حسب فرمایش لالہ جیدیال صاحب ایجنٹ کوٹھی کتب دہلی مطبع فیض منبع عالی جناب صاحب خلق موفور منشی نول کشور صاحب ذو المجد والمناقب واقع بیت العلم لکھنؤ میں بماہ ذی حجہ ۱۲۸۶ھ مطابق ماہ مارچ ۱۸۷۰ع میں مطبوع ہو کر مقبول طبائع اہل علم ہو کر زینت بخش ہوئی

فقط

6311
S1A